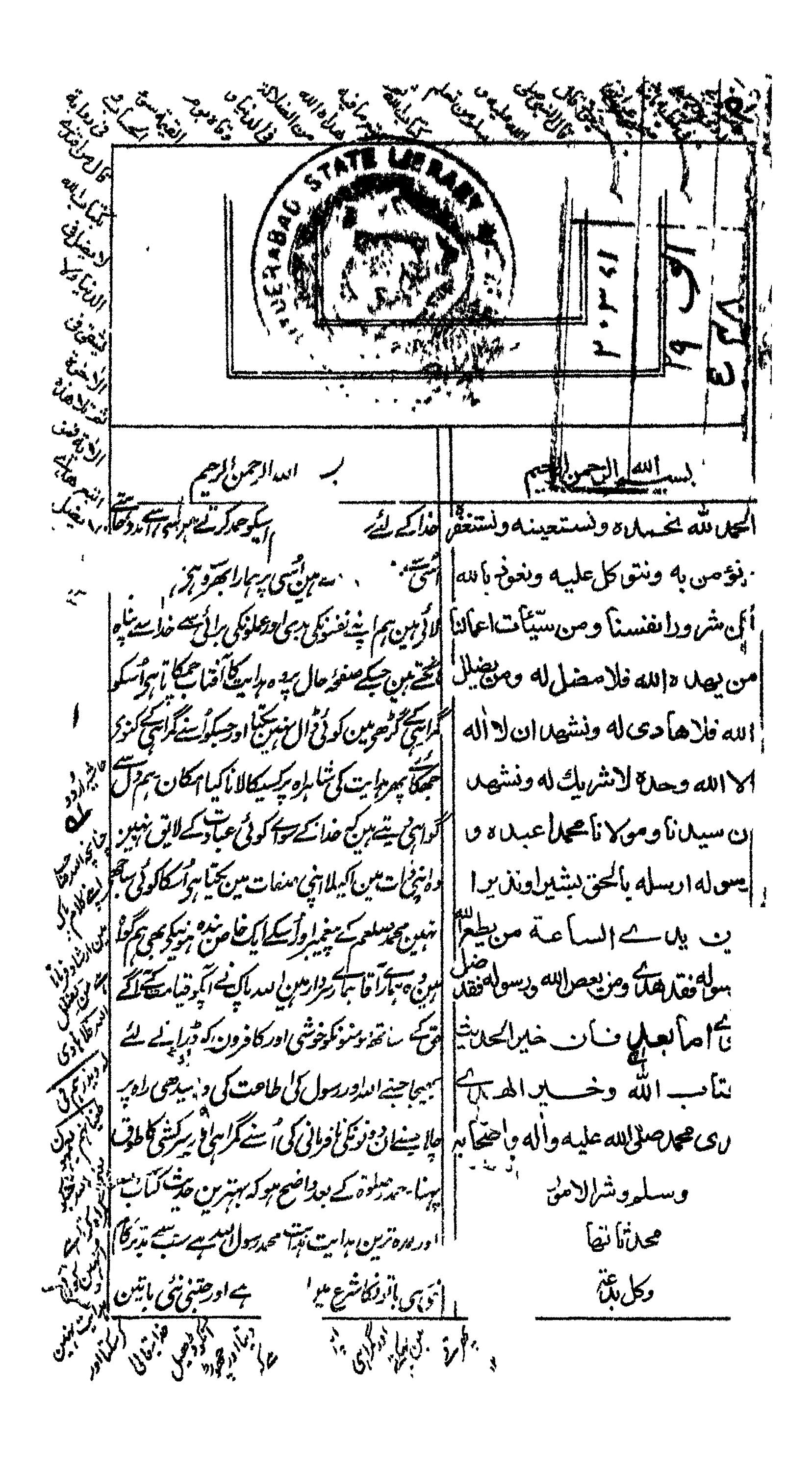


بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست کتاب تفریح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب

CHECKED



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره
ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله
من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا
من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل
الله فلا هادي له ونشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شريك له ونشهد
ان سيدنا ومولانا محمدا عبده و
رسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا
بين يدي الساعة من يطع الله
ورسوله فقد هدى ومن يعص الله ورسوله فقد ضل
اما بعد فان خير الحديث
كتاب الله وخير الهدى
هدى محمد صلى الله عليه واله واصحابه
وسلم وشر الامور
محدثاتها
وكل بدعة

بسم الله الرحمن الرحيم

خدا کے لئے اسکو حمد کرتے ہین اسی سے مدد چاہتے
اسی سے [illegible] ہین اسی پر ہمارا بھروسہ ہے
لائے ہین ہم اپنے نفسونکی بدی اور عملونکی برائی سے خدا سے پناہ
مانگتے ہین جسکے صفحۂ حال پر ہدایت کا آفتاب چمکتا ہے اُسکو
گمراہی کے گڑھے مین کوئی ڈال نہین سکتا اور جسکو اُسنے گمراہی کے کنوئے
مین جھکایا پھر ہدایت کی شاہراہ پر کسیکا لانا کیا امکان ہم دل سے
گواہی دیتے ہین کہ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہین
وہ اپنی ذات مین اکیلا اپنی صفات مین یکتا ہے اسکا کوئی ساجھی
نہین محمد صلعم کے پیغمبر اور اسکے ایک خاص بندہ ہونیکی بھی ہم گواہی دیتے
ہین یہ ہمارے آقا ہمارے سردار ہین الله پاک نے آپکو قیامت کے آگے
حق کے ساتھ مومنونکو خوشی اور کافرون کو ڈرانے کیلئے
بھیجا جسنے الله اور رسول کی طاعت کی وہ سیدھی راہ پر
چلا جسنے ان دونونکی نافرمانی کی اُسنے گمراہی و سرکشی کا طوق
پہنا حمد و صلوۃ کے بعد واضح ہو کہ بہترین حدیث کتاب الله
اور بہترین ہدایت حضرت محمد رسول الله ہے سب سے بدتر کام
نئی باتین ہے اور جتنی نئی باتین [illegible]

ضلالة وكل ضلالة فى النار من يطع الله
ورسوله فقد رشد ومن يعص الله ورسوله
فانه لا يضر الا نفسه ولا يضر الله شيئا ۔
نسئال الله لنا ان يجعلنا ممن يطيعه ويطيع
رسوله ويجتنب سخطه ويتبع رضوانه
فانما نحن به وله يا ايها الذين امنوا اتقوا
الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون
اما بعد فيقول العبد الضعيف النحيف الراجى
الى رحمة الله القوى ابو عبد الله محمد عبد الله
ابن عبد العلى القرشى الهاشمى جمعت فى هذا
المختصر الموسوم بتفريح الاحباب فى
مناقب الآل والاصحاب الاحاديث التى حوت
بها الكتب المتداولة من الصحاح وادرت بها النسخ
المعتبرة من الحسان والغرائب فى فضائل آله الاطهار
وصحابه الاخيار سيما الخلفاء الراشدين رضوان الله عليهم
اجمعين والله اسئل ان ينفع به كما نفع باصوله من
الكتب المذكورة والله الموفق والمعين لاهل الخير اجمعين

مناقب امير المؤمنين امام المسلمين والمتقين
عبد الله بن عثمان ابى قحافة بن عامر بن عمرو بن كعب بن سعد
ابن تيم بن مرة بن كعب بن لوى بن غالب بن فهر بن
مالك بن النضر بن كنانة قرشى ابى بكر الصديق
العتيق رضى الله تعالى عنه عليه الصلوة والسلام
عن عبد الرحمن بن صخر ابى هريرة الدوسى

اور شرع میں اختراع کی جاتی ہیں گمراہی ہیں اور ہر قسم کی
گمراہی دوزخ میں ہے جسنے اللہ رسول کا کہا مانا وہ نیک رستہ پر لگا اور
جسنے انکی نافرمانی کی اسنے اور کسیکو نہیں کیا اپنے ہی نفس کو ضرر دیا
ہم اللہ سے اسکی اطاعت اور اسکے رسول کی انقیاد کی توفیق
مانگتے اور اسکی جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اپنے غضب سے بچنے
اور رضامندی کی پیروی کی ہمت دے کیونکہ ہم اسی کے
غلام ہیں اے لوگو اللہ سے ڈرو جو ڈرنیکا حق ہے اور مسلمانی حالت
میں مرنا ۔ اسکے بعد بندہ ضعیف و نحیف خدا کی رحمت کا امیدوار
ابو محمد عبد اللہ ۔ عبد العلی قرشی ہاشمی کا بیٹا عرض کرتا ہے کہ میں نے
اس مختصر رسالہ میں جسکا نام **تفریح الاحباب فی مناقب الآل
والاصحاب** ہے ایسی حدیثیں جمع کیں جنکو معمولہ کتب صحاح
حاوی ہیں ۔ اہل بیت اطہار کے فضائل صحابہ اخیار کے
خصائل میں عموماً خلفای راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے شمائل
میں خصوصاً بہت سے اپنے نسخے زائد کیے جو معتبر و مشہور ہیں
آخر میں خدا سے التجا کرتا ہوں کہ جسطرح اسکے اصول صحاح
سے خدا نے لوگونکو نفع پہونچایا اسیطرح یہ بھی نافع واقع ہو
اللہ معین و مددگار اور اہل خیر کو توفیق دینے والا ہے +
مومنوں کے سردار پرہیزگاروں مسلمانوں کے امام عبد اللہ بن
عثمان ابی قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ
بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن نضر بن کنانہ قرشی
**ابی بکر صدیق عتیق رضی اللہ تعالی عنہ کے
مناقب اور فضائل کے بیان میں ۔**
بخاری و مسلم میں عبد الرحمن بن صخر ابو ہریرہ دوسی سے

كان اسمه فى الجاهلية عبد الكعبة فاذا اسلم سماه رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الله

خدا تعالیٰ نے یہ درجہ بجز آپ کے اور کسی کو صحابہ میں سے عنایت نہیں فرمایا ۱۲ مترجم عفی عنہ

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
من انفق زوجين في سبيل الله نودي
اي انفقين من اي شيء كان
من ابواب الجنة يا عبد الله هذا خير
فمن كان من اهل الصلوة دعي من باب
الصلوة ومن كان من اهل الجهاد دعي
من باب الجهاد ومن كان من اهل الصيام
دعي من باب الريان ومن كان من اهل
الصدقة دعي من باب الصدقة فقال
ابو بكر بابي انت وامي يا رسول الله ما على
من دعي من تلك الابواب من ضرورة
فهل احد يدعى من تلك الابواب كلها
قال نعم وارجو ان تكون منهم رواه الشيخان
ابو عبد الله محمد بن اسمعيل البخاري وابو
الحسين مسلم بن الحجاج القشيري وابو عبد الله
مالك في الموطا مثله عن عبد الرحمن بن ابي بكر
ان اصحاب الصفة كانوا اناسا فقراء وان النبي
صلى الله عليه وسلم قال من كان عنده طعام
اثنين فليذهب بثالث وان اربع فخامس او
سادس وان ابا بكر جاء بثلاثة وانطلق النبي
صلى الله عليه وسلم بعشرة قال فهو انا وابي
وامي ولا ادري قال وامرأتي
وخادم بين بيتنا وبين بيت ابي بكر
وان ابا بكر تعشى عند النبي صلى الله عليه وسلم

روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص دو چیزین
یعنی جوڑا (دو اشرفی دو روپے دو کپڑے) اللہ کی راہ مین
خرچ کریگا اُسے جنت کے دروازون سے ندا دی جائیگی
کہ اے خدا کے بندے ادھر سے آ یہ بہتر ہے پس نمازی کو باب
صلوۃ سے آواز دی جائیگی اور مجاہد کو باب جہاد سے
روزہ دار کو باب ریان سے اہل صدقہ کو باب صدقہ
سے (یعنی صفات مذکورہ سے جسمین جو صفت غالب
ہوگی وہ اُسی دروازہ سے پکارا جائیگا) حضرت
ابوبکر بولے میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہون یا رسول
اللہ ان دروازون مین سے ہر ایک دروازہ سے بلائی جانیکی
کوئی ضرورت نہین کوئی ایسا بھی ہوگا جسکو
سب دروازون سے بلاتے ہونگے فرمایا ہان مین امید
کرتا ہون کہ تو اُنہین مین سے ہے **بخاری** مسلم مین
عبد الرحمن ابو بکر رض کے صاحبزادے سے روایت ہے کہ
اصحاب صفہ بیچارے فقیر غریب تھے نبی صلعم نے فرما
رکھا تھا کہ جسکے گھر مین دو آدمیون کے لایق کھانا ہو تو
وہ تیسرے کو لیجائے اور اگر چار آدمیون کی قوت ہو تو
پانچوان لیجاوے اسیطرح اگر پانچ کی ہو تو چھٹا اکیدن
حضرت ابوبکر تین آدمیونکو اپنے گھر لائے اور نبی صلعم
دس غریبونکو لیگئے پس گھر مین ایک مین تھا میرا باپ اور میرا
راوی (عثمان نہدی) کہتا ہے مجھے یاد نہین کہ بی بی کا نام
لیا یا نہین اور خادم تھا اور ابوبکر کے گھر کے درمیان آتا جاتا تھا اور
گھر مین مہمان چھوڑ کر رسول اللہ صلعم کی خدمت مین گئے

ثم لبث حتى صليت العشاء ثم رجع
فلبث حتى تعشى النبي صلى الله عليه
وسلم فجاء بعد ما مضى من الليل
ما شاء الله قالت له امرأته وما حبسك
عن اضيافك او قالت ضيفك قال ابو بكر
او ما عشيتهم قالت ابوا حتى تجيء قد
عرضوا فابوا قال فذهبت انا فاختبأت
فقال يا غنثر فجدع وسب وقال كلوا
لا هنيئا فقال والله لا اطعمه ابدا و
ايم الله ما كنا ناخذ من لقمة الا ربا
من اسفلها اكثر منها قال شبعوا
وصارت اكثر مما كانت
قبل ذلك ونظر اليها ابو بكر
فاذا هي كما هي او اكثر
فقال لامرأته يا اخت
بني فراس ما هذا قالت
لا وقرة عيني لهي الآن
اكثر منها قبل ذلك
بثلث مرات فاكل
منها ابو بكر وقال
انما كان ذلك
من الشيطان
يعني يمينه

اور شب کو وہین کھانا کھا کر ٹھیرے رہے عشا کی
نماز پڑھکر پھر رسول صلعم کی دروولت پر آئے اور بیٹھے
رہے یہانتک کہ نبی صلعم کھانے سے فارغ ہوئے
اتنے مین کچھ رات بھی گئی آپ ہان سے مکان پر آئے
انکی بی بی نے کہا مہمانون کی طرف سے کس چیز نے
تمکو روکا (یعنی مہمان اب تک تمہارے منتظر ہین) حضرت
ابو بکر بولے تمنے انکو کھانا نہین کھلایا انکی بی بی نے
کہا ہر چند کہ کھانا اُنکے آگے رکھا مگر اُنہون نے انکار
کیا اور تمہارے آنیکے منتظر ہے عبد الرحمن کہتے
ہین مین تو چھپ گیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
خفگی کی راہ سے کہا اے بیوقوف سر مونڈے نکٹے
تو نے برا ہی کیا (اور اپنے اہل بیت کو خطاب کر کے
فرمایا) لو تم ہی کھاؤ تھو سو خدا کی قسم مین یہ کھانا
کبھی نہ کھاؤنگا (عبد الرحمن کہتے ہین) بخدا جتنا ہم
لقمہ لیتے تھے اُس سے زائد اُسکے نیچے زیادہ ہوتا تھا
یہانتک کہ سب سیر بھی ہوگئے اور پہلے سے زیادہ
کھانا بھی باقی رہا حضرت ابو بکر دیکھتے کیا ہین
کہ کھانا جو تھا تون بلکہ اُس سے زائد موجود ہے اپنی
بی بی سے فرمایا کہ اے بنی فراس کی بہن یہ کیا
ہے اُنہون نے جواب دیا آنکھون کی ٹھنڈی قسم یہ تو
پہلے سے بہت زیادہ ہے یہ سنکر حضرت ابو بکر بھی
تناول کرنے لگے اور فرمانے لگے غصہ کی حالت
مین میرا قسم کھانا شیطان کے وسوسہ سے تھا

ثم اكل منها لقمة ثم حملها الى
النبي صلى الله عليه وسلم
فاصبحت عنده وكان بيننا
وبين قوم عقد فمضى الاجل
فعرفنا اثني عشر رجلا مع كل
رجل منهم اناس او كما قال الله
اعلم كم مع رجل فاكلوا منها
اجمعون رواه البخاري والمسلم
عن عبد الله بن عمر رض ان عمر
ابن الخطاب رض دخل على ابي بكر
الصديق رض وهو يجذب
لسانه فقال عمر مه غفر الله
لك فقال ابو بكر ان هذا
اوردني الموارد رواه مالك في
الموطا- قال الله تعالى الا تنصروه
فقد نصره الله اذ اخرجه
الذين كفروا ثاني اثنين اذ هما
في الغار الاية - قالت عائشة و
ابو سعيد الخدري وابن عباس
كان ابو بكر مع النبي صلى الله عليه وسلم
في الغار وقال الله تعالى ولا يأتل اولوا
الفضل منكم والسعة الاية قالت عائشة
نزلت في ابي بكر الصديق حين حلف ان

اُنہین سے ایک دو لقمے کھاکر رسول اللہ صلعم کے پاس
لائے (عبدالرحمن کہتے ہین) وہ کھانا صبحکو رسول
اللہ صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا ہم مین اور ایک
قوم مین عہد تھا مگر اُسکی مُدت گزر چکی تھی پس ہمنے
بارہ تا چودھری مقرر کئے اور اُنمین سے ہر مرد
کے ساتھ کئی کئی آدمی تھے غرضکہ سب نے اُسمین سے
سیر ہوکر کھایا اور اُنکی تعداد کا علم اللہ کو ہے۔
مؤطا مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت
عمر بن الخطاب حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آئے
اور وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے عمر بن الخطاب رض
نے فرمایا خدا آپکو بخشے ٹھہرو کیا کرتے ہو فرمایا اسنے
مجھکو محل ہلاکت مین ڈالا حضرت عائشہ ابوسعید
ابن عباس اس آیت (اگر تم اُسکی یعنی محمد کی مدد
نکروگے تو کچھ پروا نہین خدا اُسکی اُسوقت مدد
کر چکا ہے جب منکرون نے اُسے وطن سے نکالا
اور دو مین کا دوسرا تھا جب وہ دونون غار مین تھے) کی تفسیر
مین فرماتے ہین کہ وہ حضرت ابوبکر ہی تھے کہ آپنے
غار تک بھی رفاقت نہ چھوڑی اسیطرح دوسری
آیت (جب خدا فضل و وسعت والونکو قسم کھانی لائق
نہین) مین بی بی صاحبہ فرماتے ہین کہ جسوقت
مفتریون نے حجیہ پاکدامن پر بہتان باندھا اور
اُنمین حضرت ابوبکر کا بھانجا مسطح نام بھی تھا
آپ اُسکے ساتھ ہمیشہ سلوک رہتے تھے حضرت

لا يقسم على مسطح في قصة الافك
رواه كله البخاري معنى وقال الله
تعالى وسيجنبها الاتقى الاية نزلت
في ابي بكر رواه الحاكم في صحيحه و
البزار وقال الله تعالى والذين استجابوا
لو بهم من بعد ما اصابهم القرح
الاية قالت عائشة نزلت في ابي بكر
رواه البخاري عن عائشة انها قالت
ان ابا بكر الصديق كان نحلها جاد عشرين
وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة
قال والله يا بنية ما من الناس احد
احب الي غنى بعدي منك ولا اعز علي
فقرا بعدي منك واني كنت نحلتك جاد عشرين
وسقا فلو كنت جددتيه واحتزتيه كان
لك وانما هو اليوم مال وارث وانما هو
اخواك واختاك فاقتسموه على كتاب الله
قالت عائشة فقلت يا ابت لو كان كذا
وكذا لتركته انما هي اسماء فمن الاخرى فقال
ذو بطن بنت خارجة اراه جارية رواه
مالك في الموطا واخرجه ابن
سعد وقال
في اخره
ذات .

عائشہ کی برئیت کے بعد آپنے قسم کھائی کہ جو مین مسطح
کو دیا کرتا تھا آیندہ نہ دونگا اُسپر اللہ صاحب نے یہ
آیت نازل کی اسکو بخاری نے روایت کیا ہے
حاکم اور بزار نے ہے کہ یہ آیت (قریب آگ سے بچیگا
جو بہت متقی ہے) حضرت ابوبکر کے حق مین نازل
ہوئی اسیطرح آیۃ والذین استجابوا الخ عائشہ رض فرماتی
ہین کہ ابوبکر کے حق مین نازل ہوئی یہ بھی بخاری
مین ہے موطا مین حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ حضرت ابوبکر نے مجھے بیس وسق کھجوروں کا ایک قطعہ
اپنی ملکیت مین سے عنایت فرمایا اور وہ ایک جنگل
مین تھا مگر جب آپکی وفات کا وقت قریب آیا تو
مجھسے فرمایا اے بیٹی بخدا مجھے یہ بات بہت محبوب ہے
کہ میرے بعد تو سب سے زیادہ غنی رہے اور فقر کا غلبہ
میرے بعد تجھپر نہو اگر تو اُن بیس وسق کھجوروں کو
کاٹ کر خزانہ مین رکھ لیتی تو وہ خاص تیرا ہی مال
ہوتا مگر اب وہ سب وارثوں کا مال ہے. تیرے دو
بھائی دو بہنین اور بھی ہین سب حصے لینگے اب اسکو کتاب اللہ کے
موافق تقسیم کر لینا چاہئے عائشہ فرماتی ہین مینے عرض کیا اے بابا
یہ بات تو بیشک ہے کیسا ہی مال کیون نہو مین چھوڑ دیتی
مگر میری تو صرف ایک ہی بہن اسماء ہین دوسری
کون ہی [illegible] فرمایا [illegible]
[illegible]
[illegible]

بطن قد القی فی روعی انها جاریة
فاستوصی بها خیرا فولدت ام کلثوم
عن یحیی بن سعید ان عائشة زوج
النبی صلی الله علیه وسلم قالت رأیت
ثلثة اقمار سقطن فی حجرتی فقصصت
رؤیای علی ابی بکر ن الصدیق قالت
فلما توفی رسول الله صلی الله علیه
وسلم ودفن فی بیتها قال لها ابو بکر
هذا احد اقمارك وهو خیرها رواه مالك
فی الموطا عن ابی النضر مولی عمر بن
عبید الله انه بلغه ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم قال لشهداء احد هؤلاء
اشهد علیهم فقال ابو بکر ن الصدیق
یا رسول الله السنا باخوانهم اسلمنا
کما اسلموا وجاهدنا کما جاهدوا فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم بلی
ولکن لا ادری ما تحدثون بعدی
قال فبکی ابو بکر ثم بکی ثم قال ائنا
لکائنون بعدك رواه مالك فی الموطا
عن ربیعة بن ابی عبد الرحمن انه قال
قدم علی ابی بکر ن الصدیق مال من البحرین
فقال من کان له عند رسول الله صلی الله علیه
وسلم وأی او عدة فلیأتنی فجاء جابر بن عبد الله فحفن له ثلث

بطن لڑکی ہے پس اُسکے حق مین بھی بھلائی کی وصیت
کرتا ہون۔ راوی کہتا ہے آخر کار ام کلثوم پیدا ہوئین۔
مؤطا مین یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ
فرماتی ہین کہ مین نے خواب مین تین چاندونکو دیکھا کہ میرے
حجرے مین گرے پڑے ہین مینے حضرت ابوبکر سے یہ قصہ
بیان کیا آپ اُسوقت تو خاموش ہو رہے مگر جب رسول اللہ
صلعم کی وفات ہوئی اور میرے حجرے مین مدفون ہوے
تو آپنے فرمایا یہ اُن تین چاندون مین کا ایک چاند ہے
اور یہ سب سے بہتر ہے مؤطا مین ابی النضر مولی عمر بن
عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
احد کے شہیدوں کے حق مین فرمایا مین قیامت کے دن اُنکو
گواہی دونگا ابوبکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا
ہم اُنکے بھائی نہین ہین اُن جیسے ہم بھی مسلمان ہین
جیسے اُنہون نے جہاد کیا ہمنے بھی اپنی جانین لڑادین
رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ بات ٹھیک ہے مگر مجھے خبر
نہین کہ تم میرے بعد کیا کیا دین مین ایجاد کروگے۔
یہ سنکر حضرت ابوبکر رو دیے اور بہت رونیکے بعد
حضرت ابوبکر نے کہا کیا ہم بعد آپکے زندہ رہین گے
مؤطا مین ربیعہ بن ابو عبد الرحمن سے روایت ہے کہ جب
حضرت ابوبکر صدیق کے پاس بحرین سے مال آیا تو آپنے
اعلان کرادیا کہ جس سے رسول اللہ صلعم نے کوئی وعدہ
کیا ہو یا کوئی قرضخواہ ہو تو وہ میرے پاس آکر مانگے
پس جابر بن عبد اللہ آپکے پاس آئے آپنے تین لپین

رواه مالك عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لكل نبي خاصة من اصحابه وان خاصتي من اصحابي ابو بكر رواه طبراني عن عائشة قالت مر النبي صلى الله عليه وسلم بابي بكر وهو يلعن بعض رقيقه فالتفت اليه فقال لعانين وصديقين كلا ورب الكعبة فاعتق ابو بكر يومئذ بعض رقيقه ثم جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا اعود رواه البيهقي في شعب الايمان عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصبح منكم اليوم صائما قال ابو بكر انا قال فمن تبع منكم اليوم جنازة قال ابو بكر انا قال فمن اطعم منكم اليوم مسكينا قال ابو بكر انا قال فمن عاد منكم اليوم مريضا قال ابو بكر انا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اجتمعن في امرء الا دخل الجنة رواه مسلم عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا ولكنه اخي

پھر کہ دین طبرانی میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لئے اصحاب میں سے ایک خاص مصاحب ہوتا ہے میرے اصحاب میں سے خاص مصاحب ابوبکر ہیں بیہقی شعب الایمان میں عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابوبکر رض پر اس حال میں گذر ہوا کہ وہ اپنے بعض غلاموں کو لعنت کر رہے تھے آپ انکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کعبہ کے رب کی قسم ہے لعانین اور صدیقین میں مناقضت ہے (یعنی تو صدیق ہے اور صدیق لعنت نہیں) حضرت ابوبکر نے اسی وقت غلام کو آزاد کردیا اور رسول اللہ صلعم کے پاس آکر عرض کیا کہ اب کبھی ایسا نہ کرونگا مسلم میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے آج کون روزہ دار ہے حضرت ابوبکر نے عرض کیا میں پھر فرمایا آج جنازہ کے ساتھ تم میں سے کون گیا ابوبکر بولے میں فرمایا کس نے تم میں آج مسکین کو کھانا کھلایا ہے ابوبکر بولے میں نے فرمایا بیمار کی عیادت (بیمار پرسی) تم میں سے آج کس نے کی ہے حضرت ابوبکر نے کہا میں نے پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص میں یہ خصلتیں جمع ہونگی وہ ضرور جنتی ہے مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے منقول ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر کو دوستی میں اختیار کرتا [illegible]

وقد اتخذ الله صاحبكم خليلا رواه مسلم - زاد احمد في الدين وصاحبي في الغار عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال وهو في قبة يوم بدر اللهم انشدك عهدك ووعدك اللهم ان تشأ لا تعبد بعد اليوم فاخذ ابو بكر بيده فقال حسبك يا رسول الله الححت على ربك فخرج وهو يثبت في الدرع وهو يقول سيهزم الجمع ويولون الدبر رواه البخاري عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال خطب النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان الله خير عبدا بين الدنيا وبين ما عنده فاختار ما عند الله فبكى ابو بكر الصديق فقلت في نفسي ما يبكي هذا الشيخ ان يكن الله خير عبدا

دینی بھائی اور یار ہیں - احمد کی روایت میں اخی فی الدین وصاحبی فی الغار زیادہ ہے یعنی ابوبکر میرے دینی بھائی اور غار کے رفیق ہیں پھر آپنے فرمایا اللہ تعالی نے تمہارے ہی صاحب (ذات محمدی صلعم) دوست بنایا ہے بخاری میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم بدر کے دن ایک خیمہ کے قبہ (بڑے خیمہ) میں تشریف رکھتے تھے فرمانے لگے بارخدایا میں تیرے عہد اور وعدہ کو یاد دلاتا ہوں (یعنی کمال عاجزی سے تیرے عہد و پیمان کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں) اگر تجھے منظور ہوتا تو آج سے بعد تو زمین میں عبادت نکیا جاتا (یعنی تمام مسلمانوں کو نیست و نابود کردیتا) حضرت ابوبکر نے اسیوقت آپکے ہاتھ پکڑ لئے اور کہا یا رسول اللہ بس کیجئے آپنے اپنے رب سے بہت التجا کی پس رسول اللہ صلعم قبہ سے نکل آئے اور وہ جلتا پہنے ہوئے زبان فیض بنیان سے فرماتے تھے سیہزم الجمع ویولون الدبر قریب لشکر شکست پاکر پس پا ہوتا ہے - بخاری میں ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ ایکدن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگونکو خطبہ سنا کر فرمایا کہ اللہ تعالی نے ایک بندہ کو اختیار دیا کہ چاہے وہ اسچیز کو اختیار کرے جو اللہ کے پاس ہے (یعنی نعیم آخرت اور ثواب عقبی) چاہے دنیا کے ناز و نعم اختیار کرے سو اسنے جانا جو اللہ کے پاس ہے یہ سنکر ابو بکر رونے لگے (ابو سعید خدری کہتے ہیں) میں نے اپنے دل میں کہا اس شیخ کے رونے کا کیا باعث ہے اللہ تعالی نے ایک عزیز بندہ

بين الدنيا وبين ما عنده فاختار
ما عند الله فكان رسول الله
صلى الله عليه وسلم هو العبد و
ابو بكر اعلمنا فقال يا ابا بكر لا
تبك ان امنّ الناس علي في صحبته
وماله ابو بكر ولو كنت متخذا
من امتي يعني خليلا لاتخذت
ابا بكر ولكن اخوة الاسلام
ومودته لا يبقين في المسجد
باب الا سدّ الا باب ابي بكر
رواه البخاري - وزاد الطبراني فاني
رايت عليه نورا عن قيس ان بلالا
قال لابي بكر ان كنت انما اشتريتني
لنفسك فامسكني وان كنت انما اشتريتني
لله فدعني وعمل الله رواه البخاري
فاعتق ابو بكر الصديق بلالا
لاجل الله وطاعته فنزلت و
سيجنبها الاتقى الذي يؤتي
ماله يتزكى الآية ذكره
اهل العلم -
عن ابن عباس قال
خرج رسول الله
صلى الله عليه

کو اختیار دیا ہے چاہے وہ دنیا کو اختیار کرے چاہے آخرت
کو پس اس بندہ نے عقبیٰ کے ثواب کو پسند کر لیا اور رسول
اللہ صلعم ایک بندہ ہیں باوجودیکہ ابوبکر ہم سب سے دانا
تر ہیں یہ جو مقتضیٰ وقار اور زیادتی عقل و فہم کا ہے پر
نہ معلوم کیا سبب ہے اتنے میں رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے
ابوبکر تو مت رو سب سے محسن زیادہ میرے حق میں مال اور صحبت
کی رو سے ابوبکر ہے اگر مجھے اپنی امت میں سے کسیکی دوستی
منظور ہوتی تو ابوبکر کو دوست بناتا مگر اسلام کی برادری
اور مودت کافی ہے مسجد میں آمد و رفت کے لئے کوئی
کھڑکی اور دروازہ بدون بند کئے چھوڑا جاوے مگر ابوبکر کا
دروازہ - (یعنی سب کھڑکیاں اور دروازے بند کردو مگر انکے
کا دروازہ کھلا رہنے دو) طبرانی کی روایت میں یہ
لفظ (فانی رایت علیہ نورا) زائد ہیں - یعنی میں انکے دروازے
پر نور دیکھتا ہوں بخاری میں قیس سے روایت ہے کہ بلال
نے ابوبکر رض سے عرض کیا اگر آپنے مجھے اپنی ذات
(یعنی خدمت کے لئے خریدا ہے تو رکھئے اور اگر آپنے
اللہ کے واسطے خریدا ہے تو مع عمل خدا کے مجھے چھوڑ
دیجئے حضرت ابوبکر صدیق نے خاص اللہ اور اسکی
رضامندی کے لئے آزاد کر دیا اور آیت آپکے حق میں
نازل ہوئی (وسیجنبها الاتقی الذی یؤتی ماله یتزکی)
یعنی دوزخ کی آگ سے وہ متقی بچایا جائیگا جو اپنا مال
دیتا اور پاک ہوتا ہے بخاری میں ابن عباس سے
روایت ہے کہ جس مرض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم في مرضه الذي مات فيه
عاصبا راسه بخرقة فقعد على المنبر
فحمد الله و اثنى عليه ثم قال
انه ليس من الناس احد امنّ
عليّ في نفسه و ماله من ابي بكر
ابن ابي قحافة ولو كنت متخذا من
الناس خليلا لاتخذت ابا بكر
خليلا و لكن خلة الاسلام
افضل سدوا عني كل خوخة في هذا
المسجد غير خوخة ابي بكر رواه
البخاري عن جبير بن مطعم قال ان
عمرو بن العاص قال ان النبي صلى الله
عليه وسلم بعثه على جيش ذات السلاسل
قال فاتيته فقلت اي الناس احب اليك
قال عائشة قلت من الرجال قال ابوها
قلت ثم من قال عمر فعد رجالا فسكتّ
مخافة ان يجعلني في اخرهم
رواه البخاري و مسلم
عن عبد الرحمن بن صخر الدوسي
ابي هريرة رضي الله عنه
قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم
ما لاحد عندنا يدا الا

وسلم کا انتقال ہوا اُس مین آپ ایک کپڑے کی پٹی
سے سر باندھے ہوے منبر پر تشریف رکھتے تھے حمد و ثنا
کے بعد فرمایا کہ جیسا ابوبکر بن ابی قحافہ کا مال اور دوستی
کی رو سے مجھپر احسان ہے ایسا اور لوگون مین سے کسیکا
نہین اگر مین لوگون مین سے کسیکو دوست بناتا تو
دوستی کے لایق ابوبکر رض ہی ہوتے مگر
اسلام کی دوستی افضل ہے اس مسجد کی آمد و رفت کے
کل دروازے بند کردو مگر ابوبکر کا دروازہ کھلا رہنے دو
بخاری مسلم مین جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن العاص کو ذات السلاسل
کے لشکر مین (ایک زمین کا نام ہے) امیر بنا کر بھیجا تھا
وہ کہتے ہین جب مین وہان سے رسول اللہ صلعم کی
خدمت مین آیا تو عرض کیا ان موجود لوگون مین سے
آپکے نزدیک محبوب تر کون شخص ہے فرمایا عورتون
مین سے عائشہ مینے عرض کیا کہ میرا سوال تو مردون
مین ہے فرمایا عائشہ کے والد مینے کہا ابوبکر کے بعد
فرمایا عمر اسکے بعد جو جو مین سوال کرتا گیا آپ کئی
آدمیون کو گنتے گئے مین اس خوف کی وجہ کہ مبادا
سب سے پیچھے مجھے پھیرائین خاموش ہو رہا ترمذی
مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہمپر کسیکا ایسا احسان نہین جسکا عوض
اور مکافات ہمنے دنیا ہی مین نہ دیا ہو (یعنی جسنے ہمارے
ساتھ مال و نعمت سے سلوک کیا ہمنے جون کا

وقد كافيناه ما خلا ابا بكر فان له عندنا يدا يكافيه الله بها يوم القيمة وما نفعني مال احد قط ما نفعني مال ابي بكر ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا الا وان صاحبكم خليل الله رواه ابو عيسى ابن سورة الترمذي عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال ابو بكر سيدنا وخيرنا واحبنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي عن ابي عبد الرحمن عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنهما قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لابي بكر انت صاحبي في الغار وصاحبي على الحوض رواه الترمذي عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نتصدق ووافق ذلك عندي مالا فقلت اليوم اسبق ابا بكر ان سبقته يوما قال فجئت بنصف مالي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ابقيت لاهلك فقلت مثله واتى ابو بكر بكل ما عنده فقال يا ابا بكر ما ابقيت لاهلك فقال ابقيت لهم الله

تون بلکہ کچھ زیادہ اُس سے دیدیا) ابوبکر کے سوا کیونکہ اُسکا ہمپر ایسا احسان ہے جسکا بدلا دینا مین ہم سے نہین ہوسکتا ہان عقبی مین اسکا عوض اُسے خدا دیگا مجھے جسقدر ابوبکر کے مال نے نفع دیا ہے ایسا کسی کے مال نے نہین دیا اگر مین کسیکو دوستی مین اختیار کرتا تو ابوبکر کو اختیار کرتا آگاہ ہو حقیقی خدا کا دوست تمہارا ہی صاحب ہے ترمذی مین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضہ حسب اور نسب کی رو سے ہمارے سردار اور عمل کے اعتبار سے ہم سب سے افضل اور رسول اللہ صلعم کو بہت پیارے ہین ترمذی مین عبد اللہ بن عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تو میرا یار تھا غار مین اور آخرت مین حوض کوثر پر میرا مصاحب ہوگا بخاری اور ابوداؤد مین عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ ایکدن رسول اللہ صلعم نے ہمکو صدقہ کا حکم فرمایا اور انکا یہ حکم میرے نزدیک کثیر المال ہونے کے موافق ہوا یعنی اتفاقا اُسوقت مین کثیر المال تھا مین نے اپنے دل مین کہا اگر ابوبکر پر سبقت ممکن ہے تو آج اس امر خیر مین لیجاؤنگا (عمر کہتے ہین) مین اپنا آدھا مال رسول اللہ صلعم کی خدمت مین لایا آپنے فرمایا ای عمر تمنے اپنے اہل و عیال کے لئے کیا چھوڑا عرض کیا اسی قدر چھوڑ آیا ہون اور ابوبکر جو کچھ تھا سب لے آئے پس حضرت نے فرمایا ای ابوبکر تمنے اپنے بچون بالکون کے لئے کیا چھوڑا فرمایا اللہ و رسول کے نام کے سوا اور کچھ نہین

ورسوله قال النبي صلى الله عليه و
سلم ما بينكما ما بين كلمتيكما قلت
لا اسبقه الى شئ ابدا رواه الترمذي
وابو داود عن ام المؤمنين ام
عبد الله عائشة الصديقة بنت
ابي بكر الصديق وريحانه
وحبيبة رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم قالت ان ابا بكر
دخل على رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال انت عتيق الله من النار
فيومئذ سمي عتيقا رواه الترمذي
عن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اتاني جبرئيل
فاخذ بيدي فاراني باب الجنة الذي
يدخل منه امتي فقال ابو بكر يا رسول
الله وددت اني كنت معك حتى انظر
اليه فقال رسول الله اما انك يا
ابا بكر اول من يدخل الجنة من امتي رواه
ابو داود عن ابي الدرداء قال كنت
جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم اذ
اقبل ابو بكر اخذا بطرف ثوبه حتى
ابدى عن ركبتيه فقال النبي صلى الله
عليه وسلم اما صاحبكم فقد غامر فسلم

چھوڑا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم دونوں کی فضیلت میں
فرق ہے جیسا تمہاری باتوں میں (عمر کہتے ہیں) میں کہاں
ابوبکر پر کبھی سبقت نہیں لیجا سکتا ترمذی میں
ام المؤمنین ام عبد اللہ عائشہ صدیقہ بنت ابی بکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حبیبہ آپکی ریحانہ سے
روایت ہے کہ ایکدن حضرت ابوبکر رسول اللہ صلعم کے
پاس آئے آپنے فرمایا اے ابوبکر تمکو اللہ تعالی نے دوزخ
سے آزاد کردیا پس اسیدن سے آپکا لقب عتیق ہوگیا
ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
پاس جبرئیل آئے اور ہاتھ پکڑکر جنت کے اس
دروازہ کو دکھایا جسمیں سے میری امت داخل ہوگی
(شاید یہ واقعہ شب معراج کا ہے یا اور کسی وقت کا) ابوبکر
نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اچھی بات ہوتی کہ میں
بھی اسوقت آپکے ساتھ ہوتا اور اس دروازے کو
دیکھتا آپنے فرمایا اے ابوبکر آگاہ ہو میری امت میں
سب سے پہلے تم ہی جنت میں جاؤ گے بخاری
میں ابوالدرداء سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں حضرت ابوبکر
اپنی لنگی کا ایک کونا اسطرح پکڑے ہوئے جس سے
آپکے زانو تک کھل گئے تھے تشریف لائے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا یار (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کسی
سے لڑکر آیا ہے — حضرت ابوبکر نے سلام

وقال انی کان بلنی و بین ابن الخطاب شئ فاسرعت الیه ثم ندمت فسالته ان یغفر لی فابی علی ذلك فاقبلت الیك فقال یغفر الله لك یا ابا بکر ثلثا ثم ان عمر ندم فاتی منزل ابی بکر فسال اثم ابو بکر قالوا لا فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فجعل وجه النبی صلی الله علیه وسلم یتمعر حتی اشفق ابو بکر فجثی علی رکبتیه فقال یا رسول الله انا کنت اظلم مرتین فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله بعثنی الیکم فقلتم کذبت فقال ابو بکر صدقت وواسانی بنفسه وماله فهل انتم تارکوا لی صاحبی مرتین فما اوذی بعدها رواه البخاری اخرج ابن عدی من حدیث ابن عمر بنحوه وفیه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تؤذونی فی صاحبی فان الله بعثنی بالهدی ودین الحق فقلتم کذبت وقال ابو بکر صدقت ولولا ان الله سماه صاحبه لاتخذته

کیا اور کہا مجھ مین اور عمر بن الخطاب مین کوئی رنجش ہو گئی گو مبادرت میرے ہی طرف سے تھی مگر مین نے اپنی خطا پر نادم ہو کر اُنسے معافی چاہی اُنہون نے انکار کیا اب مین آپکے پاس آیا ہون رسول اللہ صلعم نے تین مرتبہ فرمایا اے ابو بکر تجھپر خدا رحم کرے یہان حضرت عمر بھی اپنے غصہ پر نادم ہو کر ابو بکر کے مکان پر آکر آواز دی کہ کیا ابو بکر گھر مین ہین لوگون نے کہا نہین آپ بھی نبی صلعم کی خدمت مین آئے اور رسول اللہ صلعم کا چہرہ متغیر ہونے لگا حضرت ابو بکر ڈر کر دو زانو مؤدب ہو بیٹھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مین ہی ظالم تھا اسمین عمر کا قصور نہین دو مرتبہ یہ کلمہ فرمایا آپکا غصہ کچھ دھیما ہوا فرمایا مین تمہاری طرف (قریش) بھیجا گیا تم سب نے میری تکذیب کی مگر ابو بکر نے میری تصدیق بھی کی اور اپنے مال وجان سے میری غمخواری اور مدد بھی کی کیا تم میرے مصاحب کو مجھ سے چھڑانا چاہتے اور اسکا انکار کرتے ہو پھر اسکے بعد کبھی ایذا نہ دئے گئے ابن عدی نے جو حدیث ابن عمر سے روایت کی ہے اسمین یہ الفاظ زیادہ ہین کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے یار کو ایذا نہ دو دیکھو خدا نے مجھے ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث کیا تم سب لوگ میری تکذیب کے درپے ہوئے مگر ابو بکر نے اُسوقت تصدیق ہی کی اگر اُسکے حق مین خدا تعالی صاحب کا لفظ (اذ یقول لصاحبه

خليلا ولكن اخوة الاسلام

عن همام قال سمعت عمارا يقول رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما معه الا خمسة اعبد وامرأتان خديجة وام الفضل وابو بكر رواه البخاري

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيمة فقال ابو بكر ان احد شقي ثوبي يسترخي الا ان اتعاهد ذلك منه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انك لست تصنع ذلك خيلاء رواه البخاري

عن زيد بن اسلم قال عرس رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة بطريق مكة ووكل بلالا ان يوقظهم للصلوة فرقد بلال ورقدوا حتى استيقظوا وقد طلعت عليهم الشمس فاستيقظ القوم فقد فزعوا فامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يركبوا حتى يخرجوا من ذلك الوادي وقال ان هذا واد به شيطان فركبوا حتى

لاتحزن پارہ وا علوام انفرماتا تو مین جانی دوست بناتا لیکن اسلام کا بھائی چارہ اور برادری افضل ہے

بخاری مین ہمام سے روایت ہے کہ مین نے عمار سے سنا وہ کہتے ہین کہ جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپکے نزدیک پانچ غلام اور دو عورتین خدیجہ ام الفضل اور ابوبکر کے سوا اور کسیکو نہ دیکھا

بخاری مین ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو کوئی فخر وتکبر کی راہ سے نیچے اور لمبے کرتے اور پاجامے پہنیگا قیامت کے دن خدا اسپر نظر رحمت نفرمائیگا حضرت ابوبکر نے عرض کیا میرے کپڑے کا ایک طرف لٹکا رہتا ہے گو مین حفاظت بھی کرتا ہون مگر بلا قصد کبھی کبھی لٹک جاتا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم شیخی کی راہ سے نیچا نہین کرتے

موطا مین زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ایک سفر مین رسول اللہ صلعم مکہ کے رستہ مین پچھلی رات کو اُتر پڑے اور بلال کو اسبات پر مقرر کیا کہ صبح کی نماز کے لئے انہین جگا دین اتفاق سے بلال اور سب ساتھی سو گئے یہانتک کہ سورج کی حرارت نے سبکو جگایا جب لوگ جاگے تو نماز کے فوت ہونے سے بہت گھبرائے رسول اللہ نے فرمایا گھبرانے کی کوئی بات نہین جلد سوار ہو کر اس جنگل سے نکل چلو اس وادی مین شیطان کا تسلط ہے تمام صحابہ سوار ہوگئے اور جھٹ پٹ اسر

خرجا من ذلك الوادي ثم امرهم
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان ينزلوا وان يتوضئوا وامر بلالا
ان ينادي للصلوة او يقيم فصلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
بالناس ثم انصرف وقد راى من
فزعهم فقال يا ايها الناس ان الله
قبض ارواحنا ولو شاء لردها الينا
في حين غير هذا فاذا رقد احدكم عن
الصلوة او نسيها ثم فزع اليها فليصلها
كما كان يصليها في وقتها ثم التفت
رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ابي بكر
الصديق فقال ان الشيطان اتى بلالا
وهو قائم يصلي فاضجعه ثم لم يزل
يهدئه كما يهدئ الصبي حتى نام ثم دعا
رسول الله صلى الله عليه وسلم بلالا
فاخبر بلال رسول الله صلى الله عليه وسلم
مثل الذي اخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال ابو بكر اشهد انك رسول الله رواه مالك
في الموطا عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه
ذكر عنده ابو بكر فبكى وقال وددت ان عملي
كله مثل عمله يوما واحدا من ايامه وليلة
واحدة من لياليه اما ليلة فليلة

وادی سے نکل آئے تھوڑی دور چلکر آپنے فرمایا کہ
یہان اترکر وضو کرو اور بلال سے فرمایا کہ اذان دیکر یا
اقامت پڑھے پس آپنے سب کو نماز پڑھائی نماز سے
فراغت کیے بعد جب آپنے صحابہ مین خوف کے آثار ملاحظہ
فرمائے تو کہا اے لوگو خدا نے ہماری روحونکو تھام رکھا
تھا اگر وہ چاہتا تو اسوقت بھی ارواح کو نہ پھیرتا اسوقت
کے گزرنے کے بعد پھیرتا جب تم مین سے کوئی نماز کو بھول
جاے یا سورہے تو جب یاد آئے یا اٹھے اسیوقت جیسا
اسکے وقت مین پڑھنی چاہیئے پڑھلے پھر آپنے حضرت
ابوبکر کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ شیطان بلال کے
پاس آیا وہ کھڑے نماز پڑھتے تھے پس شیطان نے
بلال کو لٹا دیا اور ایسا تھپک کر سلایا جیسے بچے کو
آرام سے اسکی ما سلاتی ہے حتی کہ بلال خوب
سوئے اور ہمین جگا نہ سکے اسکے بعد آپنے بلال کو
بلاکر پوچھا انہون نے وہی بیان کیا جو رسول اللہ
صلعم اس سے پہلے بیان فرما چکے تھے ابوبکر بولے
مین گواہی دیتا ہون کہ آپ اللہ کے برحق رسول ہین
زرین مین حضرت عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ
ایکدن حضرت عمر کے سامنے حضرت ابوبکر کا ذکر ہوا
عمر نے روکر کہا مین چاہتا ہون کہ میرا سارا عمل ابوبکر
کے تمام دنون مین سے ایکدن کے عمل کی مانند اور
انکی تمام راتون مین سے ایک رات جیسا عمل ہوتا
لیکن ابوبکر کی رات پس وہ وہ رات ہے کہ جسمین

مع رسول الله صلی الله علیه و
سلم الی الغار فلما انتهیا الیه قال
والله لا تدخله حتی ادخل قبلك
فان کان فیه شیء اصابنی دونك
فدخله فکسحه ووجد فی جانبه
ثقبا فشق ازاره وسدها به وبقی
منها اثنان فالقمهما رجلیه ثم
قال لرسول الله صلی الله علیه
وسلم ادخل فدخل رسول الله
صلی الله علیه وسلم ووضع راسه
فی حجره ونام فلدغ ابو بکر فی
رجله من الجحر ولم یتحرك مخافة
ان ینتبه رسول الله صلی الله علیه
وسلم فسقط دموعه علی وجه
رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقال ما لك یا ابا بکر قال لدغت
فداك ابی وامی فتفل رسول
الله صلی الله علیه وسلم فذهب
ما یجده ثم انتقض علیه وکان
سبب موته واما یومه فلما
قبض رسول الله صلی الله علیه
وسلم ارتدت العرب و
قالوا لا نؤدی زکوة فقال لو منعونی

جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ غار کی طرف آپ نے سفر کیا جب
وہ غار پر پہونچے تو ابوبکر رضی اللہ تعالے نے
عرض کیا یا رسول اللہ آپ ابھی اسمیں داخل
نہ ہوں پہلے میں اندر اتروں کیونکہ اگر اس غار
میں کوئی موذی (سانپ بچھو وغیرہ) ہو تو اسکا
ضرر مجھی کو پہونچے آپ اس سے محفوظ رہیں
پھر آپ نے غار میں گھسکر شب کی تاریکی میں اپنے
ہاتھ سے غار کو صاف کیا اس غار کی ایک جانب
کئی سوراخ آپنے پائے اور انکو اپنا تہ بند پھاڑ پھاڑ
کر بند کر دیا۔ مگر دو سوراخ باقی رہگئے اور کپڑا ہو چکا
تو آپنے ان دونوں سوراخوں میں اپنے پیر دیدیئے اور
آنحضرتؐ سے عرض کیا آپ تشریف لائیے رسول اللہ
غار میں داخل ہوئے اور ابوبکرؓ کے زانو پر سر رکھکر سو گئے
یہاں سوراخوں میں سے سانپ ابوبکرؓ کے پاؤں میں کاٹنے
لگا مگر ابوبکرؓ نے رسول اللہ کے جاگنے کے خوف سے جنبش
نہ کی اور تکلیف سے آنسو ٹپک کر رسول اللہ صلعم کے چہرہ
مبارک پر گرے پس آپ جاگ اٹھے اور فرمایا اے ابوبکر کیوں روتے ہو
عرض کیا میرے ماں باپ حضور پر سے قربان ہوں مجھکو سانپ نے کاٹا ہے آنحضرتؐ نے
اسجگہ اپنے منہ کا لعاب لگا دیا جس سے فوراً زہر کا اثر جاتا رہا مگر آخر عمر
میں اسی زہر نے رجوع کیا اور آپ کی وفات کا یہی سبب ہوا لیکن ابوبکرؓ کا دن
جسکی میں آرزو کرتا ہوں وہ دن ہے کہ جب رسول اللہ صلعم کے انتقال کے بعد
عرب کی ایک جماعت مرتد ہو گئی اور زکوۃ دینے سے انکار کیا تو ابوبکرؓ نے کہا اگر

عقالا لجاهدتهم عليه

العقال الذي يعقل به البعير كان يؤخذ من الصدقة

فقلت يا خليفة رسول الله تألف

الناس وارفق بهم فقال لي اجبار

في الجاهلية وخوار في الاسلام

انه قد انقطع الوحي و تم الدين

اينقص و انا حي رواه ابي الحسن

رزين بن معوية العبدري عن عروة

ابن عبد الله قال سئلت ابا جعفر

يعني محمدان الباقر بن علي بن الحسين

ابن علي بن ابي طالب رضي الله عنه

عن حلية السيف فقال لا باس قد

حلي ابو بكر الصديق سيفه قلت تقول الصديق

قال نعم الصديق نعم الصديق

نعم الصديق من لم يقل الصديق

فلا صدق الله قوله في الدنيا و

الآخرة رواه ابو الحسن علي بن

عمر الدارقطني عن امير المؤمنين

امام المتقين ابو الحسن علي بن ابي

طالب قال قال لي رسول الله صلى

الله عليه و سلم سألت الله ان

يقدمك ثلثا فابى علي الا تقديم

ابي بكر رواه الدارقطني

عن ابي هريرة قال بعثني ابو بكر

ایک رسی تک (جس سے اونٹ بندھتا ہے) کا مجھے

لوگ مضایقہ کرینگے تو میں اُنسے جہاد کرونگا میں نے کہا

خلیفہ رسول اللہ لوگوں کے ساتھ نرمی کیجیے اُن کے ساتھ

الفت پکڑیے فرمایا تم ایام جاہلیت میں تو بڑے شجاع

تھے اب اسلام کے زمانے میں سستی اور نامردی کرتے

ہو اب وحی تو منقطع ہوگئی اور دین کامل ہو چکا کیا دین

میں نقص ہو اور میں زندہ ہوں۔ دارقطنی میں عروۃ

بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر

یعنی محمد باقر حسین بن علی کے پوتے سے پوچھا کہ تلوار

کے قبضہ کا مرصع ہونا جائز ہے اُنھوں نے کہا اسمیں

کچھ خوف نہیں کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق نے اپنی تلوار

کا قبضہ مرصع بنوایا تھا (عروہ کہتے ہیں) میں نے ابو جعفر

سے کہا کیا اُن کو تم صدیق کہتے ہو فرمایا اچھا صدیق

اچھا صدیق اچھا صدیق جو شخص اُنہیں صدیق نہ کہے خدا

تعالی اُسکے قول کی تصدیق دنیا اور آخرت میں کبھی نہ

کرے۔ دارقطنی میں حضرت علی بن ابی طالب کرم

اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تین دفعہ جناب

باری میں التجا کی کہ تجھکو فضیلت تقدیم حاصل ہو

مگر انکار ہی ہوا اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کو

تشریف تقدیم ملا۔ بخاری مسلم میں ابو

ھریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے نقل ہے

کہ حجۃ الوداع کے قبل جس حج میں رسول اللہ صلعم نے

في الحجة التي امّره رسول الله صلى
الله عليه وسلم قبل حجة الوداع
يوم النحر في رهط امره يؤذن
في الناس الا يحج بعد العام المشرك
ولا يطوف بالبيت عريان رواه
البخاري ومسلم عن منزال
ابن سبرة عن علي رضي الله عنه
قال ذلك امرؤ سماه الله الصديق
على لسان محمد لانه خليفة رسول
الله صلى الله عليه وسلم رضيه لديننا
فرضيناه لدنيانا رواه حاكم
عن ابن عباس عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ما كلمت
في الاسلام احدا الا ابى علي وراجعني
في الكلام الا ابن ابي قحافة فاني
لا اكلمه شيئا الا قبله واستقام عليه
عن عائشة عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال الناس كلهم
يحاسبون الا ابا بكر رواهما ابن
عساكر عن انس بن مالك رضي
الله عنه قال لما توفي النبي صلى
الله عليه وسلم دخل رجل اشهب
اللحية جسيم صبيح فتخطى رقابهم

حضرت ابوبکر رض کو امیر بنایا تھا جسے ابوبکر رض
نے قربانی کے دن ایک جماعت کے ساتھ بھیجا
کہ لوگوں میں ندا کردے کہ اس سال کے بعد کوئی
مشرک نہ حج کرے نہ کوئی خانہ کعبہ کا طواف ننگا ہو کر
کرے۔ حاکم منزال بن سبرہ سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت علی نے حضرت ابوبکر کی بابت فرمایا
یہ ایک مرد ہے جس کا نام اللہ نے اپنے نبی ص کی
زبان سے صدیق نکلوایا۔ وہ رسول اللہ ص کے
خلیفہ اول برحق ہیں۔ آپ نے انہیں ہمارے
دین پر ترجیح دے کر پسند فرمایا۔ پس ہم انہیں اپنی
دنیا پر فضیلت دیں گے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں نے اسلام میں جس سے کلام کیا وہ انکار
پیش آیا۔ اور کلام میں میرے ساتھ مراجعت کی
سوائے ابن ابی قحافہ کے میں نے جس باب میں
ان سے کلام کیا انھوں نے فوراً قبول ہی نہیں
کیا۔ بلکہ اوس پر مستقیم اور ثابت رہے۔ ابن عساکر
عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ سب لوگوں کا
حساب ہوگا۔ مگر ابوبکر بدون حساب جنت میں داخل
ہوں گے مستدرک میں حاکم حضرت انس
سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی وفات کے بعد ایک شخص جسیم حسین جس کی
سفید داڑھی تھی لوگوں کو چیرتا پھاڑتا آیا۔

فبکی ثم التفت الی الصحابة رضی الله عنهم فقال ان فی الله عزاً من کل مصیبة وعوضاً من کل فائت وخلفاً من کل هالك فالی الله فانیبوا والیه فارغبوا ونظره الیکم فی البلاء فانظروا فانما المصاب من لم یجبر وانصرف فقال ابوبکر و علی رضی الله عنهما هذا الخضر علیه السلام رواه الحاکم فی المستدرك

عن ام المؤمنین عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت دخلت علی ابی بکر رضی الله عنه فقال فی کم کفنتم النبی صلی الله علیه وسلم فقالت فی ثلثة اثواب بیض سحولیة لیس فیها قمیص ولا عمامة فقال لها فی ای یوم توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت یوم الاثنین قال فای یوم هذا قالت یوم الاثنین قال ارجوا فیما بینی وبین اللیل فنظر الی ثوب کان علیه وکان یمرض فیه به ردع من زعفران فقال اغسلوا ثوبی هذا وزیدوا علیه ثوبین فکفنونی فیه

اور رونے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم کی جماعت کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا۔ ہر مصیبت سے اللہ کے دین میں تسلی ہے ہر فوت ہونے والی چیز کے لیئے عوض ہے ہر ہلاک ہونے والی شئے کے لیئے اوسکا قایم مقام ہے اللہ کی طرف رجوع کرو اوسکی رحمت کے منتظر رہو کیونکہ بلاء مصیبت کے وقت اوسکی نظر رحمت تمپر ہے خوب غور کرو جسے مصیبت پہونچتی ہے وہ ثواب سے محروم نہیں ہوتا یہ کہکر وہ شخص چلا گیا ابوبکرؓ و علیؓ فرماتے ہیں وہ خضرؑ تھے بخاری میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر کی بیماری میں اُنکے پاس گئی آپنے مجھسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمنے کے کپڑوں میں کفنایا تھا میں نے کہا سحول (ملک یمن میں ایک بستی کا نام ہے) کے تین سفید کپڑوں میں نہ اُن میں قمیص تھا نہ عمامہ پھر مجھسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے دن وفات پائی میں نے عرض کیا پیر کو فرمایا آج کیا دن ہے میں نے کہا پیر فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ رات سے پہلے میرا بھی کوچ ہو بیماری کی حالت میں جو کپڑا آپ پہنے ہوئے تھے۔ اوسمیں زعفران یا گیرو کا دھبہ لگ گیا تھا آپ نے اُس کو دیکھکر فرمایا یہ کپڑا جو میں پہنے ہوئے ہوں دھو کر اور دو کپڑے لیکر اُن میں مجھے کفن دینا

قلت ان هذا خلق قال ان الحی
احق بالجدید من المیت انما هو
للمهلة فلم یتوف حتی امسی من
لیلة الثلثاء و دفن قبل ان
یصبح رواه البخاری عن عائشة
زوج النبی صلی الله علیه وسلم
قالت کان لابی بکر غلام یخرج
له الخراج وکان ابو بکر یاکل من
خراجه فجاء یوما بشئ فاکل
منه ابو بکر فقال له الغلام
تدری ما هذا فقال ابو بکر
وما هو قال کنت تکهنت لانسان
فی الجاهلیة وما احسن الکهانة
الا انی خدعته فلقینی فاعطانی
بذلک فهذا الذی اکلت منه قالت
فادخل ابو بکر یده فقاء
کل شئ فی بطنه رواه البخاری –
وفی روایة عن ابی بکرن الصدیق
رضی الله عنه ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم قال لا یدخل
الجنة جسد غذی بحرام رواه
ابو بکر احمد بن الحسن البیهقی فی
شعب الایمان عن امیر المؤمنین

میں نے عرض کیا بابا جان یہ کپڑا تو پرانا ہے فرمایا
نئے کپڑے کا مستحق میت سے زندہ زیادہ ہے کفن
تو پیپ اور خون کے لیے ہے (عائشہ فرماتی ہیں) دوشنبہ
کی پوری شام نہ ہو چکی تھی کہ آپ نے دار باقی میں رحلت
فرمائی اور صبح سے کچھ پہلے مدفون ہوئے بخاری
میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی
اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو اپنے پاک کسب سے حضرت
ابوبکر کو اپنی کمائی دیتا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ اسکی آمدنی کھاتے
تھے ایک دن کا ذکر ہے کہ غلام کچھ لایا اور آپ نے
بسبب دستور تناول فرمایا غلام نے کہا آپ کو
نہیں معلوم یہ کیا تھا فرمایا مجھے خبر نہیں- تو بتلا یہ
کہاں سے لایا اور کس طرح لایا اُسنے کہا کہ جاہلیت
کے زمانہ میں میں نے ایک شخص کو نجوم میں دیکھ کر
کچھ بتایا تھا- میں اچھی طرح نجوم نہ جانتا تھا مگر فریب
دہی کے لیے یہ کام کیا تھا اتفاقاً وہ آج مجھے ملا
اور جو آپ نے تناول فرمایا اُسنے دیا تھا حضرت ابوبکر
نے حلق میں انگلی ڈال کر قے کی راہ سے سارا کھانا نکالا
اور کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جسم
حرام غذا سے پرورش پاتا ہے وہ جنت میں نجائیگا
اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت
کیا ہے **ترمذی سے**
ابوداؤد-ابن ماجہ میں
امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابیطالب

علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال
حدثنی ابو بکر وصدق ابو بکر
قال سمعت رسول الله صلی الله علیه
وسلم يقول ما من رجل يذنب
ذنبا ثم يقوم فيتطهر ثم يصلی ثم
يستغفر الله الا غفر الله له ثم قرأ
والذين اذا فعلوا فاحشة او
ظلموا انفسهم ذكروا الله فاستغفروا
لذنوبهم رواه الترمذی وابو داود
سليمان بن الاشعث السجستانی
البصری وابو عبد الله محمد بن
يزيد ابن ماجه القزوينی عن
عائشة انها قالت لعبد الله بن الزبير
يا ابن اختی ان اباك وجدك يعنی
ابا بكر والزبير لمن الذين قال الله
لهم عز وجل الذين استجابوا لله
والرسول من بعد ما اصابهم القرح
رواه الحاكم وقال هذا حديث
صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه
عن ابی هريرة قال لما توفی النبی
صلی الله علیه وسلم واستخلف ابو بكر
بعده وكفر من كفر من العرب قال
عمر بن الخطاب لابی بكر كيف تقاتل

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے ابو بکر
صدیق نے حدیث کی اور وہ سچے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب کوئی شخص
گناہ کرے پھر وضو کر کے نماز کے لیے کھڑا ہو
اور اپنے گناہ پر نادم ہو کر خدا سے بخشش چاہے
خدا اس پر رجوع کرتا اور اسکی معافی منظور فرماتا
ہے پھر آپ نے (بطریق استشہاد) یہ آیت پڑھی اور
جو لوگ جب کسی قسم کی بیحیائی یا اپنی جانوں پر ظلم
کریں پھر اللہ کو یاد کریں اس سے بخشش چاہیں الخ
حاکم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت
عائشہ نے عبد اللہ بن زبیر سے فرمایا اے میرے بھانجے
تیرا باپ (زبیر) تیرا نانا (ابو بکر) ان لوگوں میں ہیں
جنکے حق میں خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی جن لوگوں
نے قبول کر لیا خدا اور اسکے رسول کا حکم اسکے بعد
کہ انہیں سخت زخم پہونچ چکا تھا الخ حاکم کہتے ہیں یہ حدیث
شیخین کی شرط پر ہے بخاری مسلم میں حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت
کا انتقال ہوا اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ
کے قایم مقام ہوئے اور عامہ بعض عرب دین سے
منکر ہو گئے اور بعض نے زکوۃ دینی بند کر دی
تو اس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ
عنہ نے قتال کا ارادہ کیا۔ حضرت عمر بن الخطاب
نے حضرت ابو بکر سے کہا کیا آپ ان لوگوں سے جہاد کرنا

الناس وقد قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس
حتى يقولوا لا اله الا الله فمن قال
لا اله الا الله عصم مني ماله و
نفسه الا بحقه وحسابه على الله
فقال ابو بكر والله لاقاتلن من
فرق بين الصلوة والزكوة فان
الزكوة حق المال والله لو منعوني
عناقا كانوا يؤدونها الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم
على منعها قال عمر فوالله ما هو الا
ان رايت ان الله شرح صدر ابي بكر
للقتال فعرفت انه الحق رواه ابو
عبد الله محمد بن اسمعيل بن ابراهيم
ابن المغيرة بن البردزبة البخاري
وابو الحسين مسلم بن الحجاج القشيري
النيسابوري وفي رواية لابن سعد
عن الزهري قال قال النبي صلى الله
عليه وسلم لحسان بن ثابت هل قلت
في ابي بكر شيئا فقال نعم فقال قل و
انا اسمع فقال ع وثاني اثنين في
الغار المنيف وقد طاف العدو به
اذ صعد الجبلا وكان حب رسول

چاہتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا
کہ جب تک لا اله الا الله نہ کہیں مجھے لڑنے
کا حکم ہے۔ مگر جسوقت وہ اپنے منہ سے کلمہ لا
اله الا الله نکالیں تو اُن کا مال اُن کی جان
مجھے محفوظ ہیں اسکے بعد میں کسی کو قتل نکرونگا
مگر حق پر (قصاص ارتداد زنا میں) اور انکا حساب
اللہ پر ہے ابو بکرؓ نے فرمایا بخدا میں اُن لوگوں سے
لڑوں گا جو نماز و زکوۃ میں بھی کسی قسم کا فرق کرینگے
کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اگر لوگ کسی ایک
ادنے بکری کا بچہ دیتے تھے اور اب نہ دینگے تو
میں اُس ندینے پر اُن سے جہاد کرونگا عمر بن الخطاب
نے کہا قسم خدا کی یہ کوئی بات نہ تھی مگر میں نے دیکھا کہ
خدا تعالے نے ابو بکر کا سینہ قتال کے لیے کھولدیا ہے
پس میں نے پہچان لیا کہ انکا یہ دعوے حق ہو ایک روایت میں
ابن سعد زہری سے یوں نقل کرتے ہیں کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت سے
فرمایا۔ تم نے ابو بکرؓ کے حق میں بھی کچھ کہا
ہے عرض کیا ہاں فرمایا ذرا پڑھو تو میں بھی سنوں
حسان نے کہا ابو بکر دو میں کا دوسرا بلند (یا تنگ)
غار میں تھا اس حال میں کہ اسپر دشمن پھر رہے تھے
جس وقت وہ پہاڑ پر چڑھے سب لوگ جانتے
ہیں کہ وہ تمام مخلوق سے رسول اللہ کے

الله قد علموا من البرية لم يعدل به
رجلاً فضحك رسول الله صلى الله
عليه وسلم حتى بدت نواجذه ثم
قال صدقت يا حسان هو كما قلت۔
وفي رواية عن محمد بن عقيل بن
ابي طالب رضي الله عنه قال خطبنا
علي بن ابي طالب رضي الله عنه
فقال يا ايها الناس من اشجع الناس
فقلت انت يا امير المومنين فقال
ذاك ابو بكر الصديق انه لما كان
يوم بدر وضعنا لرسول الله صلى
الله عليه وسلم العريش فقلنا من
يقوم عنده لا يدنوا احد من
المشركين فما قام عليه الا ابو بكر
وانه كان شاهر السيف على راسه
فلما دنى احد اهوى اليه ابو بكر
بالسيف عن عبد الله بن عباس
وام المؤمنين عائشة زوج النبي
صلى الله عليه وسلم ان ابا بكر
قبل النبي صلى الله عليه وسلم بعد
ما مات عن عائشة ام المؤمنين
رضي الله عنها قالت لما قبض رسول
الله صلى الله عليه وسلم اختلفوا

نزدیک محبوب ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے حضرت ابوبکر رض کے برابر کسی مرد کو بزرگی نہیں
دی آپ یہ سنکر اسقدر ہنسے کہ کچلیاں تک ظاہر ہوگئیں
اور فرمایا اے حسان تم سچ کہتے ہو جیسا تمنے کہا وہ
فی الواقع ایسے ہی ہیں ایک روایت میں محمد بن عقیل بن
ابیطالب سے مروی ہے کہ ہمکو حضرت علی ابن ابیطالب
رضی اللہ عنہ نے خطبہ سناکر فرمایا اے لوگو سب آدمیوں میں
شجاع ترین کون شخص ہے (محمد بن عقیل کہتے ہیں) میں
بول اٹھا آپ سے بڑھکر اور کون شجاع ہوگا۔ فرمایا وہ ابوبکر
صدیق رض ہیں جب بدر کا دن ہوا تو ہمنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عریش رکھکر کہا کوئی ایسا
شخص رسول اللہ صلعم کے پاس کھڑا ہو جو مشرکین
کو آپکے قریب نہ ہونے دے پس تمام لشکر میں سے
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی نہ اٹھا
اور وہ آنحضرت م کے سر پہ شمشیر برہنہ لیئے کھڑے
رہے جو مشرک آپکے قریب ہوتا اسی کو تلوار سے قتل کرتے
بخاری میں عبد اللہ بن عباس اور ام المؤمنین حضرت
عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد حضرت ابوبکر رضی
اللہ عنہ نے آپ کا بوسہ لیا۔ ترمذی میں ام المؤمنین
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی روح قبض کی گئی تو آپکے دفن (یعنی موضع
دفن یا نفس دفن) میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے اختلاف کیا

فی دفنه فقال ابو بکر سمعت من رسول
الله صلی الله علیه وسلم شیئا ما نسیته قال ما قبض
الله نبیا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن
فیه ادفنوه فی موضع فراشه رواه الترمذی وعن
عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان ابا بکر رضی الله
عنه دخل علی النبی صلی الله علیه وسلم بعد وفاته فوضع فمه بین
عینیه ووضع یدیه علی ساعدیه وقال وانبیاه واصفیاه
واخلیلاه رواه الترمذی عن عروة بن الزبیر قال سألت عبد الله بن
عمر رضی الله عنه عن اشد ما صنع المشرکون
برسول الله صلی الله علیه وسلم قال رایت
عقبة بن ابی معیط جاء الی النبی صلی الله
علیه وسلم وهو یصلی فوضع رداءه فی عنقه
فخنقه به خنقا شدیدا فجاء ابو بکر
حتی دفعه عنه فقال اتقتلون رجلا ان
یقول ربی الله وقد جاءکم بالبینات من ربکم
رواه البخاری فی صحیحه باسناد صحیح عن ابی
سلمة بن عبد الرحمن بن عوف رضی الله عنه
ان عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم
اخبرته قال اقبل ابو بکر علی فرسه من
مسکنه بالسنح حتی نزل فدخل المسجد فلم یکلم
الناس حتی دخل علی عائشة فتیمم النبی
صلی الله علیه وسلم وهو مسجی ببرد حبرة
فکشف عن وجهه ثم اکب علیه فقبله

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ مختلف نہو میں نے
اس باب میں رسول اللہ صلعم سے ایک حدیث سنی
ہے جسے بھولا نہیں آپ نے فرمایا پیغمبر جس جگہ مدفون
ہونا چاہتا ہے خدا تعالی اوسکی روح کو اوسی جگہ قبض
کرتا ہے سو تم آپ کو موضع فراش یعنی جہاں وفات
پائی تھی وہیں دفن کرو۔ ترمذی میں حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آئے اور آپ کی
دونوں آنکھوں کے درمیان اپنا منہ اور دونوں پہونچوں
پر اپنے ہاتھ رکھکر (بطریق ندبہ) کہا ہائے پیغمبر خدا
ہائے برگزیدہ دوست ہائے سب سے بزرگ بخاری نے اپنی صحیح
میں باسناد صحیح عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں
میں نے عبد اللہ بن عمر رضی سے پوچھا کہ سب سے اشد ایذا مشرکوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا دی (ابن عمر نے) جواب دیا
کہ میں نے عقبہ بن معیط کو دیکھا کہ رسول اللہ صلعم کی گردن
مبارک کے نماز کی حالت میں اپنی چادر ڈالکر ایسے زور سے
کھینچا جس سے آپکا گلا گھٹ گیا حضرت ابو بکر رض نے آکر اوسکو
دفع کیا اور فرمایا کیا تم ایک ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو
جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے پاس کھلی ہوئی
نشانیاں لایا بخاری میں ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف
حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم
کے انتقال کے بعد حضرت ابو بکر اپنی منزل سنح (مدینہ کے
قریب ایک موضع ہے) سے گھوڑی پر چڑھکر آئے اور سیدھے

ثم بكى فقال بابى انت يا نبي الله لا يجمع الله عليك موتتين اما الموتة التى كتبت عليك فقد متها فقال ابو سلمة فاخبرنى ابن عباس رضى الله عنه ان ابابكر خرج وعمر يكلم الناس فقال اجلس فابى فقال اجلس فابى فتشهد ابوبكر فمال اليه الناس وتركوا عمر فقال اما بعد فمن كان منكم يعبد محمدا فان محمدا قد مات ومن كان يعبد الله فان الله حي لا يموت قال الله تعالى وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل أفائن مات او قتل الى الشاكرين والله لكان الناس لم يكونوا يعلمون ان الله انزل حتى تلاها ابوبكر فتلقاها منه الناس فما اسمع بشرا الا يتلوها رواه البخارى

عن ابى هريرة ان رجلا شتم ابابكر والنبي صلى الله عليه وسلم جالس يتعجب ويتبسم فلما اكثر رد عليه بعض قوله فغضب النبى صلى الله عليه وسلم وقام فلحقه ابوبكر وقال يا رسول الله كان يشتمني وانت جالس فلما رددت عليه بعض قوله غضبت وقمت قال كان معك ملك يرد عليه فلما رددت عليه

اور اوندھے ہوکر بوسہ لیا پھر زار زار رونے لگے اور فرمایا میرا باپ آپ پر سے قربان ہو یا رسول اللہ آپ پر دو موتوں کا کبھی اجتماع نہوگا (یعنے اسکے بعد موت نہ آئیگی) جو موت آپکے لیے مقرر ہوئی تھی وہ آپ چکھ چکے۔ ابوسلمہ کہتے ہیں مجھے ابن عباس رضؓ نے خبر دی کہ یہ کہکر ابوبکرؓ باہر آے حضرت عمر لوگوں سے کلام کررہے تھے آپنے انہیں بٹھایا وہ نہ بیٹھے پھر بٹھایا نہ بیٹھے آپنے خطبہ شروع کردیا سب لوگ حضرت عمر کو چھوڑکر حضرت ابوبکر کی طرف متوجہ ہوگئے۔ پس آپنے فرمایا حمد وصلوۃ کے بعد واضح ہو جو کوئی تم میں سے محمدؐ کو پوجتا تھا وہ تو انتقال کرگئے اور جو اللہ کو عبادت کرتا تھا وہ ہمیشہ سے زندہ ہی کبھی نہ مریگا دیکھو خدا تعالی فرماتا ہے وما محمد الا رسول الخ یعنے محمد پیغمبر ہیں اُنسے پہلے بھی بہت سے پیغمبر گزر چکے ہیں کیا جب وہ مرجاویں یا مارے جاویں تم مرتد ہوجاؤگے۔ راوی حدیث کہتے ہیں بخدا لوگوں کا یہ حال تھا کہ گویا انکو اس آیت کے نزول کا علم ہی نہ تھا مگر جب حضرت ابوبکر نے یہ آیت پڑھی تو تمام لوگوں نے آپسے سیکھ لی پس میں کسی آدمی کو نہ سنتا تھا مگر وہ یہی آیت پڑھتا تھا امام احمد بن حنبل اپنی مسند میں ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ابوبکرؓ کو کچھ برا بھلا کہہ رہا تھا اور نبی صلعم بیٹھے تعجب کرتے اور تبسم فرماتے تھے مگر جب اُسنے بہت زیادتی کی تو ابوبکرؓ نے بھی بعض بات کا جواب اُسپر رد کیا رسول اللہ صلعم غصہ میں آکر کھڑے ہوگئے دوسرے روز ابوبکرؓ آپسے ملے اور عرض کیا یا رسول اللہ فلاں شخص مجھے برا کہہ رہا تھا اور آپ بیٹھے رہے

وقع الشيطان ثم قال يا ابابكر ثلث
كلهن حق ما من عبد ظلم بمظلمة فيغضي
عنها لله عز وجل الا اعز الله بها نصره
وما فتح رجل باب عطية يريد بها
صلة الا زاد الله بها كثرة وما فتح رجل
باب مسئلة يريد بها كثرة الا زاد الله
بها قلة رواه امام المحدثين ابو عبدالله
احمد بن محمد بن حنبل في مسنده عن ابي
عبدالله جابر بن عبدالله الانصاري
قال لما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم
وجاء ابابكر مال من قبل العلاء بن
الحضرمي فقال ابوبكر من كان له
على النبي صلى الله عليه وسلم دين
او كانت له قبله عدة فلياتنا قال جابر فقلت
وعدني رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان يعطيني هكذا وهكذا وهكذا فبسط
يديه ثلث مرات قال جابر فحثى لي
حثية فعددتها فاذا هي خمسمائة وقال
خذ مثليها رواه البخاري ومسلم عن النعمان
بن بشير قال استاذن ابوبكر على النبي
صلى الله عليه وسلم فسمع صوت عائشة
عاليا فلما دخل تناولها ليلطمها وقال لا
اراك ترفعين صوتك على النبي صلى الله

شیطان اتر آیا پھر آپ نے فرمایا اے ابوبکر تین چیزیں
ہیں جو ہوکر رہتی ہیں (۱) جب کوئی بندہ مظلوم کسی
ظالم کے ظلم سے خاص خدا کی رضا مندی کے لیے چشم پوشی کرتا
ہے تو خدا کی مدد اسکی مونس و رفیق ہوتی ہے (۲) جب کوئی
شخص صلہ کے ارادے سے سخاوت و عطیے کے دروازے کھولتا ہے
اللہ اسکو اسکے مال میں کثرت و افزونی کرتا ہے (۳) جب
کوئی شخص زیادتی کے قصد سے سوال کا دروازہ کھولتا ہے
(یعنے بلا ضرورت لوگوں سے مانگتا ہے) اللہ اسمیں قلت کمی
زیادہ کرتا ہے۔ بخاری مسلم میں ابو عبداللہ جابر بن عبداللہ
انصاری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کی بعد
جب حضرت ابوبکر کے پاس علاء ابن الحضرمی (بحرین کے تحصیلدار)
کی طرف سے مال آیا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا جس کسی کا
حضرت پر قرض ہو یا آپ نے کسی کو کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ
ہمارے پاس آئے جابر کہتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر سے
عرض کیا مجھسے رسول اللہ صلعم نے ایسے ایسے دینے کا وعدہ
کیا تھا اور تین دفعہ جابر نے دونوں لبیں کھولکر دکھائیں
(یعنے اتنا دینے کا وعدہ کیا تھا) جابر کہتے ہیں پس حضرت
ابوبکر نے دونوں لبیں بھر کر میرے دامن میں ڈالدیں جب میں نے
اسے گنا تو پانسو تھے ابوبکر نے فرمایا اسکے دوچند اور لیلو
ابوداؤد میں نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ ایکدن حضرت
ابوبکر نے نبی صلعم کے گھر میں آنے کی اجازت چاہی اور باہر سے
حضرت عائشہ کے بولنے کی آواز سنی گھر میں آتے ہی حضرت عائشہ
کو طمانچہ مارنے کو پکڑنے لگے اور فرمایا میں تجھے خود دیکھا

٢٩

عليه فتبسم الله فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يحجزه وخرج ابو بكر مغضبا فقال النبي صلى الله عليه وسلم حين اخرج ابو بكر كيف رأيتني انقذتك من الرجل قال فمكث ابو بكر اياما ثم استأذن فوجدهما قد اصطلحا فقال لهما ادخلاني في سلمكما كما ادخلتماني في حربكما فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد فعلنا قد فعلنا رواه ابوداود عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغي لصديق ان يكون لعانا رواه مسلم واخرج ابن عساكر وعبد الجبار نفقة وشيخه ابن ابي مليكة الا انه مرسل وهو غريب قلت واخرج الطبراني في الكبير وابن شاهين في السنة من وجه اخر موصولا عن ابن عباس واخرج ابن ابي الدنيا في مكارم الاخلاق وابن عساكر من طريقه عن صدقة بن ابي ثق القرشي عن سليمان بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خصال الخير ثلثمائة وستون خصلة اذا اراد الله بعبد خيرا جعل فيه خصلة منها يدخل بها الجنة قال ابو بكر يا رسول الله افيّ شيء منها قال نعم جميعا من كل واخرج ابن عساكر من طريق اخر عن صدقة القرشي عن رجل قال قال رسول الله

جناب سیفر ما رہے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں منع کرتے تھے پس ابوبکر غصے میں بھرے ہوئے وہانسے نکلے ابوبکر کے جانیکے بعد آپنے عائشہ سے فرمایا کیوں دیکھا مینے تجھے ابوبکر سے کیسا بچایا (راوی کہتے ہیں) ابوبکر چند روز ٹھیر کر پھر گئے اور اجازت آنیکی مانگی گھر میں جا کر دیکھتے ہیں کہ حضرت اور بی بی عائشہ صلح کیے ساتھ بیٹھے ہیں آپنے فرمایا جسطرح تم دونوں نے مجھے لڑائی میں داخل کیا تھا ویسے ہی صلح میں داخل کرو نبی صلعم نے فرمایا ہم منظور کیا مسلم میں ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق کو لائق نہیں کہ بہت لعنت کیوالا ہو سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی میں تین سو ساٹھ (٣٦٠) خصلتیں ہیں جب اللہ تعالی کسی بندے کو بھلائی پہونچانا چاہتا ہے تو ان خصلتوں میں سے اسمیں ایک خصلت پیدا کر دیتا ہے جسکی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہوتا ہے ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ انمیں سے مجھ میں بھی کوئی خصلت ہے فرمایا تم میں کل ہیں اسکو ابن عساکر اور عبد الجبار نے روایت کیا اور اسکا استاد ابن ابی ملیکہ ہے مگر یہ روایت مرسل اور غریب ہے ہاں طبرانی نے کبیر میں اور ابن شاہین نے سنہ میں دوسری وجہ سے موصولا ابن عباس سے روایت کی ہے اور ابن ابی الدنیا نے مکارم الاخلاق میں اور ابن عساکر نے اپنے طریق سے صدقہ بن ابی ثق القریشی سے اسکے سواے دوسرے طریق سے ابن عساکر نے صدقہ القریشی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی میں تین سو ساٹھ خصلتیں ہیں حضرت

صلی الله علیه وسلم خصال الخیر ثلثمائة وستون فقال ابو بکر یا رسول الله لی منها شئ قال کلها فیك فهنیئا لك یا ابا بکر هکذا ذکر جلال الدین السیوطی فی تاریخ الخلفاء ای فی ترجمة عن جابر بن عبد الله الانصاری رضی الله عنه ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بنسخة من التوراة فسکت فجعل یقرء ووجه رسول الله صلی الله علیه وسلم یتغیر فقال ابو بکر ثکلتك الثواکل ما تری ما بوجه رسول الله صلی الله علیه وسلم فنظر عمر الی وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اعوذ بالله من غضب الله ومن غضب رسوله رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده لو بدا لکم موسی فاتبعتموه وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان حیا وادرک نبوتی لاتبعنی رواه ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی

استخلاف

امیر المومنین امام المسلمین عبد

ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ ان میں سے مجھ میں بھی کوئی خصلت ہے فرمایا اے ابوبکر تجھے خوشی ہو تجھمیں سب ہو جود ہیں اسکو جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفا میں ذکر کیا ہے دارمی میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک توراۃ کا نسخہ لائے آپ تو چپکے ہو گئے اور حضرت عمر توراۃ کو پڑہنا شروع کیا اور رسول اللہ کا چہرہ مبارک متغیر ہونے لگا ابوبکر بیتاب ہو گئے اور حضرت عمر سے خطاب کر کے فرمایا روتیں تجھے رونیوالیاں کیا تو رسول اللہ کے چہرہ مبارک کو نہیں دیکھتا ہے حضرت عمر آپکے چہرہ کو دیکھکر کہنے لگے میں اللہ کے غصے اور اسکے رسول کی خفگی سے پناہ مانگتا ہوں ہم اللہ سے اسکے رب ہونے کے رو سے اسلام سے دین ہونے کے اعتبار سے محمد سے پیغمبر ہونے کی وجہ سے راضی ہیں اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم اگر تمہارے سامنے موسے علیہ السلام ہوتے اور تم مجھے چھوڑکر اُن کی پیروی کرتے تو ضرور سیدھی راہ سے بہک جاتے اور اگر موسے علیہ السلام زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو ضرور میری پیروی کرتے

امیر المومنین

امام المسلمین عبد اللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت میں

الله بن عثمن ابو بكر بن الصديق
عليه الصلوة والسلام عن ام
المومنين عائشة الصديقة زوج النبي
صلى الله عليه وسلم انها قالت وا
راساه فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ذاك لو كان وانا حي فاستغفر
لك وادعو لك فقالت عائشة واثكلياه
والله اني لاظنك تحب موتي فلو كان
ذلك لظللت اخر يومك معرسا ببعض
ازواجك فقال النبي صلى الله عليه
وسلم بل انا واراساه لقد هممت
او اردت ان ارسل الى ابي بكر
وابنه واعهد ان يقول القائلون
او يتمنى المتمنون ثم قلت يابى الله
ويدفع المومنون او يدفع الله ويابى
المومنون رواه البخاري عن ام
عبد الله عائشة زوج النبي صلى الله
عليه وسلم قالت قال لي رسول الله
صلى الله عليه وسلم في مرضه ادعي
لي اباك واخاك حتى اكتب كتابا
فاني اخاف ان يتمنى متمن ويقول
قائل انا اولى ويابى الله والمومنون
الا ابا بكر رواه مسلم وفي كتاب الحميدي انا اولى

بخاری میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے دردِ سر کی
شدت کی وجہ سے کہا ہائے میرا سر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا وہ (یعنے تیری موت) اے عائشہ
اگر واقع ہوئی اور میں زندہ رہا تو تیرے گناہوں کے
لیے بخشش اور رفع درجات کے لیے دعا مانگتا حضرت
عائشہ نے فرمایا ہائے مصیبت بخدا میرا گمان ہو کہ
آپ میرا مرنا چاہتے ہیں۔ اگر میں مرجاؤں گی تو آپ
اسی دن کے آخر دوسری اپنی بیبیوں سے صحبت کریں گے
اور مجھے بھول جائیں گے آپ نے فرمایا چلو اس ذکر
کو جانے دو میرے دردِ سر کی خبر لو میں نے قصد
یا ارادہ کیا تھا کہ کسی کو ابوبکر اور اسکے بیٹے (عبدالرحمن)
کے پاس بھیجوں تاکہ اپنے سامنے اپنا اولیعہد کر جاؤں
ایسا نہو کہ میرے بعد کہنے والے کہیں یا آرزو کرنے
والے خلافت کی آرزو کریں پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ انکار
کریگا اللہ تعالے (غیر ابی بکر کی خلافت کا) اور دفع کرینگے
مسلمان (غیر خلافت ابی بکر کو) یا اسکے برعکس فرمایا مسلم میں
ام المومنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے مرض موت میں فرمایا کہ اے عائشہ اپنے والد
(ابوبکر) اور اپنے بھائی (عبدالرحمن) کو بلا کہ میں خلافت
کی بابت کتابت کر جاؤں کیونکہ مجھے خوف ہے کوئی تمنی تمنا کرے
کوئی کہنے والا کہے میں خلافت کا زائد مستحق ہوں اللہ اور مومنین
نہ مانینگے (غیر ابوبکر کی خلافت کو) مگر ابوبکر کو یعنے انکی خلافت میں

بدل انا ولا عن جبیر بن مطعم رضی اللہ
عنہ قال اتت النبی صلی اللہ علیہ
وسلم امراۃ فکلمتہ فی شئ فامرھا ان
ترجع الیہ قالت یا رسول اللہ ارأیت
ان جئت ولم اجدک کانھا ترید الموت
قال فان لم تجدینی فأتی ابابکر رواہ
البخاری والمسلم وفی روایۃ عن ابن
عباس فأتی ابابکر فھو الخلیفۃ بعدی
عن ام المومنین عائشۃ زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قالت قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی لقوم
فیھم ابو بکر ان یؤمھم غیرہ رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث غریب عن عبد اللہ
بن زمعۃ قال لما استعز برسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وانا عندہ فی
نفر من المسلمین دعاہ بلال الی الصلوۃ
فقال مروا من یصلی للناس فخرج
عبد اللہ بن زمعۃ فتقدم فکبر فلما سمع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوتہ وکان
عمر رجلا مجھرا قال فاین ابو بکر یابی
اللہ ذلک والمسلمون یابی اللہ ذلک
والمسلمون فبعث الی ابی بکر فجاء بعد
ان صلی عمر تلک الصلوۃ فصلی بالناس

لا انا اولی) ایک ہے بخاری مسلم میں جبیر بن مطعم سے مروی
ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر باتیں
کرنے لگی آپ نے فرمایا اب تو جاؤ پھر آنا اُسنے کہا اگر
میں آؤں اور اتفاق سے آپ کو نہ پاؤں گویا اس سے
آپ کی وفات کی طرف اشارہ کرتی تھی مطلب یہ تہا اگر آپ
کی وفات ہو جاوے تو کس کے پاس آؤں فرمایا میری
عدم موجودگی میں ابو بکر کے پاس آئیو ابن عباس کی ایک
روایت میں یوں ہے کہ تو ابو بکر کے پاس آنا کیونکہ میرے
بعد وہی خلیفہ ہوں گے۔ ترمذی میں حضرت عائشہ رض سے
منقول ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم میں
ابو بکر ہوں اُنہیں آپ کے ہوتے غیر کو امام بنانا لائق
نہیں ابو داؤد میں عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلعم جب مرض کی شدت ہوئی اور مسلمانوں
کی جماعت میں سے ایک میں بہی آپ کے پاس بیٹھا تھا تو
بلال نے حضور نماز کے لیے ندا کی فرمایا کسی کو کہدو نماز
پڑہا دے (عبد اللہ بن زمعہ کہتے ہیں میں باہر آیا ابو بکر تو
موجود نہ تھے حضرت عمر لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے
میں نے حضرت عمر سے کہا کھڑے ہو جیے لوگوں کو نماز پڑہا دیجیے
آپ نے آگے بڑہکر تکبیر کہی چونکہ حضرت عمر بڑی آواز کے
آدمی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آواز سنکر
فرمایا ابو بکر کہاں ہیں (یہ امامت و جماعت) اللہ اور مسلمانوں کے نا پسند
ہے پھر آپنے کسی آدمی کو بھیجکر حضرت ابو بکر کو بلایا آپ آئے اور
جو نماز حضرت عمر پڑہ چکے تھے وہی آپ نے پھر پڑہائی

رواه ابو داود عن عبد الله بن زمعة
قال لما سمع النبي صلى الله عليه وسلم
صوت عمر قال ابن زمعة خرج النبي
صلى الله عليه وسلم حتى اطلع راسه
من حجرته ثم قال لا لا لا ليصل للناس
ابن ابي قحافة يقول ذلك مغضبا رواه
ابو داود سليمان بن الاشعث السجستاني
البصري عن ابي عبد الرحمن عبد الله بن مسعود
رضي الله عنه قال لما قبض رسول الله صلى الله
عليه وسلم قالت الانصار منا امير ومنكم امير فاتاهم
عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال يا معشر الانصار
الستم تعلمون ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قد امر ابا بكر ان يؤم
الناس وايكم تطيب نفسه ان يتقدم
ابا بكر فقالت الانصار نعوذ بالله ان
نتقدم ابا بكر رواه ابو عبد الرحمن احمد
بن شعيب النسائي وابو يعلى والحاكم
وصححه عن ابي سعيد سعد بن مالك
بن سنان رضي الله عنه انهم لما اجتمعوا
بالسقيفة بدار سعد بن عبادة فيهم
ابو بكر وعمر رضي الله عنهما قام خطباء
الانصار فجعل الرجل منهم يقول يا معشر
المهاجرين ان رسول الله صلى الله

ابو داود میں عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ
جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضہ کی آواز سنی آپ اپنے
اور حجرہ سے سر نکال کر جھانکا پھر فرمایا یہ امامت جماعت
ٹھیک نہیں ابن ابی قحافہ نماز پڑھاویں یہ فرما رہے تھے
اور غصہ کے آثار آپ کے چہرہ سے نمایاں تھے نسائی ابو یعلی
حاکم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انصار و مہاجرین
میں خلافت کی بابت اختلاف ہوا انصار بولے کہ ایک
امیر تو ہم میں سے اور ایک تم مہاجرین میں سے ہونا چاہیے
میں انصار کے پاس حضرت عمر بن الخطاب تشریف لائے
اور فرمایا اے انصار کے گروہ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو لوگوں کی امامت کا
حکم فرمایا تھا تم میں سے کس کے نفس کو ابوبکر پر پیش قدمی اچھی لگتی
ہے انصار باہم متفق ہو کر بولے نعوذ باللہ ہم ابوبکر پر
تقدیم نہیں چاہتے حاکم میں ابو سعید بن مالک بن سنان
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صحابہ سعد بن عبادہ کے
گھر کی پولی میں امر خلافت کے مشورے کیواسطے جمع ہوئے
اور ان میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود
تھے سب سے پہلے انصار کے خطیب کھڑے ہوئے اور ان
میں سے ایک مرد نے کہا اے مہاجروں کے گروہ
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو تم
میں سے عامل بناتے تھے تو اسکے ساتھ ہم
میں سے ایک مرد کو ملا لیتے تھے۔ پس ہر

عليه وسلم كان اذا استعمل الرجل
منكم يقرن معه رجلا فنرى ان يلي
هذا الامر رجلان منا ومنكم
فتتابعت خطباءهم على ذلك
فقام زيد بن ثابت فقال الم تعلموا
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان من المهاجرين وخليفته من
المهاجرين ونحن كنا انصار رسول الله
صلى الله عليه وسلم فنحن انصار
خليفته كما كنا انصاره ثم اخذ بيد ابي
بكر فقال هذا صاحبكم فبايعه
عمر ثم بايعه المهاجرون والانصار
وصعد ابو بكر المنبر ونظر في
وجوه القوم فلم ير الزبير فدعا
به فجاء فقال قلت ابن عمة رسول الله
صلى الله عليه وسلم وحواريه
اردت ان تشق عصا المسلمين
فقال لا تثريب يا خليفة رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقام فبايعه
ثم نظر في وجوه القوم فلم ير عليا
فدعا به فجاء فقال قلت ابن عم
رسول الله وختنه على بنته اردت
ان تشق عصا المسلمين فقال لا تثريب

مشورہ سے ہیں ہماری یہ رائے ہے کہ خلافت کے دو
شخص والی ہیں ایک ہم میں سے دوسرا تم میں سے
اسکے بعد جانبین سے خطبا اٹھ اٹھ کر اپنی رای بیان
کرنے لگے زید بن ثابت انصاری نے کھڑے ہو کر کہا
کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین
میں سے تھے اور اُن کا خلیفہ بھی اُنہیں میں سے ہی
ہم لوگ تو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
یاور مددگار ہیں پس جسطرح ہم اُن کے معاون مددگار
تھے اسیطرح اُن کے خلیفہ کے ہونے مناسب ہیں
یہ کہہ کر حضرت ابوبکر کا ہاتھ پکڑا اور کہا یہ تمہارے
خلیفہ ہیں پس سب سے اول حضرت عمر نے بیعت کی
پھر مہاجرین و انصار نے اسکے بعد حضرت ابوبکر نے
منبر پر چڑھکر لوگوں کو دیکھا تو حضرت زبیر کو اُن میں نہ
پایا۔ مگر وہ اُسیوقت بلانے سے چلے آئے آپنے
فرمایا کیا تم نے کہا ہے کہ میں رسول اللہ صلعم کی پھوپی
کے بیٹے اور اُن کے حواری ہونے کی وجہ سے
خلافت کا مستحق ہوں کیا تم مسلمانوں کی جماعت
تتربتر کرنا چاہتے ہو حضرت زبیر نے جواب دیا اے خلیفہ
رسول اللہ صلعم مجھپر اس کی کوئی ملامت نہیں
کہکر اُٹھے اور حضرت ابوبکر سے بیعت کی پھر دوبارہ لوگوں
کو دیکھا اور حضرت علی کو نہ پایا وہ بھی بلانے سے فوراً چلے آئے
حضرت ابوبکر نے فرمایا اے علی کیا تم نے یہ کہا ہے کہ میں
رسول اللہ کے بھتیجے اور اُنکے داماد ہونیکی وجہ سے خلافت کا

يا خليفة رسول الله صلى الله عليه
وسلم فبايعه رواه الحاكم في المستدرك
وصححه والبيهقي وابن حبان عن
ام المؤمنين ام عبد الله عائشة
زوج النبي صلى الله عليه وسلم
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
مات وابو بكر بالسنح يعني بالعالية
فقام عمر يقول والله ما مات رسول
الله صلى الله عليه وسلم قالت
وقال عمر والله ما كان يقع في نفسي
الا ذلك وليبعثه الله فليقطعن ايدي
رجال وارجلهم فجاء ابو بكر فكشف
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقبله وقال بابي وامي طبت حيا وميتا
والذي نفسي بيده لا يذيقك الله
الموتتين ابدا ثم خرج فقال ايها
الحالف على رسلك فلما تكلم ابو بكر
جلس عمر فحمد الله ابو بكر واثنى
عليه وقال الا من كان يعبد محمدا
فان محمدا قد مات ومن كان يعبد الله
فان الله حي لا يموت وقال انك
ميت وانهم ميتون وقال وما محمد
الا رسول قد خلت من قبله الرسل

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ نہیں میں
اسمیں کچھ بھلائی نہیں دیکھتا یہ کہکر آپنے حضرت ابوبکر
کے ہاتھ پر بیعت کی بخاری میں ام المومنین حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلعم
کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکر بمقام سنح عالیہ میں تھے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ لوگوں میں کھڑے ہوئے فرما رہے تھے لوگو.
بخدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا ہے
(عائشہ رض فرماتی ہیں) حضرت عمر کہتے تھے بخدا میں
یہی سوچتا تھا کہ آپ کو اللہ تعالی اب اٹھا بٹھاتا ہے پھر
دیکھو لوگوں کے ہاتھ پاؤں کیسے کٹتے ہیں اتنے میں
ابوبکر بھی آگئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ کھولکر
بوسہ لیا اور رو کر فرمایا میرے ماں باپ آپ پر سے
فدا ہوں زندگی اور موت کی حالت میں آپ خوش رہیں خدا
کی قسم اللہ تعالی آپ کو دو مرتبہ موت کا ذائقہ نہ چکھائیگا
یہ کہکر وہاں سے نکلے (اور حضرت عمر کیطرف اشارہ کرکے
فرمایا) اے قسم کھانے والے اپنی جگہ ٹھیرے رہو پس حضرت
ابوبکر کے کلام کرتے ہی عمر چپکے ہو کر بیٹھ گئے آپنے خطبہ پڑھکر
فرمایا اے لوگو ہوشیار ہو جو شخص محمد کو پوجتا تھا وہ تو وفات
کر گئے اور جو اللہ کو عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے مرنے والا
نہیں اللہ صاحب خود فرماتا ہے اے محمد تم مرو گے
اور وہ بھی اور فرمایا محمد ایک پیغمبر ہیں اُن سے
پہلے اور بہت سے پیغمبر
گزر چکے ہیں

افإن مات او قتل انقلبتم على اعقابكم ومن ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا و سيجزى الله الشاكرين قال فنشج الناس يبكون قال واجتمعت الانصار الى سعد بن عبادة فى سقيفة بنى ساعدة فقالوا منا امير ومنكم امير فذهب اليهم ابو بكر وعمر بن الخطاب وابو عبيدة بن الجراح فذهب عمر يتكلم فاسكته ابو بكر وكان عمر يقول ما اردت بذلك الا انى قد هيأت كلاما قد اعجبنى خشيت ان لا يبلغه ابو بكر ثم تكلم ابو بكر فتكلم ابلغ الناس وقال فى كلامه نحن الامراء وانتم الوزراء فقال خباب بن المنذر لا والله لا نفعل منا ومنكم امير فقال ابو بكر لا ولكنا الامراء وانتم الوزراء هم اوسط العرب دارا واعربهم احسابا فبايعوا عمر او ابا عبيدة بن الجراح فقال عمر بل نبايعك انت فانت سيدنا وخيرنا واحبنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذ عمر بيده فبايعه وبايعه الناس فقال قائل قتلتم سعد بن عبادة فقال عمر قتله الله رواه البخارى

سو کیا جب وہ مر جاویں گے یا شہید ہو جاوینگے تم مرتد ہو جاؤ گے جو کوئی دین سے پھر جاوے اُس سے اللہ کا کچھ نہ بگڑیگا نہیں اور قریب ہے اللہ شاکروں کو جزا دیگا یہ سنکر حاضرین مجلس پھوٹ پھوٹ کر روئے پھر سب انصار سقیفہ (اولی) بنی ساعدہ میں سعد بن عبادہ کے پاس (امر خلافت کے مشورہ کے لیئے جمع ہوئے) بعض انصار بولے مہاجرین کے گروہ ایک امیر ہم میں سے ہو جاوے اور ایک تم میں سے یہاں حضرت ابو بکر حضرت عمر حضرت ابو عبیدہ بن جراح بھی سقیفہ میں تشریف لے گئے حضرت عمر تو بڑے غصے والے تھے بولنے لگے مگر ابو بکر نے بزور اونہیں چپکا کیا (حضرت عمر کہتے ہیں) میرے بولنے کی صرف یہ وجہ تھی کہ میں نے عمدہ عمدہ الفاظ جو مجھے نہایت درجہ مرغوب تھے اسوقت کے لیئے سوچے تھے اور اسکا بھی خوف تھا کہ شاید ابو بکر اسخوبی کے ساتھ ادا نکر سکیں مگر ابو بکر نے بڑے بلیغ لوگوں کیطرح کلام کیا اور اثنار کلام میں یہ بھی فرمایا (اے انصار) ہم امیر اور تم وزیر ہو خباب بن منذر نے کہا بخدا ہم کبھی راضی نہونگے جبتک ایک امیر ہم میں سے اور ایک تم میں سے خلافت کا والی نہو آپنے فرمایا نہیں ہم امیر ہیں اور تم وزیر امرا مکہ کے اعتبار سے اشرف عرب حسب کے رو سے اعرب ہیں تم لوگ حضرت عمر اور ابو عبیدہ بن جراح سے بیعت کرو میں راضی ہوں حضرت عمر نے کہا اے ابو بکر تم ہمارے سردار ہو ہم میں بہتر ہو ہم سب سے رسول اللہ کے نزدیک محبوب تر ہو ہم تم سے بیعت کرتے ہیں چنانچہ حضرت عمر نے اپکا ہاتھ پکڑ کے بیعت کی پھر سب لوگ آپکی بیعت پر راضی ہو گئے انمیں سے ایک شخص بولا اے لوگو تم نے سعد بن عبادہ

عن ابی حمزة انس بن مالك رضی الله عنه قال اٰخر نظرة نظرتها الی رسول الله صلی الله علیه وسلم کشف الستارة یوم الاثنین فنظرت الی وجهه کانه ورقة مصحف والناس خلف ابی بکر فاشار الی الناس ان اثبتوا وابوبکر یؤمهم والقی السجف وتوفی من اٰخر ذالك الیوم رواه النسائی

عن نبیط بن شریط عن سالم بن عبید وکانت له صحبة قال اُغمی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مرضه فافاق فقال حضرت الصلوٰة فقالوا نعم فقال مروا بلالا فلیؤذن ومروا ابابکر فلیصل للناس او قال بالناس ثم اُغمی علیه فافاق فقال مروا بلالا فلیؤذن ومروا ابابکر فلیصل بالناس فقالت عائشة ان ابی رجل اسیف اذا قام ذلك المقام یبکی فلا یستطیع فلو امرت غیره قال ثم اُغمی علیه فافاق فقال مروا بلالا فلیؤذن ومروا ابابکر فلیصل بالناس فانکن صواحب او صواحبات یوسف علیه الصلوٰة

ترمذی میں ابو حمزہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے مبارک پر میری اخیر نظر اُسوقت پڑی کہ جب ابوبکر رض لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور آپ حجرے کا پردہ اٹھاکر جہانک رہے تھے وہ پیر کا دن تھا آپ کے چہرے کو دیکھا صفائی اور چمک میں جیسے مصحف کا ورق ہوتا ہے اُسوقت لوگ کہ امام حضرت ابوبکر تھے رسول اللہ کی آہٹ پاکر لوگوں کو پیچھے ہٹنے کا خیال ہوا آپ نے اُنسے اشارہ کرکے فرمایا اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو پھر پردہ چھوڑ کر حجرے میں تشریف لے گئے اور اُسی دن (دوشنبہ کو) شام سے پہلے آپنے وفات پائی

ترمذی میں نبیط بن شریط سالم صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ مرض موت میں رسول اللہ صلعم پر بیہوشی ڈالی گئی افاقہ کے بعد فرمایا۔ کیا ظہر کی نماز کا وقت ہوگیا حاضرین نے عرض کیا جی ہاں فرمایا بلال کو اذان کا حکم کرو اور ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھاویں حضرت عائشہ نے عرض کیا (یارسول اللہ) میرے والد کو رقت و غم بہت جلد آجاتا ہے آپ کی جگہ کھڑے ہوتے ہی رو دینگے اور نماز نہ پڑھا سکینگے۔ آپ اگر غیر ابوبکر کو حکم فرماویں تو بہت اچھا ہے (راوی کہتا ہے) آپ پھر بے ہوش ہوگئے اور ہوش آنے کے بعد فرمایا کہ بلال سے اذان دلوا اور ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھاویں تم دای عورتوں یوسف علیہ السلام کی مصاحب (جنہوں نے باوجود اپنی خطا کے اونہیں قید خانہ بھیجا) ہو۔

والسّلام قال فامر بلال فاذّن وامر ابو بکر فصلّى بالنّاس ثمّ انّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم وجد خفّة فقال انظروا لى من اتّكئ عليه فجاءت بريرة ورجل آخر فاتّكاء عليهما فلمّا رآه ابو بكر ذهب لينكص فاومأ اليه ان يثبت مكانه حتى قضى ابو بكر صلوته ثمّ انّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قبض فقال عمر والله لا اسمع احدًا يذكر انّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قبض الّا ضربته بسيفى هذا قال وكان النّاس امّيين لم يكن فيهم نبىّ قبله فامسك النّاس قالوا يا سالم انطلق بنا الى صاحب رسول الله صلّى الله عليه وسلّم فادعه فاتيت ابا بكر وهو فى المسجد فاتيته ابكى دهشًا فلمّا رآنى قال لى أقبض رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قلت انّ عمر يقول لا اسمع احدًا يذكر انّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قبض الّا ضربته بسيفى هذا فقال لى انطلق فانطلقت معه فجاء هو والناس قد دخلوا على رسول

سالم کہتے ہیں بلال نے رسول اللہ کے حکم سے اذان دی اور ابوبکر نے نماز پڑھانی شروع کی اتنے میں رسول اللہ صلعم نے تخفیف پاکر فرمایا میرے لئے کسی ایسے شخص کو بلاؤ جسکے سہارے سے مصلے تک پہونچوں چنانچہ بریرہ (حضرت عائشہ کی آزاد لونڈی) اور دوسرے شخص (حضرت علی) کے کندہوں پر ہاتہ ٹیک کر تشریف لیگئے مگر جب حضرت ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنیکی آہٹ پائی تو لگے پیچھے ہٹنے آپ نے اشارہ سے منع کیا کہ اپنی جگہ کہڑے رہو حتے کہ حضرت ابوبکر نماز پڑہ چکے۔ پہر جب رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوا تو حضرت عمر نے مجمع میں کہڑے ہوکر کہا بخدا جسکے موہنہ سے میں یہ لفظ سنونگا کہ رسول اللہ فوت ہوگئے اوسکا سر اپنی تلوار سے اوڑادونگا۔ (راوی کہتے ہیں) چونکہ لوگ محض امی تہے آپسے پہلے اونمیں کوئی پیغمبر نہ ہوا تہا بیچارونں نے اُف تک نہ کی خاموش ہورہے ناچار ہوکر بولے اے سالم ہماری خاطر رسول اللہ کے صحابی کے پاس جا اور انہیں بلالا میں ابوبکر کے پاس آیا آپ مسجد میں تشریف رکہتے تہے جوں ہی مجہے پریشان اور روتے ہوئے دیکہا بیتاب ہوکر مجہسے فرمایا کیا رسول اللہ صلعم فوت ہوگئے میں نے کہا کچہہ عرض نہیں کر سکتا حضرت عمر فرما رہے ہیں جسے میں یہ کہتے ہوئے سن لونگا کہ رسول اللہ کا انتقال ہوگیا اوسکا اپنی تلوار سے سر اوڑادونگا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا میرے ساتہ چل میں آپکے ساتہ ساتہ مسجد تک آیا آپ نے سیدہ رسول اللہ صلعم کے پاس تشریف لیجانیکا ارادہ کیا

الله صلى الله عليه وسلم فقال يا
ايها الناس افرجوا لي فافرجوا
له فجاء حتى اكب عليه ومسه
فقال انك ميت وانهم ميتون ثم
قالوا يا صاحب رسول الله صلى
الله عليه وسلم اقبض رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال نعم
فعلموا ان قد صدق قالوا يا صاحب
رسول الله صلى الله عليه وسلم
أيصلى على رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال نعم قالوا وكيف
قال يدخل قوم فيكبرون ويصلون
ويدعون ثم يخرجون حتى
يدخل الناس قالوا يا صاحب
رسول الله صلى الله عليه وسلم
أيدفن رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال نعم قالوا اين قال
في المكان الذي قبض الله فيه روحه
فان الله لم يقبض روحه الا في
مكان طيب فعلموا ان صدق ثم
امرهم ان يغسله بنوا ابيه واجتمع
المهاجرون يتشاورون فقالوا انطلق
بنا الى اخواننا من الانصار ندخلهم

اور صحابہ پہلے ہی سے یہاں موجود تھے فرمایا اے
لوگو میرے لئے رستہ چھوڑو سب لوگ ہٹ گئے آپنے جھک کر
رسول اللہ کا بوسہ لیا اور فرمایا آپ بھی مرنیوالے
اور وہ بھی مرنیوالے ہیں۔ لوگوں نے یہ کلمہ سنکر عرض
کیا اے رسول اللہ کے یار آپنی صاحب کے مصاحب کیا واقع
میں آپکا انتقال ہی ہوگیا فرمایا ہاں صحابہ نے جان لیا
کہ آپنے سچ کہا۔ پھر بولے اے صاحب رسول اللہ
کیا آپ پر نماز پڑھائی جاوے گی فرمایا کیوں
نہیں۔ عرض کیا اس کی کیفیت بتاؤ کہ
کیونکر نماز ہوگی فرمایا پہلے ایک قوم داخل
ہوکر تکبیر نماز دعا پڑھکر چلے جاوے۔ پھر
دوسرا گروہ اسیطرح کرے حتے کہ سب
لوگ نماز سے فارغ ہو جاویں۔ صحابہ نے بولے
اے صاحب رسول اللہ صلعم کیا رسول اللہ
دفن کئے جاوینگے فرمایا ہاں۔ عرض کیا
کس جگہ فرمایا جس جگہ اللہ تعالی نے آپ کی
روح مبارک قبض کی ہے کیونکہ اللہ صاحب
نے آپکی روح قبض نہیں کی مگر پاکیزہ جگہ اسکے
بعد حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ آپکو عبد المطلب کی
اولاد غسل دے پھر مہاجرین مشورہ [illegible]
کے لئے جمع ہوئے [illegible] حضرت ابوبکر [illegible]
آپ بھی ہمارے ساتھ [illegible] انصار بھائیوں [illegible]
تشریف لے چلیں۔ تاکہ انکو بھی [illegible]

معنا فی هذا الامر فقالت الانصار
منا ومنکم امیر فقال عمر بن الخطاب
رضی الله عنه من له مثل هذه الثلاث
ثانی اثنین اذ هما فی الغار اذ یقول
لصاحبه لا تحزن ان الله معنا من هما
ثم بسط یده فبایعه وبایعه الناس
بیعة حسنة جمیلة رواه ابو عیسی الترمذی
وفی روایة ان ابابکر الصدیق لما مات النبی
صلعم اصابه حزن شدید فما زال یجری بدنه
حتی لقی بالله تعالی وفی روایة
ان ابابکر کان ارسل غلامه لیاتیه
بخبر رسول الله صلی الله علیه و
سلم وجاءه الغلام فقال سمعت
انهم یقولون مات محمد فرکب
ابوبکر علی الفرس وقال واحمداه
وانقطاع ظهراه وبکی فی الطریق
حتی اتی مسجد رسول الله صلی الله
علیه وسلم عن عبد الرحمن بن عوف
رضی الله عنه قال خطب ابوبکر فقال
والله ما کنت حریصا علی الامارة
یوما ولیلة قط ولا کنت راغبا ولا
سألتها الله فی سر ولا علانیة ولکنی
اشفقت من الفتنة ومالی فی الامارة

مشورہ خلافت میں اپنے ہمراہ داخل کریں (سب لوگوں کے
جمع ہونیکے بعد) انصار نے کہا ایک امیر ہم میں اور ایک
تم میں سے ہونا چاہئے حضرت عمر نے فرمایا۔ یہ تین باتیں
کس شخص میں پائی جاتی ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی ثانی
اثنین اذ هما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا
اور فرمایا بتلاؤ وہ دونوں کون ہیں پس حضرت عمر نے اپنا ہاتھ
پھیلا کر انسے بیعت کی اور تمام لوگوں نے بیعت حسنہ جمیلہ
(بلا اکراہ) کی۔ ایک روایت میں یوں آیا ہے۔ کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال سے حضرت
ابوبکر کو ایسا سخت صدمہ ہوا جس سے دن بدن آپکا
بدن دبلا پتلا ہوکر گھلتا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالی سے
جا ملے۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ حضرت ابوبکر نے
اپنے غلام کو رسول اللہ صلعم کی خبر کے لئے بھیجا اوسنے
آکر بیان کیا مینے صحابہ کو کہتے سنا کہ محمد (صلعم) کا انتقال
ہوگیا پس آپ گھوڑے پر سوار ہوکر ہائے محمد ہائے
میری پیٹھ ٹوٹ گئی کہتے اور سارے رستہ میں روتے
ہوئے مسجد نبوی میں تشریف لائے۔ حاکم مستدرک
میں عبد الرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر
خطبہ پڑھکر فرمایا بخدا مجھپر کوئی وقت رات دن ایسا نہیں
آیا جس میں مینے خلافت کا لالچ کیا یا اوسکی کسی قسم کی
رغبت یا کبھی پوشیدہ اور علانیہ خدا تعالی سے
سوال کیا ہو۔ مگر فتنہ کے خوف سے مینے اسے
قبول کیا۔ مجھے خلافت میں کوئی راحت نہیں

من راحة لقد قلدت امرا عظيما
مالي به من طاقة ولا يد الا بتقوية
الله فقال علي والزبير ما اغضبنا
الا انا اخرنا من المشورة
وانا نرى ابابكر احق الناس بها
وانه لصاحب الغار وانا لنعرف
شرفه وخيره ولقد امره رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان يصلي با
لناس وهو حي رواه الحاكم في
المستدرك وموسى بن عقبة وفي
رواية انه رضيه لديننا افلا
نرضاه لدنيانا عن عبد الله بن قيس
ابي موسى الاشعري رضي الله عنه
قال مرض النبي صلى الله عليه
وسلم فاشتد مرضه فقال مروا
ابابكر فليصل بالناس قالت
عائشة انه رجل رفيق اذا قام
مقامك لم يستطع ان يصلي با
لناس قال مري ابابكر فليصل
بالناس فعادت فقال مري ابابكر
فليصل بالناس فعادت فقال مري ابابكر
فليصل بالناس فانكن صواحب يوسف فاتاه
الرسول فصلى بالناس في حيوة النبي صلى الله

میرے گلے میں ایک ایسی سخت امر کا پٹہ ڈالا گیا
ہے جسکی تحمل کیے میں بالکل طاقت نہیں رکھتا اور جسکی
میں دشوار جانتا ہوں مگر اللہ کی مدد سے حضرت علی
حضرت زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم ابوبکر کو امر خلافت
میں تمام لوگوں سے مستحق زیادہ دیکھتے۔ اور
اون کی بزرگی بھلائی خوب پہچانتے ہیں اول تو
وہ صاحب الغار ہیں۔ دوسرے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات میں
اونہیں امامت کا حکم فرمایا مگر ہمکو تو صرف مشورہ
میں شریک نہ کرنے سے رنج ہوا اور ایک
بخاری میں عبد اللہ بن قیس سے روایت ہے
کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے
اور مرض کی زیادہ شدت ہوئی تو آپ نے
فرمایا۔ ابوبکر کو کہو لوگوں کو نماز پڑھاویں
حضرت عائشہؓ نے فرمایا ابوبکر ایک نرم دل
شخص ہیں۔ آپ کے مقام پر کھڑے ہونے
سے اونہیں ضبط نہ ہوگا۔ اور لوگوں کو
نماز نہ پڑھا سکیں گے آپ نے فرمایا۔
(اے عائشہ) ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھاویں
عائشہ نے پھر وہی کہا آپ نے فرمایا ابوبکر
کو نماز کا حکم کرو پھر حضرت عائشہ سے سہ بارہ وہی فرمایا
آپنے ارشاد کیا ابوبکر کو کہو لوگونکو نماز پڑھادیں تم یوسف علیہ السلام
کے مصاحب ہو حضرت ابوبکر کے پاس قاصد آیا اور آپنے رسول خدا کی زندگی

علیه وسلم رواه البخاری عن
عروة عن عائشة ان فاطمة بنت
النبی صلی الله علیه وسلم ارسلت
الی ابی بکر تسأله عن میراثها
من رسول الله صلی الله علیه وسلم مما افاء
الله علیه عز وجل بالمدینة وفدك
وما بقی من خمس خیبر فقال ابو
بکر ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم قال لا نورث ما ترکنا
صدقة انما یاکل آل محمد فی
هذا المال وانی والله لا اغیر شیئا
من صدقة رسول الله صلی الله
علیه وسلم عن حالها التی کان
علیها فی عهد رسول الله صلی الله
علیه وسلم ولاعملن فیها بما عمل
به رسول الله صلی الله علیه وسلم
فابی ابو بکر ان یدفع الی فاطمة
منها شیئا فوجدت فاطمة علی ابی
بکر فهجرته فلم تکلمه حتی توفیت
وعاشت بعد النبی صلی الله علیه
ستة اشهر فلما توفیت دفنها زوجها
علی لیلا ولم یؤذن بها ابا بکر
وصلی علیها وکان لعلی من الناس

بخاری میں عروہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی صاحبزادی نے کسی شخص کو حضرت
ابو بکر کے پاس اسلئے بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی مال ہے جو اللہ صاحب نے فدک اور مدینہ
میں بدون جنگ کے رسول اللہ کیواسطے ارزانی فرمایا
تھا اور جو خیبر کے خمس میں سے آپ کا مال باقی
رہا تھا میرا ترکہ دینا چاہیئے حضرت ابو بکر
نے کہلا بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں جو مال ہم نے چھوڑا
صدقہ یعنے وقف ہے۔ ہاں اس مال میں سے آل محمد کا
کفاف جاری رہے گا بخدا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا صدقہ اوسی حال پر رہنے دونگا جسطرح آپکے زمانہ
میں تھا ایک ذرہ بھر تغیر نکرونگا اور جیسا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اوسمیں تصرف کرتے تھے میں بھی اسیطرح کرونگا
غرضکہ حضرت ابو بکر نے انکار کیا اور فاطمہ زہرا کو
اوس مال میں سے (بطریق ترکہ) کچھہ ندیا اس سے
حضرت فاطمہ کو حضرت ابو بکر پر اسدرجہ غصہ آیا
کہ گو کامل چھہ مہینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
زندہ رہیں مگر حضرت ابو بکر سے مال کی بابت کلام کیا
نہ اونسے ملیں (یعنے اس سے پہلے جو انبساط تھا وہ اب
انقباض سے مبدل ہوگیا) پس جب حضرت فاطمہ فوت
ہوئے تو اونکو حضرت علی نے بدون حضرت ابو بکر کی اطلاع رات ہی

تبدل جائز نہ رکھا اور صاف فرمایا کہ جسطرح رسول اللہ کرتے تھے اوسیطرح کرونگا ۱۲

وجه حياة فاطمة فلما توفيت
استنكر علي وجوه الناس فالتمس
مصالحة ابي بكر ومبايعته ولم يكن
يبايع تلك الاشهر فارسل الى
ابي بكر ان ائتنا ولا يأتنا احد معك
كراهية ليحضر عمر فقال عمر
لا والله لا تدخل عليهم وحدك
فقال ابو بكر وما عسيتم ان يفعلوا
والله لآتينهم فدخل عليهم ابو
بكر فتشهد علي فقال انا
قد عرفنا فضلك وما اعطاك الله
ولم ننفس عليك خيرا ساقه الله
اليك ولكنك استبددت علينا بالامر
وكنا نرى لقرابتنا من رسول الله
صلى الله عليه وسلم نصيبا حتى
فاضت عينا ابي بكر فلما تكلم ابو بكر
قال والذي نفسي بيده لقرابة
رسول الله صلى الله عليه وسلم
احب الي ان اصل من قرابتي
واما الذي شجر بيني وبينكم
من هذه الاموال فاني لم آل
فيها عن الخير ولم اترك امرا رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت فاطمہ کے جیتے اور انکی تسلیہ خاطر کے باعث عزت کی
نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے مگر حضرت فاطمہ کے
انتقال کے بعد لوگوں کا آپ سے رکنا اور انکار
کرنا اچھا معلوم نہ ہوا حضرت ابوبکر سے مصالحت اور بیعت کی
جستجو کی کیونکہ بیعت کے وقت نہ تو آپ موجود تھے نہ ان ایام
میں حضرت فاطمہ کے اشتغال سے آپکو فرصت ہوئی پس آپنے
حضرت ابوبکر کو بلایا اور کہلا بھیجا کہ آپکے ساتھ دوسرا کوئی شخص نہ آئے
(کیونکہ آپکو خوف تھا کہ اگر عمر تشریف لائینگے تو عتاب زیادہ کرینگے
اسی وجہ سے) حضرت عمر کے حضور کو مکروہ جانتے تھے یہاں حضرت
عمر نے فرمایا اے ابوبکر بخدا آپ وہاں تنہا نجائیں حضرت ابوبکر
نے فرمایا کیا تمہیں گمان ہے کہ وہ میرے ساتھ کچھ برائی کرینگے بخدا میں
اکیلا ہی جاؤنگا پس حضرت ابوبکر علی کے پاس آئے آپنے خطبہ
پڑھکر فرمایا اے ابوبکر ہم آپکی فضیلت اور جو اسکی عنایتیں
آپ پر ہیں سب کے قائل ہیں جو بزرگیاں خدا تعالی نے آپکو مرحمت
فرمائیں ہمکو انپر مطلق حسد و بخل نہیں مگر چونکہ ہم رسول اللہ صلعم کی
قرابت کیوجہ سے شورہ خلافت میں شریک ہونیکے مستحق تھے اور آپنے
ہمیں کسی خاص وجہ سے علیحدہ کردیا اسکے کچھ خیال تھا یہ سنکر حضرت
ابوبکر کی آنکھیں ڈبڈبائیں اور فرمایا خدا کی قسم اپنے ناتے کی
صلہ رحمی سے رسول اللہ صلعم کے اہل قرابت مجھے بہت محبوب ہیں
تاں مجھ میں اور تم میں تنازع و اختلاف کا باعث جو یہ اموال ہوئے ہیں
میں کبھی بھلائی میں تقصیر نکروں گا اور جس امر کو میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا وہی کروں گا اسے کبھی
ترک نہ کروں گا۔

يصنعه فيها الاصنعته فقال على لابي بكر موعدك العشية للبيعة فلما صلى ابو بكر الظهر رقي على المنبر فتشهد وذكر شان على وتخلفه عن البيعة وعذره بالذي اعتذر اليه ثم استغفر وتشهد على فعظم حق ابي بكر وحدث انه لم يحمله على الذي صنع نفاسة على ابي بكر ولا انكارا للذي فضله الله به ولكنا كنا نرى لنا في هذا الامر نصيبا فاستبد علينا فوجدنا في انفسنا فسر بذلك المسلمون وقالوا اصبت وكان المسلمون الى على قريبا حين راجع الامر المعروف رواه البخاري وفي رواية منهاج السالكين ان ابا بكر لما راى ان فاطمة انقبضت وهجرته ولم تتكلم بعد ذلك في امر فدك كبر ذلك عنده فاراد استرضاءها فاتاها فقال لها صدقت يا ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما ادعيت ولكني رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقسمها فيعطي الفقراء

حضرت علی نے حضرت ابوبکر سے بیعت کا وعدہ کل زوال کے بعد کیا۔ حضرت ابوبکر تشریف لیگئے اور ظہر کی نماز پڑھکر منبر پر چڑھے خطبہ پڑھکر کچھ حضرت علی کا تذکرہ آپکا بیعت سے تخلف اور وہ عذر جو حضرت ابوبکر سے کیا تھا سب بیان کیا پھر حضرت علی کیلئے استغفار اور دعا مانگ کر نیچے اوتر آئے اسکے بعد حضرت علی نے منبر پر چڑھکر خطبہ پڑھا اور حضرت ابوبکر کی بڑائی اور استحقاق بیان کیا یہی بیان فرمایا مجھسے جو تخلف بیعت ہوئی یہ کوئی حضرت ابوبکر پر حسد کی وجہ سے نہ تھی اور خدا تعالی کی جو فضیلت اونہیں دی تھی اوسکا انکار نہ تھا۔ لیکن ہم اس مشورہ میں اپنا بہت بڑا حصہ خیال کرتے تھے اوسکی علیحدگی نے البتہ ہمیں کچھ رنج پہنچایا اس گفتگو سے تمام مسلمان خوش ہوگئے اور اصبت (آپ سیدہی راہ پر ہیں) کے نعرے مارنے لگے۔ پس جبوقت حضرت علی نے امر معروف (تمام صحابہ کی موافقت) کیطرف مراجعت فرمائی تو تمام صحابہ کے نزدیک آپ قریب اور محبوب تھے ایک روایت میں یوں ہے کہ جب حضرت ابوبکر نے دیکھا فاطمہ زہرا مجھسے ناراض ہیں فدک کی بابت اب مجھسے کلام نہیں کرتیں وہ پہلی سی خوش مزاجی کے ساتھ پیش نہیں آتیں تو آپکو بہت ناگوار معلوم ہوا آپ اونکی دلجوئی کے لئے اونکے پاس آئے اور فرمایا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی آپ اپنے دعوے میں سچی ہیں مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ تمہاری اور تحصیلدار کی قوت نکالنے کے بعد وہ اس مال کو فقیروں

والمساكين وابن السبيل بعد أن
يوتى منها قوتكم والصانعين
بها فقالت افعل فيها كما كان
ابى رسول الله صلعم يفعل فيها
فقال ذلك على ان افعل فيها
ما كان يفعل ابوك فقالت والله
لتفعلن فقال والله لافعلن ذلك
فقالت اللهم اشهد فرضيت بذلك
واخذت العهد عليه وكان ابوبكر
يعطيهم منها قوتهم ويقسم الباقى
فيعطى الفقراء والمساكين وابن
السبيل عن الشعبى ان ابابكر
عاد فاطمة رض فى مرضها فقال علی
رض هذا ابوبكر يستاذن عليك
قالت رض اتحب ان اذن له قال نعم
فاذنت له فدخل عليها فرضّاها حتى
رضيت رواه البيهقى باسناد صحيح وفى
الرياض النضرة للمحب الطبرى دخل
ابوبكر على فاطمة رض فاعتذر
اليها وكلمها فرضيت عنه وعن
الاوزاعى قال بلغنى ان فاطمة
غضبت على ابى بكر فخرج ابوبكر
رض حتى قام على بابها فى يوم حار

اور مسکینوں مسافروں کو تقسیم کرتے تھے حضرت فاطمہ نے
فرمایا آپ بھی اسمیں وہی کیجئے جو میرے والد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کرتے تھے آپ نے فرمایا مجھ پر فرض ہے کہ جس طرح
آپکے والد کرتے تھے اوسیطرح میں بھی کروں۔ حضرت
فاطمہ نے فرمایا بخدا تم ویسا ہی کرو آپ نے فرمایا۔
خدا کی قسم ویسا ہی کروں گا پھر فاطمہؓ نے فرمایا اے
اللہ تو اس امر پر شاہد رہ کہ میں اس پر عہد کرتی
اور اس پر راضی ہوگئی۔ اسکے بعد حضرت ابوبکر ان کا
حصہ نکالکر پہلے بھیجدیتے اور باقی فقیروں مسکینوں
مسافروں کو بانٹتے۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رض کی بیماری میں
حضرت ابوبکر اونکی عیادت (بیمار پرسی) کو گئے حضرت علی
نے کہا اے فاطمہ ابوبکر تشریف لائے ہیں تمہارے پاس آنا
چاہتے ہیں فرمایا تم اون کا آنا محبوب رکھتے ہو کہا ہاں
آپکو اندر آنے کی اجازت ہوئی حضرت ابوبکر نے نرم
نرم باتوں سے آپ کو راضی کیا اور وہ راضی ہو گئیں
اسکو بیہقی نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔
ریاض النضرہ میں ہے کہ حضرت ابوبکر نے فاطمہ زہرا
سے اپنی معذرت چاہی اور کچھ ایسی باتیں کیں جس سے
وہ راضی ہوگئیں۔ اوزاعی کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی
ہے کہ جب حضرت فاطمہ حضرت ابوبکر سے خفا ہوئیں
تو وہ گرمی کی سخت دہوپ میں آپکے مکان کے
دروازے پر کھڑے ہوگئے۔

ثم قال لا ابرح مكانی حتی ترضی
علی بنت رسول الله ص فدخل
علیها علی رض فاقسم علیها فرضیت
علیه رواه ابن السمان فی الموافقة
وقال رسول الله ص فی مرضه سدوا الی
هذه الابواب الشوارع الی المسجد
الا باب ابی بکر فانی لا اعلم رجلا
احسن ید اعندی فی الصحابة من ابی
بکر وعن ابن عمر جاء ابو بکر رض
فقال یا رسول الله ائذن لی فأمرضك
واکون الذی اقوم علیك قال یا ابا
بکر ان لم اُحمّل ازواجی وبناتی
واهل بیتی علاجی ازدادت مصیبتی
علیهم عظما وقد وقع اجرك علی
الله وفی سیرة ابن هشام فلما خرج
رسول الله ص تفرّج الناس فعرف
ابو بکر الناس لم یصنعوا ذلك
الا لرسول الله ص فنکص عن مصلی
فدفع رسول الله ص فی ظهره وقال
صل بالناس وجلس رسول الله ص
الی جنبه فصلی قاعدا عن یمین ابی
بکر فلما فرغوا من الصلوة قال
ابو بکر یا رسول الله انی اراك

اور فرمایا جبتک حضرت فاطمہ رض رسول اللہ کی
صاجزادی مجھہ سے راضی نہوں گی میں یہیں کھڑا
رہوں گا۔ حضرت علی فاطمہ زہرا کے پاس آئے اور
اونہیں اسباب میں قسم دلائی پس وہ حضرت ابوبکر
سے راضی ہو گئیں اسکو ابن سمان نے موافقۃ
میں روایت کیا ہے۔ نیز رسول اللہ صلعم نے مرض
موت میں فرمایا۔ یہ سب دروازے مسجد میں آمد و رفت
کے بند کردو مگر ابوبکر کا دروازہ کیونکہ ابوبکر کے
سوا اور کیسے صحابہ میں نے میرے ساتھ وہ سلوک نہیں کیا
جو اونہوں نے کیا ہے۔
ابن عمر سے روایت ہو کہ حضرت ابوبکر آئے اور فرمایا۔ یا
رسول اللہ اپنی تیمارداری اور خدمت کرنیکی مجھے اجازت
دیجئے آپنے فرمایا اے ابوبکر اس حال میں اگر میں اپنی
بیبیوں بیٹیوں اہلبیت سے علحدہ ہوں گا اور وہ میرے
علاج میں مصروف نہ ہونگے تو میری یہ مصیبت سب سے
زیادہ اونپر ہو جاویگی ہاں اسکا اجر تمہارے لئے خدا تعالیٰ پر
ثابت ہو چکا۔ سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ جب رسول اللہ صلعم
حجرے سے باہر تشریف لائے تو لوگ (جو نماز پڑہ رہے تہے) آپکے انکی
لئے جگہ چھوڑنے لگے حضرت ابوبکر پہچان گئے کہ یہ لوگ رسول اللہ
ہی کے واسطے کشادگی کر رہے ہیں آپ بہی مصلے سے کھسکنے لگے
مگر حضرت نے آپکی پیٹھہ پر ہاتھہ رکھکر فرمایا نماز پڑھائے جاؤ
اور آپنے ابوبکر کی داہنی کروٹ میں بیٹھکر نماز پڑہی نماز سے
فراغت کے بعد حضرت ابوبکر نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ

قد اصبحت بنعمة من الله و فضل کما نحب و الیوم یوم بنت خارجة افاتیها قال نعم ثم قال دخل رسول الله ص و خرج ابو بکر الی اهله بالسنح والروایات متعاضدة علی ان الامام کان ابو بکر و روی عن ابن عباس انه قال لم یصل النبی ص خلف احد من امته الا خلف ابی بکر و صلے خلف عبد الرحمن بن عوف فی سفر رکعة و روی عن رافع بن عمرو بن عبید عن ابیه انه قال لما ثقل النبی ص عن الخروج امر ابا بکر ان یقوم مقامه فکان یصلے بالناس و ربما خرج النبی ص بعد ما دخل ابو بکر فی الصلوٰة و یصلے خلفه و لم یصل خلف احد غیره الا انه صلے الله علیه وسلم صلے خلف عبد الرحمن بن عوف رکعة واحدة فی سفر و فی اسد الغابة عن الحسن البصری عن علی بن ابی طالب قال قدم رسول الله ص ابا بکر و صلے بالناس و انی شاهد غیر غائب و انی لصحیح غیر مریض

جیسا ہم چاہتے تھے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم ویسی صحت آپ کی ہمیں دکھائی۔ آج بنت خارجہ (حضرت ابو بکر کی بیوی) کی باری ہے اگر آپ فرماویں تو چلا جاؤں فرمایا بہتر ہے یہ کہکر آپ تو حجرے میں تشریف لے گئے اور ابو بکر اپنی بی بی کے پاس موضع سنح میں چلے گئے۔ غرضکہ تمام مرویات حضرت ابو بکر کی امامت پر متفق ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں کسی کے پیچھے حضرت ابو بکر کے سوا نماز نہیں پڑھی (حضر میں نہ سفر میں) ہاں ایک سفر میں عبد الرحمن بن عوف کے پیچھے صرف ایک رکعت پڑھی۔ رافع بن عمرو بن عبید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر مرض کی سختی سے باہر نکلنا دشوار ہوا تو آپنے حضرت ابو بکر کو فرمایا کہ میری جگہ کھڑے ہوں پس وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے اور اکثر ایسا ہوا ہے کہ ابو بکر نماز پڑھا رہے ہیں اور رسول اللہ انکے پیچھے بیٹھے نماز پڑھ رہے ہیں ابو بکر کے سوا کسیکے پیچھے آپنے نماز نہیں پڑھی مگر عبد الرحمن بن عوف کے پیچھے صرف ایک رکعت اور وہ بھی سفر میں۔

اسد الغابہ میں حسن بصری حضرت علی بن ابیطالب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو مقدم کیا۔ اور انہوں نے نماز پڑھائی باوجودیکہ میں موجود تھا کہیں غائب نہ تھا۔ تندرست تھا بیمار نہ تھا

ولو شاء ان يقدمني لقدمني فرضينا
للدنيا نا من رضى الله ورسوله لديننا
ومما وقع في مرضه م اشتد وجعه
يوم الخميس فاراد ان يكتب كتابا
فقال لعبد الرحمن بن ابي بكر ايتني
بكتف او لوح اكتب لابي بكر كتابا
لا يختلف عليه فلما ذهب عبد الرحمن
ليقوم قال ابى الله والمومنون ان يختلف
عليك يا ابا بكر عن ايوب بن بشير
ان رسول الله صلعم خرج عاصبا راسه
حتى جلس على المنبر ثم قال اول
ما تكلم به انه صلى على
اصحاب احد واستغفر لهم فاكثر
الصلوة عليهم ثم قال ان عبدا
من عباد الله خيره الله عز وجل
بين الدنيا والاخرة وبين ما عنده
فاختار ما عند الله قال ففهمها ابوبكر
وعرف انه نفسه يريد فبكى
وقال بل نفديك بانفسنا وابنائنا
فقال على رسلك يا ابا بكر ثم
قال انظروا هذه الابواب اللافظة
في المسجد فسدوها الا بيت ابي بكر
فاني لا اعلم احدا كان افضل في الصحبة

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری تقدیم منظور
ہوتی تو وہ مجھی کو مقدم کرتے پس جسکو اللہ رسول نے
ہماری دین پر ترجیح دی اور پسند کیا ہم اوسے اپنے دنیا پر
فضیلت دینگے بعض روایتوں میں آیا ہے کہ جب جمعرات کے
دن آپکے مرض نے شدت پکڑی تو آپنے کتابت کی ارادہ سے
عبدالرحمن بن ابوبکر سے فرمایا میرے پاس ایک ہڈی کا شانہ
یا کوئی تختی لاؤ جسپر میں ابوبکر کے لئے خلافت کا ایسا
فرمان لکھدوں جس سے اوسپر اختلاف نہو عبدالرحمن
جانے لگے کہ آپنے ابوبکر سے اشارہ کرکے فرمایا اللہ اور مومنین
تمہاری خلافت کے اختلاف میں انکار کرینگے (یعنے تمہاری خلافت
میں کسیکو اختلاف نہوگا) ایوب بن بشیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سرسے پٹی باندہے ہوئے مسجد میں تشریف لائے
اور منبر پر بیٹھ گئے پس سب سے پہلے جو آپنے کلام کیا وہ یہ تہا
کہ آپنے احد کے یاروں پر دعا پڑھی اور بخشش مانگی کثرت سے
درود پڑہے پہر فرمایا اللہ عزوجل نے اپنے بندوں میں سے ایک
بندہ کو دنیا اور آخرت میں اختیار دیا مگر اوس بندہ نے عقبے
کی نعمتیں دنیا پر پسند کیں حضرت ابوبکر آپکے کلام کی رمز
سمجھ گئے اور پہچان لیا کہ آپ اپنے تئیں فرمارہے ہیں -
(چیخ چیخ کر) فرمانے لگے ہم اپنی جانیں اپنی اولادیں آپ پر
فدا کرتے ہیں آپنے فرمایا ای ابوبکر ٹہر جاؤ (حاضرین کو مخاطب
کرکے) فرمایا اس مسجد کے کل دروازوں کو بند کردو مگر ابوبکر
کا گہر سو کہلا رہنے دو کیونکہ جیسے اپنی صحبت میں ابوبکر کے
احسان مجھے معلوم ہیں اوس سے بڑھکر اور کسی کے نہیں -

الصحبة عندی یداً امنه قال ابن
هشام یروی الا باب ابی بکر
عن بعض آل ابی سعید المعلی ان
رسول الله ص قال یومئذ فی کلامه
هذا فانی لو کنت متخذا من العباد
خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا و
لکن صحبة واخاء ایمان حتی یجمع
الله عز وجل بیننا عنده رواهما
محمد ابن اسحق فی مغازیه عن ابی
جحیفة قال دخلت علی علی فی بیته
فقلت یا خیر الناس بعد رسول الله ص
فقال سهلا یا ابا جحیفة الا اخبرك
بخیر الناس بعد رسول الله ص ابوبکر
وعمر ویحك یا ابا جحیفة لا یجتمع بغض
وحب ابی بکر وعمر فی قلب
مؤمن رواه الدار قطنی عنه انه
کان یری ان علیا افضل الامة فسمع
اقواما یخالفونه فحزن حزنا شدیدا
فقال له علی بعد ان اخذ بیده و
ادخله بیته ما احزنك یا ابا جحیفة
فذکر له الخبر فقال الا اخبرك بخیر
الامة خیرها ابو بکر ثم عمر
قال ابو جحیفة فاعطیت الله عهدا

ابن ہشام کی روایت میں (دست کی جگہ) الا باب
ابی بکر واقع ہے ۔ بعض ابو سعید معلی کی آل میں سے
روایت کرتے ہیں کہ اوس دن آپ نے یہ بھی
فرمایا اگر بندوں میں سے میں کسیکو دوست بناتا تو
ابو بکر کو دوستی میں اختیار کرتا مگر ایمانی برادری
اور اسلامی دوستی کافی ہے حتے کہ اللہ ہمیں اپنے پاس
اوسے جمع کرے ۔ ان دونوں حدیثوں کو ابن اسحق نے
اپنے مغازی میں بیان کیا ہے ۔ دارقطنی میں ابو جحیفہ
سے مروی ہے وہ کہتے ہیں مینے حضرت علی کے گھر میں
جاکر کہا اے بہترین لوگوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے آپنے فرمایا خاموش اے ابو جحیفہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین صحابہ ابو بکر و عمر ہیں
ای ابو جحیفہ تجھے خرابی ہو ابو بکر و عمر کی محبت اور میری
دشمنی مومن کی دلمیں ہرگز جمع نہیں ہو سکتی ۔ دارقطنی
میں ابو جحیفہ سے دوسری روایت یہ ہے کہ میں حضرت
علی کے افضل امۃ ہونے کا معتقد تہا مگر جب میں نے اپنے
اعتقاد کے مخالف لوگوں کی باتیں سنیں تو سخت
صدمہ اور نہایت رنج ہوا ایکدن حضرت علی میرا ہاتھ
پکڑ کے اپنے گہر لیگئے اور فرمایا ای ابو جحیفہ تیری غمگینی
کا کیا باعث ہے مینے لوگوں کا اقوال بیان کئے آپنے فرمایا
میں تجھے بہترین امت سے اطلاع کرتا ہوں (ای ابو جحیفہ) افضل امت
ابو بکر ہیں پہر عمر ۔ ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ حضرت علی کی
بالمشافہہ اس حدیث کے بیان کرنیکے بعد مینے خدا سے عہد کیا

ان لا اكتم هذا الحديث بعد ان شافهني به على ما بقيت رواه الدارقطني

عن عبد خير قال قام علي على المنبر فذكر رسول الله صلعم فقال قبض رسول الله صلعم واستخلف ابوبكر فعمل بعمله وسار بسيرته حتى قبضه الله عزوجل على ذلك ثم استخلف عمر فعمل بعملهما وسار بسيرتهما حتى قبضه الله على ذلك رواه احمد عن ابي جحيفة قال كنت ارى ان عليا افضل الناس بعد رسول الله صلعم فذكر الحديث قلت لا والله يا امير المومنين اني لم اكن ارى ان احدا من المسلمين افضل منك قال افلا احدثك بافضل الناس كان بعد رسول الله صلعم وابي بكر قلت بلى قال عمر رواه احمد في مسنده عن عمر انه قال حين اُصيب ان استخلف فقد استخلف من هو خير مني يعني ابابكر وان اُترككم فقد ترككم من هو خير مني رسول الله صلعم رواه الشيخان عن عمرو بن سفيان ان رسول الله صلعم لم يعهد علينا في هذه الامارة

کہ اس حدیث کو کبھی نہ چھپاؤں گا۔ امام احمد عبد خیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے ایکدن منبر پر چڑہکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ ذکر کیا اور فرمایا رسول اللہ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے آپ انتقال کے زمانہ تک رسول اللہ کیسے کام اور ویسی ہی چال چلتے رہے ابوبکر کے انتقال کے بعد حضرت عمر خلیفہ ہوئے آپ بھی اپنی وفات تک دونوں صاحبونکے قانون پر عملدرآمد کرتے رہے اور ان دونونکی چال نچھوڑی۔ امام احمد اپنی مسند میں ابوجحیفہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے بعد حضرت علی کے افضل الناس ہونیکا معتقد تھا میں نے کہا اے امیر المومنین بخدا میں تمام مسلمانوں میں آپ ہی کو افضل سمجھتا ہوں آپنے فرمایا رسول اللہ اور ابوبکر کے بعد افضل ناس کی میں تجھے حدیث کروں میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا وہ عمر ہیں۔ بخاری مسلم میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہونے کیوقت فرمایا اگر میں اپنا کسیکو خلیفہ بناؤں (تو بھی کوئی حرج نہیں) کیونکہ جو مجھ سے بہتر تھا یعنے ابوبکر اوسنے خلیفہ بنایا اور اگر تمکو یوں ہی چھوڑ جاؤں (تو بھی کچھ نقصان نہیں) کیونکہ مجھسے بہترین شخص محمد صلعم نے تمہیں بدون خلیفہ چھوڑا بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور امام احمد نے مسند میں عمرو بن سفیان سے روایت کی ہے کہ اس خلافت کی بابت رسول اللہ نے تو ہم سے کوئی عہد لیا نہیں

شیئاً حق رایناً من الرای ان نستخلف ابابکر فاقام واستقام حتی مضی بسبیله ثم ان ابابکر رای من الرای ان یستخلف عمر فاقام حتی ضرب الدین بجرانه ثم ان اقواماً طلبوا الدنیا فکانت اموراً یقضی الله فیها رواه احمد والبیہقی فی دلائل النبوة عن ابی وائل قال قیل لعلی الا تستخلف علینا قال ما استخلف رسول الله صلعم فاستخلف ولکن ان یرد الله بالناس خیراً فسیجمعہم بعدی علی خیرہم کما جمعہم بعد نبیہم علی خیرہم رواہ الحاکم وصححہ والبیہقی فی دلائل النبوة عن الحسن قال قال علی لما قبض النبی صلعم نظرنا فی امرنا فوجدنا النبی صلعم قد قدم ابابکر فی الصلوة فرضینا لدنیانا من رضی رسول الله صلعم لدیننا فقدمنا ابابکر رواہ ابن سعد عن انس قال بعثنی بنو المصطلق الی رسول الله صلعم ان اسأله الی من ندفع صدقاتنا بعدک فاتیته فسألته فقال الی ابی

ہمنے اپنی راے سے ابو بکر کو خلیفہ بنایا پس وہ مرتے تک نہایت استقامت کے ساتھ قائم رہے پھر ابو بکر نے اپنی راے سے عمر کو خلیفہ بنایا یہاں تک انکی وجہہ سے دین نے راحت پائی پھر ایک قوم دنیا طلبی میں مشغول ہوئی اور ساونمیں بہت سے اس قسم کے کام پیدا ہوئے جن میں اسہی فیصلہ کریگا اسکو بیہقی نے دلائل النبوة میں ابو وائل سے روایت کی ہے کہ کسینے حضرت علی سے کہا آپ ہمپر کوئی خلیفہ کیوں نہیں بنائے جاتے فرمایا کیا رسول اللہ خلیفہ بنا گئے سو میں بنا جاؤں - ہاں اگر خدا لوگوں کو بھلائی پہنچانا چاہے گا تو جسطرح اونکے نبی کے بعد اونکے بہترین پر لوگونکو جمع کردیا تہا اسیطرح میرے بعد بھی بہترین شخص پر جمع کردے گا۔

ابن سعد حسن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا رسول اللہ کے انتقال کے بعد خلافت کے ملنے کی ہمیں امید تہی مگر ہم نے دیکہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو نماز میں مقدم کیا پس جسے رسول اللہ ہمارے دین کے لیئے پسند فرماویں ہم اپنی دنیا کیلئے [illegible] کرلیے ابو بکر کو پیشوا بنا لیا ہم حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے بنو المصطلق نے حضرت کے پاس بابت دریافت کرنے کو بھیجا کہ ہم آپ کے پیچھے صدقہ کسکو دیں میں نے آکر پوچھا - فرمایا

بکر رواه الحاکم وصححه عن ابن
عباس قال جاءت امراءة الی النبی
صلعم تساله شیئا فقال تعودین
فقالت یا رسول الله ان عدت ولم
اجدك تعرض الموت فقال ان جئت
فلم تجدینی فاتی ابا بکر فانه
الخلیفة بعدی رواه ابن عساکر عن
عائشة قالت قال رسول الله صـ فی
مرضه ادعی لی عبد الرحمن بن ابی
بکر اکتب لابی بکر کتابا
لا یختلف علیه احد بعدی ثم قال
دعه معاذ الله ان یختلف المومنون
فی ابی بکر رواه احمد وغیره
عن عبد الله بن زمعة عن علی
قال لقد امر النبی ص ابا بکر
ان یصلی بالناس وانی لشاهد
ما انا بغائب وما بی مرض فرضینا
لدنیانا ما رضی به النبی ص لدیننا
قال الاشعری قال العلماء وقد
کان معروفا باهلیة الامامة فی
زمن النبی عن حفصة ام المومنین
انها [illegible]
مرضت قدمت ابا بکر [illegible]

ابوبکر کے پاس صدقہ بھیجدیا۔
ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ایک
عورت حضرت کے پاس کچھہ مانگنے کے لئے آئی آپنے
فرمایا پھر آنا اوسنے کہا یا رسول اللہ اگر میں آئی اور آپکو
نہ پایا گویا وہ اس سے وفات مراد رکھتی تھی۔ فرمایا۔
اگر تو آئے اور مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس جانا کہ
میرے بعد وہی خلیفہ ہونگے احمد وغیرہ نے عائشہ
سے روایت کی ہے کہ جس مرض میں حضرت کا
انتقال ہوا مجھہ سے فرمایا عبد الرحمن بن ابی بکر
کو میرے پاس بلا میں ابوبکر کے لئے خلافت لکھہ
جاؤں کہ اوس پر میرے بعد کوئی اختلاف نکرے
پھر فرمایا جانے دو مومنین ابوبکر کی خلافت میں معاذ اللہ
انکار کریں۔ عبد اللہ بن زمعہ حضرت علی سے
نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو
نماز پڑھانے کا حکم فرمایا اور میں حاضر تھا غائب نہ
تھا تندرست بیمار نہ تھا سو ہم نے اپنی دنیا کیلئے
پسند کیا جسے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری دین
کے لئے پسند فرمایا۔
اشعری لکھتے ہیں جمہور علما کا مقولہ ہے کہ ابوبکر حضرت کے
زمانہ ہی میں امامت کے اہل ہونے کے ساتھ مشہور
تھے۔ ام المومنین حضرت حفصہ نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا بیماری کی حالت میں
ابوبکر کو آپ امام بنائیں۔ حضرت نے فرمایا

انا اقدمه ولکن الله یقدمه رواه ابن عساکر عن ابی بکرة قال اتیت عمر وبین یدیه قوم یاکلون فاومی فی اٰخر القوم الی رجل فقال ما تجد فیما تقرء قبلک من الکتب قال خلیفة النبی صلی الله علیه وسلم صدیقه رواه ابن عساکر الدیلمی عن محمد بن الزبیر قال ارسلنی عمر بن عبد العزیز الی الحسن البصری اسئله عن اشیاء فجئته فقلت له اشفنی فیما اختلف الناس فیه هل کان رسول الله صلی الله علیه وسلم استخلف ابا بکر فاستوی الحسن فاعتدل قال او فی شک هولاء لا ابا لک ای والله الذی لا اله الا هو لقد استخلفه وهو کان اعلم بالله واتقی له واشد له مخافة من ان یموت علیها لو لم یامره رواه ابن عساکر عن الحسن البصری فی قوله تعالیٰ یایها الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم یحبهم ویحبونه قال هو والله ابوبکر واصحابه لما ارتدت العرب جاهدهم

ہیں اونہیں امام بناؤں گا خدا خود بنائے گا۔

ابن عساکر الدیلمی ابی بکرہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے پاس آیا اونکے سامنے ایک قوم بیٹھی کہانا کہارہی تہی لوگوں کے پیچھے ایک شخص بیٹھا تہا آپنے اوسے اشارہ کرکے فرمایا تونے پہلی کتابوں میں خلافت کی بابت کیا لکھا دیکہا ہے اسنے جواب دیا نبی کا خلیفہ اوسکا دوست ہوسکتا ہے۔

ابن عساکر محمد بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ عمر و بن عبد العزیز نے کئی چیزیں دریافت کرنیکے لیے حسن بصری کے پاس مجھے بہیجا میںنے آکر کہا حسن اختلاف کی بیماریں اکثر لوگ گرفتار ہیں آپ مجھے اوس سے شفا دیجیے کیا رسول اللہ نے ابوبکر کو خلیفہ بنایا حسن یہ سنکر سیدہے بیٹھ گئے اور ترش رو ہوکر فرمانے لگے کیا انمیں ان لوگوں کو شک ہے تیرا باپ مرے ہاں اوس خدا کی قسم جسکے سوا کوئی معبود نہیں رسول اللہ نے ابوبکر کو خلیفہ بنایا وہ اللہ کی معرفت اوسکے خوف میں سب سے بڑہے ہوئے تہے اونہیں اگر خلافت کا حکم نہوتا تو اسپر مرنے سے بہت خوف کرتے بیہقی میں ہے کہ حسن بصری اللہ تعالیٰ کی اس قول میں کہ اے ایمان والو جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پہر جائیگا سو قریب اللہ ایسی قوم کو لائیگا کہ وہ اللہ کو دوست رکہینگے اور وہ اونہیں محبوب رکہیگا۔ فرماتے ہیں بخدا وہ ابوبکر اور اونکے رفیق ہیں جب عرب دین سے پہر گئے تو ابوبکر اور اون کے یاروں نے اون سے جہاد

ابوبکر و اصحابه حتی ردهم
علی الاسلام رواه البیهقی عن
جویبر فی قوله تعالی قل للمخلفین من
الاعراب ستدعون الی قوم اولی
بأس شدید قال هم بنو حنیفة
رواه ابن ابی حاتم قال ابن
ابی حاتم وابن قتیبة هذه الایة
حجة علی خلافة الصدیق فی القرآن
فی هذه الایة لان اهل العلم
اجمعوا علی انه لم یکن بعد نزولها
قتال دعوا الیه الا دعاء ابوبکر
لهم وللناس الی قتال اهل الردة
ومن منع الزکوة قال فدل ذلك
علی وجوب خلافة ابی بکر
وافتراض طاعته اذ اخبر الله ان
المتولی عن ذلک یعذب عذابا الیما
قال ابن کثیر ومن فسر القوم بانهم فارس
والروم فالصدیق هو الذی جهز
الجیوش الیهم وتمام امرهم کان
علی ید عمر وعثمان وهما فرعا الصدیق
وقال وعد الله الذین امنوا وعملوا
الصالحات لیستخلفنهم فی الارض
الایة قال ابن کثیر علی خلافة

کرکے اسلام پر پھیر لیا جویبر نے اللہ تعالی کے
اس قول میں - کہہ پیچھے چھوڑے گیوں کو گنواروں
میں سے قریب بلائے جاؤ گے ایک قوم سخت لڑائی
والوں کی طرف فرمایا وہ بنو حنیفہ ہیں ابن ابی حاتم
اور ابن قتیبہ نے کہا آیت قرآنین صدیق کی خلافت
حجت ہے کیونکہ اہل علم کا اسپر اجماع ہوچکا
ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد کوئی ایسی
لڑائی نہیں ہوئی جسکے طرف لوگ بلائے جاتے مگر ابوبکر
ہی نے اہل ردت اور مانعین زکوۃ سے لڑنے کیلئے
لوگوں کو بلایا - پس یہ آیت ابوبکر کے وجوب
خلافت اور اونکے فرض اطاعت پر دلالت کرتی
ہے کیونکہ خدا تعالی خبر دے چکا ہے کہ اس سے
پیٹھ پھیرنیوالے کو دردناک عذاب پہونچیگا
ابن کثیر نے کہا ہے جنہوں نے قوم سے فارس
اور روم مراد لیا ہے اون کے نزدیک
حضرت صدیق وہ ہیں جنہوں نے روم
وفارس میں لشکر تیار کرکے بھیجا اور
ساری حکومت اوس وقت عمر و عثمان کے
ہاتھ میں تھی اور یہ دونوں صاحب ابوبکر
کے تابع تھے - ابن کثیر کہتے ہیں اللہ صاحب کا
یہ قول وعدہ دیا اللہ نے ایمان والوں اور
صالحوں کو کہ وہ اونکو زمین میں نائب اور خلیفہ
بنائیگا صدیق کی خلافت پر منطبق ہے -

الصديق عن عبد الرحمن بن عبد الحميد
البصري قال ان ولاية ابي بكر
وعمر في كتاب الله يقول الله وعد الله
الذين امنوا منكم وعملوا الصالحات
الآية رواه ابن ابي حاتم في تفسيره
عن ابي بكر بن عياش قال ابوبكر
الصديق خليفة رسول الله صلعم في
القران لان الله تعالى يقول للفقراء
المهاجرين الى قوله اولئك هم
الصادقون فمن سماه الله صادقا
فليس يكذب وهو قال لوا يا خليفة
رسول الله رواه الخطيب قال ابن
كثير استنباط حسن عن الزعفراني
قال سمعت الشافعي يقول اجمع
الناس على خلافة ابي بكر الصديق
وذلك انه اضطر الناس بعد رسول
الله صلعم فلم يجد واتحت اديم السماء
خيرا من ابي بكر فولوه رقابهم
رواه البيهقي عن ابن مسعود
[illegible] المسلمون حسنا فهو عند الله حسن
[illegible] المسلمون [illegible]
[illegible] اصحاب [illegible] جميعا ان
يستخلفوا ابوبكر رواه الحاكم

ابی حاتم اپنی تفسیر میں عبد الرحمن بن عبد الحمید
البصری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر
اور عمر کی خلافت کتاب اللہ سے ثابت ہے چنانچہ
فرمایا کہ مومنین صالحین کو اللہ نے خلیفہ
بنانے کا وعدہ فرمایا ہے الخ خطیب ابی بکر
بن عیاش سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر کا خلیفہ
رسول اللہ ہونا قرآن میں موجود ہے چنانچہ اللہ صاحب
فرماتا ہے وہ مال فقراء مہاجرین کے لئے ہے اور یہی لوگ
سچے ہیں سو جن لوگوں کا اللہ صاحب نے سچا
نام رکھا ہے وہ کاذب نہیں ہو سکتے اور سب صحابہ نے
انہیں خلیفہ رسول اللہ کہا۔
ابن کثیر نے کہا یہ استنباط صحیح ہے۔
بیہقی نے زعفرانی سے روایت کی ہے کہ میں نے
امام شافعی کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوبکر صدیق
کی خلافت پر لوگوں کا اجماع ہو چکا ہے کیونکہ رسول اللہ
کے بعد جب لوگ بے بس ہو گئے تو انہوں نے ابوبکر
سے زیادہ بہتر زمین پر کسی کو نہ پایا پس انہوں نے اپنی گردنیں
انکے آگے جھکا دیں۔ حاکم ابن مسعود سے
روایت کرتے ہیں کہ حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تمام صحابہ نے ابوبکر کی [illegible]

وعن حميد بن عبد الرحمن بن عوف
قال توفي رسول الله ص وابو بكر
في طائفة من المدينة فجاء فكشف
عن وجهه فقبله وقال فداك
ابي وامي ما اطيبك حيا وميتا مات
محمد ورب الكعبة فذكر تمام الحديث
قال وانطلق ابو بكر وعمر يتقاودان
حتى اتوهم فتكلم ابو بكر
فلم يترك شيئا انزل في الانصار
ولا ذكره رسول الله ص الا ذكره
قال لقد علمتم ان رسول الله قال لو سلك الناس
واديا وسلكت الانصار واديا سلكت وادي الانصار
ولقد علمت يا سعد ان رسول الله ص
قال وانت قاعد قريش ولاة هذا
الامر فبر الناس تبع لبرهم وفاجر
هم تبع لفاجرهم فقال سعد صدقت
نحن الوزراء وانتم الامراء رواه
احمد عن ابي سعيد الخدري
قال لما بويع ابو بكر راى من
الناس بعض الانقباض فقال ايها
الناس ما يمنعكم الست [illegible]
[illegible]
الست الست وذكر خصالا [illegible]

امام احمد نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ کا جب انتقال
ہوا تو ابو بکر مدینہ کے عالیہ میں تھے۔
انتقال کی خبر سنکر آئے اور آپکا مونہہ کہول کر بوسہ
لیا اور فرمایا میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں
آپکی زندگی اور موت بہت اچھی ہوئی کعبہ کے رب
کی قسم محمد (صلعم کا) انتقال ہوگیا پہر پوری حدیث بیان
کی راوی کہتا ہے اسکے بعد ابو بکر و عمر جلدی
جلدی چلے یہانتک کہ سب لوگوں میں آئے اور
حضرت ابو بکر کلام کرنے لگے پس جو قرآن اور
حدیث میں انصار کی مدح بیان تہی ابو بکر نے سبکو
ذکر کرکے کہا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر لوگ
ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسرے وادی
میں تو میں انصار کے وادی میں چلوں اے سعد جب
رسول اللہ نے یہ فرمایا کہ قریش ہی خلافت کے والی
ہونگے تم بیٹھے سن رہے تھے سو نیک نیکوں کے اور بد بدوں کے
تابع ہوتے ہیں سعد نے کہا آپ سچ فرماتے ہیں ہم وزیر
اور تم امیر ہو ابن عساکر نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے
جب ابو بکر سے لوگوں نے بیعت کی تو آپ نے بعضوں کا کچھ تامل اور انقباض
دیکہکر کہا کیا میں سب لوگوں سے خلافت کا زیادہ مستحق نہیں ہوں
کیا میں آزاد لوگوں میں سب سے پہلے ایمان نہیں لایا
کیا میں [illegible] صاحب نہیں ہوں
کیا فلاں بزرگی مجہہ میں نہیں ہے۔

لولا أن ابا بكر استخلف ما عبد
الله ثم قال الثانية ثم قال الثالثة
فقيل له مه يا ابا هريرة فقال ان
رسول الله صلعم وجه اسامة بن زيد
في سبعمائة الى الشام فلما نزل بذي
خشب قبض رسول الله صلعم وارتدت
العرب الى الشام واجتمع اليه اصحاب
رسول الله صلعم فقالوا رد هؤلاء الى
الروم وقد ارتدت العرب حول
المدينة فقال والذي لا اله الا هو
لو جرت الكلاب بارجل ازواج رسول
الله صلعم ما رددت جيشا وجهه رسول
الله صلعم ولا حللت لواء عقده فوجه
اسامة فجعل لا يمر بقبيلة يريدون
الارتداد الا قالوا لولا ان في
هؤلاء قوة ما خرج مثل هؤلاء
من عندهم ولكن ندعهم حتى يلقوا
الروم فهزموهم وقتلوهم ورجعوا
سالمين فثبتوا على الاسلام رواه
البيهقي وابن عساكر عن عروة
قال جعل رسول الله صلعم يقول في
مرضه انفذوا جيش اسامة فسار
حتى بلغ الجرف فارسلت اليه امرأته

اگر ابو بکر خلیفہ نہ بنتے تو اللہ نہ پوجا جاتا مابین بعد
یہ ہی کلمہ کہا لوگوں نے کہا اے ابوہریرہ کیا کہتے
ہو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کو
سات سو آدمیوں کے ساتھ شام کیطرف متوجہ کیا جب وہ ذی خشب
(موضع) میں پہونچے تو رسول اللہ صلعم کا انتقال ہو گیا اور
عرب شام کیطرف پھر گئے یہاں اصحاب رسول اللہ
ابوبکر کے پاس جمع ہو کر کہنے لگے روم کیطرف یہ لوگ جاتے
ہیں حالانکہ عرب اطراف مدینہ میں مرتد ہوتے جاتے ہیں
(اس سے اونکی غرض لشکر کے واپس کرنیکی تھی) ابوبکر نے
فرمایا اوس ذات کی قسم ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں اگر
رسول اللہ صلعم کے بیبیوں کے پاؤں کتے بھی گھسیٹیں جس
لشکر کو رسول اللہ نے بھیجا ہے میں وہ کبھی نہ پھیروں گا اور جس
جھنڈے کو آپ نے باندھا ہے اوسے ہرگز نہ کھولوں گا سو آپ نے
اسامہ کو چلتا کیا پس جو لوگ دین سے پھر جانیکا ارادہ رکھتے
تھے اونکے کسی قبیلہ میں اسامہ کا گذر ہوتا تھا وہ کہتے تھے
اگر ان لوگوں میں قوت نہوتی تو ایسے لوگ اونکے پاس سے نہ نکلتے
اب تو اونکو چھوڑ دیتے ہیں (یعنے قتال نہیں کرتے) یہانتک کہ وہ
روم سے جا کر لڑیں لشکر اسامہ نے اونکو قتل کیا شکست دی
اور سلامتی کے ساتھ مدینہ میں واپس آئے پس لوگ اسلام پر
ثابت قدم رہے بیہقی ابن عساکر عروہ سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض میں تھے فرماتے تھے
اسامہ کے لشکر کو کوچ کا حکم کرو سو اوسی حال میں لشکر چلا حتی کہ موضع
جرف میں پہونچا اسامہ کی بی بی فاطمہ بنت قیس نے اونکی طرف کسی کو بھیجا

فاطمة بنت قيس تقول لا تعجل فان
رسول الله ص ثقيل فلو يبرح حتى
قبض رسول الله ص فلما قبض رجع
الى ابي بكر فقال ان رسول الله
بعثني وانا على غير حالكم هذه
وانا اتخوف ان تكفر العرب وان كفروا كانوا
اول من يقاتل وان لم تكفر
مضيت فان معي سروات الناس
وخيارهم فخطب ابو بكر الناس
ثم قال والله لئن تخطفني الطير
احب الي من ان ابدأ بجيش قبل امر
رسول الله ص ببعثه رواه البيهقي وابن
عساكر عن عروة بن الزبير قال خرج ابو بكر
في المهاجرين والانصار حتى بلغ
نقعا حذاء نجد وهربت الاعراب
بذراريهم فكلم الناس ابا بكر
وقالوا ارجع الى المدينة والى
الذرية والنساء وامر رجلا على
الجيش ولم يزالوا به حتى رجع
وامر خالد بن الوليد وقال له
اذا اسلموا واعطوا الصدقة فمن
شاء منكم فليرجع ورجع ابو بكر
الى المدينة رواه البيهقي

جلدی نہ کرو کیونکہ رسول اللہ سخت علیل ہیں
چنانچہ وہ رسول اللہ کی وفات تک اسی جگہ ٹھہرے رہے جب حضرت
کا انتقال ہو گیا تو ابو بکر کی طرف واپس آ کر کہنے لگے
کہ رسول اللہ نے میرے لشکر کو کوچ کا حکم فرمایا تھا
اور اب میں تمہیں حالت غیر میں دیکھتا ہوں
نیز عرب کے کفر سے مجھے خوف ہے کہ اگر وہ کافر ہو جاویں تو اول
انہیں سے جہاد کیا جاوے جو وہ کافر نہ ہوں تو میں
چلا جاؤں میرے ساتھ بڑے بڑے بہادر اور
بہترین مردم ہیں پس حضرت ابو بکر نے لوگوں کو
خطبہ سنا کر فرمایا بخدا پرندوں کا میرے گوشت
و پوست کو اوچک لینا اس سے بہت بہتر ہے
کہ رسول اللہ نے جس لشکر کو اس سے پہلے کوچ کا حکم
فرمایا میں اوسے روکوں بیہقی اور ابن عساکر عروہ
بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر انصار و
مہاجرین کے ساتھ ہو کر نکلے یہاں تک کہ موضع نقع میں پہنچ کر
حد باندھ کر آمادہ قتال ہوئے یہاں جنگلی لوگ صحرا
کی اولاد پر جھپٹ پڑے لوگوں نے ابو بکر سے اس بارہ
میں کلام کیا اور باہم اتفاق کر کے کہا آپ اہل و
عیال میں مدینہ تشریف لیجائیں اور لشکر پر ایک امیر
مقرر کر دیں غرضکہ ہمیشہ اسکے درپے رہے حتی کہ
آپنے خالد بن ولید کو امیر بنا کر مدینہ رجوع کی چلتے
وقت خالد سے فرمایا کہ جب وہ تمہارے فرمانبردار ہوں اور
صدقہ دیں تو تم میں سے جسکا جی چاہے رجوع کرے

وابن عساکر عن ابن عمر قال لما
برز ابو بکر واستوی علی
راحلته اخذ علی بن ابی طالب
بزمامها وقال الی این خلیفة
رسول الله اقول لک ما قال لک رسول
الله صلعم یوم احد شم سیفک ولا تفجعنا
وارجع الی المدینة فوالله لئن فجعنا
بک لا یکون للاسلام نظام ابدا
رواه الدارقطنی عن عبد الله بن
عمرو بن العاص قال سمعت رسول
الله صلعم یقول یکون خلفی اثنا عشر
خلیفة ابو بکر لا یلبث الا قلیلا
رواه ابو القاسم البغوی بسند حسن
عن انس بن مالک قال لما بویع
ابو بکر فی السقیفة وکان الغد
جلس ابو بکر علی المنبر فقام عمر
فتکلم قبل ابی بکر فحمد الله
واثنی علیه ثم قال ان الله قد جمع
امرکم علی خیرکم صاحب
رسول الله صلعم وثانی اثنین اذ هما
فی الغار فقوموا فبایعوه فبایع الناس
ابا بکر البیعة العامة بعد بیعة
السقیفة ثم تکلم ابو بکر

دارقطنی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ جب
ابوبکر چلنے کے لئے مستعد ہوئے اور اپنی سواری
پر بیٹھ گئے تو حضرت علی بن ابی طالب نے اونکی
کی مہار پکڑ کر کہا اے خلیفہ رسول اللہ آپ کہاں
تشریف لئے جاتے ہیں جو رسول اللہ نے احد کے
دن آپ کے حق میں فرمایا تھا وہی میں بھی کہتا
ہوں تلوار میان کرو اور ہمیں اپنی ذات کے
سبب خوف و گھبراہٹ میں نہ ڈالو مدینہ واپس چلو
خدا کی قسم اگر ہم آپ کے سبب سے خوف میں
رہیں گے تو اسلام کا انتظام کبھی نہ رہے گا
ابوالقاسم بغوی حسن سند کے ساتھ عبداللہ
بن عمرو بن العاص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلعم سے سنا فرماتے تھے میرے بعد بارہ خلیفہ ہونگے
ابوبکر بہت تھوڑے زمانہ خلافت کرینگے۔ ابن اسحق
سیرہ میں انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ جب
ابوبکر سے سقیفہ میں بیعت کی گئی تو اوسکی دوسری صبح
کو آپ منبر پر بیٹھے عمر نے ابوبکر سے پہلے لوگوں سے
کلام کیا۔ حمد و ثنا کے بعد فرمایا اللہ تعالی نے
تمہاری مہمات کو تم سے بہترین شخص پر جمع کیا وہ
رسول اللہ کے رفیق ہیں اور جب حضرت اور ابوبکر غار میں تھے
تو وہ ہیں کے دو میں سے دوسرے تھے سو کھڑے ہو کر اون سے بیعت
کرو لوگوں نے ابوبکر سے سقیفہ کی بیعت کے
بعد عامہ بیعت کی اسکے بعد ابوبکر بولے

فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد ايها الناس فانى قد وُلّيت عليكم ولستُ بخيركم فان احسنت فاعينونى وان اسأت فقوّمونى الصدق امانة والكذب خيانة والضعيف فيكم قوى عندى حتى اريح عليه حقه انشاء الله والقوى فيكم ضعيف حتى اخذ الحق منه ان شاء الله لا يدع قوم الجهاد فى سبيل الله الا ... ضربهم ... الله تعالى بالذل ... ... ولا يشيع الفاحشةُ فى قوم قط الا عمهم الله بالبلاء اطيعونى ما اطعتُ الله ورسوله* فلا طاعة لى عليكم وقوموا الى صلاتكم يرحمكم الله رواه ابن اسحق فى السيرة عن عمر رض قالوا لو وزن ايمانُ ابى بكر بايمان اهل الارض لرجح بهم رواه البيهقى فى شعب الايمان عن على رض انه دخل على ابى بكر وهو مسجّى فقال ما احد لقى الله بصحيفة احبّ الى من هذا المسجّى رواه ابن عساكر

اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا اے لوگو اگرچہ میں تم پر والی بنایا گیا ہوں لیکن میں تم سے بہتر نہیں ہوں اگر کوئی نیک بات مجھ سے صادر ہو تو اوس میں میری مدد کرو اور اگر کوئی برائی کر بیٹھوں تو مجھے سیدھا کرو راستی امانت ہے اور جھوٹ خیانت تم میں کے ضعیف لوگ میرے نزدیک قوی ہیں تاوقتیکہ میں اونکا حق دلا کر اونہیں خوش نہ کردوں اگر اللہ چاہے اور تمھاری قوی میرے پاس ضعیف ہیں جتنے کہ میں اون سے حق نہ لیلوں اگر اللہ چاہے جب کوئی قوم اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چھوڑ دیتی ہے تو اللہ تعالی اونکے چہرہ پر ذلت کا سکہ مار دیتا ہے۔ اور جس قوم میں جب کبھی بیحیائی پہیلتی ہے تو حق سبحانہ تمام لوگوں کو بلا میں پھینسا دیتا ہے جبتک میں اللہ و رسول کی اطاعت کروں تم بھی اوسمیں میری اطاعت کرو اور جب میں خدا اور رسول کی نافرمانی کروں تو پھر تمکو میری فرمانبرداری نہ چاہیے اللہ تمپر رحم کرے نماز کیلئے کہڑے ہو۔ شعب الایمان میں بیہقی نے حضرت عمر سے روایت کی ہے اگر ابو بکر کا ایمان تمام زمین والوں کے ایمان کے مقابل میں موازنہ کیا جاوے تو اونکا ایمان سب پر بہاری ہوگا۔ ابن عساکر روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ابو بکر پر داخل ہوئے (وفات کے بعد) اس حال میں کہ اون پر کپڑا پڑا ہوا تہا آپنے فرمایا اس کپڑا اوڑہی ہوئے سے کوئی شخص جسنے اللہ تعالی سے اپنے صحیفہ اعمال کیساتھ ملاقات کی ہو میرے نزدیک زائد محبوب نہیں

* فاذا عصیت اللہ و رسولہ

انہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والطاعۃ علی المرء فیما احب وکرہ ما لم یؤمر بمعصیۃ فاذا امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ وفی روایۃ اخری قال عبادۃ بن الصامت بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ

اخرج مسدد فی مسنده
و قال وددت انی فی
الجنة حتی اری ابابکر
عن عبد الرحمن ابن ابی
بکر الصدیق رض قال
حدثنی عمر بن الخطاب
انه ما سبق ابابکر الی خیر قط
الا سبقه رواه ابن عساکر عن
علی رض قال والذی نفسی بیده
ما استبقنا الی خیر قط الا سبقنا الیه
ابو بکر رواه الطبرانی عن
ابی جحیفة رض قال قال علی خیر الناس
بعد رسول الله ص ابو بکر لا
یجتمع حبی وبغض ابی بکر فی
قلب مؤمن رواه الطبرانی فی
الاوسط عن ابن عمر قال ثلثة من
قریش اصبح قریش وجهاً واحسنها
اخلاقاً واثبتها جناناً ان حدثوك
لم یکذبوك وان حدثتهم لم
یکذبوك ابو بکر الصدیق
وابو عبیدة بن الجراح وعثمان بن
عفان رواه الطبرانی فی الکبیر
عن ابراهیم النخعی قال کان ابو بکر

مسدد اپنی مسند میں کہتے ہیں کہ عمر نے فرمایا میں ابوبکر کو جنت
میں دیکھنا دوست رکھتا ہوں - ابن عساکر عبدالرحمن
بن ابوبکر سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے عمر بن الخطاب
نے حدیث کی کہ میں نے جس بھلائی کے کام میں ابوبکر سے
کبھی سبقت کا ارادہ کیا آپ ہی اوس پر سبقت لیگئے - طبرانی
علی رض سے روایت کرتے ہیں مجھے اوس ذات کی قسم جسکے
قبضہ میں میری جان ہے - ہم نے کسی بھلے
کام میں کبھی سبقت کا ارادہ نہیں کیا - مگر
ابوبکر اوس میں سبقت لے گئے - طبرانی اوسط
میں ابو جحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رض نے
فرمایا رسول اللہ صلعم کے بعد بہترین شخص ابوبکر
ہیں میری محبت اور ابوبکر کی دشمنی مومن کے دل میں کبھی
جمع نہ ہوگی - طبرانی کبیر میں ابن عمر سے روایت
کرتے ہیں کہ قریش میں تین شخص ہیں جو ان
صفات کے ساتھ موصوف ہیں (۱) صورت
میں سب قریش سے زائد ملیح اور وجیہ ہیں
(۲) خلق میں اون سب سے بہتر ہیں (۳)
تمام قریش سے دل کے مضبوط ہیں اگر
تجھ سے بات کہیں تو کبھی جھوٹ نہ بولیں اور
اگر تو اونسے بات کہے تو وہ تجھے جھوٹا نجانیں وہ ابوبکر
صدیق ابو عبیدہ بن جراح عثمان بن عفان ہیں ابن سعد ابراہیم
نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے ابوبکر کا نام اداہ
(بہت آہ آہ کرنیوالا) رکھا تھا اونکی شفقت اور رحمت کیوجہ سے

يسمى الاواه لرافته و رحمته
رواه ابن سعد عن الربيع بن
انس قال مكتوب فى الكتاب الاول
مثل ابى بكر الصديق مثل المطر
اينما وقع نفع رواه ابن عساكر
عن الربيع ابن انس قال نظرنا
فى صحابة الانبياء فما وجدنا نبيا
كان له صاحب مثل ابى بكر
الصديق رواه ابن عساكر عن
الزهرى قال من فضل ابى بكر
انه لم يشك فى الله ساعة قط
رواه ابن عساكر عن الزبير بن
بكار قال سمعت بعض اهل العلم
يقول خطباء اصحاب رسول الله ص
ابو بكر الصديق و على بن ابى
طالب رواه ابن عساكر عن
ابى حصين قال ما ولد لآدم من
ذريته بعد النبيين والمرسلين افضل
من ابى بكر ولقد قام ابو بكر
يوم الردة مقام نبى من الانبياء
رواه ابن عساكر عن الشعبى
قال خص الله تعالى ابا بكر باربع
خصال لم يخص بها احدا من الناس

ابن عساکر ربیع بن انس سے روایت کرتے
ہیں کہ پہلی کتابوں میں ابو بکر کی مثل مینہ کے
مانند لکھی ہے کہ جس جگہ پڑے نفع دے۔
ابن عساکر ربیع بن انس سے نقل کرتے ہیں کہ
ہم نے انبیاء علیہم السلام کے یاروں اور
رفیقوں کے وصف ٹٹولے سو ہم نے کسی پیغمبر کو
نہ پایا کہ اوسکا مصاحب ابوبکر صدیق جیسا ہو۔
ابن عساکر نے زہری سے روایت کی ہے کہ سب سے
بڑے بزرگی حضرت ابو بکر کو یہ ہے کہ اونہوں نے
اللہ میں ایک ساعت کبھی شک نہیں کیا۔ ابن عساکر
زبیر بن بکار سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے
ہیں میں نے بعض اہل علم سے سنا کہ اصحاب
رسول اللہ صلعم کے بڑے واعظ ابو بکر رض اور علی
ہیں۔ ابن عساکر ابی حصین سے روایت
کرتے ہیں کہ آدم (علیہ السلام) کی اولاد میں
نبیوں اور پیغمبروں کے بعد ابو بکر سے زائد
بزرگ کوئی پیدا نہیں ہوا عرب کے مرتد ہونے کے
زمانہ میں ابو بکر نبیوں میں سے ایک نبی کے
قائم مقام تھے
ابن عساکر شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ
حق سبحانہ نے ابو بکر کو چار ایسی خصلتوں
کے ساتھ مخصوص کیا کہ لوگوں میں سے
اور کسی کو اونکے ساتھ خاص نہیں کیا

سمّاه الصديق ولم يُسمّ احداً الصديق غيره
وهو صاحب الغار مع رسول الله صلعم
ورفيقه في الهجرة وامره رسول
الله صلعم بالصلوة والمسلمون شهود
رواه ابن عساكر عن ابي جعفر محمد
الباقر رض قال كان ابو بكر يسمع
مناجاة جبرئيل للنبي صلعم ولا يراه
رواه ابن عساكر عن سعيد بن
المسيب قال كان ابو بكر من النبي صلعم
مكان الوزير فكان يشاوره في
جميع اموره وكان ثانيه في الاسلام
وثانيه في الغار وثانيه في العريش
يوم بدر وثانيه في القبر لم يكن
رسول الله صلعم يقدم عليه احدا رواه
الحاكم في صحيحه عن اسعد امر قال
استب عقيل بن ابي طالب وابو بكر
قال وكان ابو بكر سبابا او نسابا
غير انه تحرج من قرابته صلى الله
عليه وسلم فاعرض عنه وشكاه الى
النبي صلعم فقام رسول الله صلعم في الناس
فقال الا تدعون لي صاحبي ما شانكم
وشانه فوالله ما منكم رجل الا على
باب بيته ظلمة الا باب ابي بكر

آپ کا نام صدیق رکھا آپکے سوا اور کسیکا
یہ نام نہیں رکھا ۔ وہ رسول اللہ کے ساتھ
صاحب غار تھے ہجرت میں آپ کے رفیق تھے
رسول اللہ نے آپکو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا
اور تمام مسلمان حاضر تھے ۔ ابن عساکر
ابوجعفر محمد باقر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
ابوبکر جبرئیل کی سرگوشی جو نبی صلعم سے ہوتی تھی
سنتے اور ظاہر میں نہ دیکھتے ۔ حاکم اپنی صحیح میں
سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر حضرت
کے وزیر کے مرتبہ میں تھے آپ اون سے اپنے
تمام کاموں میں مشورہ لیتے اور ابوبکر اسلام میں غار میں
بدر کے دن چھپر میں قبر میں رسول اللہ کے دوسرے تھے
آنحضرت آپ پر کسیکو مقدم نکرتے تھے ۔ ابن عساکر
مقدام سے روایت کرتے ہیں کہ عقیل بن ابیطالب اور
ابوبکر میں سب وشتم تک نوبت پہونچی گو ابوبکر بھی نسب سے
خوب واقف تھے اور اچھی طرح برا کہہ سکتے تھے مگر
رسول اللہ کی قرابت کی وجہ سے اوسے برا کہنا گناہ
جانکر اوس سے روگردانی کرکے رسول اللہ کے پاس
اس امر کی شکایت کی رسول مقبول لوگوں
میں کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو تم میرے یار کو میری خاطر
کیلیئے کیوں نہیں چھوڑ دیتے ہو تم کو اوس سے کیا مناسبت
بخدا تم میں سے ہر ایک شخص کے دروازہ پر
اندھیرا ہے مگر ابوبکر کے دروازہ پر

ابی بکر فان علی بابه النور والله
لقد قلتم کذبت وقال ابو بکر
صدقت وامسکتم الاموال وجاد لی
بماله وخذلتمونی وواسانی واتبعنی
رواه ابن عساکر عن عبد الرحمن
بن ابی بکر الصدیق رض قال صلی رسول
الله صلوٰة الصبح ثم اقبل علی اصحابه
بوجهه وقال من اصبح منکم الیوم
صائما قال عمر یا رسول الله لم احدث
نفسی بالصوم البارحة فاصبحت
مفطرا فقال ابو بکر لکن حدثت
بها نفسی فقال هل منکم احد الیوم
عاد مریضا قال عمر یا رسول الله لم
نبرح فکیف نعود المریض فقال ابو
بکر بلغنی ان اخی عبد الرحمن
بن عوف شاک فجعلت طریقی علیه
لانظر کیف اصبح فقال هل منکم احد
اطعم الیوم مسکینا فقال عمر صلینا
یا رسول الله ثم لم نبرح فقال ابوبکر
دخلت المسجد فاذا بسائل فوجدت
کسرة من خبز الشعیر فی ید عبد الرحمن
فاخذتها فدفعتها الیه فقال ابشر
بالجنة ثم قال کلمة ارضی بها عمر زعم

نور ہے۔ خدا کی قسم ہے تم نے مجھے جھٹلایا
اور ابوبکر نے تصدیق کی تم نے اپنے مال روکے
اور مجھے مضائقہ رکھا ابوبکر نے اپنا مال مجھپر
فدا کیا تم نے مجھے رسوا کرنا چاہا اوسنے میری غمخواری
اور پیروی کی۔ امام بزار نے عبد الرحمن ابوبکر صدیق
کے بیٹے سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے
صبح کی نماز پڑہکر صحابہ کی طرف مونہہ کرکے
فرمایا تم میں سے آج کون روزہ دار ہے۔
حضرت عمر نے کہا ای رسول خدا میںنے آجکی رات روزہ کی
نیت نہیں کی تہی اس وجہ افطار کی حالت میں صبح
کی ابوبکر نے کہا میں روزے سے ہوں پہر آنحضرت نے
فرمایا کیا تم میں سے آج کسینے بیمار کی عیادت کی ہے
حضرت عمر بولے یا رسول اللہ ہم تو صبح سے
یہیں ہیں کسیکی بیمار پرسی کیونکر کرتے حضرت ابوبکر نے
کہا مجھے اپنے بھائی عبد الرحمن بن عوف کے بیمار
ہونیکی خبر پہونچی تہی تو میں اونکے گھر کیطرف سے ہوکر آیا
کہ دیکھوں اونسے صبح کس حال میں کی پہر آنحضرت نے فرمایا
کیا تم میں سے کسینے آج مسکین کو کہانا کہلایا ہے عمر نے کہا
ہم فجر کی نماز پڑہکر یہیں موجود ہیں حضرت ابوبکر بولے جب میں
مسجد میں آیا سو تو ایک فقیر دروازہ پر بیٹھا تہا جو کی روٹی کا ٹکڑا
عبد الرحمن کے ہاتھ میں دیکھا سو اوس سے لیکر سائل کو دیدیا آنحضرت نے
فرمایا تجھے جنت کی بشارت ہو پہر اپنے ایک ایسا کلمہ فرمایا جو حضرت
عمر کو بہت پیارا معلوم ہوا۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں نے

نه لم يرد خيرا قط الا سبقه اليه
ابو بكر رواه البزار عن
عبد الله بن مسعود قال كنت
في المسجد اصلي فدخل رسول
الله صلعم ومعه ابو بكر و عمر
فوجدني ادعو فقال سل تعطه
ثم قال من احب ان يقرء القرآن
غضا طريا فليقرأ بقراءة ابن ام عبد
فرجعت الى منزلي فاتاني ابو بكر
فبشرني ثم اتاني عمر فوجد ابا
بكر خارجا قد سبقه فقال انك
سباق بالخير رواه ابو يعلى الموصلي
عن ربيعة الاسلمي قال جرى
بيني وبين ابي بكر كلام فقال لي
كلمة كرهتها وندم فقال لي يا
ربيعة رد علي مثلها حتى تكون
قصاصا قلت لا افعل قال لتقولن
او لاستعدين عليك رسول الله صلعم
فقلت ما انا بفاعل فانطلق ابو بكر
وجاء اناس من اسلم فقالوا لي
رحم الله ابا بكر في اي شيء
يستعدي عليك وهو الذي قال لك
ما قال فقلت اتدرون من هذا هذا

جب کسی بھلائی کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکر ہی او سبقت
لیگئے۔ ابو یعلی الموصلی عبد اللہ بن مسعود سے روایت
کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ
معہ ابوبکر و عمر تشریف لائے آپنے مجھے دعا مانگتے ہوئے
پایا فرمایا مانگ تجھے ملیگا پھر فرمایا جو آسانی اور سیدھا
روی سے قرآن پڑھنا محبوب رکھے وہ ابن ام عبد
کی قراءت پڑھے میں تو اپنے گھر چلا آیا اتنے میں ابوبکر آئے اور
مجھے اسکی بشارت دی اسکے بعد حضرت عمر میرے پاس آئے تو
آئے کہ ابوبکر سبقت لیجا چکے تھے عمر نے فرمایا تم ای
ابوبکر نیکی میں بڑی سبقت کرنیوالے ہو امام احمد حسن سند
کی ساتھ ربیعہ اسلمی سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ میں اور ابوبکر
میں کوئی گفتگو ہوئی آپنے مجھے ایک ایسا کلمہ کہا جسکو میں
ناپسند جانتا تھا مگر کہتے ہی نہایت شرمندہ ہوئے
اور فرمانے لگے اے ربیعہ تو بھی اوس جیسا مجھے
کہہ لے تاکہ عوض ہو جاوے میں نے کہا میں تو کہونگا
فرمایا تو کہو ورنہ رسول اللہ کو تم پر غصہ
دلاؤں گا میں نے کہا کچھ بھی ہو میں تو کبھی نکہونگا
ابوبکر تو تشریف لے گئے اور قبیلہ اسلم کے
لوگ مجھ سے آکر کہنے لگے اللہ ابوبکر پر رحم کرے وہ
تیری شکایت رسول اللہ سے کس باب
میں کریں گے اونہوں ہی نے تو تجھے برا
کہا۔ میں نے اون سے کہا تم جانتے ہو یہ
کون شخص ہیں۔ یہ

هو ابو بكر الصديق هذا ثاني
اثنين وهذا ذو شيبة المسلمين اياكم
لا يلتفت فيراكم تنصروني عليه
فيغضب فيأتي رسول الله ص فيغضب
لغضبه فيغضب الله لغضبهما فيهلك
ربيعة وانطلق ابو بكر و تبعته
وحدي حتى اتى رسول الله ص فحدثه
الحديث كما كان فرفع اليّ راسه
فقال يا ربيعة مالك وللصديق فقلت
يا رسول الله كان كذا وكذا فقال لي
كلمة كرهتها فقال لي قل كما قلت
حتى يكون قصاصا فابيت فقال رسول
الله ص اجل لا ترد عليه ولكن قل
غفر الله لك يا ابا بكر فقلت
غفر الله لك يا ابا بكر رواه
الامام احمد بسند حسن في
مسنده عن ابن عباس قال قال رسول
الله ص ابو بكر صاحبي ومونسي
في الغار اسناده حسن رواه عبدالله
ابن احمد بن حنبل عن حذيفة
قال قال رسول الله ص ان في الجنة
طيرا امثال البخاتي قال ابو بكر
انها لناعمة يا رسول الله قال انعم

ابوبکر صدیق ہیں یہ غار میں دو میں سے دوسرے
ہیں یہ مسلمانوں کے بڑے بوڑہے ہیں۔ تم اون کے
دیکھنے سے بچو۔ اگر وہ تم کو اپنے اوپر میری
مدد کرتے دیکھیں اور غصہ میں آکر رسول اللہ
کے پاس جا پڑیں اور اونکے غصہ کیوجہ سے
رسول اللہ غصہ میں ہوں اور ان دونوں کے
غصہ کے سبب سے اللہ غصہ کرے تو ربیعہ
ہلاک ہو جاوے گا وہاں سے جب ابوبکر چلے تو میں اکیلا
اونکے پیچھے ہو لیا یہانتک کہ آپ رسول اللہ کے پاس
آئے اور واقعی بات جو تہی بیان کی آنحضرت نے میری
طرف سر اوٹہا کر فرمایا اے ربیعہ تیرے اور صدیق کی
کیا گفتگو ہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ باتوں باتوں
میں حضرت ابوبکر نے مجھے ایک ایسی بات کہی جو
مجھے بری لگی پھر ابوبکر نے فرمایا جیسا مینے
کہا ہے تو بھی کہہ تاکہ برابری ہو جاوے مینے انکار کیا
آنحضرت نے فرمایا ہاں کچھ جواب نہ دیجو بلکہ یوں کہو اے
ابوبکر اللہ تجکو بخشے مینے ایسا ہی کہا امام احمد حنبل
حسن سند کے ساتھ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ نے فرمایا ابوبکر غار میں میرے یار اور
رفیق تھے۔ بیہقی حذیفہ سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ نے فرمایا جنت میں پرندے بختی اونٹ
جیسے ہوں گے ابوبکر بولے یا رسول اللہ وہ تو
بڑے خوش حال ہونگے۔ فرمایا خوشحال زیادہ

اس حدیث سے غایت درجہ حضرت ابوبکر کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ اگر حضرت ابوبکر غصہ میں آکر کسی کو بری بات کہہ بیٹھیں تو وہ اوسکے جواب سے

منہا من یا کلہا واستمن یاکلہا رواہ البیہقی

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم عُرِجَ بی الی السماء فما مررت بسماء الا وجدت فیہا اسمی محمد رسول اللہ وابو بکر الصدیق خلفی رواہ ابو یعلی الموصلی ورد ایضا من حدیث ابن عباس وابن عمر وانس وابی سعید وابی الدرداء باسانید ضعیفۃ بعضہا یشد بعضا

عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر قال لما نزلت ولو انا کتبنا علیہم ان اقتلوا انفسکم قال ابو بکر یا رسول اللہ واللہ لو امرتنی ان اقتل نفسی لفعلت قال صدقت

عن ابن عباس قال دخل رسول اللہ صلعم غدیرا فقال یسبح کل رجل الی صاحبہ قال فسبح کل رجل منہم الی صاحبہ حتی بقی رسول اللہ صلعم وابو بکر فسبح رسول اللہ صلعم الی ابی بکر حتی اعتنقہ وقال لو کنت متخذا خلیلا حتی القی اللہ لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکنہ صاحبی رواہ الطبرانی

عن سلیمان بن یسار قال قال

وہ لوگ سہوں گے جو اوہنیں کہا ئینگے اور تو ہیں سے ہے جو اونہیں کہا ئینگے۔ ابو یعلی موصلی ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب (جبرئیل) مجھے آسمان پر لے چڑھے تو جس آسمان پر میں گیا اوسمیں اپنا نام محمد رسول اللہ اور اپنے پیچھے ابو بکر صدیق لکھا ہوا پایا یہی حدیث ابن عباس ابن عمر انس ابو سعید ابو الدرداء سے ضعیف سندوں سے مروی ہے کہ بعض کی بعض معین وموید ہے۔ عامر بن عبد اللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ جب یہ آیت ولو انا کتبنا علیہم الخ نازل ہوئی تو ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ مجھے حکم فرمائیں کہ اپنی جان مار ڈالوں تو میں مار ڈالوں آپنے فرمایا تم سچ کہتے ہو۔ طبرانی میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ایک حوض پر آئے اور فرمایا ہر آدمی اپنے یار کے ساتھ پیرے چنانچہ ہر شخص اپنے دوست کے ساتھ نہانے لگا حتے کہ رسول اللہ اور ابو بکر باقی رہ گئے سو آپ اور ابو بکر دونو ملکر نہائے اور آپنے اونکا معانقہ کرکے فرمایا اگر میں مرتے تک کسیکو دوست بناتا تو ابو بکر کو دوست بناتا لیکن وہ میرے مصاحب ہیں ابن عساکر سلیمان بن یسار سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

منہا جب الدنیا و الاخرۃ و ہذہ علامۃ شریفۃ بکسب واعمال یحصل بہا من یشاء و مثل سید المرسلین و معنی لو کنت متخذا خلیلا الخ انہ امتلاء ۶۸ قلبہ صلی اللہ علیہ وسلم بمحبۃ اللہ فلم یسع لغیرہ ولکن خلۃ الاسلام و معناہ من الخصائص ابو بکر افضل ... و فہم ... رفضیل

لا نشرکہ مشبع و یتبعنا فیہا فلیس علی حبلہ مفقص بحقہ ان خلانہ بعض المفعول الصدیق الخلیل خلیلا خلیلا فوقکہ

رسول الله ﷺ خصال المرء ثلاث مائة وستون خصلة اذا اراد الله بعبد خيرا جعل فيه خصلة منها يدخل بها الجنة قال ابو بكر يا رسول الله اليّ شيئ منها قال نعم جمعا من كل رواه ابن عساكر عن مُجَمِّع بن يعقوب الانصاري عن ابيه قال انه كانت حلقة رسول الله ﷺ تشتبك حتى تصير كالاسوره وان مجلس ابي بكر منها الفارغ ما يطمع فيه احد من الناس فاذا جاء ابو بكر جلس ذلك المجلس واقبل عليه النبي ﷺ بوجهه والقى عليه حديثه وسمع الناس رواه ابن عساكر

عن عبد الله بن عمر قال كنت عند النبي ﷺ فاقبل ابو بكر وعمر فقال الحمد لله الذي ايدني بكما رواه البزار والحاكم عن ابي اروى الدوسي والطبراني في الاوسط عن البراء بن عازب رض

عن عبد الرحمن بن غنم ان رسول الله قال لابي بكر وعمر لو اجتمعتما في مشورة ما خالفتكما رواه احمد والطبراني

آدمی کی عمدہ خصلتیں تین سو ساٹھ ہیں اللہ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے ہے تو خصائل مذکورہ میں سے کوئی خصلت اوس میں رکھدیتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ جنت میں جاتا ہے۔ .... ابو بکر نے کہا اے رسول اللہ اون میں سے مجھ میں بھی کوئی خصلت ہے فرمایا ہاں تجھ میں سب ہیں مجمع بن یعقوب انصاری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کی مجلس میں لوگ آپس میں ایسا ملکر جوڑ کر حلقہ باندہتے تھے کہ وہ کنگن جیسا ہو جاتا تھا اور ابو بکر کی بیٹھنے کی جگہ اوس حلقہ میں خالی ہی لوگوں میں سے کوئی اوس جگہ بیٹھنے کا لالچ نکرتا تھا پس جب ابو بکر آتے تو اوس جگہ بیٹھتے اور نبی صلعم اونکی طرف متوجہ ہوکر باتیں کرتے اور سب لوگ سنتے اسکو ابن عساکر روایت کرتے ہیں

ابن عمر (بزار، حاکم) ابو اروی دوسی اور طبرانی اوسط میں براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت کے پاس تھا اتنے میں ابو بکر و عمر آئے آپنے فرمایا سب تعریف اوس اللہ کو ہے جسنے تم دونوں سے میری مدد کی امام احمد عبد الرحمن بن غنم اور طبرانی براء بن عازب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت نے ابو بکر و عمر سے فرمایا اگر تم دونوں کسی مشورے میں جمع ہو تو میں تمہارا خلاف نکروں

عن البراء بن عازب عن علی رض قال قال
رسول الله صلعم رحم الله ابا بکر زوجنی
ابنته وحملنی الی دار الہجرۃ و
اعتق بلالاً رحم الله عمر یقول
الحق وان کان من ابویه اظهر
الحق وماله من صدیق رحم الله
عثمان یستحییه الملائکة رحم الله
علیا اللهم ادر الحق معه حیث دار
رواه ابن عساکر عن ابن ابی حازم قال جاء
رجل الی علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رض
فقال ماکان منزلة ابی بکر وعمر
قال کمنزلتهما منه الساعة عن ابن
مسعود قال حب ابی بکر وعمر
ومعرفتهما من السنة رواهما ابن
عساکر عن انس مرفوعا قال انی
لارجو لامتی فی حبهم لابی بکر وعمر
ما ارجو لهم فی قول لا اله الا الله
رواه ابن عساکر عن ابن
عباس فی قوله تعالی فانزل الله
سکینته علیه قال علی ابی بکر
ان النبی صلعم لم تزل السکینة علیه
رواه ابن ابی حاتم عن ابن مسعود
ان ابا بکر اشتری بلالا من امیة

ابن عساکر حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
نے فرمایا اللہ ابوبکر پر رحمت کرے اونہوں نے اپنی بیٹی
مجھے بیاہ دی اور ہجرت کی گھر مجھے لے آئے بلال کو
آزاد کیا۔ اللہ عمر پر رحمت کرے وہ حق بات کہتا ہے
اگرچہ اوسکے ماباپ ہی ہوں اوسنے ایسے وقت
حق کو ظاہر کیا کہ اوسکا کوئی دوست نہ تہا اللہ عثمان
پر رحم کرے کہ اوس سے فرشتے تک حیا کرتے ہیں
اللہ علی پر رحم کرے یا اللہ حق اوسکے ساتہ رہے
جہاں کہیں ہو ابن عساکر ابن حازم سے روایت
کرتے ہیں کہ ایک شخص زین العابدین حضرت
علی کے پوتے کے پاس آیا اور کہا ابوبکر وعمر کا رسول اللہ
کے نزدیک کیا مرتبہ ہے فرمایا جیسے نزدیکی اون دونوں کو
موت کے بعد حاصل ہوئی ایسا ہی موت سے پہلے تہی
ابن عساکر ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ اونہوں
نے کہا ابوبکر وعمر کی محبت اون دونوں کی معرفت
سنت سے ہے۔ ابن عساکر انس سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھے اپنی امت
سے ابوبکر وعمر کی محبت کرنے میں وہ امید ہے جو
قول لا اله الا الله میں ہیں اون سے امید کرتا ہوں
ابن ابی حاتم ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالی
قول فانزل الله سکینته میں کہتے ہیں کہ سکینہ ابوبکر پر نازل ہوئے
کیونکہ نبی صلعم پر تو ہمیشہ اطمینان وسکینہ تہی ابن ابی حاتم
ابن مسعود سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر نے بلال کو امیہ

بن خلف وابی بن خلف ببردة
وعشرة اواق فاعتقه لله فانزل
الله والليل اذا الى قوله ان سعيكم
لشتى سعى ابى بكر وامية
وابى رواه ابن ابى حاتم عن
عامر بن عبد الله بن الزبير قال
كان ابو بكر يعتق على الاسلام
بمكة فكان يعتق عجائز ونساءً اذا
اسلمن فقال له ابوه اى بُنىّ اراك
تُعتق اناسا ضعافا فلو انك
تُعتق رجلا جلدا رجالا جلدا يقومون
معك ويمنعونك ويدفعون
عنك قال اى ابتِ انما اريد ما
عند الله قال فحدثنى بعض اهل
بيتى ان هذه الآية نزلت فيه
فاما من اعطى واتقى وصدق
بالحسنى الى اخرها رواه ابن
جرير عن عروة ان ابا بكر
اعتق سبعة كلهم يعذب فى
الله وفيه نزلت وسيجنبها الاتقى
الى آخر السورة رواه الطبرانى وابن
ابى حاتم عن عبد الله بن الزبير
قال نزلت هذه الآية وما لاحد عنده

بن خلف اور ابی بن خلف سے (غلام دینے کے علاوہ)
عوض میں ایک چادر اور چار سو درہم خرید کر کے اللہ کے واسطے
آزاد کر دیا اوسپر اللہ تعالیٰ آپ کے حق میں یہ آیت
نازل فرمائی۔ واللیل اذا یغشی سے ان سعیکم لشتی تک
یعنے ابوبکر اور امیہ اور ابی کی کوشش مختلف
ہے ابن جریر عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت
کرتے ہیں کہ ابوبکر مکہ میں مسلمان ہو کر لوگوں کو آزاد کرتے
تھے اکثر بوڑھے عورتیں ضعیف بیچارے جب مسلمان
ہو جاتے تو اونہیں آزاد کر دیتے۔ ایکدن اونکے
والد نے کہا اے بیٹے میں تجھے ایسے لوگوں کو
آزاد کرتے دیکھتا ہوں جو ضعیف ہیں اگر تو چالاک
قوی آدمیوں کو خرید کر آزاد کرے تو وہ تیری
مدد کے لئے کھڑے ہو جاویں۔ تجھسے ایذا دور
کریں کہا ای باپ جو اللہ کے نزدیک محبوب ہے
میں اوسی کو چاہتا ہوں۔ (راوی کہتا ہے) مجھے
میرے بعض اہلبیت نے حدیث کی کہ یہ آیت فاما
من اعطے واتقی وصدق بالحسنے الخ ابوبکر کے حق میں
نازل ہوئی ہے طبرانی و ابن ابی حاتم عروہ
سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر نے ایسے
سات آدمیوں کو آزاد کیا جو سب کے سب
دین الٰہی میں تکلیف دئے جاتے تھے اور آیہ
وسیجنبہا الاتقی الے آخرہ آپکے حق میں اوتری بزار
عبد اللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ آیہ ما لاحد عنده

من نعمة قوله	تجزی	الا في ابی السوء	من شانه اطہ	ان بغاة الی	وحکا قوم	الجماعة	مسئلفة	المہارنیہا	فلیا اہمن	وقد ان النکی

من نعمة تجزی الی آخر السورة
فی ابی بکر الصدیق رواہ البزار
عن عائشة ان ابا بکر لم یکن
یحنث فی یمین حتی انزل اللہ کفارۃ
الیمین رواہ البخاری عن امیۃ
بن صفوان وکانت لہ صحبۃ قال
قال علی بن ابی طالب والذی
جاء بالصدق وصدق بہ ابوبکر
الصدیق رواہ البزار وابن عساکر
عن ابن عباس فی قولہ وا
شاورھم فی الامر قال نزلت فی
ابی بکر وعمر رواہ الحاکم
فی مستدرکہ عن ابی شوارب
قال نزلت ولمن خاف مقام ربہ
جنتان فی ابی بکر
رضی اللہ عنہ رواہ ابن
ابی حاتم عن ابن
عمر وابن عباس فی
قولہ وصالح المومنین
قال نزلت فی ابی بکر وعمر
رواہ الطبرانی فی الاوسط
عن مجاھد قال لما نزلت
ان اللہ وملائکتہ

من نعمۃ تجزی آخر سورت تک ابوبکر صدیق کی
باب میں اوتری۔ بخاری میں حضرت عائشہ
سے مروی ہے کہ جبتک خدا تعالیٰ نے قسم کے
کفارہ کی آیت نہ اوتاری ابوبکر اپنی قسم کو توڑ
بزار اور ابن عساکر امیہ بن صفوان
سے نقل کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب نے
فرمایا کہ آیۂ والذی جاء بالصدق
وصدق بہ میں ابوبکر مراد ہیں اور امیہ کی
حاکم اپنی مستدرک میں ابن عباس سے
اللہ تعالیٰ کے قول وشاورھم فی الامر
میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت ابوبکر وعمر کے
باب میں اوتری ہے۔ ابن ابی حاتم
ابوشوارب سے نقل کرتے ہیں کہ ولمن
خاف مقام ربہ جنتین خاص ابوبکر کی
شان میں نازل ہوئی۔ طبرانی اوسط میں
ابن عمر اور ابن عباس سے روایت کرتے
ہیں کہ آیہ وصالح المومنین ابوبکر
وعمر کے حق میں اوتری ہے۔
عبد .... ابن حمید اپنی تفسیر
میں مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ جب آیہ
ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی
نے نزول اجلال فرمایا تو حضرت
صدیق اکبر نے فرمایا۔

يصلون على النبي قال ابو بكر
يا رسول الله ما انزل الله عليك
خيرا الا اشركنا فيه فنزلت هذه الآية
هو الذي يصلي عليكم و
ملائكته رواه عبد ابن حميد
في تفسيره عن علي بن الحسين
ان هذه الآية نزلت في ابي
بكر وعمر ونزعنا ما في صدورهم
من غل اخوانا على سرر متقابلين
رواه ابن عساكر عن ابن
عباس قال نزلت في ابي بكر
الصديق ووصينا الانسان بوالديه
احسانا الى قوله وعد الصدق الذي
كانوا يوعدون رواه ابن عساكر
عن سفيان بن عيينة قال عاتب
الله المسلمين كلهم في رسول الله
الا ابا بكر وحده فانه خرج
من المعاتبة ثم قرأ الا تنصروه فقد نصره
الله اذ اخرجه الذين كفروا ثاني اثنين
اذهما في الغار رواه ابن عساكر
فصل في انه افضل الصحابة وخيرهم
اجمع اهل السنة على ان افضل
الناس بعد النبي ابو بكر ثم

اى رسول اللہ حق سبحانہ نے جو بھلائی آپ پر
اوتاری اوس میں ہمیں ضرور شریک کیا مگر
اس آیت میں ہمارا کچھ بھی ذکر نہیں پس
اوسوقت یہ آیت اوتری ہو الذی یصلی علیکم
و ملائکتہ ابن عساکر زین العابدین سے نقل
کرتے ہیں کہ آیہ ونزعنا ما فی صدورہم
من غل اخوانا علی سرر متقبلین ابو بکر کے
حق میں اوتری ہے - ابن عساکر ابن عباس
سے روایت کرتے ہیں کہ آیۂ ووصینا الانسان
بوالدیہ احسانا سے وعد الصدق الذی
کانوا یوعدون تک ابو بکر کے حق میں نازل
ہوئی ہے - ابن عساکر سفیان بن عیینہ
سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے بارے
میں تمام مسلمانوں کو جناب باری نے
عتاب کیا مگر صرف ابو بکر کو کہ وہ اس
عتاب سے خارج ہے - پھر راوی نے
استشہاد کے لئے یہ آیت پڑھی الا تنصروہ فقد
نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین
اذ ہما فی الغار -

فصل

اس باب میں کہ حضرت ابو بکرؓ تمام صحابہ سے بہتر
اور افضل ہیں - اہل سنت کا اجماع ہوچکا ہے
کہ نبی صلعم کے بعد افضل بشر ابو بکر ہیں

عمر ثم عثمان ثم علی ثم سائر
العشرة ثم باقی اهل بدر ثم
باقی اهل احد ثم باقی اهل البیعة
ثم باقی الصحابة هکذا حکی الاجماع
علیه ابو منصور البغدادی روی البخاری
عن ابن عمر قال کنا نخیر بین الناس فی
زمان رسول الله صلعم فنخیر ابابکر
ثم عمر ثم عثمان زاد الطبرانی
فی الکبیر فیعلم بذلک النبی صلعم ولا
ینکره عن ابن عمر قال کنا
وفینا رسول الله صلعم نفضل ابابکر
وعمر وعثمان وعلیا رواه ابن عساکر
عن ابی هریرة قال کنا معاشر
اصحاب رسول الله صلعم ونحن
متوافرون نقول افضل هذه الامة
بعد نبیها ابو بکر ثم عمر
ثم عثمان ثم نسکت رواه ابن
عساکر عن علی رض قال خیر
هذه الامة بعد نبیها ابو بکر
فمن قال غیرها فهو مفتر علیه ما
علی المفتری رواه احمد وغیره
عن ابی یعلی قال قال علی
لا یفضلنی احد علی ابی بکر الا جلدته

پھر عمر پھر عثمان پھر علی پھر تمام عشرہ مبشرہ پھر باقی
اہل بدر پھر باقی اہل احد پھر باقی اہل بیعت پھر
باقی صحابہ اسیطرح منصور بغدادی نے اسپر اجماع نقل
کیا ہے۔ بخاری ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ
ہم رسول اللہ کے زمانہ میں تمام لوگوں
میں ایک کو دوسرے پر بزرگی دیتے تو اول ابو بکر کو چنا کیا
کرتے پھر عمر پھر عثمان کو طبرانی نے کبیر میں یہ لفظ زائد
کئے ہیں کہ نبی صلعم اسکو جانتے اور انکار نکرتے تھے
ابن عساکر ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ابو بکر
و عمر و عثمان و علی کو اس ترتیب سے اوروں پر فضیلت دیتے
تھے حالانکہ رسول اللہ صلعم میں موجود تھے ابن عساکر
ابوہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول اللہ
کے گروہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت
میں سب سے افضل ابو بکر کو کہتے تھے پھر عمر پھر
عثمان کو پھر ہم خاموش ہو رہتے۔ حالانکہ ہم
بہت بڑی جماعت تھی احمد وغیرہ حضرت علی سے
روایت کرتے ہیں کہ اس امت کے بہتر شخص
نبی صلعم کے بعد ابو بکر ہیں جو انکے غیر کی بزرگی کا
قائل ہو اور افضل امت غیر کو جانے وہ مفتری ہے
اور جو سزا مفتری کی ہے پھر اوسیکا وہ مستحق ہوگا
احمد ابو یعلی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی نے
فرمایا کہ مجھے ابو بکر پر جو کوئے بزرگی دے گا
اوسی مفتری جیسے حد لگاؤں گا۔

هذا المفترى رواه احمد عن
ابي الدرداء ان رسول الله ﷺ
قال ماطلعت الشمس ولا غربت
على احد افضل من ابي بكر
الا ان يكون نبيا رواه
ابو نعيم وابن حميد في مسنده
وفي لفظ على احد بعد النبيين
والمرسلين افضل من ابي بكر
وقد ورد ايضا من حديث جابر
ولفظه ماطلعت الشمس على احد
منكم افضل منه رواه الطبراني
وغيره عن سلمة بن الاكوع قال
قال رسول الله ﷺ ابو بكر الصديق
خير الناس الا ان يكون
نبي رواه الطبراني عن
سعد بن زرارة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان روح
القدس جبرئيل اخبرني ان خير
امتك بعدك ابو بكر رواه
الطبراني في الاوسط عن ابي جحيفة
قال دخلت على علي رض في بيته
فقلت يا خير الناس بعد رسول
الله ﷺ فقال مهلا يا ابا جحيفة الا

ابو نعیم ابو درداء سے نقل کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی
کے بعد ابوبکر سے زائد کوئی ایسا بزرگ اور افضل
شخص نہیں ہے جس پر سورج نکلا اور ڈوبا ہو
ابن حمید نے اپنی مسند میں یہ بھی حدیث بیان کی ہے
مگر یہ لفظ زائد ہیں کہ نبیوں اور پیغمبروں
کے بعد ابوبکر سے افضل کوئی ایسا نہیں الخ
یہی روایت طبرانی وغیرہ میں حدیث جابر
سے مروی ہے اوس کے لفظ یہ ہیں۔ کہ
ابوبکر سے افضل تم میں کوئی ایسا شخص
نہیں جس پر سورج چمکا ہو۔
طبرانی سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ نے فرمایا ابوبکر صدیق
تمام لوگوں سے بہتر ہیں۔ مگر یہ کہ کوئی نبی ہو
طبرانی اوسط میں سعد بن زرارہ سے
نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا پاک روح
جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ آپ کے بعد
آپکی تمام امت میں بہترین شخص ابوبکر ہیں۔
دار قطنی میں ابو جحیفہ سے روایت ہے
کہ حضرت علی کے گھر میں۔ میں نے
جاکر کہا۔ اے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے بعد بہترین شخص
آپ نے فرمایا ٹھیرا اے ابو جحیفہ

اخبرك بخير الناس بعد رسول الله صلعم ابو بكر و عمر ويحك يا ابا جحيفة لا يجتمع بغضي وحب ابي بكر و عمر في قلب مومن رواه الدار قطني واخرج ايضا ان ابا جحيفة كان يرى ان عليا افضل الامة فسمع اقواما يخالفونه فحزن حزنا شديدا فقال له علي رض بعد ان اخذ بيده وادخله بيته ما احزنك يا ابا جحيفة فذكر له الخبر فقال الا اخبرك بخير الامة خيرها ابو بكر ثم عمر قال ابو جحيفة فاعطيت الله عهدا ان لا اكتم هذا الحديث بعد ان شافهني به علي ما بقيت عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة اي اصحاب رسول الله صلعم كان احب الى رسول الله صلعم قالت ابو بكر قلت ثم من قالت ثم عمر قلت ثم من قالت ثم ابو عبيدة بن الجراح قال قلت ثم من قال فسكتت رواه الترمذي والنسائي والحاكم وصححه

رسول اللہ کے بعد بہترین شخص کی میں تجھے خبر سناؤں۔ وہ ابو بکر اور عمر ہیں اے ابو جحیفہ تجھے خرابی ہو میرا بغض ابو بکر و عمر کی محبت مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ نیز دار قطنی میں روایت ہے کہ ابو جحیفہ حضرت علی کے افضل امت ہونیکا معتقد تہا جب اُسنے اپنے اعتقاد کی مخالف لوگونکے اقوال سنے تو سخت غمگیں ہوا سو حضرت علی اوسکا ہاتہ پکڑکر اپنے گہر لے آئے اور کہا ای ابو جحیفہ تجھے کس چیز نے ایسا غمناک کیا اوسنے آپسے سارا قصہ بیان کیا فرمایا کیا میں تجھے بہترین آدمی کی خبر دوں اے ابو جحیفہ پہر یہ حدیث بیان کی کہ بہترین اس امت کے ابو بکر ہیں پہر عمر۔ ابو جحیفہ کہتے ہیں اسکے بعد کہ حضرت علی نے بالمشافہ یہ حدیث مجھہ سے بیان کی۔ میں نے خدا سے عہد کیا کہ مرتے تک کبھی اس حدیث کو نہ چھپاؤں گا۔ ترمذی اور نسائی اور حاکم نے عبد اللہ بن شقیق سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا۔ رسول اللہ کو سب سے پیارا کون شخص تہا فرمایا ابو بکر۔ میں نے کہا پہر کون۔ فرمایا عمر میں نے کہا پہر کون۔ فرمایا ابو عبیدہ بن جراح۔ میں نے کہا پہر کون۔ تو وہ

حسب سور ہیں طبرانی اوسط میں

عن عمار بن یاسر قال من فضل علی
ابی بکر وعمر احدا من اصحاب
رسول الله صلعم فقد ازری علی
المهاجرین والانصار رواه الطبرانی
فی الاوسط عن سمرة قال قال رسول الله
امرت ان أوّل الرویا ابا بکر
رواه ابن عساکر ۔ عن یعقوب
بن عتبة عن شیخ من الانصار قال
کان جبیر بن مطعم من انسب
قریش لقریش وللعرب قاطبة
وکان یقول انما اخذت
النسب من ابی بکر الصدیق
مع ذلک غایة فی علم تعبیر الرویا
وقد کان یعبر الرویا فی زمن النبی
وقد قال محمد بن سیرین
وهو المقدم فی هذا العلم
بالاتفاق کان ابو بکر
اعبر هذه الامة بعد
النبی صلعم وکان مع ذلک
اشد الصحابة رأیا و
اکملهم عقلا عن
عبد الله بن عمرو بن العاص
قال سمعت رسول الله صلعم

عمار بن یاسر سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے ابوبکر
و عمر پر اصحاب رسول اللہ صلعم میں سے کسی اور
کو بزرگی دی اوس نے مہاجرین و انصار
پر عیب لگایا۔
ابن عساکر سمرہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ
نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ ابوبکر کے سامنے خوابوں کی
تعبیر بیان کروں یعقوب بن عتبہ انصار کے ایک
شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ جبیر بن
مطعم سب سے زیادہ عرب اور قریش کے نسب سے
واقف تھے وہ کہتے تھے۔ میں نے ابوبکر
سے نسب حاصل کیا ہے۔ پس ابوبکر انساب عرب [illegible]
تھے اور ابوبکر معہ اس فضیلت کے خوابوں
کی تعبیر کے علم میں غایت درجہ عالم تھے
آپ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
خوابوں کی تعبیریں بتاتے تھے۔ محمد بن سیرین
کہتے ہیں کہ وہ بالاتفاق اس علم میں مقدم
تھے اور نبی کے بعد تمام اس امت
سے تعبیر میں افضل تھے اور معہ اسکے
تمام صحابہ سے راے میں اشد
عقل میں کامل تھے۔
ابن عساکر عبد اللہ بن عمرو بن عاص
سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا

يقول اتانى جبرئيل فقال ان الله
امرك ان تستشير ابا بكر
رواه ابن عساكر عن معاذ بن
جبل ان النبى صلعم لما اراد ان
يسرح معاذا الى اليمن استشار
ناسا من اصحابه فيهم ابو بكر
وعمر وعثمان وعلى وطلحة والزبير
واسيد بن حضير فتكلم القوم
كل انسان برايه فقال ماترى
يامعاذ فقلت ارى ماقال ابو بكر
فقال النبى صلعم ان الله يكره
فى السماء ان يخطئ ابو بكر
فى الارض رواه الطبرانى
وابو نعيم وغيرهما عن
سهل بن سعد الساعدى قال
قال رسول الله صلعم ان الله يكره
ان يخطئ ابو بكر رواه الطبرانى
فى الاوسط ورجاله ثقات قال
النووى فى تهذيبه الصديق
احد الصحابة الذين حفظوا القران
كله فصل فى انفاقه ماله على
رسول الله صلعم وانه اجود الصحابة
قال تعالى وسيجنبها الاتقى الذى

کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا حق سبحانہ نے
آپکو ابوبکر سے مشورہ لینے کا حکم فرمایا ہے۔ طبرانی
اور ابونعیم وغیرہ نے معاذ بن جبل سے روایت
کی ہے کہ جب رسول اللہ نے معاذ کو یمن کی
طرف امیر بنا کر بھیجنے کا ارادہ کیا تو آپ نے
اصحاب میں سے لوگوں سے مشورہ لیا اونمیں ابوبکر
وعمر وعثمان وعلی وطلحہ و زبیر و اسید
بن حضیر بھی تھے۔ پس قوم میں سے ایک آدمی
نے اپنی رائے بیان کی رسول خدا نے فرمایا
اے معاذ تم کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا جو ابوبکر فرماتے
ہیں وہی میں بھی کہتا ہوں۔ پس نبی صاحب نے
فرمایا اللہ آسمان میں اس بات کو مکروہ جانتا ہے
کہ ابوبکر زمین میں خطا کریں۔ طبرانی اوسط
میں فرماتے ہیں کہ سہل بن سعد الساعدی نے
کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالی ابوبکر کا خاطی
ہونا مکروہ جانتا ہے۔ اس حدیث کے کل
راوی ثقہ ہیں۔ نووی تہذیب میں کہتے ہیں
کہ صدیق اون تمام اصحاب میں سے ایک
صحابی ہیں جنہوں نے کل قرآن حفظ یاد کیا تھا

فصل

(حضرت ابوبکر کے رسول اللہ پر مال خرچ کرنے میں)

آپ تمام صحابہ سے زیادہ سخی تھے اللہ تعالی نے آپکی
شان میں فرمایا وسیجنبها الاتقى الذى

یعنی مالہ یتزکی الی اخر اسی لئہ

قال ابن الجوزی اجمعوا علے انہا
نزلت فی ابی بکر الصدیق عن
ابی هریرة قال قال رسول اللہ م
ما نفعنی مال احد ما نفعنی مال
ابی بکر فبکی ابو بکر و
قال وهل انا ومالی الا لک یا
رسول اللہ رواہ احمد و ابو
یعلی عن علی واخرجه الخطیب
عن سعید بن المسیب مرسلا
وزاد وکان رسول اللہ م یقضی
فی مال ابی بکر کما یقضی فی مال
نفسه عن عایشة وعروة بن
الزبیر ان ابا بکر اسلم
وله اربعون الف دینار
وانفقها علی رسول اللہ م رواہ
ابن عساکر عن عائشة ان
ابا بکر اعتق سبعة کلهم
یعذب فی اللہ رواہ ابن عساکر
عن ابن عمر قال اسلم ابو بکر
وفی منزله اربعون الف درهم
فخرج الی المدینة فی الهجرة وماله
غیر خمسة آلاف کل ذلک

یوتی مالہ یتزکی یہانتک سورت تک

ابن جوزی کہتے ہیں لوگوں کا اسبات پر اتفاق ہو چکا کہ آیۃ ابوبکر
کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ امام احمد
اور ابو یعلی حضرت ابو ہریرہ سے نقل
کرتے ہیں کہ جس قدر ابو بکر کے مال نے
مجھے نفع دیا ہے ایسا کسیکے مال نے نہیں دیا
ابو بکر روئے۔ اور کہا۔ میں اور میرا
مال سب آپ ہی کے لئے ہے یا رسول اللہ
خطیب سعید بن المسیب سے یہی
روایت بیان کرتے مگر مرسلا اور یہ
لفظ زائد ہیں کہ رسول اللہ ابو بکر کے
مال میں ایسا تصرف کرتے تھے جیسا
کوئی اپنے مال میں کرتا ہے۔ ابن عساکر
اور عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابو بکر اسلام
لائے تو انکے پاس چالیس ہزار دینار تھے جس سب کو
رسول اللہ کی مد میں خرچ کر دیا ابن عساکر عائشہ سے
روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر نے سات ایسے غلاموں کو
خرید کر آزاد کیا جو اللہ کے دین میں عذاب دئے جاتے
تھے ابو سعید ابن الاعرابی ابن عمر سے روایت
کرتے ہیں کہ جس دن ابو بکر اسلام لائے آپکے
گھر میں چالیس ہزار درہم تھے سو جب مدینہ ہجرت
کر کے گئے تو سوائے پانچ ہزار کے اور کچھ
نہیں رہا تھا سارا مال آپ نے

فائدہ مرسل اخرج الترمذی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لاحد عندنا يد الا وقد كافيناه الا ابابكر فان له عندنا يدا يكافئه الله بها يوم القيامة وما نفعني مال احد قط ما نفعني مال ابي بكر

ينفق في الرقاب والعون على
الاسلام رواه ابو سعيد بن الاعرابي
عن الحسن البصري ان ابابكر
اتى النبي صلى الله عليه وسلم بصدقته فاخفاها
فقال يا رسول الله هذه
صدقتي ولله عندي معاد فاتاه
عمر بصدقته فاظهرها فقال يا رسول
الله هذه صدقتي ولي عند الله
معاد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينكما
وما بين صدقتكما كما بين كلمتيكما
رواه ابو نعيم اسناده جيد لكنه
مرسل عن ابي بكر الصديق
قال جئت بابي قحافة الى النبي صلى الله عليه وسلم
قال هلا تركت الشيخ حتى
آتيه قال بل هو احق ان
ياتيك قال انا نحفظه لايادي
ابنه عندنا رواه البزار عن ابن
عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما احد عندي اعظم يدا من ابي
بكر واساني بنفسه وماله
وانكحني ابنته رواه ابن عساكر

فصل في شجاعته وانه اشجع
الصحابة عن علي رض انه قال من

غلاموں کو آزاد کرنے اور اسلام کی مدد کرنے میں خرچ
کر دیا۔ ابونعیم حسن بصری سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر نبی
صلعم کے پاس اپنا صدقہ لائے اور اوسے پوشیدہ
کر کے فرمایا اے رسول خدا یہ میرا صدقہ ہے اور
اسکی میرے پاس ودیعت تھی۔ اتنے میں عمر بھی
اپنا صدقہ لائے اور ظاہر کر کے کہنے لگے ای رسول خدا یہ میرا صدقہ
ہے اور میرے اللہ کے پاس ودیعت ہے۔ نبی
صاحب نے فرمایا تم میں۔ تم دونوں کے صدقہ میں
(بزرگی کی روسے) وہ فرق ہے جیسا تم دونوں کی
باتوں میں۔ اس حدیث کی اسناد تو جید ہے لیکن ہے
مرسل بزار حضرت ابوبکر سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابو قحافہ
کو حضرت کے پاس لایا فرمایا تو نے شیخ کو چھوڑا ہوتا کہ
میں خود اوسکے پاس آتا ابوبکر نے کہا وہ
آپکے پاس آنیکا زیادہ مستحق ہے فرمایا ہم کو انکا
حفظ رتبہ چاہیے کیونکہ انکے فرزند کے احسانات
ہم پر بہت ہیں۔ ابن عساکر ابن عباس سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میرے نزدیک
ابوبکر سے احسان کرنے میں کوئی اعظم تر نہیں
ہے اوسنے اپنی مال او جان سے میری غمخواری کی اپنی
بیٹی مجھے بیاہ دی۔ **فصل** حضرت ابوبکر کی شجاعت میں
آپ تمام صحابہ سے زائد بہادر تھے۔
بزار صحیح سند کے ساتھ حضرت علی سے روایت کرتے
ہیں کہ ایکدن علی نے لوگوں سے فرمایا۔

فائدہ: احسان ... ہر ایک کا ہم نے بدلہ دیا ... احسانوں کا عوض ... بدل اور جزا نقصان ... خدا تعالیٰ آخرت میں دیگا ... اس کی ...

اشجع الناس قالوا انت قال اما
انی ما بارزت احداً الا انتصفت
منه ولکن اخبرونی
باشجع قالوا لا نعلم فمن قال
ابوبکر انه لما کان
یوم بدر جعلنا لرسول الله
عریشا فقلنا من یکون مع رسول
الله ص لئلا یهوی الیه احد من
المشرکین فوالله ما دنی منا احد
الا ابوبکر شاهرًا بالسیف
علی راس رسول الله ص لا یهوی
علیه احد الا اهوی الیه فهو
اشجع الناس قال علی و لقد
رأیت رسول الله ص واخذته
قریش وهذا یجأه وهذا یتلتله
وهم یقولون انت الذی جعلت
الالهة الهًا واحدا قال فوالله
ما دنی منا احد الا ابوبکر
یضرب هذا ویجأ هذا ویتلتل
هذا وهو یقول ویلکم اتقتلون
رجلا ان یقول ربی الله ثم رفع علی بردة
کانت علیه فبکی حتی اخضلت
لحیته ثم قال انشدکم الله

تمام لوگوں سے بہادر زیادہ کون ہے اونہوں
نے کہا آپ فرمایا میں جس سے لڑا اوس سے
برابر رہا لیکن سب لوگوں میں جو زیادہ بہادر ہے
اوسکی خبر دو۔ لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے وہ
کون ہے فرمایا ابوبکر جب بدر کا دن ہوا تو ہم نے
حضرت کیلئے سائبان بنایا اور کہا کوئی ایسا شخص
رسول اللہ کے پاس کھڑا ہو جو مشرکین میں سے
کسیکو آپ پر جھکنے نہ دے سو قسم خدا کی ابوبکر کے سوا
ہم میں سے اور کوئی اونکے نزدیک نہ ہوا آپ تلوار
ننگی کیے ہوئے کھڑے رہے کوئی بکر حضرت پر نہ جھکتا تھا مگر ابوبکر
اوسے قتل کرتے تھے پس ابوبکر سب سے بہادر تھے۔
حضرت علی کہتے ہیں مینے رسول اللہ کو اسحال
میں دیکھا کہ قریش آپ کو پکڑے ہوئے ہلاتے
اور زمین میں لٹا لٹا کر کہتے تھے تو وہی شخص
ہے کہ ہمارے جملہ معبودوں کو ایک معبود
بناتا ہے (علی کہتے ہیں) بخدا ہم میں سے
کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ حضرت کے
پاس جاتا مگر ابوبکر اونہیں مارتے اور
ہلا کر زمین پر ڈال کر کہتے تھے تمہیں خرابی
ہو کیا ایسے مرد کو قتل کرنا چاہتے ہو
جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے حضرت علی پر ایک چادر تھی
اوسے اٹھایا اور اتنا روئے کہ داڑھی تک تر ہوگئی پھر
فرمایا میں تمہیں خدا کی قسم دلاتا ہوں۔

امؤمن آل فرعون خیر ام
ابو بکر فسکت القوم
فقال الا تجیبونی فو الله لساعة
من ابی بکر خیر من الف ساعة مثل مؤمن آل فرعون
ذاک رجل یکتم ایمانه وهذا
رجل اعلن ایمانه رواه البزار
بسند صحیح عن عائشة قالت
لما اجتمع اصحاب النبی صلعم وکانوا
ثمانیة وثلثین رجلا الح ابوبکر
علی رسول الله صلعم فی الظهور
فقال یا ابا بکر انا
قلیل فلم یزل ابو بکر یلح
علی رسول الله صلعم حتی ظهر
رسول الله صلعم وتفرق المسلمون
فی نواحی المسجد کل رجل فی
عشیرته وقام ابو بکر فی
الناس خطیبا فکان اول خطیب
دعا الی الله والی رسوله وثار
المشرکون علی ابی بکر
وعلی المسلمین فضربوا فی
نواحی المسجد ضربا شدیدا
رواه ابن عساکر عن علی رض
قال لما اسلم ابو بکر اظهر اسلامه

بتاؤ آل فرعون کا مومن بہتر ہے یا ابوبکر
قوم سنکر خاموش ہوگئی۔ پھر آپ نے فرمایا
تم کیوں نہیں جواب دیتے۔ واللہ ابوبکر کی ایک
ساعت اوسکی ہزار ساعت سے بہتر ہے۔
وہ ایک مرد تھا جو اپنا ایمان چھپاتا تھا اور ابوبکر
نے اپنے ایمان کا اعلان کیا۔
ابن عساکر حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ
جب نبی صلعم کے اصحاب قریب اڑتیس آدمیوں
کے جمع ہوگئے تو ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ظہور میں اصرار کیا حضرت نے
فرمایا ای ابوبکر ہم ابھی تھوڑے ہیں سو ابوبکر ہمیشہ
رسول اللہ پر مبالغہ کرتے رہے حتے کہ رسول اللہ
ظاہر ہوئے اور مسلمان مسجد کی طرفوں
میں متفرق ہوگئے۔ ہر شخص اپنے کنبے
قبیلہ میں جا ملا اور ابوبکر لوگوں میں
کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے۔ پس پہلے
خطیب جنہوں نے لوگوں کو اللہ و رسول کی طرف
بلایا وہ ابوبکر ہی تھے۔ اتنے میں مشرکین
ابوبکر اور مسلمانوں پر پل گئے۔ اور
مسجد کے کونوں میں مسلمانوں کو سخت مارا
پیٹا۔ ابن عساکر حضرت علی سے روایت
کرتے ہیں کہ ابوبکر نے مسلمان ہوتے
ہی اپنا اسلام ظاہر کر دیا

ودعا الی الله والی رسوله رواه ابن عساکر عن ابی بکر رض قال کف وکف علی فی العدل سواء رواه ابن عساکر

اور اللہ ورسول کی طرف لوگوں کو دعوت کی ابن عساکر ابوبکر سے روایت کرتے ہیں کہ میرا اور علی کا پلڑا عدل میں برابر ہے۔

فصل

فی صحبته ومشاهده قال العلماء صحب ابوبکر النبی صلعم من حین اسلم الی ان توفی لم یفارقه سفرا ولا حضرا الا فیما اذن له صلعم فی الخروج فیه من حج او غزو وشهد معه المشاهد کلها وهاجر معه وترک عیاله واولاده رغبة فی الله ورسوله وهو رفیقه فی الغار قال تعالے ثانی اثنین اذ هما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا وقام بنصر رسول الله صلعم فی غیر موضع وله الاثار الجمیلة فی المشاهد وثبت یوم احد ویوم حنین وقد فر الناس اخرج الهیثم بن کلیب فی مسنده عن ابی بکر قال لما کان یوم احد انصرف الناس

حضرت ابوبکرؓ کی صحبت اور آپکی حضور کے مواضع میں جمہور علماء کا قول ہے کہ ابوبکر اسلام لانے کے زمانہ سے وفات تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے سفر وحضر میں کبھی آپ سے جدا نہ ہوئے مگر جبکہ رسول خدا نے کسی حج یا جہاد میں آپکو خروج کی اجازت دیدی آپ تمام مشاہد میں حضرت کیساتھ حاضر ہی رہے اور آپکے ساتھ ہجرت کی صرف اللہ ورسول کی رضامندی اور رغبت کے لئے اہل وعیال کو چھوڑا غار میں حضرت کے رفیق تھے۔ چنانچہ اللہ صاحب نے فرمایا وہ دو میں کا دوسرا تھا جبوقت وہ دونوں غار میں تھے۔ جب وہ اپنے رفیق سے کہتا تھا غم نہ کہا اللہ ہماری ساتھ ہے آپنے بہت مواضع میں حضرت کی مدد کی۔ آپکے جمیلہ مشاہد میں آثار جمیلہ ہیں احد اور حنین کے دن آپ ثابت قدم رہے۔ حالانکہ اور لوگ بھاگ گئے۔

ہیثم بن کلیب اپنی مسند میں ابوبکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب احد کا دن سامنے آیا تو تمام لوگ رسول اللہ سے موہنہ پھیر گئے

كلهم عن رسول الله ﷺ فكنت
اول من فاء عن ابي هريرة
قال تباشرت الملائكة يوم
بدر فقالوا اما ترون ابابكر
الصديق مع رسول الله ﷺ
في العريش رواه ابن عساكر
عن علي رض قال قال لي رسول
الله ﷺ يوم بدر ولابي بكر
مع احد كما جبرئيل ومع
الآخر ميكائيل رواه احمد
وابو يعلى والحاكم عن
محمد بن سيرين ان
عبد الرحمن بن ابي بكر
كان يوم بدر مع المشركين
فلما اسلم قال لابيه لقد
اهدفت لي يوم بدر فانصرفت
عنك ولم اقتلك فقال ابو بكر
لكنك لو اهدفت لي لم انصرف
عنك رواه ابن عساكر
فصل في اسلامه عن ابي
سعيد الخدري قال قال
ابو بكر الست احق الناس
بها الست اول من

سو جنہوں نے آپکی طرف رجوع کیا اون سبکا
پہلا میں ہی تہا۔ ابن عساکر ابو ہریرہ سے نقل
کرتے ہیں کہ بدر کے دن جب فرشتے لڑے تو
کہنے لگے کیا سایبان میں رسول اللہ کے ساتہ ابو بکر
کو نہیں دیکہتے۔ احمد ابو یعلے حاکم حضرت
علی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے بدر کے دن
مجہہ سے اور ابو بکر سے فرمایا تم میں ایک کے ساتہ
جبرئیل ہے اور دوسرے کے ساتہ
میکائیل۔ ابن عساکر محمد بن سیرین سے روایت
کرتے ہیں کہ عبدالرحمن ابو بکر کے بیٹے بدر کے دن
مشرکوں کے ساتہ تہے۔ جب اسلام لائے
تو آپنے اپنے باپ سے کہا بدر کے دن میں نے آپکو تاکا
اور آپ مجہے دکہائی دئے سو میں آپ کو
دیکہکر پہر گیا اور قتل نکیا۔ ابو بکر نے فرمایا اگر
میں تجہے اوپچا دیکہتا تو بدون قتل کئے
تجہہ سے نہ پہرتا۔

فصل

حضرت ابو بکر کے اسلام میں

ترمذی اور ابن حبان اپنی صحیح میں ابو سعید خدری
سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر نے کہا۔ کیا میں
سب لوگوں سے زیادہ (خلافت کا) مستحق
نہیں ہوں کیا میں (آزادون) میں سب سے
پہلے اسلام نہیں لایا

اسلم الست صاحب كذا الست صاحب كذا
رواه الترمذي وابن حبان في
صحيحه عن همام قال سمعت عمارًا
يقول رأيت رسول الله م وما معه
الا خمسة اعبد وامرأتان خديجة
وام الفضل وابو بكر رواه
البخاري في باب اسلام ابي
بكر الصديق رضي الله عنه
عن الحارث عن علي رض قال
اوّل من اسلم من الرجال
ابو بكر رواه ابن عساكر
عن زيد بن ارقم قال اوّل
من صلّى مع النبي م ابو بكر
الصديق رواه خيثمة بسند
صحيح وجيد عن ابي اروى الدوسي
الصحابي رض قال اول من اسلم ابو بكر الصديق
رواه ابن سعد عن الشعبي قال سئلت
ابن عباس ايّ الناس كان اوّلا اسلامًا قال
ابو بكر الصديق الم تسمع قول حسّان حيث
يقول ؎ اذا تذكرت شجوًا من اخي ثقة
فاذكر اخاك ابا بكر بما فعلا ؞ خير البريّة
اتقاها واعدلها الا النبي واوفاها
بما حملا ثاني التالي المحمود

کیا میں فلانی فلانی فضیلت کا صاحب نہیں ہوں
بخاری میں ہمام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے
عمار سے سنا کہ رسول اللہ کے پاس بجز پانچ غلاموں سوائی
پانچ غلاموں اور دو عورتوں خدیجہ اور ام الفضل
اور ابوبکر کی اور کسیکو نہیں دیکھا ابن عساکر حارث سے روایت کی ہیں کہ
حضرت علی نے فرمایا مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر مسلمان ہوئے خیثمہ نے جید اور
صحیح سند کیساتھ زید بن ارقم سے روایت کرتی ہیں کہ نبی صلعم کے
کے ساتھ جسنے سب سے پہلے نماز پڑھی وہ ابوبکر
ہیں - ابن سعد ابو اروی دوسی سے روایت
کرتے ہیں کہ سب سے اول ابوبکر صدیق اسلام
لائے - طبرانی نے اوسط کبیر میں اور عبد اللہ
بن احمد بن حنبل نے زوائد الزہد میں شعبی سے
نقل کیا ہے کہ میں نے ابن عباس سے
پوچھا - لوگوں میں سب سے اول کون اسلام
لایا جواب دیا ابوبکر اور فرمایا کیا تو نے (اے
شعبی) حسان کا قول نہیں سنا (وہ کہتے ہیں) جب
تو اپنے ثقہ بھائی کی کوئی مصیبت اور اندوہ
یاد کرے تو بھائی ابوبکر کو اوس چیز کے ساتھ جو
اونہوں نے کیا ہے یاد کر وہ نبی کے سوا ساری
مخلوق سے بہتر سب سے زائد متقی اور منصف ہے
اور آدمیوں کی صلاح میں جو اونہوں نے کوشش
کی اوسے بہت پورا کرنے والے وہ خدا کی
مرضی ڈھونڈھنے والے اور رسول اللہ کے دوسرے تھے

مشهد شهدوا اول الناس منهم
صدق الرسول، رواه الطبرانی
فی الاوسط الکبیر وعبد الله
بن احمد بن حنبل فی زوائد
الزهد عن فرات بن السائب قال
سألت میمون بن مهران قلت
علی افضل عندك ام ابوبکر
قال فارتعد حتی سقطت عصاه
من یده ثم قال ما کنت
اظن ان ابقی الی زمان
یعدل بهما لله درهما کانا راس
الاسلام قلت فابوبکر
کان اول اسلاما او علی قال
والله لقد آمن ابوبکر
بالنبی صلعم زمن بحیرا الراهب حین
مر به واختلف فیما بینه وبین
خدیجة حین انکحها ایاه وذلك
کله قبل ان یولد علی رواه ابونعیم
وقد قال انه اول من اسلم خلائق
من الصحابة والتابعین وغیرهم
بل ادعی بعضهم الاجماع علیه
وقیل اول من اسلم علی وقیل
خدیجة ویجمع بین الاقوال بانه

اور انکا مشہد محمود تھا سب سے پہلے اونہوں ہی
نے پیغمبروں کی تصدیق کی۔ ابونعیم فرات بن سائب
سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے میمون بن مہران سے
پوچھا کہ تمہارے نزدیک علی بہتر ہیں یا ابوبکر (راوی
کہتا ہے) وہ یہ سنکر کانپ گئے۔ یہاں تک کہ اونکے
ہاتھ سے لکڑی گر پڑی پھر کہا۔ میں گمان نکرتا
تھا کہ ایسے زمانہ تک زندہ رہونگا جس میں
وہ دونوں (ابوبکر وعلی) برابر ٹھہرائے جاویں
(یعنے مجھے یہ امید نہ تھی) اے سائل) اون
دونوں کی بھلائیاں اللہ کے لئے ہیں وہ دونوں اسلام کے
سردار تھے (راوی کہتا ہے) میں نے
کہا اچھا ابوبکر پہلے اسلام لائے یا علی کہا
بخدا بحیرا راہب کے زمانہ میں ابوبکر نبی صلعم
پر ایمان لاچکے تھے اور ابوبکر نے خدیجہ اور حضرت کے درمیان
آمدورفت کی حتے کہ آپنے خدیجہ کا نکاح رسول اللہ
سے کرا دیا اور یہ سب واقعات علی کی پیدائش
سے پہلے ہوتے تھے۔ تمام صحابہ اور
تابعین وغیرھم اسی کے قائل ہیں کہ
سب سے پہلے ابوبکر ہی اسلام لاتے۔ بلکہ
بعض تو اسپر اجماع ہونے کے مدعی ہیں۔ ایک
ضعیف قول میں ہے کہ سب سے اول علی
اسلام لائے اور بعض خدیجہ کے بھی قائل
ہیں مگر ان اقوال میں یوں تطبیق ہو سکتی ہے

ابا بكر اول من اسلم من الرجال وعلى اول من اسلم من الصبيان وخديجة اول من اسلمت من النساء واول من ذكر هذا الجمع الامام ابوحنيفة رح عن سالم بن ابى الجعد قال قلت لمحمد بن الحنيفة اهل كان ابوبكر اول القوم اسلاما قال لا قلت فبما علا ابوبكر وسبق حتى لايذكر احد غير ابى بكر قال لانه كان افضلهم اسلاما حين اسلم حتى لحق بربه رواه ابن ابى شيبة وابن عساكر عن محمد بن سعد بن ابى وقاص انه قال لابيه سعد كان ابوبكر الصديق رضا ولكم اسلاما قال لا ولكنه اسلم قبلها اكثر من خمسة ولكن كان خيرنا اسلاما رواه ابن عساكر قال ابن كثير الظاهر ان اهل بيته صلعم امنوا قبل كل احد زوجته خديجة ومولاه زيد

کہ مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر۔ بچوں میں سب سے پہلے علی۔ عورتوں میں سب سے اول خدیجہ۔ اسلام لائے۔ اور سب سے پہلے جنہوں نے اس تطبیق کا ذکر کیا ہے وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر سالم بن ابی الجعد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن حنیفہ سے پوچھا۔ کیا ابوبکر اسلام میں اول قوم تھے۔ جواب دیا نہیں۔ میں نے کہا پھر ابوبکر کس چیز کے سبب سے برتر اور سابق ہوئے حتے کہ ابوبکر کے سوا اور کسیکا ذکر ہی نہیں ہوتا کہا اون کی بزرگی کیوجہ یہ تھی کہ اسلام کے زمانہ سے مرتے تک وہ اسلام میں سب سے افضل رہے۔

ابن عساکر محمد بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سعد سے پوچھا کہ تم سب میں اول اسلام ابوبکر تھے۔ کہا نہیں اون سے پہلے پانچ آدمی بلکہ اس سے بھی زیادہ اسلام لائے تھے مگر ابوبکر اسلام میں ہم سب سے بہتر تھے۔

ابن کثیر کہتے ہیں۔ ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ

وزوجة زيد ام ايمن وعلى وورقة
والصحيح ان ابا بكر الصديق
اول الصحابة اسلاما عن عيسى بن
يزيد قال قال ابو بكر الصديق كنتُ
جالسًا بفناء الكعبة وكان زيد بن
عمرو بن نُفيل قاعدًا فمر به امية بن
الصلت فقال كيف اصبحتَ يا باغيَ
الخير قال هل وجدت قال لا قال
كل دين يوم القيمة الا ما قضى الله
في الحقيقة بورٌ اما ان هذا النبي الذي
ينتظر منا ومنكم قال ولم اكن
سمعت قبل ذلك بنبي ينتظر
و
يُبعثُ قال فخرجت اريد
ورقةَ بن نوفلٍ وكان كثيرَ
النظر الى السماء كثير همهمة الصدر
فاستوقفته ثم قصصتُ عليه
الحديث فقال نعم يا ابن اخي انا اهل
الكتب والعلماء ألا انّ هذا النبيّ
الذي يُنتظر من اوسط العرب
نسبًا ولي علمٌ بالنسب وقومك
اوسط العرب نسبًا قلتُ يا عمّ
وما يقول النبي قال يقول

حضرت کی اہلبیت اور وں سی پہلی اسلام لائے۔
حضرت خدیجہ آپ کی بیوی زید آپ کے غلام ام ایمن
زید کی بیوی علی اور ورقہ۔ اور صحیح یہ بات ہے کہ صحابہ
میں سب سے اول حضرت ابوبکر ہی اسلام لائے ہیں
ابن عساکر عیسی بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر
نے کہا میں ایکدن کعبہ کی صحن میں بیٹھا تھا اور
زید بن عمرو بن نفیل بھی وہیں بیٹھا تھا اتنے
میں امیہ بن صلت آیا اور زید سے کہنے لگا اے
طالب خیر تو نے کس حال میں صبح کی وہ بولا خیر کے
ساتھ کہا کوئی نئی چیز تو نے پائی ہے کہا نہیں کہا
جو دین خدا تعالی نے اپنی طرف سے بھیجا ہے اسکے علاوہ قیامت
تک ہر دین ہلاک ہوگا لیکن جس نبی کے مبعوث ہونے کا انتظار ہے
نہیں معلوم وہ ہم میں سے ہے یا تم میں سے کہا میں نے اس سے پہلے کسی ایسے نبی
کا جسکا انتظار کیا جاتا ہے ذکر نہیں سنا ابوبکر کہتے ہیں میں یہ سنکر
وہاں سے نکلا اور ورقہ بن نوفل کی طرف چلا کیونکہ وہ آسمان کی
بھیدوں سے خوب واقف تھے۔ اور
انکے سینہ سے نرم اور جوش کی آواز آتی تھی۔ میں نے ان کے
پاس آکر یہ قصہ بیان کیا ورقہ نے کہا اے میرے
بھتیجے۔ ہم صاحب کتاب اور اہل علوم ہیں جن کو جس نبی
کے مبعوث ہونے کا انتظار ہے وہ سب عرب
سے نسب میں اشرف ہے مجھے نسب سے خوب واقفیت
ہے اور تیری قوم بھی نسب میں اشرف عرب ہے
میں نے کہا اے چچا وہ نبی کیا فرمائے گا کہا وہ اپنی

ما قيل له الا انه لا يظلم ولا يظلم ولا يظالم قال فلما بعث رسول الله صلعم امنت وصدقت رواه ابن عساكر عن محمد بن عبد الرحمن بن الحصين التميمي ان رسول الله صلعم قال ما دعوت احدا الى الاسلام الا كانت له عنه كبوة وتردد ونظر الا ابابكر ما عتم عنه حين ذكرته وما تردد فيه رواه البيهقي وابن عساكر وعتم اى تلبث قال البيهقي وهذا لانه كان يرى دلائل نبوة رسول الله صلعم ويسمع اثاره قبل دعوته فحين دعاه كان قد سبق فيه تفكر ونظر فاسلم فى الحال عن ابى ميسرة ان رسول الله صلعم كان اذا برز سمع من يناديه يا محمد فاذا سمع الصوت انطلق هاربا واسر ذلك الى ابى بكر وكان صديقا له فى الجاهلية رواه البيهقي عن ابى الدرداء قال قال رسول

خواہش سے کچھ نہ کہیگا جو اوسے حکم ہوگا وہی کریگا مگر وہ ظلم نکریگا اور نہ ظلم کیا جاویگا اور نہ کسی سے دادلیگا۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ جب حق سبحانہ نے رسول اللہ صلعم کو بھیجا میںنے آپ کی تصدیق کی اور ایمان لایا بیہقی اور ابن عساکر محمد بن عبدالرحمن بن حصین التیمی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میںنے جسے اسلام کی طرف بلایا۔ اُس نے اسلام میں توقف اور تفکر کی نظر ضرور کی۔ مگر جسوقت ابوبکر کے سامنے میںنے اسلام کا ذکر کیا اُنہوں نے نہ تو اوس میں تردد کیا نہ تاخیر کی اور عتم کے معنے تلبث کے ہیں۔ بیہقی نے کہا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ ابوبکر رسول اللہ کی نبوت کے دلائل پہلے ہی سے دیکھ چکے تھے اور آپ کے آثار دعوت۔ پہلے ہی سن چکے تھے سو جسوقت حضرت نے ابوبکر کو دعوت کی آپ تو پہلے ہی سے اسمیں فکر اور نظر کر چکے تھے فوراً اسلام لے آئے۔ بیہقی نے ابومیسرہ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ گھر سے نکلے تو ایک منادی کی آواز یا محمد آپنے سُنی پس اس آواز کے سُنتے ہی آپ بھاگے ہوئے ابوبکر کے پاس گئے اور یہ بھید بیان کیا کیونکہ ابوبکر صدیق جاہلیت میں بھی حضرت کے دوست تھے۔ بخاری ابودرداء سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کیا

قولہ فقبح الکاف ای بیکون بعدہ تردد وفرقہ ای تفکر۔ کیفیتہ العاب الجاہلیہ فعل البیہقی قولہ ولی اوبرمن التولی ای للمبتلیٰ الطلق ہارہا ولی فانتقبا الثانی فعلہ

الله هل انتم تاركوا لي صاحبي
قلت يا ايها الناس اني رسول الله
اليكم جميعًا فقلتم كذبت وقال
ابو بكر صدقت رواه البخاري

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلعم
ما كلمت في الاسلام احدًا الا ابى علي وراجعني
في الكلام الا ابن ابي قحافة
فاني لم اكلمه في شئ الا قبله و
استقام عليه رواه ابو نعيم
وابن عساكر **فصل** في اسمه

عن القاسم بن محمد انه سئل
عائشة رض عن اسم ابي بكر
فقالت عبد الله فقال ان الناس
يقولون عتيق قالت ان ابا قحافة
كان له ثلثة اولاد سماهم عتيقا ومعتقا
ومعيتقا رواه الطبراني عن موسى بن
طلحة قال قلت لابي طلحة لم سمي
ابو بكر عتيقا قالت كانت
امه لا يعيش لها ولد فلما ولدته
استقبلت به البيت ثم قالت
اللهم ان هذا عتيق من الموت
فهبه لي رواه ابن عساكر
وابن منده عن ابن عباس

میری خاطر سے چھوڑ دوگے اے لوگو
میں نے کہا میں تم سب کی طرف اللہ کا پیغمبر
ہوں تم سب نے کہا جھوٹا ہے مگر ابو بکر نے
کہا آپ سچے ہیں۔

ابو نعیم اور ابن عساکر ابن عباس سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میں نے اسلام
کی بابت جس سے کلام کیا اوس نے انکار کیا اور
میرے کلام میں مراجعت اور منازعت کی مگر ابن
ابی قحافہ سے جس چیز میں میں نے کلام کیا اونہوں نے
اوسے قبول ہی نہیں کیا بلکہ ثابت رہے۔

فصل

ابو بکر رض کے اسم شریف میں

طبرانی میں قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رض
سے کسی نے ابو بکر رض کا نام دریافت کیا فرمایا اون کا نام
عبد اللہ ہے کہا لوگ عتیق کہتے ہیں۔ فرمایا ابو قحافہ
کے تین اولاد تھیں جنکا اونہوں نے عتیق معتق معیتق نام رکھا

ابن عساکر اور ابن منده موسی بن طلحہ سے روایت
کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ طلحہ سے پوچھا ابو بکر کا
نام عتیق کیوں رکھا گیا کہا اون کی والدہ کے
ہاں کوئی فرزند نہ جیتا تھا جب آپ پیدا ہوئے
تو آپ کے والدہ کعبہ میں لائیں اور کہا بار خدایا
اسے موت سے آزاد کرکے مجھے بخشدے

طبرانی ابن عباس سے

قال انما سمي عتيقا لحسن وجهه
رواه الطبراني عن عائشة رض
قالت اسم ابي بكر الذي
سماه به اهله عبد الله ولكن
غلب عليه اسم عتيق وفي
لفظ ولكن النبي صلعم سماه
عتيقا ذكره جلال الدين
السيوطي في تاريخ الخلفاء عن
بعض الرواة واسناده ثابت
عن عائشة رض قالت والله اني
لفي بيتي ذات يوم ورسول
الله صلعم واصحابه في الفناء والستر
بيني وبينهم اذ اقبل ابو بكر
فقال النبي صلعم من سره ان ينظر
الى عتيق من النار فلينظر الى
ابي بكر وان اسمه الذي سماه اهله عبد الله
فغلب عليه اسم عتيق رواه ابو يعلى
في مسنده والحاكم وصححه وابن سعد عن
عائشة ان ابا بكر دخل على رسول الله صلعم
فقال انت عتيق الله من النار فمن يومئذ
سمي عتيقا رواه الترمذي والحاكم عن عبد الله
بن الزبير رض قال كان اسم ابي بكر عبد الله فقال
له رسول الله صلعم انت عتيق الله من النار فيومئذ سمي عتيقا

نقل کرتے ہیں کہ ابو بکر خوب صورتی کی وجہ سے
عتیق نام رکھے گئے۔ جلال الدین سیوطی نے تاریخ
الخلفاء میں بعض راویوں سے ذکر کیا ہے کہ حضرت
عائشہ فرماتی ہیں ابو بکر کا نام اون کے اہل نے
عبد اللہ رکھا تھا مگر آپ کے نام پر اسم عتیق غالب
ہو گیا۔ ایک لفظ میں ہے کہ نبی صاحب نے اونکا نام
عتیق رکھا۔ ابو یعلی اپنی مسند میں اور حاکم اور
ابن سعد حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ خدا
کی قسم ایکدن میں گھر میں تھی اور رسول اللہ اپنے
یاروں کے ساتھ گھر کے صحن میں تشریف رکھتے
تھے مجھ میں اور اون میں ایک پردہ پڑا ہوا تھا
اچانک ابو بکر آئے سو نبی صاحب نے فرمایا جسے
دوزخ سے آزاد کئے ہوئے کو دیکھنا بھلا معلوم
ہو وہ ابو بکر کو دیکھے (عائشہ فرماتی ہیں)
آپ کا نام تو آپ کے اہل نے عبد اللہ ہی رکھا
تھا۔ مگر عتیق کا لفظ آپ پر غالب ہو گیا۔
ترمذی اور حاکم حضرت عائشہ سے روایت کرتے
ہیں کہ ابو بکر رسول اللہ کے پاس آئے آپنے
فرمایا تم دوزخ سے آزاد کئے ہوئے ہو سو اوس دن سے
آپکا نام عتیق ہو گیا۔ عبد اللہ بن زبیر سے روایت
ہے کہ ابو بکر کا نام عبد اللہ تھا ایکدن رسول اللہ نے
آپکو فرمایا تم دوزخ سے آزاد ہو۔ سو اوس روز
سے آپ کا نام عتیق ہو گیا۔

فصل

فی لقبه فقیل کان یلقب بالصدیق فی الجاهلیة لما عرف منه من الصدق

ذکره ابن سعد وقیل لمبادرته الی تصدیق رسول الله ص فیما کان یخبر به قال ابن اسحق عن الحسن البصری وقتادة واول ما اشتهر به صبیحة الاسراء عن عائشة رض قال جاء المشرکون الی ابی بکر فقالوا هل لك الی صاحبك یزعم انه اسری به الملائکة الی بیت المقدس قال او قال ذلك قالوا نعم قال لقد صدق انی لاصدقه بابعد من ذلك بخبر السماء غدوة وروحة فلذا سمی ابو بکر الصدیق رواه الحاکم فی المستدرك واسناده جید عن ابی هریرة قال لما رجع رسول الله ص لیلة اسری به

فصل

ابوبکرؓ کے لقب میں

ابن سعد کہتے ہیں کہ آپ کا لقب جاہلیت میں صدیق تھا کیونکہ آپ سچائی کے ساتھہ معروف تھے۔ اور بعض کہتے ہیں آپ کے صدیق ملقب ہونے کی یہ وجہہ ہے کہ رسول اللہ نے جس چیز کی آپنیں خبر دی اوس کی تصدیق کیطرف آپنے مبادرت اور جلدی کی۔ یہہ ابن اسحق نے حسن اور قتادہ سے نقل کیا ہے۔ چنانچہ شب معراج کی صبح سب سے پہلے آپ ہی نے تصدیق کی اور شب معراج کی صبح آپ اس لقب سے مشہور ہوئے۔ حاکم مستدرک میں عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مشرکین ابوبکر کے پاس آکر کہنے لگے تم اپنے صاحب (محمد صلعم) کے حق میں کیا کہتے ہو۔ وہ کہتا ہے مجھے رات کو بیت المقدس فرشتے لیگئے (ابوبکر نے) کہا کیا اونہوں نے یہہ فرمایا ہے کہا ہاں۔ کہا اونھوں نے سچ فرمایا کیونکہ میں اوسکی خبر کی تصدیق کرتا ہوں جو صبح شام اونکے پاس آتی ہے اور جو اس سے بہت بعید ہے۔ پس اس سبب سے آپکو صدیق کہا گیا۔ طبرانی صحیح سند کے ساتھ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم معراج سے واپس آئے تو

فكان بذي طوى قال يا جبرئيل
ان قومي لا يصدقوني قال
يصدقك ابو بكر وهو
الصديق رواه الطبراني
باسناد صحيح جيد عن النزال
بن سبرة قال قلنا لعلي يا امير
المومنين اخبرنا عن ابي بكر
فقال ذلك امرء سماه الله الصديق
على لسان جبرئيل وعلى لسان
محمد عليه الصلوة رضيه لديننا
فرضيناه لدنيانا رواه الحاكم
باسناد جيد عن ابي يحيى قال لا احصي كم
سمعت عليا يقول على المنبر ان
الله سمى ابا بكر على لسان
نبيه صديقا رواه الدارقطني
والحاكم عن حكيم بن سعد
قال سمعت عليا يحلف لانزل الله
اسم ابي بكر من السماء
الصديق رواه الطبراني بسند
صحيح وفي حديث احد اسكن
فانما عليك نبي وصديق
وشهيدان وام ابي بكر
بنت عم ابيه اسمها سلمى

(موضع) ذی طوی میں ٹھہرے اور جبرئیل سے
فرمایا میری قوم اسباب میں میری تصدیق نہ کریگی
(جبرئیل نے) کہا ابوبکر آپکی تصدیق کریں گے
اور وہ بہت سچے ہیں۔ حاکم جید اسناد
سے نزال بن سبرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمنے
علی سے کہا اے امیر المومنین ابوبکر کے حال سے
خبر دیجیے فرمایا وہ ایک مرد تھے حق سبحانہ نے جبرئیل
اور محمد علیہما الصلوۃ والسلام کی زبان پر اونکا
نام صدیق رکھا اور وہ نماز و منبر رسول اللہ صلعم کے قائم مقام تھے رسول اللہ
نے اونکو ہمارے دین پر پسند کیا ہمنے اون کو اپنی دنیا پر ترجیح
دی دار قطنی اور حاکم ابو یحیی سے روایت
کرتے ہیں کہ ہمنے بے شمار مرتبہ حضرت علی سے سنا
کہ وہ منبر پر تشریف رکھے ہوئے فرماتے
تھے کہ اللہ نے ابوبکر کا صدیق نام اپنے نبی
کی زبان سے نکالا طبرانی صحیح سند کے ساتھ
حکیم بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمنے
علی سے سنا وہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ اللہ
تعالے نے ابوبکر کا نام آسمان سے صدیق
اوتارا۔ احد کی حدیث میں ہے کہ اے
پہاڑ ہل مت تجھپر نبی اور صدیق اور دو
شہید ہیں۔
ابن عساکر زہری کا قول روایت کرتے
ہیں کہ ابوبکر کی والدہ کا نام سلمی تھا

بنت صخر ابن عامر بن کعب وتکنی ام الخیر قاله الزهری رواه ابن عساکر

اور صخر بن عامر بن کعب کی صاحبزادی تہیں اونکی کنیت ام الخیر تھی۔

فصل

فی مولده ومنشاءه وُلِد بعد مولد النبی ص بسنتین واشهر فانه مات وله ثلث وستون سنة قاله ابن کثیر عن عائشة قالت والله ما قال ابوبکر شعرا قط فی جاهلیة ولا اسلام ولقد ترك هو وعثمان شرب الخمر فی الجاهلیة رواه ابن عساکر بسند صحیح عن عائشة قالت لقد حرّم ابوبکر الخمر علی نفسه فی الجاهلیه رواه ابونعیم بسند جید عن عبدالله بن الزبیر قال ما قال ابوبکر شعرا قط عن ابی العالیة الریاحی قال قیل لابی بکر الصدیق فی مجمع من اصحاب رسول الله صلعم هل شربت الخمر فی الجاهلیة فقال اعوذ بالله منه فقیل له ولم قال کنت احفظ مروتی واصون عرضی

آپکی پیدائش اور نشو و نما کے بیان میں۔

ابن کثیر کہتے ہیں ابوبکر نبی صلعم کے پیدا ہونے کے ڈھائی سال بعد پیدا ہوئے اور ترسیٹھ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ ابن عساکر صحیح سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عائشہ فرماتی ہیں خدا کی قسم ابوبکر نے جاہلیت اور اسلام میں کبھی شعر نہیں کہا۔ اور جاہلیت ہی میں آپنے اور عثمان نے شراب پینی چھوڑ دی تھی ابونعیم جید سند کے ساتھ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانہ میں ابوبکر نے اپنے نفس پر شراب حرام کرلی تھی۔

عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ ابوبکر نے کبھی شعر نہیں کہا۔ ابوالعالیہ نے کہا کہ اصحاب رسول اللہ کے مجمع میں کسی نے ابوبکر سے کہا کیا تم نے جاہلیت میں کبھی شراب پی ہے۔ فرمایا۔ خدا کی پناہ۔ پھر کہا گیا کیوں نہیں پی۔ فرمایا۔ میں اپنی مروت اور آبرو کو بہت بچانے والا اور حفاظت کرنے والا تھا۔

فان من شرب الخمر
كان مضيعا في عرضه
ومروته قال فبلغ ذلك
لرسول الله ص فقال صدق ابو بكر
صدق ابو بكر مرتين
هذا مرسل غريب سندا ومتنا
رواهما ابن عساكر

فصل

في صفته عن عائشة ان رجلا
قال لها صفي ابا بكر فقالت
رجل ابيض نحيف خفيف العارضين
احنا لا يستمسك ازاره يسترخي
عن حقويه معروق الوجه غائر العينين
ناتئ الجبهة عاري الاشاجع
هذه صفته رواه ابن سعد عن عائشة
ان ابا بكر كان يخضب بالحناء والكتم عن انس قال
قدم النبي ص المدينة وليس في
اصحابه اشمط غير ابي بكر
فغلفها بالحناء والكتم رواه
ابن سعد عن علي قال اعظم
الناس اجرا في المصاحف ابو بكر
ان ابا بكر كان اول من جمع
بين اللوحين رواه ابو يعلى عن

وجس نے شراب پی اوسنے اپنی آبرو اپنی مروت کو ضائع
کیا جب یہ خبر رسول اللہ کو پہونچی تو آپنے دو دفعہ فرمایا کہ
ابو بکر سچ کہتے ہیں یہ دونوں حدیثیں ابن عساکر نے روایت کیں
ہیں اور آخر کی حدیث متن کی رو سے غریب و مرسل ہے

فصل

حضرت ابو بکر کی صفت میں ؛

ابن سعد حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرد
نے آپسے کہا ابو بکر کی صفت بیان کیجیے فرمایا وہ ایک مرد
سفید رنگ لاغر بدن خفیف رخساروں کے نیچے اونکی ناف
اور پیٹ زائد ابھرا ہوا تھا جس سے تہ بند نہ ٹھہرتا تھا دونوں کولوں
کیطرف لٹکا رہتا تھا چہرہ پر پسینہ رہتا تھا خوبصورت ومنحنی
ہوئی آنکھیں بلند پیشانی منہہ پر کم گوشت تھا انگلیوں کے
پوریں گوشت سے خالی تہیں بس یہ اونکی پوری صفت
اور تمام حلیہ ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں ابو بکر مہندی
اور کتم کا خضاب کرتے تھے۔ ابن سعد انس سے
روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم مدینہ تشریف لائے
اور ابو بکر کے سوا آپ کے اصحاب میں سے کوئی
ایسا نہ تھا جسکے بال سیاہ سپیدی مائل ہوں سو آپنے
اونہیں مہندی اور کتم سے رنگین کرلیا تھا۔
ابو یعلی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن مجید
کے جمع کرنے میں حضرت ابو بکر سب لوگوں سے ثواب میں
اعظم تر ہیں کیونکہ اول جسنے لوحین میں قرآن کو
جمع کیا وہ ابو بکر ہی ہیں۔

ابن ابی ملیکۃ قال قیل لابی بکر یاخلیفۃ اللہ قال اناخلیفۃ رسول اللہ وانا راض بہ رواہ احمد عن عطاابن السائب قال لما بویع ابوبکر اصبح وعلی ساعدہ ابراد وھو ذاھب الی السوق فقال عمر این ترید قال الی السوق قال اتصنع ماذا وقد ولیت امر المسلمین قال فمن این اطعم عیالی فقال عمر انطلق یفرض لک ابو عبیدۃ فانطلقا الی ابی عبیدۃ فقال افرض لک قوت رجل من المھاجرین لیس بافضلھم ولااوکسھم وکسوۃ الشتاء والصیف اذا اخلقت شیئا رددتہ واخذت غیرہ ففرضا لہ کل یوم نصف شاۃ وماکساہ فی الراس والبطن رواہ ابن سعد عن میمون قال لما استخلف ابوبکر جعلوا لہ الفین فقال زیدونی فان لی عیالا وقد شغلتمونی عن التجارۃ فزادوہ خمسمائۃ رواہ ابن سعید عن الحسن بن علی بن ابی طالب قال لما احتضر ابوبکر

امام احمد ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ کسی نے ابوبکر کو کہا ای اللہ کے نائب فرمایا میں رسول خدا کا نائب ہوں اور اوسی سے راضی۔ ابن سعد عطاء بن السائب سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابوبکر کی خلافت پر بیعت ہوئی تو آپ صبح کو بازار چلے جاتے تھے اور آپکے بازوں پر چادریں پڑی ہتیں حضرت عمر راستے میں ملے اور کہا کہ آپ کہاں جانا چاہتے ہیں۔ فرمایا بازار میں کہا کیا ابہی آپ چادریں رنگینگے اس حال میں کہ مسلمانوں کے امیر ہیں فرمایا پہر میں اپنے عیال کو کہاں سے کہلاؤں عمر نے کہا چلئے آپکے لئے ابوعبیدہ کچھہ مقرر کردینگے سو دونوں صاحب ابوعبیدہ پاس آئے اونہوں نے کہا میں آپکے لئے مہاجرین میں سے ایک مرد کی قوت اور جاڑے گرمی کا کپڑا مقرر کرتاہوں نہ تو بہتر شخص جیسے نہ کم اور نہ گھٹیا کے جیسے دونگا ... وہ بہی اس شرط پر کہ پرانے ہونیکے بعد اوسے پہیردیں اور نیا لے لیں پس ہر دن کے لئے آدہی بکری اور پاپیجامہ کپڑا مقرر کردیا۔ ابن سعد میمون سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر کے خلیفہ ہونیکے بعد لوگوں نے آپکے دو ہزار درہم مقرر کئے آپنے فرمایا مجھے کچھہ اور زائد دو کیونکہ میرا کنبہ میرے ساتھ ہے اور جو تجارت میں کرتا تھا اوس سے تمنے روک دیا سو اونہوں نے پانسو درہم اور زیادہ کئے۔ طبرانی حسن بن علی سے نقل کرتے ہیں کہ جب ابوبکر کی وفات کا وقت قریب آیا

قال یا عائشۃ انظری اللقحۃ التی
کنا نشرب من لبنها و الجفنۃ التی
کنا نصطبغ فیها و القطیفۃ التی کنا
نلبسها فانا کنا ننتفع بذلک حین
کنا نلی امر المسلمین فاذا مت فارددیہ
الی عمر فلما مات ابو بکر ارسلت بہ
الی عمر فقال رحمک اللہ یا ابا بکر
لقد اتبعت من جاء بعدک رواہ
الطبرانی عن ابی بکر بن حفص
قال قال ابو بکر لما احتضر لعائشۃ
یا بنیۃ انا ولینا امر المسلمین
فلم ناخذ لنا دینارا ولا درهما
ولکنا اکلنا من جریش طعامهم
فی بطوننا و لبسنا من خشن ثیابهم
علی ظهورنا وانہ لم یبق عندنا
من فیئ المسلمین قلیل ولا کثیر
الا هذا العبد الحبشی و هذا البعیر
الناضح وجرد هذه القطیفۃ فاذا
مت فابعثی بهن الی عمر رواہ ابن
ابی الدنیا عن میمون بن مهران
قال جاء رجل الی ابی بکر فقال السلام
علیک یا خلیفۃ رسول اللہ ﷺ قال
من بین هؤلاء اجمعین رواہ احمد

آپنے عائشہؓ سے فرمایا دیکھو یہ دودھ والی اونٹنی
جسکا ہم دودھ پیتے تھے اور یہ تغار جس میں رنگتے تھے
اور یہ چادریں جنہیں ہم پہنتے تھے جبتک مسلمانوں
کے امیر رہے انسے نفع حاصل کرتے رہے جب
میں مروں تو عمرؓ کے پاس ان سبکو واپس کردینا
چنانچہ آپ کے انتقال کے بعد عائشہؓ نے انکو حضرت
عمرؓ کے پاس بھیجدیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابوبکر
تمپر اللہ رحم کرے اپنے پیچھے آنیوالوں کو تم نے رنج
میں ڈالا ابی الدنیا ابوبکر بن حفص سے روایت
کرتے ہیں کہ جب موت کے آثار حضرت ابوبکرؓ کو
معلوم ہوئے تو آپنے عائشہؓ سے فرمایا اے بیٹی
گو ہم مسلمانوں کے خلیفہ بنائے گئے لیکن اپنی ذات کے
لئے ہم نے دینار و درہم نہیں لئے ہاں اونکے
روی کھانوں سے اپنے پیٹ بھرے اونکے سخت
کپڑوں سے اپنی پیٹھیں ڈھانکیں۔ ہمارے پاس
مسلمانوں کی غنیمت میں سے تھوڑا بہت کچھ مال
نہیں مگر یہ حبشی غلام اور یہ پانی کھینچنے والا
اونٹ اور یہ پرانی چادریں جو میرے مرنیکے بعد انکو بھی
عمرؓ کے پاس بھیجدینا۔ احمد نے میمون بن مہران سے
روایت کی ہے کہ ایک مرد نے ابوبکر کے پاس آکر السلام
علیک یا خلیفۃ اللہ کہا آپنے فرمایا میں ان تمام میں سے
ایک ہوں (یہ کہنا تو اضعًا تھا یعنے میں کوئی بزرگ
آدمی نہیں انہیں میں کا ایک ہوں)

فی الزهد عن ابی صالح الغفاری

ان عمر بن الخطاب کان یتعاهد عجوزا
کبیرة عمیاء فی بعض حواشی المدینة من
اللیل فیسقی لها ویقوم بامرها فکان
اذا جاءها فوجد غیره قد سبقه الیها
فاصلح ما ارادت فجاءها غیر مرة کیلا یسبق
الیها فرصده عمر فاذا هو بابی بکر الذی
یاتیها وهو یومئذ خلیفة فقال عمر انت
هو لعمری رواه ابن عساکر عن ابن
عمر قال استعمل النبی صلعم ابا بکر علی
الحج فی اول حجة کانت فی الاسلام ثم حج
رسول الله صلعم السنة المقبلة فلما قبض
رسول الله صلعم واستخلف ابوبکر استعمل
عمر بن الخطاب علی الحج ثم حج
ابو بکر من قابل فلما قبض
ابو بکر واستخلف عمر استعمل عبد الرحمن
بن عوف علی الحج ثم لم یزل
عمر یحج سنینه کلها حتی قبض
واستخلف عثمان فاستعمل عبد الرحمن
بن عوف علی الحج رواه ابن سعد
عن ابن ابی ملیکة قال کان ربما
سقط الخطام من ید ابی بکر ... فیضرب
بذراع ناقته فینیخها فیاخذه فقالوا له افلا امرتنا

ابن عساکر ابو صالح الغفاری سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن
الخطاب ایک اندھی بڑھیا کی جو مدینہ کی اطراف میں رہتی تھی رات کو
جا کر خبر گیری کرتے تھے اوسکو پانی پلاتے اور درستی کام
میں مصروف ہوتے اسکے بعد پھر جب عمر آتے تو کوئی دوسرا
شخص انسے پہلے ہی اُس بڑھیا کے پاس آکر جو وہ چاہتی
درست کرکے چلا جاتا حضرت عمر کئی مرتبہ اس ارادہ سے آئے
کہ وہ شخص سبقت نہ لیجائے چنانچہ ایکدفعہ وہ منتظر بیٹھے رہے
تھی وہ شخص جو بڑھیا پاس آتا ابو بکر تھے اور وہ اُس زمانہ
میں خلیفہ تھے پس حضرت عمر نے فرمایا اپنی جان کی قسم یہ آپ ہی تھے
ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ اسلام میں جو سب سے
پہلے حج ہوا ہے اوسمیں رسول اللہ نے ابو بکر کو امیر بنایا
اور آئندہ سال خود حضرت حج کو تشریف لیگئے پھر آپکے
انتقال کے بعد جب حضرت ابو بکر خلیفہ ہوئے تو پہلے برس
آپنے عمر بن الخطاب کو حاجیوں کا امیر بنایا اور دوسرے
سال خود تشریف لے گئے جب حضرت ابو بکر کی وفات ہوگئی
اور حضرت عمر خلیفہ بنے تو اُس سال عبد الرحمن بن عوف
کو حج پر عامل بنایا اسکے بعد سے تمام عمر آپ ہی حج کرتے رہے
حتے کہ وفات ہوگئی پس حضرت عمر کی بعد جب عثمان
بن عفان خلیفہ ہوئے تو اونہوں نے عبد الرحمن بن
عوف کو حج پر امیر مقرر کیا۔ امام احمد ابن ابی
ملیکہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب کبھی ابو بکر کے ہاتھ
سے اونٹنی کی مہار چھٹ جاتی تو آپ اونٹنی
کو بٹھا کر مہار اوٹھا لیتے۔ لوگ کہتے

افلا تامرنا فنسنا ولك فقال
ان حبي رسول الله صلعم امرني ان
لا اسئل الناس شيئا ابدا رواه
احمد عن ابن عمر قال كان
سبب موت ابي بكر وفات رسول
الله صلعم كمدا فما زال جسمه يجري
حتى مات يجري اي ينقص رواه الحاكم
عن ابن شهاب ان ابا بكر
والحارث بن كلدة كانا ياكلان
خزيرة اهديت لابي بكر فقال
الحارث لابي بكر ارفع يدك
يا خليفة رسول الله والله ان فيها لسم
سنة وانا وانت نموت
في يوم واحد فرفع يده فلم
يزالا عليلين حتى ماتا في يوم
واحد عند انقضاء السنة رواه
الحاكم وقد روي ايضا عن الشعبي
قال ماذا نتوقع من هذه الدنيا
الدنية وقد سم رسول الله
وابو بكر عن عائشة قالت
اول بدء مرض ابي بكر انه
اغتسل يوم الاثنين لسبع خلون
من جمادى الآخرة وكان يوما

آپ ہم سے کیوں نہیں فرماتے کہ اوہ نہا کر دیدیا کریں آپ نے
فرمایا میرے دوست رسول اللہ نے مجھے حکم دیا ہے
کہ میں لوگوں سے کسی چیز کا سوال نکروں۔ حاکم
ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر کی وفات
کا سبب رسول اللہ کی وفات کا صدمہ ہوا چنانچہ
ہمیشہ آپ کا جسم گھٹتا گیا یہاں تک کہ وفات
پائی۔ حاکم ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں کہ ابو بکر
اور حارث بن کلدہ دونوں گوشت کا حلیم جو
حضرت ابو بکر کو تحفۃ بھیجا گیا تھا کہا رہے تھے اتنے
میں حارث نے ابو بکر سے کہا اے خلیفہ رسول
خدا اس حلیم سے اپنا ہاتھ اوٹھا لیجئے خدا کی
قسم اس میں زہر یکسالہ ہے میں اور آپ ایک ہی
دن مرینگے۔ ابو بکر نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور
دونوں بیمار ہوگئے تھے کہ ایک سال گذرنے
کے بعد ایک ہی دن میں دونوں کا انتقال
ہوگیا۔ شعبی کہتے ہیں کہ ہم اس خسیس اور
ذلیل دنیا سے کیا امید رکھیں حالانکہ رسول
خدا اور ابو بکر زہر سے وفات پاگئے۔
حاکم عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
ابو بکر کی بیماری کے ابتدا یوں ہوئی کہ آپ نے
پیر کے دن ٹھنڈک کے وقت غسل کیا
جمادی الاخری کی سات تاریخیں گذر چکی
تھیں۔

پارہ انجم خمسۃ عشر یوما لا یخرج الی صلوٰۃ

وتوفی لیلۃ الثلثاء لثمان بقین من جمادی الآخر سنۃ ثلاث عشرۃ و له ثلاث وستون سنۃ

رواہ الحاکم عن ابی السفر قال دخلوا علی ابی بکر فی مرضه فقالوا یا خلیفۃ رسول اللہ الا ندعوا طبیبا ینظر الیک قال قد نظر الی فقالوا ما قال لك قال قال انی فعال لما یرید رواہ ابن ابی الدنیا عن ابن مسعود قال افرس الناس ثلاثۃ ابو بکر حین استخلف عمر و صاحبۃ موسی حین قالت استاجرہ والعزیز حین تفرس فی یوسف فقال لامرأته اکرمی مثواہ رواہ الحاکم عن یسار بن ابی حمزۃ قال لما ثقل ابو بکر اشرف علی الناس من کوۃ فقال ایھا الناس انی قد عھدت لکم عھدا افترضون به فقال الناس رضینا یا خلیفۃ رسول اللہ فقام علی فقال ما نرضی الا ان یکون عمر قال فانه عمر رواہ ابن عساکر

تو پندرہ دن برابر ایسا بخار آیا کہ نماز کو باہر نہ آتے تھے آخر کار منگل کی شب ۲۳ جمادی الآخری ۱۳ھ میں انتقال کیا اور آپ کی ۶۳ سال کی عمر تھی۔

ابن الدنیا ابو السفر سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر کی بیماری کے وقت لوگ آئے اور کہا اے خلیفۂ رسول خدا کیا ہم کسی طبیب کو بلائیں جو آپکو دیکھے فرمایا طبیب (اللہ) مجھے دیکھ چکا لوگوں نے کہا پھر اوسنے آپ سے کیا کہا۔ فرمایا کہ میں کر ڈالتا ہوں جو چاہتا ہوں۔

حاکم ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ تمام لوگوں میں تین شخص زائد دانا گذرے ہیں ایک ابوبکر جس وقت آپنے اپنا نائب حضرت عمر کو مقرر کیا دوسرے موسیٰ کی بی بی جس وقت اونہوں نے اپنے باپ سے کہا اسے مزدور بنا لے تیسرا عزیز مصر کہ جب اوسنے یوسف علیہ السلام میں عقلمندی کے آثار دیکھے تو اپنی بی بی سے کہا اسے عزت سے رکھیو۔ ابن عساکر یسار ابو حمزہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب ابوبکر کو مرض کی شدت ہوئی تو آپنے گھر کے موکھے سے سر نکالکر فرمایا اے لوگو میں نے تمہارے لئے ایک ولی عہد مقرر کیا ہے کیا تم اوسے پسند کروگے لوگوں نے کہا اے خلیفۂ رسول خدا ہم ضرور اوسے پسند کرینگے اتنے میں حضرت علی کھڑے ہو کر کہنے لگے ہم تو سوائے عمر کے اور کسی سے راضی نہیں۔ ابوبکر نے فرمایا وہ عمر ہی ہیں۔

قولہ حین قالت استاجرہ ای قالت الصفورا بنت شعیب یا ابت استاجرہ ای موسیٰ ان خیر من استاجرت القوی الامین

قولہ والعزیز ای العزیز مصر تفرس فی یوسف

قولہ یسار ابو حمزہ

عن عائشة قالت ان ابا بكر
لما حضرته الوفاة قال ای یوم
هذا قال يوم الاثنين قال فان
مت من ليلتي فلا تنتظروا بي
لغد فان احب الايام والليالي
الي اقربها من رسول الله ﷺ
رواه احمد عن عائشة قالت
لما ثقل ابو بكر تمثلت هذا
البيت لعمرك ما يغني الثراء
عن الفتى اذا حشرجت يوما
وضاق بها الصدر فكشف عن وجهه
وقال ليس كذلك ولكن قولي
وجاءت سكرة الموت بالحق
ذلك ما كنت منه تحيد انظروا ثوبي
هذين فاغسلوهما وكفنوني
فيهما فان الحي احوج الى الجديد من
الميت ... رواه ابن سعد عن
عائشة قالت دخلت على ابي بكر وهو
في الموت فقلت شعر من لم يزل
دمعه مقنعا فانه في مرة مدفوق
فقال لا تقولي هذه ولكن قولي
وجاءت سكرة الموت بالحق
ذلك ما كنت منه تحيد ثم

احمد حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ
کی وفات کا وقت جب قریب ہوا تو آپ نے فرمایا
یہ کون سا دن ہے لوگوں نے کہا پیر فرمایا اگر میں اسی
رات کو مرجاؤں تو کل کا انتظار نکرنا مجھے تمام راتوں
اور دنوں میں سے وہ وقت زیادہ پیارا ہے جو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے زائد قریب ہے۔ ابن سعد حضرت
عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں جب ابوبکر
سخت علیل ہوئے تو میں نے یہ شعر پڑھا۔ تیری
عمر کی قسم اس جوان سے یہ تکلیف کون چیز دفع
کرسکتی ہے جبدن کہ سینہ پہنچ جاوے اور
کہنگرو بولنے لگے۔ ابوبکر نے یہ سنتے ہی موںھ کہولدیا
اور فرمایا یہ ٹھیک بات نہیں۔ ہاں یوں کہو۔
موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ آئی۔ یہ وہ چیز ہے
جس سے تو کتراتا تھا۔ دیکھو میرے ان دونو
کپڑوں کو دہو کر انہیں میں مجھے کفنانا کیونکہ
زندہ میت سے نئے کپڑے کا محتاج زیادہ ہے
ابو یعلی الموصلی عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ
فرماتی ہیں میں نزع کی حالت میں ابوبکر کے پاس آئی
اور یہ شعر پڑھنے لگی۔ جس کے آنسو ہمیشہ دہرے
رہیں اب وہ اس مصیبت کے وقت بے تحاشا
نکلے پڑتے ہیں۔ ابوبکر نے فرمایا۔ یہ نہ کہو
بلکہ یہ کہو موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ
آگئی۔ یہ وہ دن ہے جس سے تو بھاگتا تھا

قال فی ای یوم توفی رسول الله صلعم قلت یوم الاثنین قال ارجوا فیما بینی وبین اللیل فتوفی فی لیلة الثلثاء ودفن قبیل ان یصبح رواه ابو یعلی الموصلی عن عائشة انها تمثلت هذا البیت وابو بکر یقضی شعر وابیض یستسقی الغمام بوجهه ثمال الیتامی عصمة للارامل فقال ابو بکر ذلک رسول الله صلعم رواه احمد عن ابن ابی ملیکة ان ابا بکر اوصی ان تغسله امرأته اسمأ بنت عمیس ویعینها عبد الرحمن ابن ابی بکر رواه ابن ابی الدنیا عن سعید بن المسیب ان عمر صلی علی ابی بکر بین القبر والمنبر فکبر علیه اربعا رواه ابن سعد عن عروة والقاسم بن محمد ان ابا بکر اوصی عائشة ان یدفن الی جنب رسول الله صلعم فلما توفی حفر له وجعل راسه عند کتفی رسول الله صلعم والصق اللحد بقبر

پھر مجھ سے فرمایا۔ رسول اللہ کس دن سے وفات فرمایا میں نے کہا پیر کو فرمایا میں بھی امید کرتا ہوں کہ رات سے پہلے کوچ کروں۔ (عائشہ فرماتی ہیں) سومنگل کی رات آپ فوت ہوئے اور صبح ہونے سے پہلے مدفون ہوئے۔ امام احمد حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر کی نزع کے وقت اونہوں نے یہ شعر پڑھا۔ ایسے سفید آدمی جنکے مونہہ کے سامنے ابر پانی مانگتا اور وہ یتیموں کی فریادرسی بیوہ عورتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ کم ہیں۔ حضرت ابوبکر نے یہ سنکر کہا وہ رسول اللہ ہیں۔

ابن ابی الدنیا ابن ابی ملیکہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر نے وصیت کی کہ مجھے میری بی بی اسماء بنت عمیس غسل دیویں اور عبدالرحمن میرا بیٹا غسل میں اونکا شریک ہو۔ سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے قبر اور منبر کے درمیان ابوبکر پر نماز پڑھی اور چار تکبیریں کہیں۔ عروہ اور قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے عائشہ کو وصیت کی کہ مجھے رسول اللہ کے پہلو میں دفن کرنا۔ سو جب آپ کی وفات ہوگئی تو آپکے لئے لحد کھودی گئی اور رسول اللہ کے دوش مبارک کے پاس آپکا سر رکھا گیا اور رسول اللہ کی قبر میں وہ لحد ملادی گئی۔

رسول الله صلعم عن ابن عمر قال نزل فی حفرة ابی بکر عمر وطلحة وعثمان وعبد الرحمن بن ابی بکر عن ابن المسیب ان ابا بکر لما مات ارتجت مکة فقال ابو قحافة ما هذا قالوا مات ابنك قال رزء جلیل من قام بالامر بعده قالوا عمر صاحبه عن مجاهد ان ابا قحافة رد میراثه من ابی بکر علی ولد ابی بکر ولم یعش ابو قحافة بعد ابی بکر الا ستة اشهر وایاما ومات فی المحرم سنة اربع عشرة وهو ابن سبع وتسعین سنة هذه الاحادیث رواه ابن عساکر قال العلماء لم یلی الخلافة احد فی حیوة ابیه الا ابی بکر عن ابن عمر قال ولی ابو بکر سنتین وسبعة اشهر رواه الحاکم اخرج الواقدی بن مطرف ان ابا بکر لما ثقل دعا عبد الرحمن بن عوف فقال اخبرنی عن عمر

ابن عمر کہتے ہیں کہ ابو بکر کی قبر میں عمر اور طلحہ اور عثمان اور عبد الرحمن بن ابو بکر اترے
ابن المسیب کہتے ہیں کہ جب ابو بکر کا انتقال ہو گیا تو مکہ گونج اوٹھا۔ ابو قحافہ نے کہا یہ شور کیسا ہے۔ لوگوں نے کہا تمہارے صاحبزادے کا انتقال ہو گیا۔ کہا بڑی مصیبت آئی ابو بکر کے بعد خلافت پر کون قائم ہوا۔ لوگوں نے کہا ان کے مصاحب عمر
مجاہد کہتے ہیں کہ ابو قحافہ نے جو میراث ابو بکر سے لی تھی وہ اونہیں کی اولاد پر رد کر دی اور ابو بکر کے بعد وہ کل چھہ مہینے چند دن زندہ رہے۔ محرم سنہ ۱۴ھ ستانوے سال کی عمر میں انتقال کیا یہ سب حدیثیں ابن عساکر نے روایت کی ہیں۔
علماء کہتے ہیں ابو بکر کے سوا کوئی شخص اپنے باپ کی زندگی میں خلیفہ نہیں ہوا۔ حاکم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ابو بکر نے کل دو برس سات مہینے خلافت کی۔
واقدی بن مطرف کہتے ہیں کہ جب ابو بکر کی بیماری سخت ہوئی تو عبد الرحمن بن عوف کو بلا کر فرمایا۔ مجھے عمر بن الخطاب کی خبر دے۔

بن الخطاب فقال ما تسئلني عن امر الا وانت اعلم به مني فقال ابو بكر وان فقال عبد الرحمن هو والله افضل من رايك فيه ثم دعا عثمان بن عفان فقال اخبرني عن عمر فقال انت اخبرنا به فقال على ذلك فقال اللهم علمي به ان سريرته خير من علانيته وان ليس فينا مثله وشاورمعهما سعيد بن زيد واسيد بن الحضير وغيرهما من المهاجرين والانصار فقال اسيد اللهم اعلمه الخير بعدك يرضى للرضى ويسخط للسخط الذي يسر خير من الذي يعلن ولن يلي هذا الامر احد اقوى عليه منه ودخل عليه بعض الصحابة فقال له قائل ما انت قائل لربك اذا سألك عن استخلاف عمر علينا وقد ترى غلظه فقال ابو بكر ابا الله تخوفوني اقول اللهم استخلفت

عبد الرحمن نے کہا آپ جس امر کا مجھ سے سوال کرتے ہیں آپ ہی مجھ سے بہتر اُسے جانتے ہیں ابو بکرؓ نے فرمایا پھر بھی تو کہا بخدا جو آپ کی رائے اونکی حق میں ہے وہ اوس سے افضل ہے۔ پھر عثمان بن عفان کو بلایا اور کہا عمر کے احوال سے مجھے اطلاع دو اونہوں نے کہا اسباب میں آپ ہم سے زائد خبردار ہیں فرمایا گو میں خوب جانتا ہوں مگر تم بھی کہو عثمان نے کہا خدا شاہد ہے عمر کے ساتھ میرا یہ اعتقاد ہے کہ اونکا باطن ظاہر سے بہتر ہے اور ہم میں اون جیسا کوئی نہیں پھر آپنے سعید بن زید اور اسید حضیر وغیرہ انصار و مہاجرین میں سے بلا کر مشورہ کیا اسید بولے خدا گواہ ہے میں آپکے بعد حضرت عمر کو بہتر دیکھتا ہوں وہ رضا کے موقع پر راضی اور غصہ کے محل میں غصہ کرتے ہیں جنکا باطن صاحب ظاہر سے بہتر ہے اس امر خلافت پر عمر سے قوی زائد کوئی شخص ہرگز خلیفہ نہیں بن سکتا اسکے بعد بعض صحابہ آپکے پاس آئے اور اونمیں سے ایک شخص نے کہا آپ حضرت عمر کا غصہ دیکھتے ہیں ہم پر اونہیں خلیفہ بنانے میں جب خدا تعالے آپ سے پوچھے گا تو آپ اوسے کیا جواب دینگے ابو بکرؓ نے فرمایا۔ کیا تم مجھے اللہ سے خوف دلاتے ہو۔ میں جواب میں عرض کروں گا اے بار خدایا میں نے اون پر تیرا بہترین مخلوق خلیفہ بنایا۔

عليهم خير اهلك ابلغ عنى ما
قلتُ من وراءك ثم دعا عثمان
فقال اكتب بسم الله الرحمن الرحيم
هذا ما عهد ابو بكر ابن ابى قحافة
فى اخر عهده بالدنيا خارجا منها
وعند اوّل عهده بالاخرة
داخلا فيها حيث يؤمن الكافر
ويوقن الفاجر ويصدق
الكاذب انى استخلفت عليكم
بعدى عمر بن الخطاب فاسمعوا
له واطيعوا وانى لم ال الله
ورسوله ودينه ونفسى واياكم
خيرا فان عدل فذلك ظنى به
وعلمى فيه وان بدّل فلكل
امرء ما اكتسب والخير اردت
ولا اعلم الغيب وسيعلم
الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون
والسلام عليكم ورحمة الله ثم
امر بالكتاب فختمه
ثم امر عثمان فخرج بالكتاب
مختوما فبايع الناس ورضوا به
ثم دعا ابو بكر عمر خاليا
فاوصاه بما اوصاه به ثم

بینے جو تجہہ کہا ہے اسے اون لوگو نکو پہنچا دو جو تمہاری
پیچہے ہیں پہر عثمان رضی کو بلا کر فرمایا لکہو بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہ وہ عہد ہے کہ عہد کیا ابوبکر بن ابی قحافہ نی اپنی عمر
کے آخر زمانہ میں جسوقت وہ دنیا سے نکلا اور آخرۃ کی
اول زمانہ میں جب وہ اوسمیں داخل ہوا یہ عہد
اوسوقت کا ہے جسوقت کافر مومن ہو جاتا اور
فاجر یقین کرنیوالا اور کاذب تصدیق کرنے والا
ہوتا ہے۔ میں نے تمپر اپنے بعد عمر بن الخطاب کو
خلیفہ بنایا سو تم اوسکی سنو اور اطاعت کرو
میں نے اللہ اور اوسکی رسول اور اوسکے دین اور
اپنے اور تمہارے حق میں بہلائی سے تقصیر نہیں
کی (یعنے حتے الامکان بہلائی کا قصد کیا) اگر
عمر بن الخطاب انصاف کریں تو یہ میرا
اعتقاد اور علم اونکے حق میں ہے اور اگر ظلم کریں تو ہر شخص
کے لئے وہ ہے جو اوسنے کمایا مینے تو بہلائی کا
ارادہ کیا اور غیب سے واقف نہیں اور ظالم
لوگ قریب جانینگے کہ کونسی طرف رجوع
کرینگے تمپر سلام اور اللہ کی رحمت اوسکی برکت
ہمیشہ رہیو پہر اُس کتاب پر مہر لگانے کا
حکم فرمایا اور عثمان کو حکم کیا وہ اس مُہر
شدہ وصیت کو لیکر باہر نکلے اور لوگوں نے
بیعت کرانیکی اس سے سب راضی ہوگئے پہر ابوبکر نے
عمر کو خلوت میں بلا کر جو وصیت کرنی تہے کی۔

خرج من عنده فرفع ابو بكر
يديه فقال اللهم اني لم
ارد بذلك الا صلاحهم وخفت
عليهم الفتنة فعملت فيهم بما
انت اعلم به واجتهدت لهم
رائي فوليت عليهم خيرهم
واقواهم عليهم واحرصهم
على ما ارشدهم فهم عبادك
ونواصيهم بيدك اصلح اللهم
ولاتهم واجعله من خلفائك
الراشدين واصلح له رعيته
عن الاسود بن هلال قال قال
ابو بكر الصديق لاصحابه ما
تقولون في هاتين الآيتين ان الذين
قالوا ربنا الله ثم استقاموا والذين امنوا
ولم يلبسوا ايمانهم بظلم قالوا ثم استقاموا
فلم يذنبوا ولم يلبسوا ايمانهم بخطيئة فقال
لقد حملتموها على غير المحمل
ثم قال قالوا ربنا الله ثم
استقاموا فلم يميلوا الى اله
غيره ولم يلبسوا ايمانهم
بشرك رواه ابو نعيم في الحلية
عن عامر بن سعد البجلي عن ابي بكر الصديق في قوله

اتنے میں عمر وہاں سے نکل آئے اور ابو بکر نے دونوں ہاتھ
اٹھا کر فرمایا اے اللہ اس سے میں نے لوگوں کی صلاحیت کا قصد
کیا ہے اور اُن پر فتنہ کا خوف کر کے جو کچھ اُنکے بارہ میں کیا
اوسے تو خوب جانتا ہے یعنے اپنی رائے سے اونکے لئے تجہا
کیا جو شخص اون سب میں بہتر اور سب سے زائد قوی اور
نیک صلاح میں سب سے زیادہ حریص تھا اوسے امیر بنایا
سو وہ تیرے بندے ہیں اونکی باگیں تیرے ہی دست قدرت
میں ہیں اونکو والیوں کی صلاحیت کی توفیق دے اور عمر کو
اپنی راہ یافتہ خلفاء میں سے ایک خلیفہ کر اور اوسکے
رعیت کو اوسکے لئے سنوار۔

ابو نعیم حلیہ میں اسود بن ہلال سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
ابو بکر نے اپنے یاروں سے فرمایا تم ان دو آیتوں میں کیا کہتے
ہو۔ پہلی آیت کا مضمون یہ ہے۔ جن لوگوں نے
کہا ہمارا رب اللہ ہے پہر اسپر ثابت قدم رہے تو وہ
جنتی ہیں دوسری آیت کا یہ مضمون ہے کہ جو لوگ ایمان
لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہ ملایا وہ جنت میں
جاوینگے ان دونوں کے کیا معنے ہوئے لوگوں نے
کہا استقاموا کے معنے یہ ہیں کہ اُنہوں نے گناہ نہ کیا اور
ظلم کے معنے خطا کے ہیں آپنے فرمایا تم نے اسکے غیر محل پر حمل کیا
پہلی آیت کے یہ معنے ہیں کہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ
پہر ثابت قدم رہے یعنے اوسکے غیر معبود کی طرف توجہ
نہ کی اور دوسری آیت کے یہ معنی ہیں کہ اُنہوں نے
اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ نہ ملایا۔

تعالى للذين احسنوا الحسنى
وزيادة قال النظر الى وجه الله
عن ابى بكر الصديق رض فى
قوله تعالى ان الذين قالوا ربنا
الله ثم استقاموا قال قد قالها
الناس فمن مات عليها فهو ممن
استقام رواهما ابن جرير
عن ابى المخلد قال جاء رجل الى
ابى بكر فقال ارايت الزنا بقدر
قال نعم قال فان الله قدره على ثم
يعذبنى قال نعم يا ابن اللخناء
اما والله لو كان عندى انسان
امرت ان يجاء انفك رواه اللالكائى
فى السنة عن الزبير ان ابا بكر
قال وهو يخطب الناس يا معشر الناس
استحيوا من الله فوالذى نفسى بيده
انى لاظل حين اذهب الى الغائط فى
الفضاء مغطيا راسى استحياء من
ربى رواه ابو بكر بن ابى شيبة
فى المصنف عن عمرو بن دينار
قال قال ابو بكر استحيوا من الله
فوالله انى لادخل الكنيف فاسند
ظهرى الى الحائط حياء من الله

عامر بن سعد صحابی ابوبکر صدیق سے روایت کرتے
ہیں کہ آپنے اللہ تعالی کے اس قول میں جنہوں
نے نیکی کی اونکے لئے نیکی ہے اور زیادہ فرمایا وہ
اللہ تعالی کی تجلی اور اوسکے نور کو دیکھنا ہے۔
ابن جریر حضرت ابوبکر سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے
اس آیت (ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا)
میں فرمایا کہ لوگ اسکو کہہ چکے اب جو اسپر
مرے گا وہ ثابت قدم رہیگا۔ لالکائی سنہ ابی مخلد
سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابوبکر کے پاس
آکر کہا کیا آپ زنا کو اللہ کی قدر سے دیکھتے ہیں۔
فرمایا ہاں۔ کہا خود ہی تو اللہ نے اوسکو میرے مقدر
میں کیا پھر اسپر مجھے عذاب بھی کرے گا فرمایا ہاں
اے ابن اللخناء بخدا اگر اسوقت میرے پاس
کوئی آدمی ہوتا تو تیری ناک کاٹنے کا حکم کرتا
ابن ابی شیبہ اپنی مصنفہ میں زبیر سے روایت
کرتے ہیں کہ ابوبکر نے خطبہ کے اثناء میں فرمایا اے
مسلمانوں کے گروہ اللہ سے شرماؤ واللہ میں
جسوقت قضاء حاجت کیلئے صحرا میں جاتا ہوں تو اپنے
رب سے شرما کر موہنہ پر کپڑا ڈال لیتا ہوں۔
عبد الرزاق نے اپنی مصنفہ میں عمرو بن دینار سے
روایت کی ہے کہ ابوبکر نے فرمایا اے لوگو اللہ سے شرماؤ
بخدا میں جب پاخانہ میں جاتا ہوں تو اللہ سے شرما کر
اپنی پیٹھ دیوار پر لگا دیتا ہوں۔

رواه عبد الرزاق فی مصنفه
عن ابی عیینة قال کان ابوبکر اذا عزی رجلا قال لیس فی العزاء مصیبة ولیس مع الجزع فائدة الموت اهون مما قبله واشد مما بعده اذکروا فقد رسول الله تصغر مصیبتکم واعظم الله اجرکم رواه ابن عساکر
عن ابی عمران الجونی ان ابابکر بعث جیوشا الی الشام وامّر علیهم یزید ابن ابی سفیان فقال انی موصیك بعشر خلال لا تقتلوا امراءة ولا صبیا ولا کبیرا هرما ولا تقطع شجرا مثمرا ولا تخربن عامرا ولا تعقرن شاة ولا بعیرا الا لماکله ولا تفرقن نخلا ولا تحرقنه ولا تغلل ولا تجبن رواه البیهقی
عن ابی برزة الاسلمی قال غضب ابوبکر من رجل فاشتد علیه غضبه جدا فقلت یا خلیفة رسول الله اضرب عنقه قال ویلك ما هی لاحد بعد رسول الله

ابن عساکر ابن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر جب کسی کی تعزیت کرتے تو کہتے جس مصیبت میں صبر ہو وہ مصیبت نہیں جزع و فزع میں کوئی فائدہ نہیں۔ موت اوس چیز سے جو اسکے پہلے ہے آسان ہے اور جو چیز اوسکے بعد ہے اوس سے سخت ہے۔ رسول اللہ کی موت یاد کرو تمہاری مصیبت چھوٹی ہو جاوے گی۔ اور حق سبحانہ تمہیں ثواب زائد دے گا۔
امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ابو عمران الجونی سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے شام کی طرف لشکر بھیجے اور یزید بن ابی سفیان کو اونپر امیر بنایا چلتے وقت آپنے فرمایا میں دس خصلتوں کی تمہیں وصیت کرتا ہوں (۱) عورتونکو قتل نہ کرو (۲) بچونکو نہ مارو (۳) ضعیف بوڑہے کو ہاتھ نہ لگاؤ (۴) پھلدار درخت کو نہ کاٹو (۵) بستے کو ویران نہ کرو (۶) اونٹ بکری بجز کہانیکے کیلئے نہ مارو (۷) کہجور کے درخت کو مت جلاؤ (۸) خیانت مت کرو (۹) نامردی مت کرو (۱۰) کہجور کے درخت کو مت اوکہیڑو۔
اور نسائی ابو برزہ اسلمی سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر کو ایک شخص سے سخت رنج ہوا۔ آپ اوس پہ بہت غصے ہوئے۔ میں نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ اسکی گردن مار دیں فرمایا تجہ پر خرابی ہو یہ رسول اللہ کے بعد کسی کو جائز نہیں۔

هذا القول موافق لحدیث الترمذی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الدنیا دار بلاء (margin notes, partly illegible)

۱۰۹

صلے الله علیہ وسلم رواہ احمد وابو داؤد والنسائی عن محمد بن سیرین قال لم اعلم احدًا استقاء من طعام اکلہ غیر ابی بکر وذکر القصۃ رواہ احمد فی الزھد عن ابی بکر انہ مر بعبد الرحمن وھو یماظ جارًا لہ فقال لا تماظ جارک فانہ یبقی ویذھب عنک الناس المماظۃ المنازعۃ والمخاصمۃ رواہ ابو عبید فی الغریب عن موسی بن عقبۃ ان ابابکر الصدیق کان یخطب فیقول الحمد للہ رب العالمین احمدہ و نستعینہ نسئلہ الکرامۃ فیما بعد الموت فانہ قد دنی اجلی واجلکم واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالحق بشیرًا ونذیرًا وسراجًا منیرًا لینذر من کان حیا ویحق القول علے الکافرین ومن یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصھما فقد

احمد زہد میں محمد بن سیرین سے نقل کرتے ہیں کہ میں بجز ابو بکر کے اور کسیکو نہیں دیکھا کہ کھانا کھا کر قے کی ہو اور اسکے آگے اونے قصہ بیان کیا۔

ابو عبید نے غریب میں کہا ہے کہ ابو بکر عبد الرحمن پر گذرے اور وہ اپنے پڑوسی سے جھگڑ رہے تھے آپنے فرمایا اے عبد الرحمن اپنے ہمسایہ سے مت جھگڑ کیونکہ وہ باقی رہیگا اور تجھسے لوگ کنہ پائینگے۔

ابن عساکر موسی بن عقبہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر خطبہ پڑہ رہے تھے پھر فرمانے لگے سب تعریف اوس خدا کو ہے جو تمام جہان کا رب ہے میں اوسکی حمد کرتا اور اوس سے مدد چاہتا ہوں موت کے پیچھے ہم اوسکی کرامت کے طالب ہیں اے لوگو میری تمہاری موت قریب ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں اور گواہ ہوں کہ محمد اوسکے بندے اور رسول ہیں آپکو حق کے ساتھ مومنوں کی خوشی اور کافروں کو ڈر سنانے کے لئے ایک روشن چراغ بناکر بھیجا تاکہ زندہ دلوں کو خوب ڈرادیں اور کافروں پر عذاب ثابت کریں۔ جو کوئے خدا ورسول کی اطاعت کرے وہ سنورا اور جو کوئی اونکی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہی میں پڑا

هذا قول الصدیق الموافق لحدیث البخاری والمسلم الذی روی انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اسمعوا واطيعوا وان استعمل عليكم عبد حبشی كان راسه زبيبة

١١٠

وروی ایضا عن ابن عمر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السمع والطاعة على المسلم فيما احب وكره ما لم يؤمر بمعصية فاذا امر بمعصية فلا سمع ولا طاعة

ضل ضلالا مبينا اوصيكم
بتقوی الله والاعتصام بامر الله
الذی شرع لكم وهداكم به
فان جوامع هدی الاسلام بعد
كلمة الاخلاص السمع والطاعة
لمن ولاه الله امركم فانه من يطع
الله واولی الامر بالمعروف و
النهی عن المنكر فقد افلح وادى
الذی عليه من الحق واياكم واتباع
الهوی فقد افلح من حفظ من
الهوی والطمع والغضب واياكم
والفخر وما فخر من خلق من تراب
ثم الی التراب يعود ثم ياكله
الدود ثم هو اليوم حی وغدا ميت
فاعملوا يوما بيوم وساعة بساعة
وتوقوا دعاء المظلوم وعدوا
انفسكم من الموتى واصبروا فان
العمل كله بالصبر واحذروا
والحذر ينفع واعملوا والعمل يقبل واحذروا
ما حذركم الله من عذابه وسارعوا فيما
وعدكم الله من رحمته وافهموا وتفهموا واتقوا
وتوقوا فان الله قد بين لكم ما اهلك به
من كان قبلكم ونجا به من نجا قبلكم

پس تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور اوسکے حکم پر جو اوسنے تمہارے
لئے مقرر کیا اور اوسکے ساتھ تمہیں ہدایت کی چنگل مارنے
کی وصیت کرتا ہوں تحقیق کلمۂ اخلاص کے بعد اسلام ہدایت کے
کا جامع اون لوگونکی سماعت اور اطاعت کرنا ہے جنکو
اللہ نے تمپر امیر بنایا سو جنے اللہ اور اچھی بات کے حکم
کرنے والوں اور بری بات سے منع کرنیوالونکی اطاعت کی اوسنے
مراد پائی اور جو اوسکے اوپر حق تھا ادا کر چکا اپنی جانونکو
خواہش کی پیروی سے بچاؤ کیونکہ جو شخص خواہش سے طمع
سے غضب سے محفوظ رہا وہ نجات پا چکا اور اپنے آپکو شیخی
تکبر سے بچاؤ اور کیا فخر کے لائق ہے وہ شخص جو خاک سے پیدا ہوا
اور خاک ہی میں مل جائیگا پھر کیڑے کھا کر خاک کر دینگے۔ گو وہ
آج زندہ ہے مگر کل مردہ۔ سو آج کا کام آج ہی کر لو
اور اسوقت کا عمل دوسرے وقت کے بھروسے پر نہ چھوڑو
مظلوموں کی بددعا سے بچئے اور اپنی جانوں کو مردوں میں
شمار کرو اور صبر کرو کیونکہ کل کام صبر پر موقوف ہیں
اور ہر وقت ڈرتے رہو ڈر نفع دیتا ہے اور
عمل کرو عمل مقبول ہوتا ہے۔ اللہ تعالی نے اپنی
جس عذاب سے تمہیں ڈرایا ہے اوس سے ڈرتے
رہو اور جس رحمت کا تمہیں وعدہ دیا ہے اوسمیں
جلدی کرو سمجھو اور خوب سمجھو۔ بچو اور اچھی طرح
بچو۔ تحقیق جن لوگوں کو حق سبحانہ نے تم سے
پہلے عذاب سے ہلاک کیا اوسے اچھی طرح بیان
کر دیا اور جنہیں تم سے پہلے جس سے نجات دی اوسی ہی ظاہر دیا

قد بيّن لكم في كتابه حلاله
وحرامه وما يحب من الاعمال
وما يكره فاني لا آلوكم
ونفسي نصحا والله المستعان ولا حول
ولا قوة الا بالله واعلموا انكم
ما اخلصتم لله من اعمالكم فربكم
اطعتم وحظكم حفظتم واغتبطتم
وما تطوعتم به لدينكم فاجعلوه
نوافل بين ايديكم تستوفوا
لسلفكم وتعطوا اجزاءكم
حين فقركم وحاجتكم اليها
ثم تفكروا عباد الله في اخوانكم
وصحابتكم الذين مضوا قد وردوا
على ما قدموا فاقاموا عليه
وحلوا في الشقاء والسعادة فيما
بعد الموت ان الله ليس له شريك
وليس بينه وبين احد من خلقه
نسب يعطيه به خيرا ولا يصرف عنه
سوءا الا بطاعته واتباع
امره فانه لا خير في خير بعده النار
ولا شر في شر بعده الجنة اقول
قولي هذا واستغفر الله العظيم
لي ولكم وصلوا على نبيكم صلى الله

حلال وحرام اور جو عمل تمہارے لئے مکروہ یا محبوب تھے
سبکے سب اوسنے اپنی کتاب میں تمہارے لئے بیان کر دیئے
میں اپنی اور تمہاری خیر خواہی میں تقصیر نکروں گا ہم اسی سے
مدد مانگتے ہیں کیونکہ ہم کو برائیوں سے پھرنے اور نیک کام کی
قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے اور جاننا چاہئے کہ جو اعمال
خالص اللہ کے واسطے تم نے کئے سو اپنے رب کی طاعت
بجا لائے اپنے حصہ کی حفاظت کی لوگوں کو رشک دلایا اور
جو نفلی کام دین میں تم نے اپنی خوشی سے کئے ہیں انہیں
آگے کے لئے نوافل بناؤ کہ اعمال سابقہ کو کامل پاؤ گے
اور احتیاج و فقر کے وقت اونکی جزا دئے جاؤ گے
پھر اے اللہ کے بندو اپنے اون بھائیوں اور
یاروں میں فکر کرو جو گذر گئے اور جو انہوں نے
آگے بھیجا ہے اوسکو پہونچے اور اسی پر مقیم رہے اور موت
کے بعد شقاوت یا سعادت میں اوترے بیشک اللہ
کا کوئی شریک نہیں اوسمیں اور اوسکی مخلوق میں
کوئی نسب نہیں وہ مخلوق کو بھلائی دیتا ہے اور
اوس سے برائی بدون طاعت اور اپنی پیروی
حکم کے نہیں پھیرتا۔ ایسی بھلائی میں کچھ بھلائی
نہیں۔ جسکے بعد دوزخ ہو نہ اوس برائی میں
کوئے برائی ہے۔ جس کے بعد جنت ہو۔
میں یہ کہتا اور اللہ سے اپنے اور تمہارے
لئے بخشش چاہتا ہوں۔ پس اپنے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم پر درود اور سلام پڑھو۔

عليه وسلم والسلام عليكم
ورحمة الله وبركاته رواه
ابن عساكر عن عبد الله بن
عكيم قال خطبنا ابو بكر الصديق فحمد
الله واثنى عليه بما هو اهله ثم قال
اوصيكم بتقوى الله وان تثنوا عليه بما هو اهله
وان تخلطوا الرغبة بالرهبة
فان الله اثنى على زكريا واهل
بيته فقال انهم كانوا يسارعون
في الخيرات ويدعوننا رغبا
ورهبا وكانوا لنا خاشعين ثم
اعلموا عباد الله ان الله قد ارتهن
بحقه انفسكم واخذ على ذلك
مواثيقكم واشترى منكم القليل الفاني
بالكثير الباقي وهذا كتاب الله
فيكم ولا يطفئ نوره ولا تنقضي
عجائبه فاستضيئوا منه ليوم الظلمة
فانه انما خلقكم لعبادته ووكل بكم
كراما كاتبين يعلمون ما تفعلون
ثم اعلموا عباد الله انكم تغدون
وتروحون في اجل قد غيب
عنكم علمه فان استطعتم ان تنقضي الآجال
وانتم في عمل الله فافعلوا ولن

اور اللہ کی رحمت اوسکی برکت اوپر بہیجو۔
حاکم اور بیہقی عبد اللہ بن عکیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
ابو بکر نے ہمیں خطبہ سنایا سو اللہ کی حمد کی اور جس تعریف
کے وہ لائق تہا وہ تعریف کرکے فرمایا میں تمکو اللہ سے ڈرنے
کی اور اوسکے لائق تعریف کرنے کی اور خواہش کو خوف
کے ساتہ ملانے کی وصیت کرتا ہوں دیکھو اللہ نے حضرت زکریا
اور اونکی اہلبیت کی اسیوجہ سے ثنا فرمائی (چنانچہ قرآن
مجید میں ارشاد فرمایا) کہ وہ بہلائیوں میں جلدی کرتے اور ہمیں
خواہش اور خوف کے ساتہ پکارتے اور ہمارے ہی لئے
عاجزی کرتے تہے پہر اے خدا کی بندو خوب جانو کہ حق سبحانہ نے
تمہاری جانونکو اپنی حق میں گروی رکہا ہے اور اسپر تم سے
عہد بہی لیا ہے اور تمہارے دنیا کو عقبی کی عوض میں
خرید لیا ہے۔ یہ اللہ کی کتاب تم میں موجود ہے جسکا نہ کبہی
نور بہجیگا نہ اوس کے عجائب کبہی کم ہوں گے
سو اوس سے اندہیرے دن کے لئے روشنی طلب
کرو۔ بیشک اوس نے اپنی عبادت کے لئے تمہیں
پیدا کیا اور کراماً کاتبین تم پر مقرر کئے۔ جو تم
کرتے ہو وہ جانتے اور لکہہ لیتے ہیں۔
اے اللہ کے بندو یہ بہی جانو کہ تم صبح اور شام
ایسے وقت میں کرتے ہو جس کا علم تم سے پوشیدہ
ہے۔ اگر تم سے ہوسکے کہ تمام اوقات کے
گذرنے کی حالت میں اللہ کے عمل میں رہو تو
بہت بہتر ہے۔

قوله القليل الخ المراد بالقليل الفاني الدنيا الفانية لان فيها انعاما قليلة ولذات فانية وكذا المقصود بالكثير الباقي الآخرة الباقية الخالدة لان نعماءها باقية خالدة فيها من زوال اصلا وقوله ليوم الظلمة الخ ... وكل نعيم لا محالة زائل ... لا محالة ... وكل نعيم عند الله لا يبيد

ولن تستطیعوا ذلك الا بالله سابقوا فی
اجالکم قبل ان تنقضی اجالکم فتردکم الی
اسوء اعمالکم فان قوما جعلوا اجالهم
لغیرهم ونسوا انفسهم فانهاکم ان تکونوا
امثالهم فالوحی الوحی ثم النجا النجا فان
وراءکم طالبا حثیثا امره سریع رواه
الحاکم والبیهقی عن یحیی بن ابی بکر ان
ابابکر کان یقول فی خطبته این الوضاة
الحسنة وجوههم المعجبون بشبابهم این الملوك
الذین بنوا المدائن وحصنوها این الذین
کانوا یعطون الغلبة فی مواطن الحرب قد
تضعضع بهم الدهر حین اخنی بهم الدهر
واصبحوا فی ظلمات القبر الوحی الوحی ثم النجا
النجا رواه احمد فی الزهد وابونعیم فی الحلیة
عن سلمان الفارسی رض قال اتیت ابابکر
فقلت اعهد الی فقال یا سلمان اتق الله
واعلم انه ستکون فتوح فلا اعرفن ما کان
حظك منها ما جعلته فی بطنك والقیته علی
ظهرك واعلم ان من صلی الصلوة الخمس
فانه یصبح فی ذمة الله ویمسی فی ذمة الله
فلا تقتلن احدا من اهل ذمة الله فتخفر
الله فی ذمته فیکبك الله فی النار علی
وجهك رواه الهمدانی فی الزهد عن معاویة

مگر بیاری مدد خدا کے تم کبھی نہین کرسکتے اپنی اوقات کے گزرنے
سے پہلے اُنمین بھلائی کے ساتھ جلدی کرو مبادا وہ اوقات
بُری کامونکیطرف تمھین پھیرین کیونکہ تمسے پہلے ایک قوم نے اپنے
وقتونکو ضایع کرڈالا اور اپنی جانونکو بھولگئے سو مین اُن جیسا
ہونے سے تمھین روکتا ہون پس عمل خیر مین جلدی کرو (کہ موت قریب ہے
اور دنیا کی مکروہات سے درگزر کرو (کہ مہلت بہت قلیل ہے) اور تمھارے
پیچھے ایک جلد باز طالب ہے (یعنی موت جسکے بعد تمام اعمال منقطع ہوجاتے ہین
احمد نے زہد مین اور ابونعیم حلیہ مین یحیی بن ابی بکر سے نقل کرتے ہین
کہ ابوبکر اپنے خطبہ مین فرماتے تھے وہ لوگ جنکے منہ خوبی مین منظر تھے جو
اپنی جوانی پر اتراتے تھے کہان ہین جن بادشاہون نے بڑے بڑے گجکاری کے
شہر بنائے وہ کہان ہین جلوگ لڑائیکے مواضع مین غلبہ دیے جاتے تھے کہان
گئے جب اُنپر ایک زمانہ آیا تو اُنکی قوی پست ہوگئی اور قبرون
کے اندھیرون مین جا پڑے پس عمل خیر مین جلدی کرو
اور دنیا کے مکروہات سے درگزر کرو۔ احمد زہد مین
سلمان فارسی سے روایت کرتے ہین کہ مین نے ابوبکر کے پاس جاکر
کہا مجھسے عہد کیجئے فرمایا اے سلمان اللہ سے ڈر اور جان
کہ قریب زمانہ مین فتوحات ہونگی۔ مگر تیرا حصہ اُسمین بجز اُس
چیز کے جو پیٹ مین ڈالے اور پیٹھ ڈھانک لے اور کچھ نہ
دیکھون جان جو شخص پانچ نمازین پڑھتا ہے وہ اللہ کے
ذمے مین صبح و شام کرتا ہے سو تو اللہ کے اہل ذمہ مین سے
کسیکو قتل نکر کیونکہ ایسے لوگونکا مارڈالنا اللہ کے ذمہ مین
عہد شکنی کرنا ہے پس اُسوقت خدا تجھے اوندھا دوزخ مین ڈالیگا
سعید بن منصور اپنے سنن مین معاویہ

بن مرة ان ابابکر الصدیق یقول فی
دعائہ اللھم اجعل خیر عمری آخرہ وخیر
عملی خواتمہ وخیر ایامی یوم لقائک رواہ
سعید بن منصور فی سننہ عن الحسن
قال بلغنی ان ابابکر الصدیق کان یقول
فی دعائہ اللھم انی اسئلک الذی ھو خیر لی
فی عاقبۃ الامر اللھم اجعل آخر ما تعطینی الخیر
رضوانک والدرجات العلی من جنات النعیم
رواہ احمد فی الزھد عن فجیع قال قال
ابو بکر من استطاع ان یبکی فلیبک والا
فلیتباک رواہ احمد فی الزھد عن عروۃ
عن ابی بکر قال اھلکھن الاحمران الذھب
والزعفران رواہ احمد فی الزھد عن عبید عن
لبید الشاعر انہ قدم علی ابی بکر فقال الا
کل شیء ما خلا اللہ باطل فقال صدقت فقال
وکل نعیم لا محالۃ زائل قال کذبت عند اللہ
نعیم لا یزول فلما ولی ابو بکر قال ربما قال
الشاعر الکلمۃ من الحکمۃ رواہ عبد اللہ بن
احمد بن حنبل فی زوائد الزھد عن
معاذ بن جبل قال دخل ابو بکر حائطا
واذا بدبسی فی ظل شجرۃ فتنفس الصعداء
ثم قال طوبی لک یا طیر تاکل یا الشجر و
تستظل بالشجر وتصیر الی غیر حساب یا لیت

ابن مرہ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت ابو بکر اپنی دعا مین
فرمایا کرتے تھے بارخدایا میری بہترین عمر آخر عمر کر اور میرا انجام
اور خاتمہ بہترین عمل پر کر اور میرے بہتر دنون کا دن
اپنی ملاقات کا دن کر۔ احمد زہد مین حسن سے روایت
کرتے ہین کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ ابو بکر اپنی دعا مین فرماتے
تھے اے اللہ مین وہ چیز تجھ سے مانگتا ہون کہ انجام کار
مین میرے لئے بھلی ہو اے اللہ جو مجھے بھلائی تو عنایت فرمائے
وہ سب سے آخر تیری رضامندی اور جنات نعیم مین بڑے
درجے ہون۔ احمد زہد مین عر فجہ سے نقل کرتے ہین کہ
ابو بکر نے فرمایا جو رو سکے تو وہ خوب روے اور جو نہ رو سکے
وہ قصداً روے۔ احمد زہد مین عروہ سے روایت کرتے ہین کہ
ابو بکر نے فرمایا عورتون کو دو سرخ چیزون سونے اور زعفران نے
ہلاک کیا عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد مین کہا ہے کہ لبید شاعر
ایکدن ابو بکر رض کے پاس آیا اور کہا ماسوے اللہ جو چیز ہے
باطل ہے آپنے فرمایا یہ تو سچ کہا۔ پھر لبید نے کہا ہر نعمت
ضرور زائل ہونیوالی ہے ابو بکر نے فرمایا یہ جھوٹ بولا اللہ پاس جو
نعمتین ہین انکو زوال نہین جب لبید چلا گیا تو آپنے فرمایا
کبھی شاعر کلمہ حکمت بھی کہتا ہے حاکم معاذ بن جبل سے روایت
کرتے ہین کہ حضرت ابو بکر ایک باغ میں گئے ایک پرند جانور
کو درخت کے سایہ مین دیکھکر آہ سرد کھینچکر
فرمایا اے جانور تجھے خوشی ہو درخت سے
کھاتا اور اسکے سایہ مین آرام لیتا ہے اور آخر بغیر
حساب کے کھٹکے عذاب کے اندیشے سے پاک ہے ...

ابا بکر مثلک رواه ابو حاتم عن الاصمعی قال
کان ابو بکر اذا مُدِح قال اللهم انت اعلم
بی بنفسی وانا اعلم بنفسی منهم اللهم اجعلنی
خیرا مما یظنون واغفر لی مما لا یعلمون ولا تواخذنی
بما یقولون رواه ابن عساکر عن مجاهد قال
کان ابن الزبیر اذا قام فی الصلوة کانه عود من
الخشوع قال وحدثت ان ابا بکر کان کذلک رواه
احمد فی الزهد عن الحسن قال قال ابو بکر والله
لوددت انی کنت هذه الشجرة توکل وتعضد
عن قتادة قال بلغنی ان ابا بکر قال وددت
انی خضرة تاکلنی الدواب عن حمزة بن حبیب
قال حضرت الوفاة ابنا لابی بکر الصدیق فجعل
الفتی یلحظ الی وسادة فلما توفی قالوا لابی بکر رأینا
ابنک یلحظ الی وسادة فدفعوه عن الوسادة
فوجدوا تحتها خمسة دنانیر او ستة فضرب ابو
بکر بیده علی الاخری یرجع ویقول انا لله وانا الیه
راجعون یا فلان ما احسب جلدک یتسع لها رواه
احمد فی الزهد عن محمد بن سیرین قال لم یکن احد بعد النبی ﷺ
اهیب لما لا یعلم من ابی بکر ولم یکن احد بعد ابی بکر اهیب لما لا یعلم من
عمر وان ابا بکر نزلت به قضیة فلم یجد لها فی کتاب الله اصلا و
لا فی السنة اثرا فقال اجتهد برأیی فان یکن صوابا
فمن الله وان یکن خطاء فمنی واستغفر الله رواه
ابن سعد عن ابی بکر الصدیق رض قال

ابوبکر تجھ جیسا ہوتا۔ ابن عساکر اصمعی سے نقل کرتے ہین کہ
حضرت ابوبکر کی جب کوئی مدح کرتا تو آپ فرماتے خداوندا
تو مجھے میرے نفس سے زائد جانتا ہے اور مین اپنے نفس کا لوگون سے
زائد واقف ہون اے خدا میرے حق مین جس چیز کا لوگ گمان کرتے ہین
مجھے اُس سے بہتر کر اور میرے جن گناہون سے وہ واقف نہین بخشدے اور اُنکے کہنے پر میرا
مواخذہ نکر۔ مجاہد نے کہا کہ ابن الزبیر جب نماز مین کھڑے ہوتے تو خشوع کی
وجہ سے ایسا معلوم ہوتا گویا ایک لکڑی کھڑی ہے اور مجھے معلوم ہوا کہ ابوبکر
بھی ایسے ہی تھے۔ حسن کہتے ہین ابوبکر فرمایا کرتے تھے کاش مین یہ درخت
ہوتا کہ لوگ کھا لیتے وہ توڑ کر کام مین لاتے۔ قتادہ نے کہا مجھے خبر پہنچی
کہ ابوبکر نے کہا کاش مین گھاس ہوتا کہ مجھے جانور چرتے۔ احمد نے زہد
مین حمزہ بن حبیب سے نقل کی ہے کہ حضرت ابوبکر کے بیٹے کا جب وقت
وفات قریب آیا تو وہ گھڑی گھڑی تکیہ کو دیکھتے تھے وفات کے بعد ابوبکر
سے لوگون نے بیان کیا کہ ہمنے آپکے صاحبزادے کو دیکھا کہ وہ تکیہ کو الٹ
پلٹ کر رہے تھے سو تکیہ جب علیحدہ کیا تو اُسکے نیچے سے پانچ یا چھ
دینار پائے حضرت ابوبکر ایک ہاتھ دوسرے پر مارتے اور انا للہ وانا الیہ
راجعون فرما کر کہتے تھے اے فلانے مین نہین سمجھتا کہ تیرا جسم اُس سے منتفع
ہو۔ ابن سعد محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہین کہ نبی صلعم کے بعد کوئی
شخص نتھا کہ جو لاعلمی کی چیز سے ابوبکر سے زائد خوف کرتا ہو (یعنی جس بات کا علم نہو
نجانتے اُسمین جل دینے سے سب سے زائد خائف تھے) اور ابوبکر کے بعد حضرت
عمر سے زائد خوف کرنے والا کوئی شخص ایسا نہین تھا حضرت ابوبکر کے پاس ایک ایسا
مقدمہ آیا کہ جسمین اُسکے لیئے نہ تو کتاب اللہ مین کوئی اصل نہ سنت مین کوئی اثر تھا
آپنے فرمایا اسمین اپنی رائے سے اجتہاد کرتا ہون اگر ٹھیک ہے تو منجانب اللہ ہے اور اگر
خطا ہو تو میری طرف سے ہے اور مین اللہ سے بخشش مانگتا ہون۔ ابو یعلی کہتے ہین ابوبکر صدیق فرماتے تھے

وآخر صلوة صلاها النبي صلعم خلفه في ثوب واحد رواه ابو يعلى

فصل فيما ورد عنه

في تعبير الرؤيا عن عمرو بن شرحبيل قال قال رسول الله صلعم رأيتني اردفت غنم سود ثم اردفتها غنم بيض حتى ما ترى السود فيها فقال ابوبكر يا رسول الله اما الغنم السود فانها العرب يسلمون ويكثرون والغنم البيض الاعاجم يسلمون حتى لا ترى العرب فيهم من كثرتهم فقال رسول الله صلعم كذلك عبرها الملك سحرًا نزل على رواه سعد بن منصور عن ابن شهاب قال راى رسول الله صلعم رؤيا فقصها على ابي بكر فقال رايت كاني استبقت انا وانت درجة فسبقتك بمرقاتين ونصف قال يا رسول الله صلعم يقبضك الله الى مغفرة ورحمة واعيش بعدك سنتين ونصفا رواه ابن سعد عن ابي قلابة ان رجلا قال لابي بكر الصديق رض رايت في النوم اني ابول دما فقال انت رجل ياتي امرأتك وهي حائض فاستغفر الله ولا تعد رواه عبد الرزاق في مصنفه عن سعيد بن المسيب قال رأت عائشة كانه وقع في بيتها ثلاثة اقمار فقصتها على ابي بكر وكان من اعبر الناس فقال ان صدقت رؤياك ليدفن في بيتك خير اهل الارض

کہ رسول اللہ صلعم نے آخر عمر میں جو نماز پڑھی وہ حضرت ابوبکر کے پیچھے ایک کپڑے میں پڑھی تھی

فصل حضرت ابوبکر کی خوابونکی تعبیر دینے میں

سعید بن منصور عمرو بن شرحبیل سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میں عالم خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک سیاہ بکریونکا ریوڑ آیا پھر انکے پیچھیں سفید بکریونکا ریوڑ تھا اور وہ اتنی تھیں کہ کالی بکریاں انمیں معلوم نہیں ہوتیں ابوبکر نے فرمایا ہے کہ اگر ایسا ہے تو عرب اسلام لائینگے اور کثرت سے ہو جاوینگے اور سفید بکریاں عجم ہیں جو اسلام لائینگے اور انکی کثرت کی وجہ سے عرب انمیں کھائی بھی نہ دینگے یہ سنکر آنحضرت نے فرمایا یہی تعبیر صبح کیوقت مجھے فرشتہ بتلا گیا ہے ابن سعد ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں حضرت نے ایک خواب دیکھا اور حضرت ابوبکر سے بیان کیا آپنے فرمایا اے ابوبکر میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں اور تم ایک زینہ میں آگے بڑھنا چاہتے ہیں تو میں تم سے ڈھائی سیڑھی آگے بڑھ گیا کہا اے رسول خدا حق سبحانہ آپکو اپنی رحمت اور بخشش کیطرف اٹھا لیگا اور میں آپکے بعد کل ڈھائی سال زندہ رہونگا عبد الرزاق اپنی مصنف میں ابو قلابہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آکر حضرت ابوبکر سے کہا میں نے خواب میں اپنے آپکو پیشاب میں خون کرتے دیکھا ہے آپنے فرمایا تو اپنی عورت سے اس حال میں صحبت کرتا ہے کہ وہ حائضہ ہوتی ہے جا اللہ سے بخشش مانگ اور پھر ایسا مت کر سعید بن منصور سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں تین چاند اپنے حجرے میں پڑے دیکھے سو اسکا قصہ ابوبکر سے بیان کیا کیونکہ وہ تمام لوگوں سے تعبیر زائد جانتے تھے فرمایا اے عائشہ اگر تو خواب میں سچی ہے تو اسکی تعبیر یہ ہے کہ تیرے گھر میں تین شخص تمام زمین والوں سے بہتر مدفون ہونگے

فلما قبض النبی صلعم قال یا عائشہ ھذا خیر اقمارک رواہ سعید بن منصور اخرج ابو نعیم ان ابا بکر قیل لہ یا خلیفۃ رسول اللہ الا تستعمل اھل بدر قال انی اری مکانھم ولکنی اکرہ ان ادنسھم بالدنیا عن اسمعیل بن محمد ان ابا بکر قسم قسما فسوی فیہ بین الناس فقال لہ عمر تسوی بین اصحاب بدر و سواھم فی الناس فقال ابو بکر انما الدنیا بلاغ و خیر البلاغ اوسعہ وانما فضلھم فی اجورھم رواہ احمد والترمذی عن ابی بکر بن حفص قال بلغنی ان ابا بکر الصدیق کان یصوم الصیف و یفطر الشتاء رواہ احمد فی الزھد عن حبان الصائغ قال کان نقش خاتم ابی بکر نعم القادر اللہ رواہ ابن سعد عن موسی بن عقبۃ قال لا نعلم اربعۃ ادرک النبی صلعم ھو وابناؤھم الا ھؤلاء الاربعۃ ابو قحافۃ وابنہ ابو بکر الصدیق وابنہ عبد الرحمن وابو عتیق ابن عبد الرحمن واسمہ محمد رواہ الطبرانی عن عائشۃ قالت ما اسلم ابو احد من المھاجرین الا ابی بکر رواہ ابن عساکر عن انس قال کان اسن اصحاب رسول اللہ صلعم ابو بکر الصدیق و سھیل بن بیضاء رواہ البزار وابن سعد بسند حسن عن اسماء بنت ابی بکر الصدیق قالت لما کان یوم الفتح

چنانچہ نبی صلعم کے فوت ہونیکے بعد آپنے فرمایا اے عائشہ یہ تیرے اُن تینوں چاندونکا بہتر چاند ہے ابو نعیم کہتے ہین کہ ابو بکر سے لوگون نے کہا اے خلیفہ رسول خدا اہل بدر ہین آپ کیون انکو امیر نہین بناتے اُنہون نے فرمایا کہ مین انکی عزت تو خوب جانتا ہون مگر انکا دنیا مین آلودہ ہونا بھی مکروہ جانتا ہون امام احمد زہد مین کہتے ہین کہ حضرت ابو بکر نے غنیمت کا مال تقسیم کیا اور سب کو برابر بانٹا عمرؓ نے آپسے کہا کہ اہل بدر اور اُنکے غیرون مین آپ برابر حصہ بانٹتے ہین ابو بکر نے فرمایا دنیا بلاغ ہے اور بہتر بلاغ اُسکا زائد وسیع ہونا ہے اور اُنکی بزرگی تو ثواب مین ہے احمد نے ابو بکر بن حفص سے روایت کی ہے کہ ابو بکر گرمیون مین تو روزہ رکھتے اور جاڑون مین افطار کرتے تھے ✤ ابن سعد حبان سے نقل کرتے ہین کہ ابو بکر کی انگوٹھی کا نقش نعم القادر اللہ تھا طبرانی موسیٰ بن عقبہ سے روایت کرتے ہین کہ ہم ان چار شخصون کے سوا اور ایسے چار آدمی جنکے بیٹے پوتے نے رسول اللہ کی صحبت پائی ہو نہین جانتے (١) ابو قحافہ (٢) اُنکے بیٹے ابو بکر صدیق (٣) اُنکے صاحبزادے عبد الرحمن (٤) عبد الرحمن کے بیٹے ابو عتیق جنکا نام محمد تھا ابن منذہ اور ابن عساکر عائشہ سے روایت کرتے ہین کہ ابو بکر کے سوا مہاجرین مین سے اور کسیکے والدین ایمان نہین لائے ابن سعد اور بزار حسن سند کے ساتھ انس سے روایت کرتے ہین کہ ابو بکر اور سہیل بن عمرو بیضا کے سوا زائد عمر والا اصحاب رسول اللہ مین اور کوئی نہ تھا بیہقی دلائل مین اسماء ابو بکرؓ کی بیٹی سے نقل کرتے ہین کہ جب فتح مکہ کا سال ہوا

خرجت ابنة لابی قحافة فلقیتها الخیل وفی
عنقها طوق من ورق فاقتطعه انسان من عنقها
فلما دخل رسول الله صلعم المسجد قام ابو بکر
قال انشد بالله والاسلام طوق اختی
فو الله ما اجابه احد ثم قال الثانیة فما اجابه
احد فقال یا اخیه احتسبی طوقک فو الله ان الامانة
الیوم فی الناس قلیل رواه البیهقی فی دلائل
النبوة عن ابی مالک قال کان ابو بکر اذا صلی
علی المیت قال اللهم عبدک اسلمه المال والاهل
والعشیرة والذنب عظیم وانت غفور رحیم رواه
ابن القاسم عن قیس بن ابی حازم قال جاء رجل
الی ابی بکر فقال ان ابی یرید ان یاخذ مالی کله
یجتاحه فقال لابیه انما لک من ماله
ما یکفیک فقال یا خلیفة رسول الله صلعم الیس
قد قال رسول الله صلعم انت ومالک لابیک قال نعم
وانما یعنی بذلک النفقة رواه
البیهقی واخرج ابن القاسم ان
ابا بکر اتی برجل انتفی من ابیه
فقال ابو بکر اضرب الرأس
فان الشیطان فی الراس عن
سالم بن عبید الله قال کان
ابو بکر الصدیق یقول لی قم بینی
وبین الفجر حتی اتسحر رواه الدارقطنی

تو ابو قحافہ کی بیٹی باہر نکلین اور انکے گردن مین چاندی کا گلوبند
تھا راہ مین چند سوار اُنسے ملے اور ایک شخص نے انکی گردن سے
گلوبند کاٹ لیا جب رسول اللہ مسجد حرام مین آئے تو ابو بکر نے
کھڑے ہو کر کہا مین اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر اپنی بہن کا
گلوبند مانگتا ہون سو کسی نے جواب دیا پھر دوسری مرتبہ
اسیطرح فرمایا مگر جواب ملا پھر آپنے فرمایا اے بہن گلوبند
پر صبر کر خدا کی قسم آج لوگون مین امانت قلیل ہے +
ابن القاسم ابی مالک سے روایت کرتے ہین کہ جب
ابو بکر کسی میت پر نماز پڑھتے تو فرماتے بار خدایا تیرے
بندے کو اُسکے مال اور اہل اور کنبے نے تیرے سپرد کیا
گناہ بڑا ہے اور تو بخشنے والا مہربان ہے بیہقی نے قیس بن
ابی حازم سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ابو بکر
کے پاس آکر کہا میرا باپ محتاج ہے اور میرا کل مال
کھانا چاہتا ہے آپنے اُسکے باپ سے کہا جتنا مال تجھے
کافی ہو صرف اُسقدر لینا تجھے جائز ہے اُسنے کہا کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہین فرمایا کہ تو اور
تیرا مال باپ کے لئے ہے ابو بکر رض نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی مراد اس سے صرف نفقہ ہے۔ ابن قاسم
کہتے ہین کہ ابو بکر کے پاس ایک ایسا شخص لایا گیا جو اپنے
باپ سے اپنی نسب کو دور کرتا تھا یعنی کہتا تھا یہ میرا باپ نہین ہے آپنے فرمایا
اسکو سر پر مار کیونکہ شیطان سر مین ہے۔ ابن ابی شیبہ و دارقطنی سالم بن
عبید اللہ سے روایت کرتے ہین کہ ابو بکر صدیق فرمایا کرتے تھے میرے اور صبح
کے درمیان تو کھڑا رہ حتی کہ سحری کھالون یعنی فجر سے اطلاع دیجیو

عن عائشة امّ المومنين انها قالت انّ رسولَ الله صلی الله علیه وسلم قال فی مرضه مروا ابا بکرٍ یُصَلّی بالناسِ قالت عائشة قلتُ انّ ابا بکرٍ اذا قام فی مقامك لم یُسمِع الناسَ من البکآء فمر عمرَ فلیُصلّ بالناسِ فقالت عائشة فقلت لحفصةَ قولی له ان ابا بکرٍ اذا قام فی مقامك لم یُسمِع الناسَ من البکاء فمر عمر فلیصلّ ففعلت حفصةُ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم مَه انکنّ لانتنّ صواحب یوسفَ مروا ابا بکر فلیصلّ للناس فقالت حفصةُ لعائشةَ ما کنتُ لاصیب منكِ خیرا ۔ رواه البخاری عن الزهری اخبرنی ابو حمزة انسُ بن مالكٍ الانصاری وکان تَبِعَ النبی صلعم وخدمه ان ابا بکر یصلی لهم فی مرض النبی صلی الله علیه وسلم الذی تُوُفّیَ فیه حتی اذا کان یوم الاثنین وهم صفوفٌ فی الصلوٰة فکشف النبی صلی الله علیه وسلم ستر

بخاری مین عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ابوبکر کو نماز پڑھانیکا حکم کرو (یعنی اُنہین امام بناؤ) عائشہ نے کہا اے رسول خدا ابوبکر جب آپکی جگہہ کھڑے ہونگے تو رونے کی وجہ سے لوگونکو قرارت نہ سنا سکینگے (اس سے بہتر یون ہوگا کہ آپ عمر کو نماز پڑھانیکا حکم فرماوین حضرت صلعم نے پھر فرمایا ابوبکر کو ہی لوگون کی امامت کا حکم کرو سو حضرت عائشہ نے ام المومنین حفصہ سے کہا کہ تم حضرت سے کہو کہ ابوبکر جب آپکی جگہ کھڑے ہونگے تو لوگون رونیکے سبب سے قرارت نہ سنا سکینگے آپ لوگون کی امامت کا حضرت عمر رضہ کو حکم فرمائیے حضرت حفصہ نے اسیطرح حضرت صلعم سے عرض کیا آپنے فرمایا تم وہی تو ہو جنہون نے حضرت یوسف کو تنگ کیا ۔ ابوبکر کو حکم کرو کہ وہی لوگون کو نماز پڑھاوین تو حفصہ رضہ نے عائشہ رضہ سے (بطرز شکایت) کہا مین تمہاری طرف سے کبھی بھلائی کو نہ پہونچی (یعنی تمنے ایسی بات بتائی جو حضرت صلعم کی خفگی کا باعث ہوا ؕ)

بخاری مین زہری سے روایت ہے کہ ابی حمزہ یعنے حضرت انس بن مالک نے مجھے خبر دی اور وہ ایک مدت تک نبی صلعم کی صحبت مین اور آپکی خدمت اور تابعداری مین مصروف رہے وہ کہتے ہین جس مرض مین [illegible] وفات پائی تو ابوبکر صحابہ کو برابر نماز پڑھاتے رہے یہانتک کہ [illegible] کا دن ہوا اور لوگ نماز مین صفین باندھے [illegible] تھے تو رسول خدا صلعم نے حجرہ کا پردہ کھولکر

الحجرة ينظر الينا وهو قائم
كان وجهه ورقة مصحف ثم
تبسم يضحك فهممنا ان نفتتن
من الفرح برؤية النبي صلى
الله عليه وسلم ونكص ابوبكر
على عقبيه ليصل الصفّ
وظنّ ان النبي صلى الله عليه
وسلم خارج الى الصّلوة
فاشار الينا النبيّ صلى الله
عليه وسلم ان اتمّوا صلاتكم
وارخى الستر فتوفي من يومه
صلى الله عليه وسلم رواه
البخاري عن سهل بن سعد
الساعدي رضي الله تعالى عنه
ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم ذهب الى بني عمرو بن
عوف ليصلح بينهم فحانت
الصّلوة فجاء المؤذّن الى ابي
بكر فقال اتصلّي للناس فاقيم
قال نعم فصلى ابو بكر
فجاء رسول الله صلى الله عليه
وسلم والناس في الصلوة
فتخلص حتى وقف في الصف فصفق

ہماری طرف ملاحظہ فرمایا اور آپ کھڑے ہوے
تھے ہمنے آپکے مونہہ کو ورق مصحف کی مانند پایا پھر
رسول خدا مسکرا کر ہنسنے لگے پس ہمنے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کی خوشی مین نماز سے خارج ہونے
کا ارادہ کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ صف مین ملنے کے لئے
اُلٹے قدمون پیچھے ہٹنے لگے اور گمان کیا کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے واسطے تشریف لاتے
ہین۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھکر
ہمین اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کرو۔ یہ فرما کر
پردہ چھوڑ دیا اور اُسی دن جناب نے وفات
پائی +
بخاری مین سہل بن سعد سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف
مین صلح کرانے تشریف لے گئے تھے جب نماز
کا وقت قریب آیا تو مؤذن (بلال) ابوبکر کے
پاس آکر کہنے لگا کیا آپ لوگون کو نماز پڑھاوینگے
گے۔ مین اقامت کہون۔ فرمایا
ہان۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
نماز پڑھانی شروع کی۔ پھر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور صحابہ نماز مین
تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے پہونچکر صف مین
کھڑے ہوگئے (ابوبکر رض کے خبردار کرنے
کے لئے) لوگون نے دستک دی اور

عن عائشة رضي الله عنها قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم خلف ابي بكر في مرضه الذي مات فيه قاعدا رواه الترمذي
عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج في مرضه وابوبكر يصلي بالناس فجلس الى جنب ابي بكر والناس يأتمون بابي بكر وابوبكر يأتم بالنبي صلى الله عليه وسلم
عن حميد عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم ... عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى خلف ابي بكر وهو قاعد
عن انس قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه خلف ابي بكر قاعدا

الناس وكان ابو بكر لا يلتفت
في صلوته فلما اكثر الناس
التصفيق التفت فرأى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاشار اليه
رسول الله صلى الله عليه وسلم
أن امكث مكانك فرفع ابو بكر
رضي الله عنه يديه فحمد الله على ما أمره
رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك
ثم استأخر ابو بكر
حتى استوى في الصف وتقدم رسول
الله صلى الله عليه وسلم فصلى فلما
انصرف قال يا ابا بكر ما منعك ان
تثبت اذ امرتك فقال ابو بكر
ما كان لابن ابي قحافة ان يصلي
بين يدي رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ما لي رأيتكم اكثرتم
التصفيق من نابه شيء من
صلوته فليسبح فانه اذا سبح
التفت اليه وانما التصفيق
للنساء رواه البخاري عن سهل بن
سعد رضي الله عنه قال كان
قتال بين بني عمرو بن عوف فبلغ

اور ابو بکر کی یہ عادت تھی کہ نماز میں کسی طرف
نہ دیکھتے تھے جب لوگوں نے بہت تالیاں بجائیں
تو صدیق رض نے نظر کرکے رسول اللہ کو صف میں
دیکھا (آپ پیچھے ہٹنے لگے) حضرت نے صدیق
کو اشارہ کیا کہ وہیں ٹھہرے رہو پس ابو بکر
نے دونوں ہاتھ اوٹھا کر خدا کا شکر کیا کہ
حضرت نے اونہیں امامت کا حکم فرمایا پھر ابو بکر پیچھے
ہٹے یہانتک کہ صف کے برابر ہوگئے اور
حضرت نے آگے بڑھکر امامت کی پھر جب نماز پڑھ چکے
تو فرمایا اے ابو بکر میرے حکم کی بعد تمہیں وہاں
کھڑے رہنے سے کسنے منع کیا ابو بکر نے کہا ابو قحافہ
کی بیٹے کو کب لائق ہے کہ رسول اللہ کے
آگے ہوکر لوگوں کا امام بنے پھر رسول اللہ نے لوگوں کو مخاطب
کرکے فرمایا مجھے کیا ہے کہ میں نے تم کو بہت تالیاں بجاتے
دیکھا جسکو نماز میں کوئی ضرورت پیش آوے (جس سے
امام کو خبردار کرنا ہو) تو بلند آواز سے سبحان اللہ
کہے۔ کیونکہ جب سبحان اللہ کہے گا تو اوسکی
طرف التفات کیا جاوے گا اور تالیاں
بجانی عورتوں کے لئے ہیں۔
ابو داؤد نے سہل بن سعد سے روایت کی
ہے کہ بنی عمرو بن عوف میں کوئی جھگڑا
تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جب اسکی
خبر پہونچی۔

ذلك النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاهم لیصلح بینهم بعد الظہر فقال لبلال ان حضرت صلوٰۃ العصر ولم آتک فمر ابا بکر فلیصل بالناس فلما حضرت العصر اذن بلال ثم اقام ثم امر ابا بکر فتقدم قال فی اخرہ اذا نابکم شیء فی الصلٰوۃ فلیسبح الرجال ولتصفح النساء رواہ ابوداود

تو آپ اون کی پاس ظہر کے بعد صلح کرانے تشریف لے گئے اور بلال سے فرما گئے اگر عصر کے نماز کا وقت ہوجاوے اور میں نہ آوں تو لوگوں کی امامت کا ابوبکر کو حکم کیجیو جب عصر کا وقت ہوا تو بلال نے اذان کہکر اقامت پڑہی اور ابوبکر کو آگے بڑہنے کا حکم کیا سو آپ نے آگے بڑہکر نماز پڑھائی اور آخر حدیث میں راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب نماز میں کوئی ضروری کام ہو تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالیاں بجائیں۔

عن ابی بکر بن عیاش قال قال لی الرشید یا ابا بکر کیف استخلف الناس ابا بکر الصدیق قلت یا امیر المؤمنین سکت اللہ وسکت رسولہ وسکت المؤمنون قال واللہ ما زدتنی الا غما قال یا امیر المؤمنین مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ ایام فدخل علیہ فقال یا رسول اللہ من یصلی بالناس فقال مر ابا بکر یصلی بالناس فصلی ابو بکر ثمانیۃ ایام والوحی ینزل فسکت رسول اللہ صلعم بسکوت اللہ تعالی

ابن عدی ابوبکر بن عیاش سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ہارون رشید نے کہا۔ اے ابوبکر لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق کو کسطرح خلیفہ بنایا میں نے کہا ای سلطان کے خلیفہ اللہ اور اوسکے رسول اور مسلمانوں نے خاموشی اختیار کی۔ ہارون نے کہا بخدا تونے تو اور بھی ایک بیا غم زیادہ دیا (اس کی تفسیر کر) میں نے کہا اے خلیفہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ روز بیمار رہے بلال رسول اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ لوگوں کو نماز کون پڑھاویگا فرمایا ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھاویں سو ابوبکر نے آٹھ روز تک نماز پڑھائی باوجودیکہ وحی آتی تھی سو جناب رسول اللہ نے خدا کی سکوت کے سبب سے سکوت کیا۔

وسكت المؤمنون بسكوت رسول الله صلعم فاعجبه فقال بارك الله فيك رواه ابن عدى عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود قال دخلت على عائشة فقلت الا تحدثيني عن مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت بلى ثقل النبى صلى الله عليه وسلم فقال اصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يارسول الله قال ضعوا لى ماء فى المخضب قالت ففعلنا فاغتسل فذهب لينوء فاغمى عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لى ماء فى المخضب قالت فقعد فاغتسل ثم ذهب لينوء فاغمى عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لى ماء فى المخضب فقعد فاغتسل ثم ذهب لينوء فاغمى عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يارسول الله والناس عكوف فى المسجد ينتظرون النبى صلعم لصلوة العشاء الاخرة فارسل النبى صلعم الى ابى بكر بان يصلى بالناس فاتاه الرسول فقال ان رسول الله

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سکوت سے مسلمان خاموش ہو رہے ہے۔ ہارون رشید کو یہ جواب بہت خوش لگا کہنے لگا اللہ تیرے علم میں برکت دے۔ بخاری مسلم میں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ کے پاس جا کر کہا کہ مجھے رسول اللہ کی بیماری سے تم کیوں نہیں خبر دیتیں فرمایا کیوں نہیں جب رسول اللہ کی بیماری شدید ہوئی تو فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا نہیں اے رسول خدا وہ آپکے منتظر ہیں۔ فرمایا میرے لئے پانی کا لگن رکھو ہم نے لگن میں پانی بھر دیا سو آپنے خفیف سا غسل کیا پھر اوٹھنے کا قصد ہی کیا تھا جو بے ہوش ہو گئے اور ہوش آنے کے بعد پھر فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا نہیں اے رسول خدا وہ آپکے منتظر ہیں۔ فرمایا لگن میں پانی رکھو پھر بیٹھے اور غسل کیا اور اٹھنے کا ارادہ کیا کہ بے ہوش ہو گئے پھر جب ہوش میں آئے تو وہی فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے۔ ہم نے کہا اے رسول خدا وہ آپکے منتظر ہیں (عائشہ فرماتی ہیں) کہ تمام لوگ مسجد میں بیٹھے عشا کی نماز کے لئے رسول اللہ کا انتظار کر رہے تھے سو نبی صلعم نے کسی آدمی کو ابوبکر کی پاس بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں چنانچہ ابوبکر کی پاس قاصد نے آ کر کہا کہ رسول اللہ

۲۴۳

قوله والناس عكوف اى مجتمعون فى المسجد لانتظار الصلاة ينتظرون النبى صلى الله عليه وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم یأمرک
ان تصلی بالناس فقال ابوبکر
وکان رجلا رقیقا یا عمر صل
بالناس فقال لہ عمر انت احق
بذلک فصلی ابوبکر تلک الایام
ثم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وجد فی نفسہ خفۃ فخرج بین
رجلین احدھما العباس لصلوٰۃ
الظھر وابوبکر یصلی بالناس
فلما راٰہ ابوبکر ذھب لیتأخر
فاومی الیہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بان لا یتأخر قال اجلسانی
الی جنبہ فاجلساہ الی جنب
ابی بکر قال فجعل ابوبکر
یصلی وھو یأتم بصلوٰۃ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم والناس
بصلوٰۃ ابی بکر والنبی صلی
اللہ علیہ وسلم قاعد قال
عبید اللہ فدخلت علی عبد اللہ
ابن عباس فقلت لہ الا اعرض
علیک ما حدثتنی عائشۃ عن
مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ھات فعرضت علیہ حدیثھا

آپ کو نماز پڑہانے کا حکم فرماتے ہیں حضرت ابوبکر
نرم دل آدمی تھے۔ فرمایا اے عمر تم لوگوں کو
نماز پڑھادو حضرت عمر نے جواب دیا کہ امامت کے
لائق آپ ہی ہیں۔ سو ابوبکر نے ان دنوں میں
نماز پڑھائی پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے جی میں تخفیف پائی تو دو شخصوں کے
سہارے سے ظہر کی نماز کے لئے باہر تشریف
لائے اون میں سے ایک عباس تھے اور ابوبکر
لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے مگر آپکی آہٹ پاکر
پیچھے ہٹنے لگے رسول اللہ نے آپکی طرف اشارہ
کیا کہ وہیں کھڑے رہو اور اپنے دونوں ہمراہیوں
سے فرمایا کہ مجھے ابوبکر کی کروٹ میں بٹھا دو۔
سو اون دونوں نے آپکو ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیا۔
ابوبکر رسول اللہ کی نماز کی اقتدا کرتے تھے
اور باقی لوگ ابوبکر کے مقتدی تھے۔ رسول اللہ
بیٹھکر نماز پڑھاتے تھے اور ابوبکر کھڑے
کھڑے آپ کے اقتدا کرتے تھے۔
عبید اللہ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں
عبد اللہ بن عباس کے پاس آیا اور کہا
کیا میں تمپر وہ خبر جو حضرت عائشہ نے
رسول اللہ کی بیماری کی مجھے دی ہے پیش
نکروں۔ کہا لاؤ میں نے یہ تمام حدیث
اون پر پیش کی۔

فما انكر منه شيئا غير انه قال
اسمت لك الرجل الذی کان
مع العباس قلت لا قال هو
علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ
عنه رواه البخاری و مسلم
عن عروة بن الزبير ان عائشة
قالت لما استخلف ابو بكر
الصديق قال لقد علم قومی
ان حرفتی لم تكن تعجز عن
مؤنة اهلی وشغلت بامر
المسلمين فسياكل آل ابو بكر
من هذا المال ويحترف للمسلمين
فيه رواه البخاری عن ابی بكر
قال الست اول الناس بالخلافة
الست اول من اسلم الحديث
رواه الترمذی وابن حبان
والصلوٰة التی صلاها رسول
الله صلی الله عليه وسلم خلف افضل
الصديقين ما روی ام المؤمنين
قالت صلاها النبی م فی مرضه
الذی توفی فيه خلف ابی بكر
قاعدا رواه الترمذی وقال
حسن صحيح وروی انس اخر

اُنہوں نے اس حدیث میں سے کسی مضمون کا انکار
نہیں کیا۔ ہاں یہ فرمایا کہ عباس کے ہمراہ جو دوسرا
شخص تہا اوسکا نام حضرت عائشہؓ نے لیا میں نے کہا
نہیں کہا وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ
عنہ تھے۔
بخاری میں عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ عائشہؓ
فرماتی ہیں جب ابو بکر صدیق خلیفہ ہوئے
تو فرمایا میری قوم جانتی ہے کہ میرا کسب
میری اہل وعیال کے خرچ سے قصور نہیں
کرتا تہا (یعنے میری کمائی میرے عیال کی قوت
کو کافی تہی) اور اب مسلمانوں کے کام میں مشغول
ہوں سو آل ابو بکر اس بیت المال کو کہاویگی اور ابو بکر
مسلمانوں کے لئے پیشہ کریگا۔ ترمذی اور ابن
حبان ابو بکر سے روایت کرتے ہیں کہ اونہوں نے
فرمایا کیا میں خلافت میں سب لوگوں سے
اول نہیں ہوں کیا میں سب سے پہلے اسلام نہیں
لایا الیٰ آخر الحدیث اور جو نماز کہ رسول اللہ نے
افضل الصدیقین کے پیچھے پڑہی وہ وہ ہے کہ
ام المومنین نے روایت کی کہ نبی صلعم نے ابو بکر کے پیچھے
بیٹھکر نماز پڑہی۔ جس مرض میں آپ نے انتقال
فرمایا اسکو ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔
انس کہتے ہیں کہ سب سے آخر

صلوة صلاها مع القوم فى ثوب
واحد متوشحا خلف ابى بكر
قال البيهقى الصلوة التى كان
فيها اماما صلوة الظهر يوم
السبت او يوم الاحد والتى كان
فيها ماموما صلوة الصبح يوم الاثنين
اخر صلاة صلاها حتى خرج من الدنيا
وهذا ما ثبت عن الزهرى عن انس فى
صلوتهم يوم الاثنين وكشف الستر ثم
ارخائه فانه كان فى الركعة
الاولى ثم انه ع وجد فى نفسه
خفة فخرج فادرك معه الثانية
وقد اسند هذا موسى بن عقبة
وحديث ارخاء الستر مذكور
فى صحيح البخارى والمسلم

جو نماز قوم کے ساتھ رسول اللہ نے پڑھی وہ ابوبکر
کے پیچھے ایک کپڑے میں پڑھی تھی جس میں
آپ لپٹے ہوئے تھے۔ بیہقی کہتے ہیں
کہ جس نماز میں رسول اللہ امام تھے وہ
ظہر کی نماز ہفتہ یا اتوار کے دن تھی اور جس میں
آپ مقتدی تھے وہ پیر کے دن صبح کی نماز تھی
اور یہی آپکی آخر نماز تھی اور اسی دن میں آپنے
دنیا چھوڑی اور اسیطرح زہری نے انس سے
روایت کی ہے کہ آخر نماز جس میں آپ مقتدی
تھے پیر کی صبح تھی اور پردہ کا چھوڑنا اور کھولنا
پہلی رکعت میں تھا پھر جب آپنے تخفیف پائی تو حجرے
سے باہر نکلے اور دوسرے رکعت ابوبکر کے ساتھ
ادا کی اور اس حدیث کی سند موسی بن عقبہ تک پہنچتی
ہے اور پردہ چھوڑنیکی حدیث صحیح بخاری اور مسلم میں بھی موجود ہے

امير المومنين امام المتقين ابى حفص عمر الفاروق بن الخطاب العدوى القرشى عليه الصلوة والسلام

امیر المومنین امام المتقین ابو حفص عمر فاروق بن خطاب عدوی قرشی رضی اللہ تعالی عنہ کے مناقب و فضائل میں

عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه
قال قال رسول الله صلى الله

بخاری مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

عليه وسلم لقد كان فيما قبلكم
محدثون فان يكن في امتي
احد فانه عمر رواه البخاري
ومسلم عن ابي هريرة رضي
الله عنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لقد كان
فيمن قبلكم من بني اسرائيل
رجال يكلمون من غير ان
يكونوا انبياء فان يكن في امتي
احد فعمر عن عبد الله بن هشام
قال كنا مع النبي صلى الله عليه
وسلم وهو آخذ بيد عمر بن الخطاب عن
قيس قال قال عبد الله بن مسعود رضي
الله عنه ما زلنا اعزة منذ اسلم عمر رواه هذه
الاحاديث البخاري عن سعد بن
ابي وقاص قال استاذن عمر بن
الخطاب على رسول الله صلى الله
عليه وسلم وعنده نسوة من
قريش يكلمنه ويستكثرنه عالية
اصواتهن فلما استاذن عمر قمن
فبادرن الحجاب فدخل عمر ورسول
الله صلى الله عليه وسلم يضحك
فقال اضحك الله سنك يا رسول الله

تم سے پہلے لوگوں میں محدثین (جن سے فرشتے باتیں
کریں یا جنکی دلمیں فوراً بات آجائے یا جنکا گمان صحیح
نکلے یا جنکی زبان پر حق وصواب جاری ہو) ہوتے تھے
اگر میری امت میں کوئی محدث ہو تو عمر بن الخطاب ہیں۔
بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے آدمی ہوتے
تھے جن سے فرشتے باتیں کرتے تھے مگر وہ نبی نہوتے تھے
اگر میری امت میں کوئی اُن میں سے ہے تو عمر بن الخطاب
ہیں۔ بخاری میں عبداللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ
ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ عمر
بن الخطاب کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ بخاری قیس سے
روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا جب
سے عمر اسلام لائے ہم غالب ہو گئے۔ بخاری مسلم
میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ عمر
بن الخطاب نے رسول اللہ کے پاس آنے کی پروانگی مانگی
اور آنحضرت کے پاس کئی عورتیں قریش کی
بیٹھیں باتیں کرتی تھیں اور اپنی آوازیں رسول اللہ کی
آواز پر بلند کرتی تھیں (مراد عورتوں سے ازواج مطہرات
ہیں کہ رسول اللہ صلعم سے نان ونفقہ طلب کرتی تھیں)
سو جب عمر نے آنے کی پروانگی مانگی تو عورتیں کھڑی
ہو گئیں (اور چھپنے کے لئے) پردہ کی طرف دوڑیں۔
عمر حضرت کے پاس آئے۔ اور آپ کو ہنستے ہوئے
دیکھ کر کہا اللہ تعالی ہمیشہ آپ کے دانت ہنساوے

فقال النبي صلى الله عليه وسلم
عجبت من هؤلاء اللاتي كن عندي
فلما سمعن صوتك ابتدرن الحجاب
قال عمر يا عدوات انفسهن
اتهبنني ولا تهبن رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقلن نعم انت افظ
واغلظ فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ايه يا ابن الخطاب والذي
نفسي بيده ما لقيك الشيطان
سالكا فجا قط الا سلك فجا غير
فجك رواه البخاري والمسلم وعن
جابر بن عبد الله الانصاري
قال قال النبي صلى الله عليه
وسلم دخلت الجنة فاذا انا
بالرميصاء امرأة ابي طلحة و
سمعت خشفة فقلت من هذا
فقال هذا بلال ورايت قصرا
بفنائه جارية فقلت لمن هذا
فقالوا لعمر بن الخطاب فاردت
ان ادخله فانظر اليه فذكرت
غيرتك فقال عمر بابي انت
وامي يا رسول الله اعليك اغار
رواه البخاري والمسلم وعن

یعنی خوشی کے ساتھ رہیں) ہنسنے کا سبب کوئی امر
عجیب ہوگا۔ حضرت نے فرمایا اون عورتوں سے جو میرے پاس تھیں
مجھے تعجب آیا کہ تمہاری آواز سنتے ہی پردہ میں ہوگئیں عمر نے
عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا ای اپنی جانوں کے دشمنو
کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے ہیبت نہیں کرتیں
عورتوں نے جواب دیا کہ بیشک ہم تجھ سے خوف کرتی ہیں
کہ تو سخت گو اور سخت خو ہے۔ پس حضرت نے فرمایا اے
عمر بن الخطاب انکے جواب کی طرف التفات نکرو واللہ تجھ
نہیں ملتا ہے شیطان اس حال میں کہ تم راہ چلنے والے
ہو مگر وہ تمہاری راہ چھوڑ کر دوسری راہ پر چلتا ہے۔ بخاری مسلم
میں جابر عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم
نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا پس میں اچانک رمیصا
ابو طلحہ کی بی بی کے ساتھ تھا۔ وہاں کسی کے پاؤں کی
آہٹ سنکر میں نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا
یہ بلال ہیں۔ پھر آگے بڑھکر ایک بڑا محل دیکھا جسکے
صحن میں ایک نوجوان خوبصورت عورت تھی۔ میں نے کہا یہ
کسکا محل ہے اوس گھر کے رہنے والوں نے کہا یہ محل
عمر بن الخطاب کا ہے۔ سو میں نے چاہا کہ اوسمیں
داخل ہو کر اندر سے دیکھوں پس اے عمر تمہاری
غیرت مجھے یاد آگئی۔
عمر نے کہا۔ میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں
یارسول اللہ۔ کیا آپ پر میں غیرت کروں گا

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رایت الناس یعرضون علی وعلیھم قمص منھا ما یبلغ الثدی ومنھا ما دون ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین رواہ البخاری ومسلم عن ابی عبد الرحمن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنھما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت حتی انی لاری الری یخرج فی اظفاری ثم اتیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم رواہ البخاری ومسلم عن ابن ابی ملیکۃ ان عبد اللہ بن الزبیر اخبرھم انہ قدم رکب من بنی تمیم علی النبی صلعم فقال ابوبکر

بخاری اور مسلم میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ میں ایک وقت سوتے میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ کرتے پہنے ہوئے مجھپر لائے جاتے ہیں کچھ تو اونمیں سے ایسے ہیں جنکے کرتے سینہ تک پہونچے ہوئے ہیں اور بعض اس سے کمتر مگر عمر بن الخطاب اس حال میں لائے گئے کہ انپر ایسا بڑا کرتا تھا کہ درازی کی وجہ سے اوسے کھینچتے جاتے تھے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے اسکی کیا تعبیر دی فرمایا اسکی تعبیر دین ہے۔ بخاری مسلم میں ابو عبد الرحمن عمر بن الخطاب کے بیٹے سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت سے سنا فرماتے تھے کہ میں سوتا تھا ایک پیالہ دودہ کا بھرا ہوا میرے پاس لایا گیا۔ میں نے اوسے پیا تنک پیا کہ اوسکی تری کو ناخنوں سے نکلتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن الخطاب کو دیا۔ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اس دودہ کی آپ نے کیا تعبیر فرمائی فرمایا اوسکی تعبیر علم ہے۔ بخاری میں ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ اونہیں عبد اللہ بن زبیر نے خبر دی کہ بنی تمیم کا ایک قافلہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ ابوبکر نے فرمایا

امر القعقاع بن معبد وقال
عمر بل امر الاقرع بن حابس
فقال ابوبکر ما اردت الی او
الاخلافی فقال عمر ما اردت
خلافک فتماریا حتی ارتفعت
اصواتهما فنزل فی ذلک یا ایها
الذین آمنوا لا تقدموا بین
یدی الله ورسوله حتی انقضت
الآیة قال ابن الزبیر فما کان
عمر یسمع رسول الله ص بعد
هذه الآیة حتی یستفهمه
ولم یذکر ذلک عن ابیه یعنی
ابا بکر رواه البخاری عن
امیر المومنین ابی بکر الصدیق
قال لما نزلت لا ترفعوا اصواتکم
فوق صوت النبی قلت یا رسول
الله والله لا اکلمک الا کاخی السرار
رواه البزار عن ابی هریرة
قال نزلت ان الذین یغضون
اصواتهم عند رسول الله الآیة
قال ابوبکر الصدیق رض
والذی انزل علیک الکتاب
یا رسول الله لا اکلمک الا کاخی

کہ قعقاع بن معبد کو امیر بنانا چاہیے۔ حضرت
عمر نے فرمایا نہیں بلکہ اقرع بن حابس کو امیر
کیجیے۔ ابوبکر نے کہا کیا تم میری مخالفت
چاہتے ہو۔ عمر نے فرمایا میں آپکی مخالفت نہیں
چاہتا۔ پس دونوں صاحب خوب جھگڑے
یہانتک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں
تب یہ آیت اوتری۔ اے ایمان والو۔
اللہ اور رسول کے آگے پیشی نہ کرو۔ ابن زبیر
کہتے ہیں کہ اس آیت کے نزول کے بعد حضرت عمر رسول اللہ
کو اپنی آواز نہ سناتے جب تک خوب سمجھ لیتے
اور ابن زبیر نے یہ حدیث اپنے نانا ابوبکر
سے مذکور نہیں کی۔ بزار حضرت ابوبکر سے روایت
کرتے ہیں کہ جب یہ آیت کہ اپنی آوازیں نبی
کی آواز پر اونچی نہ کرو اوتری تو میں نے کہا اے
رسول خدا۔ واللہ میں آپ سے کبھی کلام نہ کرونگا
مگر آہستگی کے ساتھ اپنے بھائی عمر کیطرح
حاکم ابوہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب
یہ آیت کہ جو لوگ اپنی آوازیں رسول خدا
کے نزدیک پست کرتے ہیں نازل ہوئی
تو ابوبکر صدیق نے کہا۔ اے رسول
خدا اوس ذات کی قسم جس نے آپ پر
کتاب اوتاری میں اسکے بعد مرتے تک بجز
آہستگی کے اپنے بھائی عمر جیسے کبھی

السر ارحمنی القاة عز و جل هذا
حدیث صحیح علی شرط مسلم
رواه الحاکم وصححه عن نافع
قال ان الناس یتحدثون ان
ابن عمر اسلم قبل عمر ولیس
کذلک ولکن عمر یوم الحدیبیة
ارسل عبد الله الی فرس له
عند رجل من الانصار یاتی به
یقاتل علیه ورسول الله صلعم
یبایع عند الشجرة وعمر
لا یدری بذلک فبایع عبد الله
ثم ذهب الی الفرس فجاء به
الی عمر وعمر یستلئم للقتال
فاخبره ان رسول الله صلعم یبایع
تحت الشجرة قال فانطلق
فذهب معه حتی بایع رسول
الله صلعم فهی التی یتحدث الناس
ان ابن عمر اسلم قبل عمر
رواه البخاری عن حبیب
بن ابی ثابت قال اتیت
اباوائل اسئله فقال کنا بصفین
فقال رجل الم تر الی الذین
یدعون الی کتاب الله فقال

کبھی کام نہ دونگا یہ حدیث شرط مسلم پر صحیح ہے۔ بخاری میں نافع سے
روایت ہے کہ لوگ بیان کرتے ہیں ابن عمر حضرت عمر سے پہلے اسلام لائے
ہیں حالانکہ یہ بات غلط ہے اصل امر یہ ہے کہ حضرت عمر نے حدیبیہ کے
دن عبد اللہ اپنے بیٹے کو ایک انصاری مرد کے پاس اپنے
بھیجا کہ وہ عمر کا گھوڑا اوسکے پاس سے لے آویں تاکہ اوس پر چڑھکر
جہاد کریں عبد اللہ اوس شخص کے پاس آئے یہاں رسول اللہ شجرہ کے
پاس لوگوں سے بیعت کر رہے تھے اور حضرت عمر کو اسکی خبر نہ تھی سو
عبد اللہ نے حضرت سے بیعت کی اور گھوڑا لیکر حضرت عمر کے پاس
واپس آئے یہاں حضرت عمر لڑائی کے سامان کے لئے زرہ پہن
رہے تھے عبد اللہ نے آپکو خبر دی کہ رسول اللہ شجرہ کے نیچے لوگوں
سے بیعت کر رہے ہیں (سفیان اوپر کا راوی) کہا ہم عمر چلے
اور عبد اللہ بھی اونکے ہمراہ ہو لئے حتے کہ عمر نے رسول اللہ سے
بیعت کی پس یہ بات ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ ابن عمر عمر سے
پہلے اسلام لائے۔ بخاری میں حبیب بن ثابت سے روایت
ہے کہ میں نے ابو وائل کے پاس آکر (خوارج کی حضرت
علی کے ہاتھ سے مقتول ہونیکی حقیقت) پوچھی کہا ہم صفین
میں تھے۔ ایک مرد نے علی سے کہا کیا تو نے اون لوگوں کو
نہیں دیکھا جو کتاب اللہ کی طرف بلائے جاتے ہیں (اوس
شخص کے اس کہنے سے غرض یہ تھی کہ باوجودیکہ حق تعالے
اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ اگر مسلمانوں کے گروہ باہم مقاتلہ
کریں تو اونمیں صلح کردو لیکن اگر ایک دوسرے پر چڑھائی
کرے تو جبتک وہ امر الہی کا مطیع نہ ہو اوس سے قتال کئے جاؤ
اور یہ لوگ علی کے ساتھ ہوکر معاویہ سے نہ لڑے) حضرت علی نے کہا

على نعم فقال سهل بن حنيف
اتهموا انفسكم فلقد رايتنا
يوم الحديبية يعني الصلح الذي
كان بين النبي ص والمشركين
ولو نرى قتالا لقاتلنا فجاء
عمر فقال السنا على الحق وهم
على الباطل اليس قتلانا في
الجنة وقتلاهم في النار قال بلى
قال ففيم نعطي الدنية
في ديننا ونرجع ولما يحكم الله
بيننا فقال يا ابن الخطاب انى
رسول الله لن يضيعني ابدا
فرجع متغيظا فلم يصبر حتى جاء
ابا بكر فقال يا ابا بكر السنا على
الحق وهم على الباطل قال
يا ابن الخطاب انه رسول
الله ولن يضيعه ابدا فنزلت
الفتح رواه البخاري

عن فضل في اسلامه

عن ابن عمر ان النبي ص قال اللهم اعز
الاسلام باحد هذين الرجلين
اليك بعمر بن الخطاب او بابي جهل
بن هشام رواه الترمذي ورواه

ٹھیک ہے سو سہیل بن حنیف نے (جب اوسپر صفین میں
نہ لڑنیکی لوگوں نے تہمت لگائی) کہا ای لوگو اپنی جانوں
پر تہمت لگاؤ ہم نے اپنے آپکو حدیبیہ کی صلح میں جو مشرکین
اور نبی صلعم میں ہوئی تہی دیکھا (باوجودیکہ وہ لڑائی کا
موقع تھا مگر مصلحت وقت کی وجہ سے نہ لڑی) اگر ہم
رسول اللہ کی مخالفت کرکے لڑنا چاہتے تو ضرور لڑتے
(سو اسی مصلحت کے سبب صفین میں بھی ہم نے لڑنا مناسب
نہ جانا) حدیبیہ کا واقعہ یوں ہے کہ جب رسول اللہ نے
باوجود زیادتی اہل مکہ کی قتال نہ کیا تو عمرؓ آپکے پاس آکر
کہنے لگے کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں کیا ہمارے
مقتول جنت میں اور اونکے مقتول دوزخ میں نہیں ہیں
حضرت نے فرمایا۔ ہاں۔ عمرؓ نے کہا بس تو ہم ذلیل خصلت
کو اپنے دین میں کیوں جگہ دیں اور یوں ہی کیوں پھر جاویں
حالانکہ ابھی کوئی حکم (صلح) اللہ نے ہم میں نہیں کیا۔ حضرت
نے فرمایا اے عمر بن الخطاب اللہ کبھی مجھے ضائع نہ کریگا
یہ سنکر حضرت عمر غصہ میں بہرے ہوئے وہاں سے پہرے اور
ابوبکر کے پاس آکر کہنے لگے اے ابوبکر کیا ہم حق پر اور وہ
باطل پر نہیں ہیں اونہوں نے کہا اے ابن الخطاب وہ
اللہ کے رسول ہیں خدا کبھی انہیں ضائع نہ کریگا پس سورۂ فتح نازل ہوئی

حضرت عمر کے اسلام میں

ترمذی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا یا رب خدایا
ان دو مردوں عمر بن الخطاب و ابوجہل بن ہشام میں سے
جو تجھہ زائد محبوب ہو اوسکے ساتھ اسلام کو غالب کر

الطبرانی من حدیث ابن مسعود
وانس عن عائشة ان رسول
الله صلعم قال اللهم اعز الاسلام
بعمر بن الخطاب خاصة رواه
الحاکم ورواه الطبرانی عن ابی
بکر الصدیق عن عمر رض
قال خرجت اتعرض رسول الله صلعم
فوجدته قد سبقنی الی المسجد
فقمت خلفه فاستفتح سورة
الحاقة فجعلت اتعجب من تالیف
القرآن فقلت هذا والله شاعر
کما قالت قریش فقرأ انه
لقول رسول کریم وما هو
بقول شاعر قلیلا ما تؤمنون
الآیات فوقع فی قلبی
الاسلام کل موقع رواه
احمد عن جابر قال کان
اول الاسلام عمر ان عمر قال
ضرب اختی المخاض لیلا فخرجت
من البیت فدخلت فی استار
الکعبة فجاء النبی صلعم فدخل
الحجر وعلیه تبان فصلی ما شاء الله
ثم انصرف فسمعت

اسی حدیث کو طبرانی نے ابن مسعود اور انس سے روایت
کیا ہے۔ حاکم حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ
آنحضرت نے فرمایا خداوندا صرف عمر بن الخطاب سے اسلام
کو غلبہ دے۔ طبرانی نے ابو بکر سے یہی حدیث روایت کی
ہے۔ امام احمد حضرت عمر رض سے روایت کرتے ہیں کہ میں
رسول اللہ کو مسجد جانے سے روکنے کے لئے نکلا سو میں نے
آپکو مسجد حرام میں پایا کہ مجھ سے آگے پہنچ گئے تھے میں اونکے
پیچھے کھڑا ہو گیا آپنے سورۃ الحاقہ پڑھنی شروع کی میں
(اس سورت کو سنکر) قرآن کی نظم و تالیف پر تعجب
کرتا اور اپنے دلمیں کہتا تھا واللہ یہ تو شاعر ہیں جیسا
قریش کہتے ہیں پس آپنے یہ آیتیں (جو سورہ الحاقہ
کے آخر میں ہیں) بیشک یہ فرمان بزرگ رسول جبرئیل
کا ہے اور شاعر کا قول نہیں تھوڑا سا ایمان لاتے ہو پڑہیں
اوسوقت تو میرے دلمیں اسلام کی وقعت بیٹھ گئی
اور رگ و ریشہ میں اوسکی محبت پیوست ہو گئی۔ ابن ابی
شیبہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ عمر کے اسلام لانیکی ابتدا
یوں ہوئی کہ عمر فرماتے ہیں کہ ایک رات میری بہن کو درد زہ
شروع ہوا سو میں گھر سے نکل کر خانہ کعبہ کے پردوں
میں آیا اتنے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی آئے
اور حطیم میں داخل ہوئے اور آپ پر دو صوف کی چادریں
تھیں سو جس قدر اللہ نے چاہا آپنے نماز پڑھی اور پھر
کی طرف تشریف لیجانے لگے میں نے اوسوقت آپسے ایسے کلمے
سُنے جو اس سے پیشتر کبھی نہیں سنے تھے آپ وہانسے نکلے

شیئا لم اسمع مثله فخرج فاتبعته فقال من هذا قلت عمر قال یا عمر ما تدعنی لا لیلا ولا نهارا فخشیت ان یدعو علی فقلت اشهد ان لا اله الا الله وانک رسول الله فقال یا عمر اسره قلت لا والذی بعثک بالحق لاعلنه کما اعلنت الشرک رواه ابن ابی شیبة

عن انس قال خرج عمر متقلدا السیف فلقیه رجل من بنی زهرة فقال له این تعمد یا عمر قال ارید ان اقتل محمدا قال فکیف تامن فی بنی هاشم وبنی زهرة وقد قتلت محمدا فقال ما اراک الا قد صبوت قال افلا ادلک علی العجب ان ختنک واختک قد صبوا وترکا دینک فمشی عمر واتاهما وعندهما خباب فلما سمع بحس عمر توارى فی البیت فدخل فقال ما هذه الهمهمة وکانوا یقرؤن طه قالا ما عدا حدیثا تحدثناه بیننا قال فلعلکما قد صبوتما

اور میں پیچھے پیچھے ہولیا حضرت نے آہٹ پاکر فرمایا یہ کون ہے میں بول اٹھا عمر فرمایا تو رات کو دن کو میرا پیچھا نہیں چھوڑتا اوسوقت میں ڈرا کہ مبادا آپ مجھپر بددعا کریں پس میں نے کہا گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اور آپ بے شک رسول خدا ہیں حضرت نے فرمایا ای عمر ابہی اسے پوشیدہ رکہیو میں نے کہا اوس ذات کی قسم جسنے آپکو حق کے ساتہ بہیجا ہے جیسا میں شرک ظاہر کرتا تھا ویسا ہی اسلام ظاہر کروں گا ابن ابی شیبہ

اور ابو یعلی اور حاکم اور بیہقی انس سے روایت کرتے ہیں عمر تلوار لٹکا کر باہر نکلے راہ میں بنی زہرہ میں سے ایک مرد نے اونسے ملکر کہا اے عمر کہاں کا ارادہ ہے کہا میں محمد کو قتل کرنا چاہتا ہوں کہا جبکہ تم محمد کو قتل کروگے تو بنی ہاشم اور بنی زہرہ میں کیونکر امن ملے گا عمر نے کہا میں دیکہتا ہوں کہ تم بہی بیدین ہوگئے اوس مرد نے کہا کیا اس سے عجب زیادہ کی ہتیں خبر دوں تمہارے بہن بہنوئی دونوں بے دین ہوگئے اور تمہارے دین کو چھوڑ دیا سو عمر اوسے چھوڑکر اپنی بہن آمنہ کے گہر کی طرف چلے اور اونکے پاس آئے وہاں اون دونوں کے پاس (ایک انصاری مرد) جناب بن الارث (سورہ طہ پڑہ رہے تہے) سو جب انہوں نے عمر کے آنے کی آہٹ پائی تو گہر میں چھپ گئے عمر نے بہن بہنوئی پر داخل ہوکر کہا یہ نرم آواز کیسی تھی اور وہ اس سے پہلے سورہ طہ پڑہ رہے تہے جواب دیا ہم تو آپس میں باتیں کرتے تہے عمر نے کہا شاید تم دونوں بیدین ہوگئے

فقال له ختنه يا عمر ان كان
الحق في غير دينك فوثب عليه
فوطئه وطئا شديدا فجاءت
اخته لتدفعه عن زوجها فنفحها
نفحة بيده فدمي وجهها فقالت
وهي غضباء وان كان الحق في غير
دينك اني اشهد ان لا اله الا الله
وان محمدا عبده ورسوله فقال
عمر اعطوني الكتاب الذي
هو عندكم فاقرءه وكان عمر
يقرأ الكتاب فقالت اخته
انك رجس وانه لا يمسه الا
المطهرون فقم واغتسل او
توضأ فقام فتوضأ ثم اخذ
الكتاب فقرء طه حتى انتهى
الى انني انا الله لا اله الا انا
فاعبدني واقم الصلوة لذكري
فقال عمر دلوني على محمد فلما
سمع خباب قول عمر خرج
وقال ابشر يا عمر فاني ارجو
ان تكون دعوة رسول
الله صلعم ليلة الخميس اللهم اعز
الاسلام بعمر بن الخطاب او

عمر کے بہنوئی نے کہا اے عمر اگرچہ حق تمہارے دین کے
غیر میں ہو (تب بھی ہم بیدین ہیں) عمر نے اپنے بہنوئی پر
جست کی اور زمین پر پٹک کر خوب پیٹا یہ دیکھکر اونکی بہن اپنے خاوند
کے چھڑانیکے لئے آئیں عمر نے اپنی بہن کو بھی ایک ایسا طمانچہ
مارا جس سے اسکا منھ چھل گیا اور خون ٹپکنے لگا اب تو وہ بھی
غصہ میں آکر کہنے لگیں اے عمر حق تیرے غیر کے دین میں ہے
میں گواہی دیتی ہوں کہ خدا کے سوا کوئی پرستش کے لائق
نہیں اور محمد اوسکے بندے اور اوسکے رسول ہیں۔ عمر
کہنے لگے جو صحیفہ تمہارے پاس ہے اور جسے تم پڑھ رہے
تھے مجھپر پیش کرو اور عمر پہلے ہی سے قاری کتب
تھے۔ اون کی بہن نے کہا تو ناپاک ہے اور
ایسی کتاب بجز پاک لوگوں کے اور کوئی نہیں
چھوتا ہے جا نہا کر آ یا وضو کر۔ عمر اوٹھے اور
وضو کرکے صحیفہ کو ہاتھ میں لیا اور پڑھنا
شروع کیا یہاں تک کہ اس آیت تک کہ میں ہی
معبود ہوں میرے سوا کوئی نہیں سو مجھی کو
عبادت کرو اور میری یاد کے لئے نماز پڑھو
پہونچے۔ تو کہنے لگے مجھے محمد کے پاس لے چلو۔ خباب نے
جب یہ بات عمر کی سنی گھر سے نکل آئی اور
کہا اے عمر تمھیں خوشی ہو۔ میں امید کرتا ہوں
کہ رسول اللہ کی آج رات کی دعا تمھارے
حق میں سبقت کرگئے ہو۔ حضرت فرماتے تھے
اے اللہ عمر بن الخطاب۔

باب ابی جہل بن ہشام وکان
رسول اللہ ﷺ فی اصل الدار
التی فی اصل الصفا فانطلق
عمر حتی اتی الدار وعلی بابها حمزة
وطلحة وناس فقال حمزة
هذا عمر ان یرد به خیرا یسلم
وان یرد غیر ذلک یکن قتله
علینا هینا قال وکان النبی ﷺ
داخلا یوحی الیه فخرج حتی اتی
فاخذ بمجامع ثوبه وحمائل
السیف فقال ما انت بمنته یا عمر
حتی ینزل اللہ بک من الخزی
والنکال ما انزل بالولید بن
المغیرة فقال عمر اشهد ان
لا الہ الا اللہ وانک عبد اللہ
ورسوله رواه الحاکم وابو
یعلی والبیهقی فی دلائل النبوة
وابن سعد ایضا عن اسلم قال
قال لنا عمر کنت اشد الناس
علی رسول اللہ ﷺ فبینا انا فی یوم حار
بالهاجرة فی بعض طریق مکة
اذ لقینی رجل فقال عجبا لک
یا ابن الخطاب انک تزعم انک

یا ابو جہل بن ہشام سے اسلام کو غلبہ دے اور رسول
حضرت ارقم کے گھر میں جو کوہ صفا کے جڑ میں تھا تشریف
رکھتے تھے پس عمر چلے حتے کہ ارقم کے گھر پر آئے یہاں
دروازہ پر حمزہ اور طلحہ اور چند لوگ کھڑے تھے حمزہ
نے کہا یہ عمر ہے اگر حضرت کے ساتھ بھلائی کا ارادہ
رکھتا ہے سلامت رہے گا ورنہ اوسکا قتل ہم پر آسان
ہے آنحضرت گھر کے اندر تشریف رکھتے تھے صحن خانہ
تک آپ نکلے اور عمر کا کپڑا مع حمائل سیف
خوب مضبوط پکڑ لیا پھر فرمایا اے عمر تو باز نہیں
آتا یہاں تک کہ اللہ نے جو رسوائی اور عذاب
ولید بن مغیرہ پر نازل کیا تجھپر بھی اوتارے
عمر نے کہا میں اسبات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ
کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور آپ اللہ کے
بندے اور اوسکے بھیجے ہوئے ہیں۔
بزار اور بیہقی اور طبرانی دلائل النبوۃ میں
اور ابو نعیم حلیہ میں اسلم سے روایت کرتے
ہیں کہ عمر نے فرمایا میں تمام لوگوں سے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سخت تھا (یعنے مجھے
آپ سے بہت ہی عداوت تھی) ایک وقت میں
گرمی کے موسم میں دوپہر کو مکہ کے بعض راہ
میں چلا جاتا تھا اچانک ایک شخص نے مجھسے ملکر کہا
اے ابن الخطاب تجھ سے تعجب ہے کہ آپ تو
اپنے آپ کو ایسا ویسا گمان کرتا ہے۔

وانك وقد دخل عليك
الامر في بيتك قلت وما ذاك
قال اختك قد اسلمتُ فرجعتُ
مغضبا حتى قرعتُ الباب قيل
من هذا قلت عمر فتبادروا
اختفوا مني وقد كانوا يقرءون
صحيفة بين ايديهم تركوا
او نسوها فقامت اختي تفتح الباب
فقلت يا عدوة نفسها اصبوت وضربتها
بشيء كان في يدي على راسها فسال
الدم وبكت فقالت يا ابن الخطاب
ما كنت فاعلا فافعل قد صبوتُ
قال ودخلتُ حتى جلست على
السرير فنظرت الى الصحيفة
فقلت ما هذا ناولينيها قال
لست من اهلها انك لا تطهر من الجنابة
وهذا كتاب لا يمسه الا المطهرون
فما زلت بها حتى ناولتنيها
ففتحتها فاذا فيها بسم الله الرحمن
الرحيم فلما مررت باسم
من اسماء الله تعالى ذعرت منه
فالقيت الصحيفة ثم رجعت
الى نفسي فتناولتها فاذا فيها سبح لله

اور کہہ کی خبر نہیں - دیکھو تمہارے گھر میں ایک عجیب
امر داخل ہوا - میں نے کہا وہ کیا کہا تمہاری بہن مسلمان
ہو چکیں پس میں غصہ میں بھرا ہوا دروازہ پر آیا اور کنڈی
کھڑکھڑائی اندر سے لوگوں نے کہا کون - میں نے کہا عمر - اتنا سنتے
ہی سب نے مجھسے چھپنے میں جلدی کی اور جو صحیفہ ان کے سامنے
رکھا تھا اور جسے وہ پڑھ رہے تھے (خوف کی وجہ سے) چھوڑ کر
یا بھول کر چھپ گئے اور میری بہن نے آکر کنڈی کھولی میں نے
پکار کر کہا ای اپنی جان کی دشمن کیا تو بے دین ہو گئی اور
جو کچھ میرے ہاتھ میں تھا وہ اوسکے سر پر ایسا زور سے مارا
کہ خون بہنے لگا میری بہن رو رو کر کہتی تھی ای ابن الخطاب
جو تیرا جی چاہے سو کر ڈال میں تو تیرا دین چھوڑ چکی - میں نے
گھر کے اندر تخت پر جا بیٹھا اور اوس صحیفہ کو
دیکھ کر کہا لا اسے مجھے دے - میری بہن نے
کہا تو اسکے لینے کا لائق نہیں - کیونکہ تو جنابت سے
پاک نہیں ہوتا - اور یہ ایسی کتاب ہے جسے
پاک ہی لوگ چھوتے ہیں - پس میں اسی گفتگو
میں رہا یہاں تک کہ (غسل کے بعد) وہ صحیفہ اونسے
مجھے دیا جو ہیں میں نے اوسے کھولا تو بسم اللہ الرحمن
الرحیم نکلی - سو جب میں اللہ کے ناموں پر گذرا
تو اوس سے ڈر کر صحیفہ کو نیچے رکھدیا پھر اپنے
نفس کی طرف مراجعت کی اور اوسے اوٹھا لیا
تو گیا اوس میں یہ مضمون نکلا آسمان و زمین میں
جو چیز ہے وہ اللہ کی پاکی بیان کرتی ہے -

ما في السموات والارض فذعرت
فقرأت الى امنوا بالله ورسوله
فقلت اشهد ان لا اله الا الله
فخرجوا الى متبادرين وكبروا
وقالوا البشر فان رسول الله صلعم دعا
يوم الاثنين فقال اللهم اعز
دينك باحب الرجلين اليك اما
ابو جهل واما عمر ودلوني على
النبي صلعم في بيت باسفل الصفا
فخرجت حتى قرعت الباب فقال
من قلت ابن الخطاب وقد علموا
شدتي على رسول الله صلى الله
عليه وسلم فما اجترأ احد يفتح
الباب حتى قال .... صلعم افتحوا
له فاخذ رجلان بعضدي حتى
اتيا بي النبي صلعم فقال خلوا عنه
ثم اخذ بمجامع قميصي وجذبني
اليه ثم قال اسلم يا ابن الخطاب
اللهم اهده فتشهدت فكبر
المسلمون تكبيرة سمعت بفجاج
مكة وكانوا مستخفين فلم [illegible]

مجھپر خوف طاری ہوا سہ بارہ میں نے اوسمیں سے
مضمون پڑھا اسے اور اوسکے رسول پر ایمان لاؤ پس
بے اختیار میری زبان سے کلمۂ شہادت نکلا یہ آواز سنکر
گھر میں جو لوگ چھپے ہوئے تھے وہ نکلکر میری طرف دوڑے اور
سینے ملکر تکبیر کا نعرہ مارا اور کہا تجھے خوشی ہو رسول اللہ
صلعم نے پیر کو یہ دعا مانگی تھی کہ خداوندا اپنے دین کو ابوجہل یا
عمر بن الخطاب میں سے جو تجھے محبوب ہو اوسکے ساتھ غالب کر
پھر لوگوں نے مجھے رسول اللہ کے پاس جانیکا رستہ بتلایا چنانچہ کوہ صفا
کے نیچے ایک گھر تھا جس میں رسول اللہ تشریف رکھتے تھے سو میں
وہاں آیا اور اوسکی کنڈی کھڑکھڑائی لوگوں نے کہا کون
میں نے کہا عمر ابن الخطاب۔ چونکہ میری شدت اور سختی جو رسول اللہ
پر تھی اوس سے لوگ واقف تھے لہذا کسیکو دروازہ کھولنے کی
جرأت نہ پڑی حتی کہ رسول اللہ نے فرمایا عمر کے لئے دروازہ
کھولدو سو انہوں نے کھول دیا پس دو آدمی میرے بازو پکڑ کر آپ صلعم کے پاس
لائے آپنے فرمایا عمر سے الگ ہٹ جاؤ اور میرا کرتا پکڑ کر اپنی
طرف کھینچ لیا اور فرمایا۔ اے عمر اسلام لا۔ بار
خدایا عمر کو اسلام کی راہ بتا۔ سو میں نے کلمۂ شہادت پڑھا
سو مسلمانوں نے ایسے زور سے تکبیر کہی کہ مکہ کے بازار
میں لوگوں کو آواز پہونچی اوسوقت تک مسلمان
پوشیدہ مستتر شمار کئے جاتے تھے [illegible]

فجئت الى خالي ابي جهل بن هشام
وكان شريفا فقرعت عليه الباب
فقال من هذا فقلت ابن الخطاب
وقد صبوت قال لا تفعل ثم
دخل فاجاف الباب دوني
فقلت ما هذا بشيء فذهبت
الى رجل من عظماء قريش
فناديته فخرج الي فقلت له
مثل مقالتي لخالي وقال لي مثل
خالي فدخل فاجاف الباب
دوني فقلت ما هذا بشيء ان
المسلمين يضربون وانا لا اضرب
فقال الرجل اتحب ان تعلم باسلامك
قلت نعم قال فاذا جلس الناس في
الحجر فائت فلانا لرجل لم يكن
يكتم السر فقل له فيما بينك وبينه
اني قد صبوت فانه قل ما
يكتم السر فجئت وقد اجتمع
الناس في الحجر فقلت فيما بيني وبينه
اني قد صبوت قال او قد
فعلت فقلت نعم فنادى باعلى
صوته ان ابن الخطاب قد صبا
فبادروا الي فما زلت اضربهم و

سو میں اپنے ماموں ابوجہل بن ہشام کے پاس آیا
وہ قوم میں شریف تھے میں نے آکر دروازہ کھٹ کھٹایا
اونہوں نے کہا کون - میں بولا ابن الخطاب اور میں نے
تمہارا دین چھوڑ دیا اونہوں نے کہا ایسا نکیجو
یہ کہکر مجھے باہر کھڑا چھوڑ کر دروازہ بند کرکے اندر چلے گئے میں نے
اپنے دلمیں کہا یہ کچھ نہوا سو میں نے وہاں سے قریش کے
بزرگوں میں ایک شخص کے پاس جاکر آواز دی - جب وہ نکلکر آیا
میں نے اوس سے بھی وہی گفتگو کی جو اپنے ماموں سے کی تھی اور
اونھنے وہی جواب دیا جو ماموں نے دیا تھا پہر کواڑ بند کرکے اندر
چلا گیا میں نے کہا یہاں بھی کام نہ بنا یہ کیسے بات ہو کہ مسلمان
پٹتے ہیں اور میں نہیں مارا جاتا یہانتک کہ ایک شخص نے کہا کہ
کیا تم اپنا اسلام ظاہر کرنا چاہتے ہو میں نے کہا ہاں کہا جب
لوگ حطیم میں مشورہ کے لئے بیٹھیں تو تم اپنے ساتھ ایک
ایسے شخص کو جو خفیہ بات چھپا نہ سکے لیکر وہاں پہونچو اور اپنے
اور اوسکے درمیان یہ بات کہو کہ میں نے اس دین کو
چھوڑ دیا - چونکہ اوس میں بات چھپانے کی عادت نہو گی
(تم ظاہر ہو جاؤ گے) میں نے ایسا ہی کیا اور جب حطیم میں
لوگ جمع ہو گئے تو میں نے ایک ایسے شخص سے جسکا اوپر مذکور
ہوا کہدیا کہ میں نے تو یہ دین چھوڑ دیا اونے کہا کیا ایسا ہی
تم نے کیا ہے میں نے کہا بیشک سو اونے بلند آواز سے کہا
لوگو عمر بے دین ہو گیا یہ کہنا تھا کہ لوگ مجھپر پل پڑے
اور سب گھونسے مارنے لگے میں بھی مار پیٹ کرتا رہا - اتنے
میں ایک جم غفیرہ جمع ہو گیا -

يضربونى واجتمع على الناس قال خالى ما هذه الجماعة قيل عمر قد صبأ فقام على الحجر فاشار بكمه الا انى قد اجرت ابن اختى فتكشفوا عنى فكنت لا اشاء ان ارى احدا من المسلمين يضرب ويضرب الا رايته فقلت ما هذا بشىء حتى يصيبنى فاتيت خالى فقلت جوارك رد عليك فما زلت اضرب واضرب حتى اعز الله الاسلام رواه البزار والبيهقى فى دلائل النبوة وابو نعيم فى الحلية عن ابن عباس قال سالت عمر لاى شىء سميت الفاروق قال اسلم حمزة قبلى بثلاثة ايام فخرجت الى المسجد واسرع ابو جهل الى النبى صلى الله عليه وسلم يسبه فاخبر حمزة فاخذ قوسه وجاء الى المسجد الى حلقة قريش التى فيها ابو جهل فاتكاء على قوسه مقابل ابى جهل فنظر اليه فعرف ابو جهل الشر فى وجهه فقال ما لك يا ابا عمارة فرفع القوس فضرب بها اخدعيه فقطعه فسال الدماء فاصلحت ذلك قريش مخافة الشر قال ورسول الله صلى الله عليه وسلم مختف فى دار الارقم المخزومى فانطلق حمزة فاسلم فخرجت بعده بثلاثة

میری ماموں نے کہا یہہ لوگ کیسی اکٹھی ہوئی لوگوں نے کہا عمر بیدین ہوگیا اُنہوں نے حطیم پر چڑہکر آستین سے اشارہ کیا کہ اپنے بھانجے کو میں نے پناہ دی لوگ ہٹ گئے اور مجھے چھوڑ دیا اسکے بعد پھر میں لوگوں کو پٹتے ہوئے دیکھتا تھا اور مجھہ سے کوئی متعرض نہ ہوتا تھا میں نے کہا مقتضای حمیت نہیں ہے کہ لوگ پٹیں اور مجھے کوئی ایذا نہ پہونچے میں پھر اپنے ماموں کے پاس آیا اور کہا تیری پناہ تجھپر مردود ہے میں اس پناہ سے بیزار ہوں پھر میں ہمیشہ پٹتا رہا جبتک کہ حق سبحانہ نے اسلام کو غلبہ دیا۔ ابو نعیم دلائل میں اور ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر سے پوچھا آپ کا نام فاروق کیوں رکھا گیا فرمایا تین دن مجھہ سے پہلے حمزہ اسلام لائے تھے میں مسجد میں آیا اور ابوجہل نبی صلعم کو سخت بُرا کہہ رہا تھا جب کی خبر حمزہ کو لگی تو اپنا کمان لیکر مسجد میں اُس قریش کے حلقہ میں جہاں ابوجہل تھا آئے اور اپنے کمان پر ہاتھہ ٹیک کر ابوجہل کے سامنے کھڑے ہوئے پھر بُری نگاہ سے اوسے گھورنے لگے ابوجہل نے حمزہ کے چہرہ پر بُرائی کے آثار دیکھکر کہا ای ابو عمارہ تجھے کیا ہوا حمزہ نے یہ سنکر کمان اُٹھایا اور ابوجہل کے پیٹ کی رگوں پر ایسا زور سے مارا کہ رگ کٹکر خون بہنے لگا سو قریش فساد کے خوف سے خاموش ہو رہے اور کچہہ نکہا اُس دن رسول اللہ صلعم ارقم بن ابی الارقم مخزومی کی گہر میں چھپے ہوئے تھے حمزہ وہاں سے چلے اور اسلام لے آئے میں اس واقعہ کے تین دن بعد باہر نکلا

ایام فاذا فلان المخزومی فقلت
ارغبت عن دین ابائک واتبعت محمدا قال ان
فعلت فقد فعله من هو اعظم
علیک حقا منی قلت ومن هو
قال اختک وختنک فانطلقت
فوجدت همهمة فدخلت فقلت
ما هذا فما زال الکلام بیننا حتی
اخذت براس ختنی فضربته فقامت
الی اختی فاخذت براسی وقالت
قد کان ذلک علی رغم انفک فاستحییت
حین رایت الدماء فجلست فقلت
ارونی هذا الکتاب فقالت انه لا
یمسه الا المطهرون فقمت فاغتسلت
فاخرجوا الی صحیفة فیها بسم الله
الرحمن الرحیم قلت اسماء طیبة
طاهرة طه ما انزلنا علیک
القران لتشقی الی قوله له الاسماء
الحسنی فتعظمت فی صدری فقلت
من هذا فرت قریش فاسلمت وقلت
این رسول الله ص قالت فانه فی
دار الارقم فاتیت فضربت الباب
فاستجمع القوم فقال لهم حمزة
ما لکم قالوا عمر قال وعمر

اور اوسی مخزومی سے ملاقات ہوئی میں نے اوس سے کہا
کیا تو نے اپنے آبائی دین سے روگردانی کر کی محمد کی پیروی
کی وہ بولا اگر میں نے ایسا کیا تو کیا ہوا جسکا تمہارا حق مجھسے
زائد ہے وہ بھی ایسا ہی کر چکے ہیں میں نے کہا وہ کون کہا
تمہاری بہن بہنوئی سو میں وہاں سے چلا اور ایک زمزم
آواز (گھر سے سنی) گھر میں آنیکے بعد میں نے کہا یہ کیسی آواز
تھی پس ہم انہیں باتوں میں رہے حتے کہ اپنے بہنوئی کا
میں نے سر پکڑ کر ایسا مارا کہ خون نکالدیا سو میری بہن نے
کھڑے ہو کر میرا سر پکڑ لیا اور کہنے لگی بیشک ہم اسلام لائے
اور تیری ناک خاک آلودہ ہو (میں نے مارتے تو مار لیا) مگر خون بہتا
دیکھکر بہت ہی شرمندہ ہو کر بیٹھ گیا اور کہا لاؤ اس کتاب کو
مجھے دکہاؤ بہن نے کہا اسکو بجز پاکوں کے کوئی نہیں چھوتا
میں یہ سنکر کھڑا ہو گیا اور غسل کر کے آیا سو انہوں نے
میرے لئے صحیفہ نکالا جس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی
تھی میں نے کہا یہ نام تو پاکیزہ اور عمدہ ہیں۔ اوسکے
آگے کا مضمون یہ تھا۔ طہ ما انزلنا علیک القرآن لتشقی سے
لہ الاسماء الحسنے تک پہونچا تو میرے دلمیں اوسکی بیحد
عظمت بیٹھ گئی میں نے کہا کیا قریش اسی سے بہاگتے ہیں
سو میں اسلام لے آیا اور کہا رسول اللہ کہاں تشریف
رکھتے ہیں۔ بہن نے کہا ارقم کے گھر میں سو میں نے
وہاں آکر دروازہ کھٹکھٹایا اور لوگ جو وہاں موجود
تھے گھبرا کر ایک جگہ جمع ہو گئے حمزہ نے کہا تمہیں کیا ہوا وہ
بولے عمر آئے ہیں کہا اونکے لئے دروازہ کھولدو

١٣١

فتحوا له الباب فان اقبل قبلنا
منه وان ادبر قتلناه فسمع
ذلك رسول الله فخرج وتشهد
عمر فكبر اهل الدار تكبيرة
سمعها اهل المسجد قلت يا رسول
الله السنا على الحق قال بلى قلت
ففيم الاختفاء فخرجنا صفين
انا في احدهما وحمزة في الآخر
حتى دخلنا المسجد فنظرت
قريش الي والى حمزة فاصابتهم
كابة شديدة فسماني رسول الله
الفاروق يومئذ لانه ظهر
الاسلام وفرق بين الحق
والباطل رواه ابو نعيم في الدلائل
وابن عساكر باسناد صحيح عن
ذكوان مولى عائشة رض قال
قلت لعائشة من سمى عمر الفاروق
قالت النبي ص رواه ابن سعد
عن ابن عباس قال لما اسلم
عمر نزل جبرئيل فقال يا محمد
لقد استبشر اهل السماء باسلام عمر
رواه ابن ماجة والحاكم
عن ابن عباس قال لما اسلم

اگر خیر لیکر آیا ہے تو قبول کریں گے۔ اگر برائی
کے لئے آیا ہے تو قتل کر ڈالیں گے۔ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر باہر نکل آئے اور
عمر نے کلمۂ شہادت پڑھا۔ پس گھر والوں نے
اللہ اکبر کا ایسا نعرہ مارا کہ سب مسجد والوں
نے سنا۔ میں نے کہا اے رسول خدا کیا
ہم حق پر نہیں ہیں۔ فرمایا کیوں نہیں کہا
پھر خفیہ ہونے کی وجہ۔ پس ہم دو صفیں باندھکر
نکلے ایک میں میں دوسری میں حمزہ تھے حتے کہ مسجد
حرام میں آئے قریش نے مجھے اور حمزہ کو دیکھکر سخت
صدمہ جھیلا۔ سو اوس دن رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے میرا نام فاروق رکھا اسواسطے کہ
اسلام ظاہر ہوا اور حق و باطل میں جدائی
ہوگئی۔ ابن سعد حضرت عائشہ کے غلام
ذکوان سے روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے
حضرت عائشہ سے دریافت کیا کہ عمر کا نام
فاروق کس نے رکھا فرمایا نبی صلعم نے۔ ابن ماجہ
اور حاکم ابن عباس سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت عمر کے اسلام کے بعد جبرئیل نے اوترکر
کہا۔ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) عمر کے
اسلام سے آسمان والے خوشی میں ہیں۔
بزار اور حاکم ابن عباس سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت عمر جب اسلام لائے تو

عمر قال المشركون قد انتصف
القوم اليوم فنزل يا ايها النبي
حسبك الله ومن اتبعك من
المؤمنين رواه البزار والحاكم
وصححه عن ابن مسعود قال فما زلنا
اعزّة منذ اسلم عمر رواه البخاري
عن عبد الله بن مسعود قال
كان اسلام عمر فتحا وكانت هجرته
نصرا وكانت امامته رحمة ولقد
رايتُنا وما نستطيع ان نُصلّي في
البيت حتى اسلم عمر فلما اسلم
عمر قاتلهم حتى تركونا فصلّينا
رواه الطبراني وابن سعد عن حذيفة
رض قال لما اسلم عمر كان الاسلام
كالرجل المقبل لا يزداد الا قربا
فلما قتل عمر كان الاسلام
كالرّجل المدبر لا يزداد الا بعدًا
رواه الحاكم وابن سعد عن
ابن عباس قال اول من جهر
بالاسلام عمر بن الخطاب
رواه الطبراني اسناده صحيح
عن صهيب قال لما اسلم عمر
ظهر الاسلام ودعا اليه علانيةً

مشرکوں نے کہا آج مسلمان ہم سے داد لینگے سو
یہ آیت اوتری - اے نبی تجھے اللہ اور مومنین تابعین
بس ہیں - بخاری میں ابن مسعود سے روایت
ہے کہ جب سے عمر اسلام لائے ہم ہمیشہ غالب رہے
طبرانی اور ابن سعد عبد اللہ بن مسعود سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت عمر کا اسلام لانا فتح اونکی
ہجرت مدد اونکی خلافت رحمت تھی ہم نے اپنے
آپکو ایسے حال میں دیکھا کہ جبتک عمر اسلام
نہ لائے تھے کعبہ میں نماز نہ پڑھ سکتے تھے
جب حضرت عمر اسلام لائے تو آپ نے
مشرکوں سے مقاتلہ کیا یہاں تک کہ اونہوں نے
ہمارے ساتھ مارپیٹ چھوڑ دی پھر ہم نے کعبہ میں
نماز پڑھی -
طبرانی حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عمر
اسلام لائے تو اسلام ایک اقبال والے
مرد کی مانند تھا کہ ہر شخص اوس کے ازدیاد
قربت چاہتا ہے اور آپکی شہادت کے بعد
اسلام ایک مدبر جیسا آدمی ہوگیا
کہ ہر شخص اوس سے دوری زیادہ چاہتا
طبرانی ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جسنے
سب سے پہلے اسلام ظاہر کیا وہ عمر ہیں
ابن سعد صہیب سے روایت کرتے ہیں کہ
جب عمر اسلام لائے تو آپ نے

وجلسنا حول البيت حلقا وطفنا
بالبيت وانتصفنا ممن غلظ علينا
ورددنا عليه بعض ما ياتي به
رواه ابن سعد عن اسلم مولى
عمر رض قال اسلم عمر فى ذى
الحجة من السنة السادسة من
النبوة وهو ابن ست وعشرين
سنة رواه ابن سعد عن قيس قال
سمعت سعيد بن زيد بن عمرو
بن نُفيل فى مسجد الكوفة
يقول والله لقد رايتُنى وانّ
عمر لموثقى على الاسلام قبل
ان يسلم عمر ولو انّ احدًا
ارفضّ للذى صنعتم بعثمان لكان
رواه البخارى عن زيد بن عبدالله
بن عمر عن ابيه قال بينا هو
فى الدار خائفا اذ جاءه العاص
بن وائل السهمى ابو عمرو بن
العاص وعليه حلة حبرة وقميص
مكفوف بحرير وهو من بنى سهم
وهم حلفاؤنا فى الجاهلية فقال
ما بالك قال عمر قد زعم قومك
سيقتلوننى ان اسلمت قال

اوسے ظاہر کیا اور اوسکی طرف اعلم کہلا دعوت کی
ہم لوگ حلقہ باندھکر کعبہ کی گرد بیٹھنے لگے اور بدون
روک ٹوک طواف کرنے لگے اور جنہوں نے ہم پر سختی
کی تہی اونسے انصاف لینے لگے اور جو ہماری ساتھ
وہ کرتے تہے اب ہم بہی کچھ کچھ رد کرنے لگے۔ ابن سعد
حضرت عمر کی غلام اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ عمر رض ۲۶ برس
کی عمر ہو کر چہٹے برس نبوت ذی الحجہ میں مسلمان ہوئے بخاری میں قیس سے
روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے سعید بن زید بن عمرو
بن نفیل سے کوفہ کی مسجد میں سنا کہتے تہے خدا کی
قسم مجہے اپنا وہ وقت یاد ہے کہ حضرت عمر نے اپنے
اسلام سے پہلے مجہے دین اسلام پر ثابت اور برقرار
رہنے کی تاکید کی اور اب تمنے جو عثمان کے حق میں
کیا ہے اس سے اگر کوہ احد اپنی جگہ سے ٹلجاوے
تو سزاوار ہے۔ بخاری میں زید بن عبداللہ
بن عمر۔ حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں کہ عمر رض
قریش کے خوف سے گہر میں چھپے تہے یکایک عاص
بن وائل السہمی ابو عمرو بن العاص آپکے
پاس آیا اور اوسپر ایک حلہ یمانی چادر کا اور
ایک کرتہ جسکے حاشیئے حریر سے مخطط تہے موجود تہا
اور قبیلہ بنی سہم جو جاہلیت کے زمانہ میں ہمارا
حلیف تہا اوسمیں سے تہا عمر رض نے آکر کہا تیرا کیا حال
ہے آپنے فرمایا۔ تیری قوم کا گمان ہے کہ
اگر میں اسلام کو ظاہر کروں تو مجہے

قال لا سبيل لك بعد ان قالها امنت فخرج العاص فلقي الناس قد سال بهم الوادي فقال اين تريدون فقالوا نريد هذا ابن الخطاب الذي قد صبا فقال لا سبيل لك اليه فكر الناس رواه البخاري عن عبد الله بن عمر قال ما سمعت عمر لشيء قط يقول اني لاظنه كذا الا كان كما يظن بينما عمر جالس اذ مر به رجل جميل فقال لقد اخطأ ظني او ان هذا على دينه في الجاهلية او لقد كان كاهنهم علي الرجل فدعي له فقال له ذلك فقال ما رايت كاليوم استقبل به رجلا مسلما قال فاني اعزم عليك الا ما اخبرتني قال كنت كاهنهم في الجاهلية قال فما اعجب ما جاءتك به جنيتك قال بينما انا يوما في السوق جاءتني اعرف فيها الفزع فقالت الم تر الجن وابلاسها من بعد انساكها ولحوقها بالقلاص واحلاسها وقال عمر صدق بينما انا نائم عند الهتهم اذ جاء رجل بعجل فذبحه فصرخ به صارخ لم اسمع صارخا قط اشد صوتا منه يقول يا جليح امر نجيح رجل فصيح يقول لا اله الا الله فوثب القوم قلت لا ابرح حتى اعلم ما وراء هذا ثم نادى يا جليح امر نجيح رجل فصيح يقول لا اله الا الله فقمت فما نشبنا ان قيل هذا النبي رواه البخاري

تو اسے قتل کر ڈالیں وہ بولا انکو تیرے قتل میں کچھ راہ نہیں عمر کہتے ہیں عاص کی اس کہنے کی بعد میں بیخوف ہو گیا پس وہاں سے عاص نکلا پھر اور لوگوں سے اسحال میں ملاقات کی کہ مکہ کی وادی اون سے بھرے ہوئے تھے سو عاص اون سے بولا تم کہاں جانا چاہتے ہو انہوں نے کہا ابن الخطاب جو بیدین ہو گیا ہے اوسکے پاس جانا چاہتے ہیں عاص بولا اوسے ایذا پہنچانیکی تمہیں طاقت نہیں یہ سنکر لوگ پھر گئے بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے عمر کو کسی چیز کے لئے یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ میں اسے ایسا گمان کرتا ہوں مگر جیسا وہ گمان کرتے تھے ویسا ہی ہوتا تھا ایک وقت عمر بیٹھے تھے کہ ایک خوبصورت مرد انکی پاس سے گذرا آپنے فرمایا میرا گمان خطا پر ہے یا تو یہ شخص اپنی قوم کے دین پر جو جاہلیت میں تہا باقی ہے یا انکا کاہن ہے اس مرد کو میرے پاس لاؤ پس لوگوں نے اوسے بلایا حضرت عمر نے اوس سے یہی تقریر (جو اوسکے پیٹھ پیچھے بیان کی تہی) پیش کی اُسنے کہا میں نے آجکے دن سی کوئی چیز عجیب زمانہ نہیں دیکھی کہ ایک مسلمان مرد اس کلام کیساتہ آگے لایا گیا۔ حضرت عمر نے فرمایا میں تجھسے خبر طلب کرتا ہوں اوسنے کہا بیشک میں جاہلیت کے زمانہ میں اپنی قوم کا کاہن تھا عمر نے فرمایا تیرے پاس جو جن خبر لاتے تہے اوس سے کون خبر عجیب تر ہے اُسنے کہا میں ایکدن بازار میں چلا جاتا تھا کہ جن میرے پاس آیا میں اوسمیں خوف کے آثار دیکھتا تھا کہنے لگا کیا تو جنوں کی اور اونکی ناامیدی کو جو آسمان سے پلٹنے کے بعد حاصل ہوئی اور انکا اونٹنیوں اور اونکے پالانوں سے ملنا نہیں دیکھتا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا سچ کہا میں بھی ایکوقت اونکے بتوں کے پاس سوتا تھا کہ ایک شخص نے ایک بچھڑے کو لاکر ذبح کیا اور اُسکے ساتہ ایک چیخنے والا ایسا چیخا کہ اوسکی آواز زیادہ کبھی کسی چیخنے والیکی آواز نہ سنی تہی وہ کہتا تھا اے جلیح (ایک شخص کا نام ہے) ایک امر مراد کو پہنچنے والا آیا ایک فصیح آدمی لا الہ الا اللہ کہتا ہے (یہ آواز سنکر لوگ ادہر چلے۔ میں نے کہا جو خبر اس پردہ کے پیچھے ہے جبتک مجھے اچھی طرح معلوم نہو گی یہاں سے نہ ٹلونگا پھر تیسری بار بآواز بلند انہیں لفظوں کے ساتہ ندا کی بس میں وہاں سے کھڑا ہو گیا ہم تھوڑے دنوں ٹھہرے تھے کہ سنا گیا یہ نبی ہے۔

فصل فی هجرته عن علی قال

ماعلمت احدا اختارها الا مختفیا الا عمر بن الخطاب فانه لما هم بالهجرة تقلد سیفه وتنکب قوسه وانتضی فی یده اسهما واتی الکعبة واشراف قریش بفنائها فطاف سبعا ثم صلی رکعتین عند المقام ثم اتی حلقهم واحدة واحدة فقال شاهت الوجوه من اراد ان تثکله امه ویوتم ولده وترمل زوجته فلیاتنی وراء هذا الوادی فما تبعه منهم احد رواه ابن عساکر عن البراء قال اول من قدم علینا من المهاجرین مصعب بن عمیر ثم ابن ام مکتوم ثم عمر بن الخطاب فی عشرین راکبا فقلنا ما فعل برسول الله صلی الله علیہ وسلم قال هو علی اثری ثم قال قدم رسول الله صلی الله علیہ وسلم وابوبکر رضی اللہ عنہ رواه ابن عساکر قال النووی شهد عمر رسول الله صلی الله علیه وسلم المشاهد کلها وکان ممن ثبت معه یوم احد

فصل

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہجرت میں

ابن عساکر حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب کے سوا ہمنے کسیکو نہیں جانا کہ علی الاعلان ہجرت اختیار کی ہو سب نے خفیہ ہجرت کی مگر جب عمر رضی اللہ عنہ نے ہجرت کا ارادہ کیا تو اپنی تلوار لٹکائی اپنی کمان کندھے پر لگائی اور ترکش سے تیر کھینچکر اپنے ہاتھ میں لیئے اور کعبہ میں آئے اور قریش کے شریف لوگ کعبہ کے صحن میں بیٹھے تھے آپنے سات مرتبہ طواف کرکے مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھی پھر قریش کے ایک ایک حلقہ میں آکر فرمایا تمہارے منہ بُرے ہوں جسے اپنی ماں کو بے فرزند کرنا اپنی اولاد کو یتیم چھوڑنا اپنی جورو کو بیوہ کرنا منظور ہو وہ اس جنگل کے سامنے مجھسے ملاقات کرے (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پس انہیں سے کسینے حضرت عمر کا پیچھا نہ کیا۔

ابن عساکر براء سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے مہاجرین میں سے جو ہمارے پاس مدینہ آئے وہ مصعب بن عمیر تھے پھر ابن ام مکتوم انکے بعد عمر بن الخطاب بیس آدمیوں سمیت سوار ہوکر آئے ہمنے کہا رسول اللہ کے ساتھ کیا کیا گیا فرمایا وہ میرے پیچھے پیچھے تشریف لاتے ہیں۔ چنانچہ اسکے بعد رسول اللہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے۔ نووی کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے ساتھ کل مقاموں میں حاضر رہے اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جو جنگ احد میں ثابت قدم رہے۔

فصل في الاحاديث الواردة في فضله غير ما تقدم في ترجمة الصديق رضي الله عنه

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا
انا نائم رأيتني في الجنة فاذا
امرأة تتوضأ الى جانب القصر
قلت لمن هذا القصر قالوا لعمر
فذكرت غيرتك فوليت مدبرا
فبكى وقال عليك اغار يا رسول
الله رواه الشيخان عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد كان
فيما قبلكم من الامم ناس محدثون
فان يكن في امتي احد فانه عمر
اي ملهمون رواه البخاري عن
ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان
الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه
قال ابن عمر وما نزل بالناس امر
قط فقالوا وقال الا نزل القرآن على
وفق ما قال عمر رواه الترمذي عن
عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لو كان بعدي نبي لكان عمر بن الخطاب
رواه الترمذي والحاكم عن عائشة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لانظر

فصل

اُن حدیثوں میں جو حضرت عمر کی فضیلت میں وارد ہیں
اس فصل میں وہ حدیثیں مذکور ہونگی جو صدیق رضی اللہ عنہ
کے باب میں بیان ہوئی ہیں۔ بخاری مسلم میں ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میں ایکوقت سوتا تھا اُسی
حالمیں میں نے اپنے کو جنت میں دیکھا کہ اچانک ایک عورت ایک
محل کے کونے میں وضو کر رہی ہے۔ سو میں نے کہا یہ محل کسکا ہے
فرشتوں نے کہا حضرت عمر کا مجھے عمر کی غیرت یاد آگئی
اور وہاں سے پلٹ آیا حضرت عمر یہ سنکر رونے لگے اور
عرض کی کیا آپ ہی پر مجھے غیرت آتی یا رسول اللہ۔
بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا تم سے پہلی اُمتوں کے لوگ الہام کئے گئے ہیں
اگر میری اُمت میں اُن میں سے کوئی ہے تو عمر رضی
ہی ہونگے۔
ترمذی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا اللہ تعالےٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری
کردیا ہے ابن عمر کہتے ہیں لوگوں پر کوئی واقعہ کبھی ایسا نہ
اترا کہ انہیں لوگوں نے اور عمر نے کلام کیا ہو مگر
قرآن حضرت عمر کے قول کے موافق اترا۔ ترمذی
اور حاکم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ آنحضرت نے
فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے
ترمذی میں عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے
فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں

قوله

شياطين الجن والانس قد فروا
من عمر رواه الترمذي عن ابي بن
كعب قال قال رسول الله صلعم
اول من يصافحه الحق عمر واول
من يسلم عليه رواه ابن ماجة
والحاكم عن ابي ذر الغفاري
قال سمعت رسول الله صلعم يقول ان الله
وضع الحق على لسان عمر يقول به
رواه ابو داود وابن ماجة
والحاكم عن ابي هريرة قال
قال رسول الله صلعم ان الله جعل الحق
على لسان عمر وقلبه رواه احمد
والبزار ورواه الطبراني عن عمر بن
الخطاب وبلال ومعاوية وام
المومنين عائشة ورواه ابن عساكر
عن ابن عمر عن علي قال كنا اصحاب
محمد لا نشك ان السكينة تنطق على
لسان عمر رواه ابن منيع في مسنده
عن ابن عمر قال قال رسول الله صلعم
عمر سراج اهل الجنة رواه البزار ورواه
ابن عساكر من حديث ابي هريرة والصعب
بن جثامة عن قدامة بن مظعون
عن عمه عثمان بن مظعون قال رسول الله صلعم

جن وانس کی شیطانوں کو کہ وہ عمر سے بھاگ گئے
ابن ماجہ اور حاکم ابی بن کعب سے روایت کرتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
سب سے پہلے جس سے حق مصافحہ کریگا اور سب سے
اول جسپر سلام پڑھے گا وہ عمر ہیں۔ ابوداود وابن ماجہ
حاکم ابوذر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے
فرمایا بلاشبہ حق تعالی نے عمر کی زبان پر حق
رکھا ہے کہ وہ اسی حق کے ساتھ کہتے ہیں۔
احمد اور بزار ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول خدا نے فرمایا بیشک اللہ نے عمر کی
زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے۔ اس
روایت کو طبرانی عمر بن الخطاب اور
بلال اور معاویہ اور ام المومنین عائشہ سے اور
ابن عساکر ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔
ابن منیع اپنی مسند میں حضرت علی سے روایت
کرتے ہیں کہ ہم اصحاب محمد اسمیں شک نکرتے
تھے کہ سکینہ اور اطمینان عمر کی زبان پر گویا ہے
بزار اور ابن عساکر ابن عمر سے روایت کرتے
ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا عمر جنتیوں کے
چراغ ہیں۔ یہی روایت ابوہریرہ اور صعب
بن جثامہ سے مروی ہے۔ بزار قدامہ بن مظعون سے
روایت کرتے ہیں کہ میرے چچا عثمان بن مظعون
نے کہا کہ رسول خدا نے فرمایا۔

هذا اغلق الفتنة واشار بيده الى
عمر لا يزال بينكم وبين الفتنة
باب شديد الغلق ما عاش هذا
بين اظهركم رواه البزار عن
ابن عباس قال جاء جبرئيل
الى النبي ص وقال اقرأ عمر السلام
واخبره ان غضبه عز ورضاه
حكم رواه الطبراني في الاوسط
عن عائشة ان النبي ص قال
ان الشيطان يفرق من عمر
رواه ابن عساكر عن
بريدة ان النبي ص قال ان
الشيطان يفرق منك يا عمر
رواه احمد واخرج ابن عساكر
عن ابن عباس قال قال رسول
الله ص ما في السماء ملك الا وهو يوقر
عمر ولا في الارض شيطان الا وهو
هو يفرق من عمر عن ابي هريرة
قال قال رسول الله ص الحق بعدي
مع عمر حيث كان رواه الطبراني
في الاوسط عن سديسة
قالت قال رسول الله ص ان الشيطان
لم يلق عمر منذ اسلم الا خر لوجهه رواه

یہ فتنہ کی دروازہ کے بند ہونے کا سبب ہے
اور حضرت عمر کی طرف ہاتھ سے اشارہ فرمایا تم میں
اور فتنہ میں ہمیشہ دروازہ سخت بند رہے گا۔
جبتک یہ شخص تم میں زندہ رہے گا۔
طبرانی اوسط میں ابن عباس سے روایت
کرتے ہیں کہ جبرئیل نے رسول خدا کے پاس
آکر کہا آپ عمر پر سلام پڑھیئے اور خبر دیدیجے
کہ اون کا غصہ عزیز اونکی رضا حکم ہے۔
ابن عساکر عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت
نے فرمایا شیطان عمر سے خوف کرتا ہے۔
احمد بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے
فرمایا کہ اے عمر تم سے شیطان بلا شبہہ خوف کرتا
ہے۔ ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے
ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا آسمان میں کوئی ایسا
فرشتہ نہیں جو عمر کی توقیر اور عزت نکرتا
ہو اور نہ زمین میں کوئی ایسا شیطان ہے
جو اُن سے نہ ڈرتا ہو۔
طبرانی ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت
نے فرمایا۔ میرے پیچھے حق عمر کے ساتھ ہے۔
جہاں کہیں وہ ہوں۔ طبرانی سدیسہ سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ جب سے
عمر اسلام لائے ہیں اُسوقت سے جب شیطان اونسے ملتا
ہے تو مُنہہ کے بل گر پڑتا ہے۔

الطبرانی عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلعم قال لی جبرئیل یبکی الاسلام علی موت عمر رواہ الطبرانی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلعم من ابغض عمر فقد ابغضنی ومن احب عمر فقد احبنی وان اللہ باھی بالناس عشیۃ عرفۃ عامۃ وباھی بعمر خاصۃ وانہ لم یبعث اللہ نبیا الا کان فی امتہ محدث وان یکن فی امتی منھم احد فھو عمر قالوا یا رسول اللہ کیف محدث قال تتکلم الملائکۃ علی لسانہ رواہ الطبرانی واسنادہ حسن

فصل فی اقوال الصحابۃ و السلف فیہ

قال ابو بکر الصدیق ما علی ظھر الارض رجل احب الی من عمر رواہ ابن عساکر وقیل لابی بکر فی مرضہ ماذا تقول لربک وقد ولیت عمر قال اقول لہ قد ولیت علیھم خیرھم رواہ ابن سعد قال علی رض اذا ذکر الصالحون فحیھلا بعمر ما کنا نبعد ان السکینۃ تنطق علی لسان عمر

طبرانی ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا فرماتے ہیں مجھ سے جبرئیل نے کہا البتہ عمر کی موت پر اسلام روئیگا۔ طبرانی حسن سند کے ساتھ ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا جسنے عمر کو غصہ دلایا اُسنے مجھے غصہ دلایا اور جو عمر کو دوست رکھتا ہے وہ مجھے دوست رکھتا ہے۔ بیشبہہ اللہ تعالیٰ نے عرفہ کے دن تمام لوگوں سے عموماً اور حضرت عمر سے خصوصاً فخر کیا خدا تعالےٰ نے کسی نبی کو مخلوق پر نہیں بھیجا مگر اُسکی امت میں ایسے شخص جنپر الہام ہوا ہے ضرور تھے اگر میری امت میں کہیں سے کوئی ہے تو عمر ہیں۔ لوگوں نے پوچھا اے حضرت محدث کے کیا معنے اور کسے کہتے ہیں۔ فرمایا جسکی زبان پر فرشتے بولیں۔

فصل

حضرت عمر کے حق میں صحابہ اور سلف کے اقوال

ابن عساکر سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق نے فرمایا روئے زمین پر عمر سے زائد مجھے اور کوئی آدمی دوست نہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر سے اُنکی بیماری میں لوگوں نے کہا آپنے عمر کو خلیفہ تو بنایا اگر خدا پوچھیگا تو کیا جواب دیجیگا فرمایا میں عرض کرونگا اِنکو اُنکے بہترین شخص کو والی کیا۔ طبرانی اوسط میں علی سے روایت کرتے ہیں کہ جب نیکبخت لوگ ذکر کئے جاویں تو عمر کو ضرور ذکر کرنا چاہئے۔ ہم اسبات کو دور نہ جانتے تھے کہ عمر کی زبان پر

رواه الطبرانی فی الاوسط عن
ابن عمر ما رایت احدا قط بعد
رسول الله صلعم من حین قبض
اجد ولا اجود من عمر رواه
ابن سعد عن عبد الله بن مسعود
لو ان علم عمر وُضِع فی کفة میزان
ووُضِع علم احیاء الارض فی کفة
لرجح علم عمر بعلمهم ولقد کانوا
یرون انه ذهب بتسعة اعشار
العلم رواه الطبرانی فی الکبیر
والحاکم وقال حذیفة والله
ما اعرف رجلا لا تاخذه فی
الله لومة لائم الا عمر وقال
معاویة اما ابو بکر فلم
یرد الدنیا ولم تُرِده واما عمر
فارادته الدنیا ولم یُرِدها واما
نحن فتمرغنا فیها ظهرا لبطن اخرجه
الزبیر بن بکار فی الموافقات وقال
جابر دخل علیؓ علی عمر وهو مسجّی
فقال رحمة الله علیك ما من احد
احب الی ان القی الله بما فی
صحیفته بعد صحیفة النبی صلعم
من هذا المسجّی رواه الحاکم

سکینہ گویا ہوتا ہے۔ ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول خدا کے بعد جس وقت سے آپنے وفات پائی میں نے
کبھی کسی کو حضرت عمر سے زائد کوشش کرنیوالا اور زیادہ سخی
نہیں دیکھا۔ طبرانی کبیر میں اور حاکم اپنی مسند میں عبد اللہ
بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ اگر عمر کا علم ترازو کے
ایک پلڑے میں اور تمام اہل زمین کے زندوں کا علم دوسرے
پلڑے میں رکھا جاوے تو عمر کا علم اُنکے علم پر ترجیح رکھیگا
اور بلاشبہ صحابہ جانتے تھے کہ عمرؓ علم کے نو دسویں لے
گئے اور ایک دسواں حصہ چھوڑ گئے۔

حذیفہ کہتے ہیں بخدا میں سوائے عمر کے اور کسی آدمی کو
ایسا نہیں جانتا کہ اُسے اللہ کے دین میں ملامت کرنیوالے
کی ملامت کے خوف نے نہ پکڑا ہو۔

زبیر بن بکار موافقات میں معاویہ سے نقل کرتے ہیں
کہ حضرت ابوبکر نے نہ تو دنیا کو چاہا نہ دنیا نے انکی طرف
التفات کیا۔ مگر حضرت عمر نے گو دنیا نہ چاہی
ہاں دنیا نے انکو چاہا۔ اور ہم تو بالکل دنیا میں
پھنسے اور ملگئے۔ حاکم جابر سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ پر اس حال میں داخل ہوئے
کہ اُنپر کپڑا ڈالدیا گیا تھا سو آپنے فرمایا تمپر خدا
کی رحمت ہو مجھے اس کپڑا اوڑھے ہوئے سے زائد اور
کوئی محبوب نہیں اس امر میں کہ میں اللہ سے ملاقات
کروں اس چیز کے ساتھ جو اُسکے صحیفہ میں ہے
بعد صحیفہ رسول خدا کے۔

وقال ابن مسعود اذا ذكر
الصالحون فحيهلا بعمر ان عمر
كان اعلمنا بكتاب الله
وافقهنا في دين الله رواه الطبرانی
عن عمرو بن ربيعة ان عمر بن
الخطاب قال لكعب الاحبار كيف
تجد نعتي قال اجد نعتك قرنٌ
من حديد قال وما قرنٌ من
حديد قال امير شديد لا تاخذه
في الله لومة لائم قال ثم مه
قال ثم يكون من بعدك خليفة
يقتله فئة ظالمة قال ثم مه
قال ثم يكون البلاء رواه
الطبرانی مجاهد قال كنا
نتحدث ان الشياطين كانت
مصفدة في امارة عمر فلما اصيب
بثت رواه ابن عساكر عن
سالم بن عبد الله قال ابطأ خبر
عمر على ابي موسى فاتى امرأة
في بطنها شيطانٌ فسالها عنه
فقالت حتى اتى شيطاني فجاء
فسألته عنه فقال تركته
مؤتزرا بكساء يهنأ ابل الصدقة

ابن مسعود کہتے ہیں جب نیکوں کا ذکر ہو تو عمر سے شروع
کرو کیونکہ حضرت عمر ہم سب سے کتاب اللہ زائد جانتے
تھے اللہ کے دین میں ہم سب میں بہت بڑے فقیہ تھے
طبرانی میں عمرو بن ربیعہ سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب
نے کعب الاحبار سے فرمایا تو نے میرا وصف (اگلی کتابوں میں)
کیونکہ پایا کعب نے کہا میں آپکی تعریف یوں پاتا ہوں
کہ وہ لوہے کا پھسا ہے۔ فرمایا اسکے کیا معنے۔ کہا
سخت سردار جسے اللہ کے دین میں ملامت کرنیوالے
کی ملامت نہ پکڑے۔ عمر نے فرمایا پھر اسکے بعد کیا ہوگا کہا
آپکے بعد ایک اور خلیفہ ہوگا جسے ظالم جماعت
قتل کرے گی۔ آپنے فرمایا پھر کیا ہوگا۔ کہا پھر تو
جدال و قتال اور فتنہ واقع ہونگے۔
ابن عساکر مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ذکر
کیے جاتے تھے کہ شیاطین عمر کی خلافت میں
مقید تھے سو جب آپ شہید ہو گئے تو وہ پراگندہ
اور پھیل گئے ابن عساکر سالم بن عبد اللہ سے روایت
کرتے ہیں کہ ابو موسی پر حضرت عمر کی خبر نے
دیری کی سو وہ ایک عورت کے پاس جسکے پیٹ
میں شیطان تھا آئے اور عمر کی خبر پوچھنے لگے
عورت نے کہا جبتک شیطان آئے (تم ٹھہر جاؤ)
جب شیطان آیا تو اوس نے عمر کی خبر پوچھی
شیطان بولا میں عمر کو چادر کا تہبند باندھے
ہوئے چھوڑ آیا ہوں۔ اور وہ خیرات کے

ابل الصدقة وذاك دجل لا يراه شيطان الا خر لمنخريه الملك بين عينيه وروح القدس بلسانه رواه ابن عساكر

فصل قال سفيان الثوری من زعم ان علیا کان احق بالولایة من ابی بکر و عمر لم اجد فیه خیرا وقال ابو اسامة اتدرون من ابو بکر و عمر هما ابوا الاسلام وامه فقال جعفر الصادق انا بری ممن ذکر ابا بکر و عمر الا بخیر

فصل فی موافقات عمر رضی الله عنه قد وصلها بعضهم الی اکثر من عشرین عن مجاهد قال کان عمر یری الرای فینزل الله به القرآن رواه ابن مردویه عن علی رض قال ان فی القرآن لرأیا من رای عمر رواه ابن عساکر عن ابن عمر مرفوعا قال ما قال الناس فی شیٔ وقال فیه عمر الا جاء القرآن بنحو ما یقول عمر رواه ابن عساکر عن عمر قال وافقت

اونٹ تقسیم کر رہیں ہیں عمر ایک ایسے آدمی ہیں کہ جب شیطان انہیں دیکھتا ہے تو نتھنوں کے بل گر پڑتا ہے ایک فرشتہ انکی آنکھوں کی درمیان اور روح القدس (جبرئیل) اونکی زبان پر بولتا ہے

فصل

سفیان ثوری کہتے ہیں جو اس بات کا گمان کرے کہ حضرت علی حضرت ابوبکر و عمر سے خلافت کے زیادہ مستحق ہیں میں تو اوسمیں کوئی بھلائی نہیں دیکھتا۔ ابو اسامہ کہتے ہیں کہ تم جانتے ہو ابوبکر و عمر کون ہیں وہ اسلام کے ماں باپ ہیں۔ امام جعفر صادق کہتے ہیں کہ جو حضرت ابوبکر و عمر کو بھلائی سے یاد نہ کرے میں اوس سے بیزار ہوں۔

فصل

حضرت عمر کے موافقات میں بعض محدثین نے بیس سے زائد جمع کئے ہیں۔

ابن مردویہ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ عمر جب کوئی رائے لگاتے تو اللہ تعالی اُس باب میں قرآن اتارتا۔ ابن عساکر علی سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن میں عمر کی رائی میں سے ایک رائی ہے۔ ابن عساکر ابن عمر سے مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ جب کسی شئی میں لوگوں نے اور حضرت عمر نے گفتگو کی تو قرآن مجید حضرت عمر کے قول کے موافق آیا۔ مسلم میں حضرت عمر سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ہیں تین امر وہ ہیں اپنے رب کے موافق ہوا

ربی فی ثلث فی الحجاب وفی اساری بدر وفی مقام ابراہیم وفی تحریم الخمر رواہ مسلم عن انس قال قال عمر وافقت ربی فی اربع نزلت ہذہ الآیۃ ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین فلما نزلت قلت انا فتبارک اللہ احسن الخالقین فنزلت وفی فضائل الامامین لابی عبد اللہ الشیبانی قال وافق عمر ربہ فی احدی وعشرین موضعا قصۃ عبد اللہ بن ابی قال عمر لما توفی عبد اللہ بن ابی دعی رسول اللہ ص للصلوۃ علیہ فقام علیہ فقمت حتی وقفتُ فی صدرہ فقلت یارسول اللہ آعلی عدو اللہ ابن ابی القائل یوم کذا وکذا فواللہ ما کان بیسیرا حتی نزلت ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ الآیۃ ویسئلونک عن الخمر والمیسر الآیۃ ویا ایہا الذین امنوا لاتقربوا

پردہ میں بدر کے قیدیوں میں مقام ابراہیم پر نماز پڑہنے میں اور شراب کے حرام ہونے میں بھی۔ انس کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا میں اپنے رب سے چار چیزوں میں موافق ہوا جب یہ آیت ولقد خلقنا الانسان من سللۃ من طین اوتری تو میں نے کہا فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ پس یہ آیت بعینہ اوتری ابو عبد اللہ شیبانی فضائل امامین میں کہتے ہیں کہ حضرت عمر اکیس موضع میں اپنے رب سے موافق ہوئی (۱) عبد اللہ بن ابی کا قصہ عمر بن الخطاب کہتے ہیں جب عبد اللہ بن اُبی (منافقوں کا سردار) مرگیا تو رسول خدا صلعم اوسکی نماز کے لئے لوگوں نے بلایا سو آپ اوسکی طرف کہڑے ہوئے اور میں بھی کہڑا ہوا (جب آپنے نماز پڑہنے کا ارادہ کیا) میں آپکے سینہ کے سامنے آکہڑا ہوا اور عرض کرنے لگا اے رسول خدا کیا آپ اللہ کے دشمن ابن ابی پر نماز پڑہتے ہیں جو فلانے فلانے دن ایسی ایسی باتیں کہتا تہا۔ (عمر کہتے ہیں) بخدا تہوڑی دیر نہ ہوئی تہی کہ یہ آیت اوتری ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ الخ (۲) یسئلونک عن الخمر والمیسر (۳) یا ایہا الذین آمنوا لاتقربوا الصلوۃ

الصلوة وانتم سكارى الاية
ولما اكثر رسول الله صلعم في
الاستغفار لقوم قال عمر
سواء عليهم فانزل الله سواء
عليهم الآية ولما استشار رسول
الله الصحابة في الخروج الى بدر
اشار عمر بالخروج فنزلت كما
اخرجك ربك الاية رواه الطبراني
عن ابن عباس ولما استشار
الصحابة في قصة الافك قال عمر
من زوجكها يا رسول الله صلعم
قال الله قال افتظن ان ربك
دلس عليك فيها سبحانك هذا بهتان
عظيم فنزلت كذلك وقصة في
الصيام لما جامع زوجته بعد
الانتباه وكان ذلك محرما في
اول الاسلام فنزلت احل لكم
ليلة الصيام الاية عن عبد الرحمن
بن ابي ليلى ان يهوديا لقي
عمر فقال ان جبرئيل الذي
كان يذكر صاحبكم عدو
لنا فقال عمر من كان عدوا لله
وملائكته ورسله وجبريل

وانتم سكارى۔ (۵) جب رسول خدا نے اپنی قوم
کے لئے بکثرت بخشش مانگی تو عمرؓ نے فرمایا اون کے
لئے بخشش مانگنا نہ مانگنا برابر ہے۔ پس یہ آیت
اوتری سواء علیہم استغفرت لہم الخ (۶) جب رسول
خدا نے بدر میں نکلنے کے لئے صحابہ سے مشورہ کیا تو
حضرت عمرؓ نے نکلنے کا اشارہ فرمایا سو یہ آیت
اُتری کما اخرجک ربک من بیتک بالحق۔ اسکو
طبرانی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے (۷) جب
رسول خدا نے صحابہ سے حضرت عائشہ کی تہمت کے
قصہ میں مشورہ کیا تو عمرؓ نے کہا اے حضرت عائشہ کو
آپسے کسنے بیاہا فرمایا اللہ نے کہا کیا آپ یہ
گمان کرتے ہیں کہ آپکے رب نے آپ پر انکا عیب
پوشیدہ رکھا۔ اے خدا تجھے پاکی ہے یہ تو بڑا ہی بہتان
ہے پس یہی آیت (سبحانک ہذا بہتان عظیم)
اُتری۔ (۸) روزوں کے قصہ میں جبکہ حضرت عمرؓ
نے خبر ہونیکے پیچھے اپنی بیوی سے صحبت کی حالانکہ ابتدائے
اسلام میں یہ حرام تھا سو یہ آیت احل لکم لیلۃ
الصیام الرفث نازل ہوئی (۹) عبد الرحمن بن
ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضرت عمرؓ
سے ملکر کہا کہ جبرئیل جسے تمہارے صاحب (محمد
صلعم) ذکر کرتے ہیں وہ ہمارے دشمن ہیں
حضرت عمرؓ نے فرمایا جو کوئی خدا اور اوس کے
فرشتوں اور پیغمبروں اور جبرئیل

ومیکال فان الله عدو للکافرین فنزلت علی لسان عمر رواه ابن ابی حاتم عن الاسود قال اختصم رجلان الی النبیؐ فقضی بینهما فقال الذی قضی علیه ردنا الی عمر بن الخطاب فاتیا الیه فقال الرجل قضی لی رسول الله صلعم علی هذا فقال ردنا الی عمر فقال أکذلک قال نعم فقال عمر مکانکما حتی اخرج الیکما فخرج الیهما مشتملا علی سیفه فضرب الذی قال ردنا الی عمر فقتله وادبر الآخر فقال یا رسول الله قتل عمر والله صاحبی فقال ما کنت اظن ان یجترئ عمر علی قتل مومن فانزل الله

فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینهم الایة

فاهدر دم الرجل وبرء عمر من قتله رواه ابن ابی حاتم وابن مردویه الاستیذان فی الدخول وذلک انه دخل علیه غلامه وکان نائما فقال اللهم حرّم

اور میکائیل کا دشمن ہو سو خدا کافروں کا دشمن ہے۔ پس حضرت عمر کے قول کے موافق یہ آیت اتری من کان عدوا للہ وملائکتہ الخ اسی ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے (۱۰) ابو الاسود سے روایت ہے کہ دو شخص نبی صلعم کے پاس جھگڑا لائے آپنے اون دونوں میں فیصلہ کیا مگر جس شخص پر ڈگری ہوئی تھی وہ کہنے لگا ہمیں عمرؓ کے پاس بھیج دیجیے چنانچہ وہ دونوں عمر ابن الخطاب کے پاس آئے۔ ایک شخص نے اونسے کہا۔ جناب اس شخص پر مجھے رسول خدا نے ڈگری دی اسنے کہا ہمیں عمر بن الخطاب کے پاس بھیج دیجیے آپنے دوسرے شخص کی طرف اشارہ کرکے کہا۔ یہ ٹھیک بات ہے اسنے کہا ہاں فرمایا یہیں ٹھہرے رہو جبتک میں تمھارے پاس آؤں سو تھوڑی دیر میں اونکے پاس تلوار لیے آئے اور جس شخص نے کہا تھا کہ ہمیں عمر بن الخطاب کی طرف پھیر دیجیے اوسکے تلوار ماری اور قتل کر ڈالا دوسرا شخص بھاگا سو رسول خدا کے پاس آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم عمر نے میرے یار کو قتل کر ڈالا حضرت نے فرمایا میں تو یہ گمان نہیں کرتا کہ عمر ایک مومن کی قتل پر جرأت کریں پس یہ آیت فلا وربک لا یؤمنون الخ نازل ہوئی سو اس شخص کا خون رایگاں گیا اور حضرت عمر اوسکے قتل سے بری ہوئے اسکو ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے روایت کیا ہے (۱۱) گھر میں اجازت سے داخل ہونا اور یوں ہوا کہ حضرت عمر کا غلام انپر ایسے وقت آیا کہ آپ سوتے تھے پس فرمایا اے الله بدون اجازت کے گھر میں آنا حرام کر دے

الدخول نزلت اية في اليهود
انهم قوم بهت قوله تعالى
ثلة من الاولين وثلة من
الاخرين رفع تلاوة الشيخ
والشيخة اذا زنيا للاية قوله
يوم احد لما قال ابو سفيان
في القوم فلان الا تجيبه فوافق
رسول الله ص عن سالم بن
عبد الله ان كعب الاحبار قال
ويل لملك الارض من ملك السماء
فقال عمر الا من حاسب نفسه
فقال كعب والذي نفسي بيده
انها في التورية لتابعتها فخر
عمر ساجدا رواه عثمان بن سعيد
الدارمي فصل في كرامات
عمر عن ابن عمر قال وجه
عمر جيشا وراس عليهم رجلا
يدعى سارية فبينا عمر يخطب
جعل ينادي يا سارية الجبل
ثلاثا ثم قدم رسول الجيش
فساله عمر فقال يا امير
المؤمنين هزمنا فبينما نحن كذلك
اذ سمعنا صوتا ينادي يا سارية الجبل

سو آیت یا ایہا الذین امنوا لیستأذنکم الخ اتری (۱۱)
یہود کی بابت کہ وہ ایک قوم بہتان باز ہی ۔(۱۳) یہ اللہ تعالی کا
قول ثلة من الاولین وثلة من الآخرین (۱۴) الشیخ والشیخة
اذا زنیا الخ اسکی تلاوت منسوخ ہے مگر حکم باقی ہی (۱۵)
احد کی دن جب ابو سفیان نی کہا کیا کوئی قوم میں باقی
ہی (عمرؓ نے رسول خدا سے کہا) آپ اوسے کیوں نہیں
جواب دیتے سو آنحضرت نی آپکی موافقت کی عثمان بن
سعید الدارمی سالم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ کعب
احبار نے کہا آسمان کی بادشاہ کی طرف سے زمین کی بادشاہ
کی لیئے خرابی ہی۔ حضرت عمر نی فرمایا جسنے اپنے نفس کا محاسبہ
کیا کعب بولا اوس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان
ہی یہ جملہ توراة میں ہی آپ نے اوسی ہی موافقت کی
حضرت عمر یہ سنکر سجدے میں گر پڑے۔

فصل حضرت عمر کی کرامات میں

دلائل النبوة میں بیہقی نی اور ابو نعیم نے ابن عمر سے روایت
کی ہے کہ حضرت عمر نی ایک لشکر (نہاوند کی طرف)
بہیجا اور اوسپر ایک مرد کو جسے لوگ ساریہ کہتے
تھے امیر کیا پس اسوقت حضرت عمر خطبہ پڑھتے پڑھتے
چلا کر کہنے لگے ای ساریہ پہاڑ کی پناہ لے تین دفعہ یہ جملہ
فرمایا پہر جب لشکر سے قاصد آیا تو حضرت عمر نے اوس سے
وہاں کا حال دریافت کیا اوسنے کہا ای امیر المومنین
ہمیں شکست ہو چکی تھی لیکایک ایک چلانیوالے کی آواز ہم نے
سنی کہتا تھا۔ اے ساریہ پہاڑ کی پناہ لے۔

فاسندنا ظهورنا الى الجبل فهزمهم
الله قال قيل لعمر انك تصيح بنا
رواه البيهقي وابو نعيم كلاهما
في دلائل النبوة عن ابن عمر
قال كان عمر يخطب يوم الجمعة
فعرض له في خطبته ان قال يا
سارية الجبل من استرعى
الذئب ظلم فالتفت الناس
بعضهم الى بعض قال لهم علي
ليخرجن عما قال فلما فرغ سالوه
فقال وقع في خلدي ان المشركين
هزموا اخواننا وانهم يمرون
بجبل فان عدلوا اليه قاتلوا من
وجه واحد وان جاوزوا هلكوا
فخرج مني ما تزعمون انكم
سمعتموه فجاء البشير بعد شهر
فذكر انهم سمعوا صوت عمر
في ذلك اليوم قال فعدلنا الى
الجبل ففتح الله علينا رواه ابن مردويه
عن ابن عمر قال قال ابن الخطاب
لرجل ما اسمك قال جمرة قال ابن من قال ابن
شهاب قال ممن قال من الحرقة قال
اين مسكنك قال الحرة قال بايها

سو ہم اپنی پیٹھ پہاڑ سے لگا دیں اللہ تعالیٰ نے انہیں بھگا دیا
(ابن عمر کہتے ہیں) لوگوں نے عمرؓ سے کہا بلاشبہ آپ ہی
چلا رہے تھے۔ ابن مردویہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت عمر جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے اثنائے خطبہ میں
فرمانے لگے اے ساریہ پہاڑ کی پناہ لے جسنے بھیڑیئے کو چرواہا
بنایا اوسنے ظلم کیا حاضرین حضرت عمر کا یہ قول سنکر آپس میں
ایکدوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ حضرت علی نے
ان لوگوں سے کہا جو عمر نے فرمایا ہے اوسکا کھوج تم
نکال لوگے چنانچہ جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو لوگوں
نے اپنے پوچھا فرمایا میرے دلمیں یہ بات ڈالی گئی تھی کہ مشرکوں
نے ہمارے بھائیوں کو بھگا دیا اور وہ پہاڑ
چھوڑ کر آگے چلد ہے تھے اگر پہاڑ کی طرف پھریں تو
ایک ہی جہت سے لڑیں اور اگر وہ اوس سے تجاوز
کرینگے تو ہلاک ہو جائینگے سو اوسوقت میرے منہ سے
نکلا جو تم نے سنا (ابن عمر کہتے ہیں) ایک مہینے کے بعد
وہاں سے قاصد آیا اور ذکر کیا کہ لشکریوں نے جمعہ کے
دن حضرت عمر کی آواز سنی پھر ہم سبکے سب پہاڑ
کی طرف پھر آئے حق سبحانہ تعالیٰ نے ہمیں فتح
نصیب کی۔ مالک موطا میں ابن عمر سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت عمر نے ایک شخص سے پوچھا کہ تیرا کیا نام
ہے کہا جمرہ فرمایا کس کا بیٹا ہے کہا شہاب فرمایا تو
کس قبیلہ کا ہے کہا حرقہ کا فرمایا تیرا مسکن کہاں
ہے۔ کہا حرہ۔ فرمایا کون سا حرہ۔

قال بذات فطعے فقال عمر ادرك
اهلك فقد احترقوا فرجع الرجل
فوجد اهله قد احترقوا رواه
مالك فی المؤطا عن قیس بن
الحجاج قال لما فتحت مصر اتی
عباد عمرو بن العاص حین دخل
یوم من اشهر العجم فقالوا ایها
الامیران لنیلنا هذا سنة لایجری
الا بها قال وما ذاك قال اذا كان
احدی عشرة لیلة تخلو من هذا
الشهر عمدنا الی جاریة بكر
بین ابویها فارضینا ابویها وجعلنا
علیها من الثیاب والحلی افضل ما
یكون ثم القیناها فی هذا النیل فقال
لهم عمرو ان هذا لا یكون ابدا فی
الاسلام وان الاسلام یهدم ما كان
قبله فاقاموا والنیل لایجری قلیلا ولا
كثیرا حتی هموا بالجلاء فلما رای ذلك عمرو
كتب الی عمر بن الخطاب بذلك
فكتب عمر ان قد اصبت بالذی فعلت
وان الاسلام یهدم ما كان
قبله وبعث بطاقة فی
داخل كتابه وكتب الی

کہا ذات النطعی حضرت عمر نے فرمایا جا اپنی اہل کو دیکھ
وہ جل گئے پس اُس شخص نے پلٹ کر اپنے لوگوں کو جلا ہوا
پایا ابن درید اخبار منثورہ میں قیس بن حجاج سے روایت
کرتے ہیں کہ جب مصر فتح ہوا اور جب وقت عجم کے مہینوں میں سے ایک
ایک خوشی کا دن آیا تو اہل مصر عمرو بن العاص سے آکر
کہنے لگے ای امیر المومنین ہماری اس دریای نیل کی ایک
عادت ہو کہ جبتک اسکی بھینٹ نہ دیں جاری نہیں ہوتا عمرو بن
عاص نے کہا وہ کیا ہو بولے جب اس مہینے گیارہ تاریخیں
گذر چکتی ہیں تو ہم ایک کواری لڑکی کے متلاشی ہوتے ہیں
اور اوسکی والدین سے لیکر انہیں راضی کرکے عمدہ عمدہ کپڑے
اور بیش قیمت زیور پہناتے ہیں اور بنا سنوار کر اس نیل
میں ڈالا کرتے ہیں عمرو بن عاص نے مصریوں سے کہا
یہ رسم تو اسلام کبھی جایز نہ رکھیگا کیونکہ اسلام امور
جاہلیت کو نیست و نابود کرتا ہے سو اہل مصر اس
رسم سے باز رہے اور دریاے نیل جاری نہ ہوا نہ تھوڑا
نہ بہت (جس سے قحط کے آثار معلوم ہوئے) حتی کہ
لوگوں نے شہر سے نکلجانیکا ارادہ کیا عمرو بن العاص
کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو اونہوں نے سارا قصہ
عمر بن الخطاب کو لکھ بھیجا۔ آپنے جواب میں لکھا
تم نے جو کچھ کیا اچھا کیا۔ بیشک اسلام
ڈھا دیتا ہے جو اوس سے پہلے ہے اور ایک کاغذ
کا پرچہ اپنے خط میں رکھکر عمرو بن العاص
کو لکھا

عمر وانی قد بعثت الیک
بطاقة فی داخل کتابی فالقها
فی النیل فلما قدم کتاب عمر
الی عمرو بن العاص اخذ البطاقة
ففتحها فاذا فیها من عبد الله عمر امیر
المؤمنین الی نیل مصر اما بعد فان کنت
تجری من قبلک فلا تجر وان کان
الله یجریک فاسأل الله الواحد القهار
ان یجریک والقی البطاقة فی
النیل قبل الصلیب بیوم فاصبحوا
وقد اجراه الله ستة عشر
ذراعا فی لیلة واحدة وقطع
الله تلک السنة عن اهل مصر
الی الیوم رواه ابن درید فی
الاخبار المنثورة عن
الحسن قال ان کان احد
یعرف الکذب اذا حدث
به انه کذب فهو عمر بن
الخطاب رواه ابن عساکر
عن شریح بن عبید قال
اخبر عمر بان اهل العراق
قد حصبوا امیرهم فخرج
غضبان فصلی فسهی فی صلاته

میں تمھارے پاس ایک کاغذ کا پرچہ جو میری خط میں
رکھا ہے بھیجتا ہوں سو اسکو نیل میں ڈال دو پس
جب حضرت عمر بن الخطاب کا خط عمرو بن العاص کے
پاس آیا تو انہوں نے اوس کاغذ کے پرچہ کو کھولکر
پڑھا اوس میں لکھا تھا۔ یہ خط امیر المومنین
اللہ کے بندے عمر بن الخطاب کی طرف سے نیل مصر
کی طرف ہے اما بعد۔ اگر تو اپنے آپ ہی جاری
رہتا ہے تو مت جاری رہ اور اگر تو اللہ کے
حکم سے جاری ہوتا ہے تو میں اللہ اکیلے
زبردست سے التماس کرتا ہوں کہ وہ تجھے
جاری کردے۔ سو عمرو بن العاص نے اوس کاغذ کے
پرچے کو یوم الصلیب کے ایکدن پہلے ڈالا
پس اہل مصر نے صبح کی اس حال میں کہ
اللہ تعالی نے اوسے ۱۶ گز بلند ایک ہی رات
میں جاری کیا پس یہ برا طریقہ اللہ تعالی نے
اہل مصر سے منقطع کر دیا۔ ابن عساکر حسن سے
روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی جھوٹ بات پہچانتا
تھا جب بات کیا جاوے تو وہ عمر بن الخطاب
تھے۔ ابن عساکر شریح بن عبید سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت عمر کو لوگوں نے خبر دی کہ
عراقیوں نے اپنے امیر کو سنگسار کیا۔ آپ
غصہ میں بھرے ہوئے باہر آئے اور نماز
پڑھی۔ نماز میں سہو ہو گیا۔

فلما سلموا قال اللهم انهم قد البسوا علي فالبس عليهم وعجل بالغلام الثقفي يحكم فيهم بحكم الجاهلية لا يقبل من محسنهم ولا يتجاوز عن مسيئهم رواه ابن عساكر قلت اشار به الى الحجاج بن يوسف

فصل في نبذ سيرته

عن احنف بن قيس قال كنا بباب عمر فمرت جارية فقالوا سرية امير المومنين فقال ما هي لامير المومنين بسرية ولا تحل له انها من مال الله فقلنا فماذا يحل له من مال الله فقال انه لا يحل لعمر من مال الله الا حلتين حلة للشتاء وحلة للصيف وما حج به واعتمر وقوتي وقوت اهلي كرجل من قريش ليس باغناهم ولا بافقرهم ثم انا بعد رجل من المسلمين رواه ابن سعد

قال خزيمة بن ثابت كان عمر اذا استعمل عاملا كتب له واشترط عليه ان لا يركب برذونا ولا

جب سلام پھیرا فرمایا بار خدایا انہوں نے مجھپر شبہہ ڈالا تو بھی انپر شبہہ ڈال اور اونپر جلد ثقفی غلام ایسا بھیج کہ وہ اونمیں جاہلیت جیسا حکم کرے نہ تو وہ اونکی نیکوں کی نیکیاں قبول کریگا اور نہ برون سے درگذرے۔ میں کہتا ہوں اس سے اشارہ حجاج بن یوسف کی طرف ہے

فصل

حضرت عمر کی بعض خصلتوں میں

ابن سعد احنف بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ ہم عمرؓ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں سے ایک لونڈی گذری لوگوں نے کہا یہ امیر المومنین کی حرم ہے آپنے فرمایا امیر المومنین کی یہ حرم نہیں اور نہ اوسے اسمیں تصرف حلال ہے یہ تو اللہ کا مال ہے ہم نے کہا اللہ تعالی کے مال میں سے عمر کو کیا کیا حلال ہے فرمایا بلا شبہہ عمر کو دو حلوں کے سوا ایک حلہ تو جاڑے میں اور ایک گرمی میں اور کچھہ حلال نہیں اور اسقدر مال جس سے وہ حج و عمرہ کرلے اور میری اور میرے اہل کی قوت قریش کے متوسط آدمی کے مانند ہے کہ جو نہ قریش میں سب سے غنی زائد ہوا اور نہ فقیر پھر میں اس کے بعد مسلمانوں میں سے ایک مرد ہوں

خزیمہ بن ثابت کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ جب کسیکو عامل مقرر کرتے تو اوسے یہ لکھتے اور شرط کر لیتے کہ ترکی رہوار پر سوار نہ ہونا

يأكل نقيا ولا يلبس رقيقا
ولا يغلق بابه دون ذوي
الحاجات فان فعل فقد حلت
عليه العقوبة وقال عكرمة
بن خالد وغيره ان حفصة
وعبد الله وغيرهما كلموا عمر
فقالوا لو اكلت طعاما طيبا كان
اقوى لك على الحق قال اوكلكم
على هذا الراي قالوا نعم قال
قد علمت نصحكم ولكني تركت
صاحبي على جادة فان تركت
جادتهما لم ادركهما في المنزل
قال واصاب الناس سنة فما
اكل عامئذ سمنا ولا سمينا وقال
ابن ابي مليكة كلم عقبة بن
فرقد عمر في طعام فقال ويحك
اكل طيباتي في حياتي الدنيا واستمتع
بها وقال الحسن دخل عمر على
ابنه عاصم وهو يأكل لحما فقال
ما هذا قال قرمنا اليه قال اوكلما
قرمت الى شيء اكلته كفى بالمرء
سرفا ان يأكل كل ما اشتهى وقال
اسلم قال عمر لقد خطر على قلبي شهوة

میدہ کی روٹی نہ کہاتا اور باریک کپڑا نہ پہنتا حاجتمندوں
سے اپنا دروازہ بند نہ کرتا اگر ایسا کرے گا تو سزاوار
ہوگا۔ عکرمہ بن خالد کہتے ہیں کہ ام المومنین حضرت حفصہ
اور عبد اللہ وغیرہ نے حضرت عمر سے کلام کیا اور کہا اگر
آپ عمدہ کہانا کہائیں تو حق کے کاموں پر آپکو بہت بڑی
قوت ہو فرمایا کیا تم سب کی یہی رائے ہے کہا ہاں فرمایا
مینے تمہاری خیر خواہی جان لی مگر میں نے اپنے دونوں
مصاحبوں (حضرت صلعم وابوبکر) کو اسی راہ پر چھوڑا
ہے اگر میں انکی اس راہ کو چھوڑ دونگا تو مرتبہ میں
ان دونوکو نہ پاؤں گا راوی حدیث کہتے ہیں کہ ایک
برس لوگوں کو قحط ہو پہنچا تو آپ نے دو سال تک روغن اور
فربہ گوشت وغیرہ نکہایا) ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ
عقبہ بن فرقد نے حضرت عمر سے ان کے کہانے کے
باب میں کلام کیا فرمایا تجھے خرابی ہو میں اپنی زندگانی
دنیا میں اپنے (حصہ کے موافق عمدہ چیزیں کہاتا
اور (بقدر مباح) دنیا سے فائدہ اوٹھاتا ہوں
حسن کہتے ہیں کہ حضرت عمر ایک دن اپنے فرزند
عاصم پر گذرے اور وہ گوشت کہا رہے تھے فرمایا
یہ کیا ہے کہا اسکو ہمارا جی چاہتا تھا فرمایا کیا جس
چیز کو تیرا جی چاہتا ہے تو وہ کہاتا ہے۔ مرد کو یہی
گناہ کافی ہے کہ جس چیز کو اوسکا جی چاہے کہالے
اسلم کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا ایک دن میرے
دل میں تازی مچھلی کی خواہش کا خطرہ گذرا

اللثمات الظهری فال فرحل یرفا راحلته
وسار اربعا مقبلا واربعا مدبرا واشتری
مكتلا فجاء به وعمد الی الراحلة
فغسلها فاتی عمر فقال انطلق
حتی انظر الی الراحلة فنظر وقال
نسیت ان تغسل هذا العرق
الذی تحت اذنها عذبت بهیمة
فی شهوة عمر لا والله لا یذوق عمر
مكتلك وقال قتادة كان عمر
یلبس وهو خلیفة جبة من صوف
مرقوعة بعضها بادم ویطوف
بالاسواق علی عاتقه الدرة
یؤدب الناس بها ویمر
بالنوی فیلتقطه ویلقیه فی منازل
الناس ینتفعون به وقال انس
رایت بین كتفی عمر اربع رقاع
فی قمیصه وقال ابو عثمان النهدی
رایت علی عمر ازارا مرقوعا بادم وقال
عبد الله بن عامر بن ربیعة
حججت مع عمر فما ضرب فسطاطا
ولا خباء كان یلقی
كساء والنطع علی الشجرة
ویستظل تحته وقال

سو اونکے غلام یرفا نے اپنی سواری پر پالان رکھا
اور چار دن آگے چار دن پیچھے چلا گیا اور وہاں سے
ایک زنبیل خرید کر لایا اور اپنی سواری کو
زخموں کے خون سے دھو دھلا کر صاف کیا پھر حضرت عمر کے
پاس آکر کہنے لگا آپ چلئے اور راحلہ کی طرف ملاحظہ
فرمائیے حضرت عمر نے فرمایا تو اس رگ کو جو
اوسکے کان کے نیچے ہے دھونی بھول گیا کیا عمر کی
خواہش پوری کرنیکے لئے ایک جاندار ستایا جاوے
بخدا عمر اس زنبیل سے کچھہ نہ چکھیگا قتادہ کہتے ہیں
کہ حضرت عمر خلافت کی حالت میں ایک صوف کا جبہ
جسمیں بعض پیوند اوہوڑی کے لگے ہوئے تھے پہنتے اور اپنے
کندھے پر درہ رکھکر بازاروں میں گشت کرتے تاکہ
لوگوں کو اوس سے ادب دیں اور لوگوں کی آمد
رفت کے رستہ میں کھجور کی گٹھلی وغیرہ ڈال دیتے
تاکہ لوگ اوس سے نفع حاصل کریں۔ انس کہتے
ہیں میں نے حضرت عمر کے کرتے کے مونڈھوں کے درمیان چار
پیوند دیکھے۔ عثمان نہدی کہتے ہیں میں نے حضرت
عمر کے تہبند میں اوہوڑی کے چار پیوند دیکھے عبد اللہ
بن عامر بن ربیعہ کہتے ہیں میں نے حضرت عمر کے ساتھ
حج کیا سو نہ تو آپنے کوئی چھوٹا خیمہ گاڑا نہ کوئی
بڑا سائبان اپنے ساتھ لیا۔ منزل میں
چادر اور چمڑے کا فرش درخت پر ڈالدیتے
اور اوس کے سایہ میں آرام کرتے۔

عبد الله بن عیسی کان فے
وجہ عمر بن الخطاب خطان
اسود ان من البکاء وقال انس
دخلت حائطا فسمعت عمر یقول
وبینی وبینہ جدار عمر بن
الخطاب امیر المومنین بخ واللہ
لتتقین اللہ ابن الخطاب او
لیعذبنک اللہ وقال عبد اللہ
بن ربیعۃ رایت عمر اخذ تبنۃ
من الارض وقال یالیتنی
ہذہ التبنۃ لیتنی لم اک شیئا
لیت امی لم تلدنی وقال
عبد اللہ بن عمر بن حفص حمل
عمر بن الخطاب قربۃ علی
عنقہ فقیل لہ فی ذلک
فقال ان نفسی اعجبتنی
فاردت ان اذلہا وقال
محمد بن سیرین قدم
صہر لعمر من مکۃ
فطالب ان یعطیہ من
بیت المال فانتہرہ
عمر وقال اردت
ان القی اللہ ملکا

عبد اللہ بن عیسی کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے
چہرہ پر دو سیاہ خط رونے روتے پڑ گئے
تھے۔ انس کہتے ہیں۔ میں ایک باغ میں
گیا دیوار کے پیچھے سے حضرت عمر کو
یہ کہتے سنا اے عمر بن الخطاب۔ اسے
امیر المومنین واہ واہ خدا کی قسم
تو اللہ سے ڈر ورنہ وہ تجھ پر عذاب
کرے گا۔ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ
کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ
آپ زمین سے ایک تنکا لئے ہوئے کہہ رہے
ہیں۔ کاش میں یہ تنکا ہوتا کاش میں
کوئی چیز نہ ہوتا۔ کاش مجھے میری
ماں نہ جنتی۔ عبد اللہ بن عمر بن حفص کہتے
ہیں کہ عمر بن الخطاب کندھے پر مشک اٹھائے
چلے جاتے تھے لوگوں نے اسباب میں
آپ سے استفسار کیا فرمایا میرے نفس
نے مجھے عجب اور تکبر میں ڈال دیا تھا
سو میں نے اس کو ذلیل و پست کرنا چاہا
محمد بن سیرین کہتے ہیں حضرت عمر کے داماد آپ کے
پاس مکہ سے آئے اور سوال کیا کہ بیت المال
میں سے آپ اسے کچھ دیویں حضرت عمر نے اسے
جھڑک دیا اور فرمایا تو یہ چاہتا ہے کہ میں
اللہ سے اس حال میں ملوں

خانًا ثم اعطاه من صلب ماله
عشرة الآف درهم وقال النخعي
وكان عمر يتجر وهو خليفة وقال انس تقرقر
بطن عمر من اكل الزيت عام الرمادة وكان
قد حرم نفسه السمن فنقر بطنه باصبعه
وقال ليس عندنا غيره حتى يحيي الناس
قال عمر بن الخطاب احب الناس
الي من رفع الي عيوبي وقال
اسلم رايت عمر بن الخطاب
ياخذ باذن الفرس وياخذ بيده
الاخرى اذنه ثم ينزو على ظهر
الفرس وقال ابن عمر ما رايت
عمر قط غضب فذكر الله عنده
او خوف او قرأ عنده انسان
اية من القران الا وقف عما
كان يريد وقال بلال لاسلم
كيف تجدون عمر فقال خير الناس
الا انه اذا غضب فهو امر عظيم
فقال بلال لو كنت عنده اذا
غضب قرأت عليه القران حتى
يذهب غضبه وقال الاحوص
بن حكيم عن ابيه اتي عمر بلحم فيه
السمن فابى ان ياكلهما وقال

خیانت کرنیوالا ہوں پھر اسی اپنی اصلی مال میں سے دس ہزار
درہم دیئے۔ نخعی کہتے ہیں کہ حضرت عمر خلافت میں تجارت
کرتے تھے انس کہتے ہیں عام الرمادہ (جس میں قحط کے سبب
جانور اور آدمی بکثرت ہلاک ہوئے) میں روغن زیت کھانے
کی وجہ سے حضرت عمر کے پیٹ میں گڑگڑاہٹ پیدا ہوئی
اور آپنے گھی کا استعمال اپنی نفس پر حرام کر لیا تھا سو
انگلی سے اپنے پیٹ کو بجا کر کہنے لگی ہمارے پاس بجز اسکے
اور کچھ نہیں جبتک کہ لوگ زندہ ہوں یعنی مینہ برسا جاوے
سفیان بن عیینہ کہا عمر بن الخطاب فرمایا کرتے تھے مجھے تمام
لوگوں سے وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو میری عیب میرے سامنے ظاہر
کرے اسلم کہتے ہیں کہ مینے عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ گھوڑے کا کان
پکڑ کے اور دوسرے ہاتھ سے دوسرا کان پکڑ کے اوسکی پیٹھ پر
اچک کر چڑھ جاتے۔ ابن عمر کہتے ہیں مینے حضرت عمر کو کبھی نہ دیکھا
کہ وہ کیسے ہی غصہ میں ہوتے مگر جب کوئی اللہ کا ذکر کرتا
یا اللہ سے ڈراتا یا کوئی آدمی اونکے پاس قرآن کی آیت
پڑھتا تو اوسی وقت آپ رُک جاتے۔ بلال نے اسلم
سے کہا تم حضرت عمر کو کیسا پاتے ہو کہا وہ سب لوگوں
سے بہتر ہیں ہاں جب غصہ ہوتے ہیں تو پناہ بخدا۔ وہ
ایک دشوار امر ہوتا ہے بلال نے کہا میں اگر غصہ کے وقت
اونکے پاس ہوتا تو اونکے سامنے قرآن پڑھنا شروع
کر دیتا تھا یہانتک کہ انکا غصہ فرو ہو جاتا۔ احوص بن حکیم
اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس گوشت
جسمیں گھی تھا لایا گیا آپنے دونوں کے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا

حق سبحانہ وتعالی آسائش اور نرمی میں بھی اون کے ساتھ شریک کرے گا

لہ قولہ کل واحد منهما ادم رواه هذه
الآثار کلها ابن سعد عن الحسن
البصري قال قال عمر هان شيء
اصلح به قوما ان ابدل لهم اميرا
مكان امير رواه ابن سعد

فصل في صفة [illegible] عن ابي ذر
الغفاري رض قال خرجت مع اهل
المدينة في يوم عيد فرأيت
عمر يمشي حافيا شيخا اصلع
ادم اعسر ايسر طوالا مشرفا على
الناس كانه على دابة رواه
الحاكم وابن سعد قال الواقدي
لا يعرف عندنا ان عمر كان
ادم الا ان يكون رآه عام الرمادة
فانه كان تغير لونه من اكل الزيت
عن عثمان بن سعد عن ابن عمر
انه وصف عمر فقال رجل ابيض
تعلوه حمرة طوال اصلع
اشيب رواه ابن سعد والحاكم عن عبيد
بن عمير قال كان عمر يفوق الناس طولا
عن سلمة بن الاكوع قال كان عمر رجلا ايسر
يعني يعمل بيديه جميعا رواه ابن سعد والحاكم عن
ابي رجاء العطاردي قال كان عمر رجلا طويلا

ان دونوں میں سے ہر ایک سالن ہے ان تینوں اثروں کو ابن
سعد نے روایت کیا ہے ابن سعد حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
عمر نے فرمایا جس چیز سے میں قوم میں صلاحیت پیدا کرتا ہوں آسان
ہے وہ یہ کہ انکے حاکم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلتا ہوں

فصل حضرت عمر کی حلیہ میں۔ ابن سعد ابو ذر سے روایت کرتے ہیں
کہ میں اہل مدینہ کے ساتھ عید کے دن نکلا حضرت عمر کو میں نے دیکھا کہ
ننگے پیر چلے جاتے تھے ادھیڑ۔ سر کے بال گھن دار گیہواں
رنگ دانتوں میں چھری اور کجی رکھتے۔ دونوں ہاتوں سے برابر
کام کرتے دراز قد لوگوں پر بلند تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ گھوڑی کے
سوار ہیں (اور لوگ پیادہ) واقدی کہتے ہیں حضرت عمر کا گیہواں
رنگ ہونا ہمارے نزدیک معروف نہیں ہوا ہاں شاید ابو ذر نے
آپکو عام الرمادہ میں دیکھا ہوگا کہ تیل کہاتے کہاتے گندم گوں پڑ گئے
تھے اور اس سے انکا اصلی رنگ بگڑ گیا تھا۔ ابن سعد اور
حاکم عثمان بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر نے حضرت عمر کی
صفت اور حلیہ بیان کیا کہ وہ سفید رنگ مرد تھے سرخی انکے
چہرے پر آتی تھی دراز قد سر گنجا اور بال ادھیڑ تھے عبید بن عمیر
کہتے ہیں کہ حضرت عمر قد کی درازی میں سب لوگوں سے
فوقیت رکھتے تھے۔ سلمہ بن اکوع کہتے ہیں کہ حضرت عمر
ایسر مرد تھے یعنے دونوں ہاتھوں سے یکساں اور
برابر کام کرتے تھے۔ ان دونوں اثروں کو ابن سعد
اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ ابن عساکر ابو رجاء
عطاردی سے روایت کرتے ہیں کہ عمر دراز قد
جسیم۔ سر کے بال بہت گھن والے۔

جبيناً اصلع شديد الصلع ابيض شديد الحمرة فى عارضيه خفة سبلته كبيرة وفى اطرافها صهبة رواه ابن عساكر وفى تاريخ ابن عساكر من طرق ان ام عمر بن الخطاب حنتمة بنت هشام بن المغيرة اخت ابى جهل بن هشام فكان ابو جهل خاله

فصل فى خلافته وشهادته

ولى الخلافة بعهد من ابى بكر الصديق فى جمادى الآخرة سنة ثلاث عشرة عن الحسن البصرى قال استخلف عمر يوم توفى ابو بكر بعد يوم الثلثاء لثمان بقين من جمادى الآخرة رواه الحاكم فقام بالامر اتم قيام وكثرت الفتوح فى ايام عمر عن يسار الاسلمى ان عمر لما خرج يستسقى خرج وعليه برد رسول الله صلعم عن ابن ابى عون قال اخذ عمر بيد العباس ثم رفعها وقال اللهم انا نستشفع اليك بعم نبيك ان تذهب عنا المحل وان تسقينا الغيث فلم يبرحوا

سفید رنگ سخت سرخی مائل تھے اونکے دونوں رخساروں میں گوشت کم تھا اونکی مونچھیں بڑی بڑی جنکی نوکیں سرخ تھیں۔ ابن عساکر کی تاریخ میں متعدد طرق سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب کی ماں حنتمہ ہشام بن مغیرہ کی بیٹی ابو جہل بن ہشام کی بہن تھیں ابو جہل آپکا ماموں ہوا

فصل

حضرت عمر کی خلافت وشہادت میں

آپ حضرت ابوبکر صدیق کے زمانہ میں جمادی الآخرے سنہ ۱۳ھ میں خلافت کے والی بنائے گئے۔ حسن بصری کہتے ہیں کہ حضرت عمر منگل کی صبح بائیسویں جمادی الآخرے حضرت ابوبکر کی وفات کے دن خلیفہ ہوئے۔ آپنے امر خلافت پر پورا پورا قیام فرمایا اور آپ کے زمانہ میں بکثرت فتوحات ہوئے۔

یسار اسلمی کہتے ہیں۔ جب حضرت عمر استسقا کے لئے نکلے تو اونکے کندھوں پر رسول خدا کی چادر پڑی ہوئی تھی۔ ابن ابی عون کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت عباس کا ہاتھ پکڑ کر اوٹھایا اور کہا بار خدایا ہم تیرے نبی کے چچا کو تیرے پاس سفارشی لائے ہیں اسواسطے کہ یہ مشقت (قحط سالی) تو ہم سے دور کرے اور مینھ برسادے (راوی کہتا ہے) کہ ابھی وہاں سے پھرے نہ تھے کہ جو

حتى سقوا واطبقت السماء عليهم
ايامًا رواهما ابن سعد عن سعيد بن
المسيب قال لما نفر عمر من منى
اناخ بالابطح ثم استلقى
ورفع يديه الى السماء وقال
اللهم قد كبرت سنى وضعفت
قوتى وانتشرت رعيتى فاقبضنى
اليك غير مضيع ولا مفرط فما انسلخ
ذو الحجة حتى قتل رواه الحاكم
عن ابى صالح السمان قال كعب
لعمر اجدك فى التوراة تقتل
شهيدا قال وانى لى بالشهادة
وانا بجزيرة العرب وقال اسلم
قال عمر اللهم ارزقنى شهادة
فى سبيلك واجعل موتى فى
بلد رسولك رواه البخارى
عن سعد بن ابى طلحة قال خطب
عمر فقال رايت كان ديكا نقرنى نقرة
او نقرتين وانى لا اراه الا حضور
اجلى وان قوما يامرونى ان
استخلف وان الله لم يكن ليضيع
دينه ولا خلافته فان عجل بى
امر فالخلافة شورى بين هؤلاء

مینہ برسائے گئے اور چند روز تک آسمان نمودار نہ ہوا
انکو ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ حاکم سعید بن مسیب سے
روایت کرتے ہیں کہ جب عمر بن الخطاب منی سے پہر کر ابطح میں
اونٹنی بٹہائی پہر لیٹ کر اپنے دونوں ہاتہ آسمان کیطرف
اوٹہا کر کہا اے اللہ میری عمر بڑی ہوگئی میری قوی میں ضعف
آگیا میرے رعیت ملکوں ملکوں پہیل گئی سو اب مجکو اپنی
طرف اس حال میں اوٹہا کہ نہ تو میں ضائع کرنیوالا ہوں نہ عبادتمیں
تقصیر کرنیوالا (راوی کہتے ہیں) ذی حجہ تمام نہ ہوا تہا کہ شہید
ہوگئے ابو صالح سمان کہتے ہیں کہ کعب نے حضرت عمر سے
کہا میں توراۃ میں پاتا ہوں کہ آپ شہید کئے جاوینگے فرمایا میرے
لئے کہاں شہادت ہوگی حالانکہ میں عرب کے جزیرہ میں ہوں
بخاری میں اسلم سے روایت ہے کہ عمر کہا کرتے تہے اے اللہ مجھے
اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور اپنے رسول کے شہر
میں مجھے موت دے۔
حاکم سعد بن ابی طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر خطبہ
پڑہتے پڑہتے فرمانے لگے۔ میںنے خواب میں ایک مرغ
دیکہا ہے کہ اوسنے میری ایک یا دو ٹہونگیں ماری
ہیں اور میں اسکی یہی تعبیر دیکہتا ہوں کہ میری موت
میرے سامنے آگئی ہے۔ ایک قوم خلیفہ
بنانے کا مجھے حکم کرتی ہے اور اللہ نہ تو اپنے
دین کو ضائع کرے گا نہ خلافت کو۔ سو اگر
مجھے جلدی سے موت آجاوے تو خلافت اون چہہ
آدمیوں کے مشورہ سے ہو

السنة الذين توفى رسول الله
وهو عنهم راض رواه الحاكم
عن عمرو بن ميمون الازدی
ان ابا لؤلؤ عبد المغيرة طعن عمر
بخنجر له راسان وطعن معه
اثنی عشر رجلا مات منهم ستة
فالقی عليه رجل من اهل العراق
ثوبا فلما اغتم قتل نفسه وقال
ابو رافع كان ابو لؤلؤ عبد المغيرة
يستعمل كل يوم اربعة دراهم
فلقی عمر فقال يا امير المؤمنين
ان المغيرة قد اثقل علی فكلمه
فقال احسن الی مولاك ومن
نية عمر ان يكلم المغيرة فغضب
وقال يسع الناس كلهم عدله غيری
واضمر قتله واتخذ خنجرا وحده
وسمه وكان عمر يقول اقيموا
صفوفكم قبل ان يكبر فجاء فقام
حذاءه فی الصف وضربه فی كتفه
وفی خاصرته فسقط وطعن معه
ثلاثة عشر رجلا فمات منهم
ستة وحمل عمر الی اهله فكادت
الشمس تطلع وصلى ابن عوف

جنسے رسول خدا انتقال کی وقت راضی تھی عمر بن میمون
ازدی کہتی ہیں کہ مغیرہ کے غلام ابولولو نے حضرت عمر کے خنجر
دودم (جسے دوپاڑا کہتے ہیں) مارا اور آپ کے ساتھ اور بارہ
آدمیوں کو زخمی کیا جن میں سے چھ آدمی شہید ہوگئے پس
اہل عراق میں سے ایک شخص نے ابولولو پر اپنا کپڑا ڈالدیا جب
اوسنے اپنے آپ کو گرفتار پایا تو خودکشی کی ابو رافع کہتے ہیں
ابولولو مغیرہ کا غلام تھا اور مغیرہ اوس سے ہر دن
چار درہم لیتا تھا ابولولو نے حضرت عمر سے ملکر کہا
ای امیر المومنین مغیرہ نے مجھپر بوجھ رکھا ہے آپ اس بیچ
اسباب میں کلام کیجئے حضرت عمر کی نیت میں تو یہی
بات تھی کہ مغیرہ سے اوسکی سفارش کریں مگر ظاہرا
فرمایا کہ اپنے آقا کے ساتھ تو نیکی کر۔ اوسے غصہ آیا
اور کہنے لگا انکا انصاف بجز میرے اور سب لوگونکو
شامل ہے اور دلمیں اونکے قتل کا ارادہ کیا۔ پس
ایک خنجر دودھارا بناکر خوب تیز کیا اور زہر میں
بجھایا حضرت عمر کی عادت تھی کہ تکبیر سے پہلے فرمایا
کرتے تھے کہ صفوں کو سیدھا کرو اور خود پھر چلکر
دیکھتے بھی تھے ابولولو وہی خنجر دوسر لیکر آیا
اور صف اول میں حضرت عمر کے مقابل کھڑا ہوا اور
آپکے کندھے پر کئی ضرب اور کوک میں ایک ضرب ماری
حضرت عمر زمین پر گر پڑے اور آپ کے ساتھ اور
تیرہ آدمیوں کو زخمی کیا جن میں سے چھ شہید ہو گئے
حضرت عمر کو اٹھا کر گھر میں لے گئے اور سورج نکلنے کو قریب تھا

يا لناس باقصر سورتين فاتى عمر
بنبيذ فشربه فخرج من جرحه فسقوه
لبنا فخرج من جرحه فقالوا لا باس
عليك فقال ان يكن بالقتل باس
فقد قتلت فجعل الناس يثنون
عليه ويقولون كنت وكنت فقال
اما والله وددت انى خرجت منها
كفافا لا على ولا لى وان صحبة رسول
الله صلعم سلمت لى واثنى عليه ابن
عباس فقال لو ان طلاع الارض
ذهبا لا فتديت به من هول المطلع
وقد جعلتها شورى فى عثمان و
على وطلحة وزبير وعبد الرحمن
وسعد وامر صهيبا ان يصلى
بالناس رواه الحاكم وقال العباس
كان ابو لولوء مجوسيا عن الزهرى
كان عمر لا ياذن بصبى قد احتلم
فى دخول المدينة حتى كتب المغيرة
بن شعبة وهو على الكوفة يذكر له
غلاما صنعا ويستاذنه ان يدخل
المدينة ويقول ان عنده اعمالا
كثيرة فيها منافع للناس انه حداد
نقاش نجار فاذن له ان يرسله

یہاں عبد الرحمن بن عوف نے چھوٹی چھوٹی دو سورتوں سے
نماز پڑھائی اور حضرت عمر کے پاس کھجور کا شیرہ لایا گیا آپ نے
اوسے پیا مگر زخموں کی راہ سے نکل گیا پھر لوگوں نے دودھ پلایا
وہ بھی نکل گیا حاضرین نے کہا آپ کچھ خوف نہ کیجئے فرمایا
اگر قتل میں خوف ہے تو میں مقتول ہو چکا۔ پس لوگ آپکی
تعریفیں کر کے کہنے لگے آپ ایسے ہیں آپ ایسے ہیں۔
فرمایا خدا کی قسم میں چاہتا ہوں کہ دنیا سے برابر سرابر
نکلوں نہ تو اوسکا کچھ مجھپر رہے نہ میرا اوسپر اور رسول خدا
کی صحبت میری لئے سالم رہے اسکے بعد ابن عباس آپکی تعریف
کرنے لگے فرمایا اگر میری پاس پوری زمین کی برابر سونا ہوتا
تو قیامت کے موقف کے ہول سے سبکا سب فدیہ میں
دیتا اور میں نے امر خلافت کو عثمان علی طلحہ زبیر
عبد الرحمن سعد کے مشورے میں سونپا اور صہیب
کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا۔ عباس کہتے ہیں ابولولو
مجوسی تھا۔ ابن سعد زہری سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت عمر کسی مشرک بالغ کو مدینہ میں نہ آنے دیتے
تھے حتے کہ مغیرہ بن شعبہ والی کوفہ نے آپکو لکھا کہ
یہاں ایک کاریگر لڑکا ہے (اور وہ اوس کہنے سے)
حضرت عمر سے اجازت چاہتے تھے کہ وہ لڑکا مدینہ میں داخل ہو
سو حضرت عمر سے کہا کہ اوس لڑکے کو بہت سے ایسے
کام آتے ہیں جن میں لوگونکو بہت نفع ہیں۔
جیسے نجاری۔ نقاشی لوہاری وغیرہ حضرت عمر نے
اجازت دیدی کہ اوسے مدینہ میں بھیجدیں۔

المدینة وضرب علیه المغیرة مائة
درهم فی الشهر فجاء الی عمر یشتکی
بشدة الخراج فقال ما خراجك
بکثیر فانصرف ساخطا فلبث
لیالی ثم اتاه فقال الم اخبر انك
تقول لو اشاء لصنعت رحی تطحن
بالریح فالتفت الی عمر عابسا وقال
لاصنعن لك رحی یتحدث الناس
بها فلما ولی قال لاصحابه اوعدنی
العبد انفا ثم اشتمل ابو لؤلوة علی
خنجر ذا راسین ونصابه فی وسطه
فکمن فی زاویة من زوایا المسجد فی
الغلس فلم یزل هناك حتی خرج
عمر یوقظ الناس للصلوة فلما
دنی منه طعنه ثلث طعنات وذلك
فی الصلوة رواه ابن سعد عن عمر
انه قال ان ادرکنی اجلی وابو عبیدة
بن الجراح حی استخلفته فان سالنی
ربی قلت سمعت رسول الله ص یقول
ان لکل نبی امین وامینی ابو عبیدة
بن الجراح فان ادرکنی اجلی وقد
توفی ابو عبیدة استخلفت معاذ بن
جبل فان سالنی ربی لم استخلفته

اور مغیرہ نے ہر مہینے میں سو درہم اُس غلام پر لگائے تھے اوسنے
حضرت عمر کی پاس آکر اس ٹکس کی شکایت کی آپنے فرمایا یہ ٹکس تو
بہت نہیں ہے یہ سنکر وہ غلام غصہ میں بھرا ہوا چلا گیا اور
چند دن ٹھہر کر عمرؓ کے پاس آیا آپنے فرمایا مجھے خبر دیگئی ہے کہ تو بولتا
کہتا ہے۔ اگر میں چاہوں تو ایک ایسی چکی بناؤں کہ خود بخود
ہوا سے آٹا پیسے اُس غلام نے حضرت عمر کی طرف ترش رو
ہوکر دیکھا اور کہا میں آپکے واسطے ایک ایسی چکی بناتا
ہوں کہ اوس کی لوگوں میں بہت شہرت ہو پس جب وہ غلام
پیٹھ پھیر کر باہر نکلا اپنے یاروں سے کہا مجھے یہ غلام دھمکی
اور ڈرا دیکر گیا ہے پھر ابو لولو (مغیرہ کا غلام) دو دھارا خنجر
جسکا دستہ بیچ میں تھا لے آیا اور اندھیرے میں مسجد کے کونوں
میں سے کسی کونے میں چھپ گیا اور وہیں بیٹھا رہا حتی کہ حضرت عمرؓ
نماز کے لئے لوگوں کو جگانے نکلے پس جب آپ اُسکے قریب ہوئے
تو اُسنے تین ضربیں اُس خنجر کی آپکو ماریں اور یہ حالت نماز
میں واقع ہوئی۔ مسند احمد میں عمر بن الخطاب سے روایت ہے
فرماتے ہیں اگر مجھے موت آئی اور ابو عبیدہ بن جراح زندہ
ہوں میں اونہیں خلیفہ کر جاؤں۔ اگر مجھے میرا رب
پوچھے تو عرض کروں کہ میں نے رسول خدا سے سنا تھا
وہ فرماتے تھے کہ ہر نبی کے لئے ایک امین ہوتا ہے
اور میرا امین ابو عبیدہ بن جراح ہے۔ اور
اگر مجھے موت اس حال میں آئے کہ ابو عبیدہ
مرچکے ہوں تو معاذ بن جبل کو خلیفہ بناجاؤں
پھر اگر مجھے میرا رب پوچھے کہ

قلت سمعت رسول الله صلعم يقول
انه يحشر يوم القيمة بين يدي
العلماء وقد ماتا بخلافته
رواه احمد في المسند عن اسمعيل
بن زياد قال مر علي بن ابي
طالب على المساجد في رمضان
وفيها القناديل فقال نور الله
عمر في قبره كما نور علينا مساجدنا
رواه ابن عساكر قال ابن سعد
ولقد قيل لدرة عمر اهيب من
سيفكم عن ابن شهاب ان عمر بن
عبد العزيز سال ابابكر بن سليمان
بن ابي حثمة لاي شي كان يكتب
من خليفة رسول الله صلعم في عهد
ابي بكر ثم كان يكتب عمر اولا من
خليفة ابي بكر فمن اول من كتب
امير المومنين فقال حدثتني الشفاء
وكانت من المهاجرات ان ابا بكر
كان يكتب من خليفة رسول الله
صلعم وعمر من خليفة خليفة رسول
الله صلعم حتى كتب عمر عامل العراق ان
يبعث اليه رجلين جلدين يسالهما عن
العراق واهله فبعث اليه

تونے اونہیں خلیفہ کیوں بنایا۔ عرض کروں میں نے رسول
خدا ہی سنا فرماتے تھے کہ معاذ کا قیامت کے دن تمام علما
کے آگے حشر ہوگا (راوی کہتے ہیں) یہ دونوں صاحب
آپکی خلافت ہی میں وفات پا چکے تھے ابن عساکر اسمعیل بن
زیاد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رمضان
میں مسجدوں میں آئے اور انہیں قندیلیں دیکھکر فرمانے لگے اللہ تعالی
عمر کی قبر میں روشنی کرے جیسا انہوں نے ہماری مسجدونکو روشن کیا
ابن سعد سے نقل ہے کہ لوگ کہتے ہیں حضرت عمر کا درہ تمہاری
تلواروں سے زائد ہیبت ناک ہے۔ حاکم اور طبرانی کہتے ہیں
ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے
ابو بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے پوچھا کہ حضرت
ابو بکر کے زمانہ میں خلیفہ رسول اللہ کس وجہ سے لکھا
جاتا تھا پھر حضرت عمر اول اول تو خلیفہ
ابو بکر لکھا جاتے تھے۔ مگر آخر میں اون کو سب سے پہلے
کس نے امیر المومنین لکھا۔ ابو بکر بن سلیمان نے
جواب دیا شفا نے مجھسے حدیث کی۔ اور وہ مہاجرات
میں سے ہیں کہ حضرت ابو بکر خلیفہ رسول خدا لکھے
جاتے تھے۔ اور حضرت عمر خلیفہ خلیفہ رسول خدا لکھے
جاتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر نے عراق کے عامل
کو لکھا کہ میرے پاس دو ہشیار مردوں کو بھیجے کہ
میں اون سے عراق اور اہل عراق کا حال پوچھوں
سو اوس نے عبیدہ بن ربیعہ اور عدی بن
حاتم کو آپ کے پاس بھیجا۔

عبيد بن ربيعة و عدى بن حاتم
فقدما المدينة و دخلا المسجد
فوجدا عمرو بن العاص فقالا
استاذن لنا على امير المومنين
فقال عمرو انتما والله اصبتما
اسمه فدخل عليه عمرو فقال
السلام عليك يا امير المومنين
فقال ما بدا لك فى هذا الاسم
لتخرجن مما قلت فاخبره وقال
انت الامير ونحن المومنين
فجرى الكتاب بذلك من
يومئذ رواه الحاكم والطبرانى
فى الكبير عن معاوية بن
قرة قال كان يكتب ابوبكر
من خليفة رسول الله ص
فلما كان عمر بن الخطاب
ارادوا ان يقولوا خليفة رسول
الله ص قال عمر هذا يطول
قالوا لا ولكنا امرناك علينا
فانت اميرنا قال نعم انتم
المومنون وانا اميركم فكتب
امير المومنين رواه ابن عساكر
عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب

یہ دونوں مدینہ میں آکر مسجد میں داخل ہوئے اور
عمرو بن عاص کو مسجد میں پایا پھر انہوں نے کہا
ہمارے لئے امیر المومنین پر داخل ہونے کی اجازت
مانگ عمرو نے کہا بخدا تم نے حضرت عمر کا ٹھیک
نام لیا - یہ کہکر عمرو بن عاص حضرت عمر
کے پاس آئے اور کہا - السلام علیک یا
امیر المومنین - عمر نے فرمایا - اس نام پر
تجھے کس چیز نے آمادہ کیا جو کچھ تو نے کہا ہے
اسکو کھول کر بیان کر - سو اوس نے گذشتہ
قصہ بیان کیا اور کہا آپ امیر ہیں اور ہم
مومنین (ابوبکر نے عمرو بن عبد العزیز
سے کہا) پس اوس دن سے یہ لکھنا جاری ہوا
ابن عساکر معاویہ بن قرہ سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت ابوبکر خلیفۂ رسول خدا لکھتے
تھے - جب عمر بن الخطاب خلیفہ ہوئے تو
لوگوں نے چاہا کہ آپ کو خلیفہ رسول خدا
کہیں - عمر نے فرمایا یہ تو بہت لمبا چوڑا
نام ہے لوگوں نے کہا نہیں - چونکہ ہم
آپکو اپنا امیر بنا چکے ہیں تو اب آپ ہمارے
امیر ہیں فرمایا ہاں تم مومنین ہو اور
میں تمہارا امیر ہوں - سو آپ
امیر المومنین لکھا گیا - ابن سعد ابن عمر سے
روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب

كان اذا احتاج اتى صاحب بيت
المال فاستقرضه فربما عسر
فياتيه صاحب بيت المال
تتقاضاه فيلزمه فيحتال له
عمر وربما خرج عطاؤه فقضاه
رواه ابن سعد عن عمر انه
قال انى نزلت نفسى من مال الله
منزلة والى اليتيم من ماله ان
ايسرت استعففت وان
افتقرت اكلت بالمعروف
فان ايسرت قضيت رواه سعيد
بن منصور وابن سعد عن ابن
معرور ان عمر خرج يوما حتى اتى
المنبر وكان قد اشتكى شكوى
فنعت له العسل وفى بيت المال عكة
فقال ان اذنتم لى فيها اخذتها
والا فهى على حرام فاذنوا له
رواه ابن سعد عن سالم بن
عبد الله ان عمر كان يدخل يده
فى دبرة البعير ويقول انى خائف
ان اسأل عما بك رواه ابن سعد
عن ابن عمر قال كان عمر اذا
اراد ان ينهى الناس عن شئ

جب تنگدست ہوتے تو بیت المال کے داروغہ سے کچھ
قرض مانگتے اور آپ اکثر مفلس رہا کرتے تھے سو جب
بیت المال کا داروغہ آپ کے پاس تقاضا کرنے آتا اور سخت
تقاضا کرتا تو اوس سے کچھ حیلہ کرتے اور اکثر ایسا ہوتا
تھا کہ جب مال آگیا فوراً ادا کر دیا ابن سعد حضرت عمر سے
روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے مال میں میں نے اپنا وہ مرتبہ رکھا ہے
جو والی یتیم کو یتیم کے مال میں مرتبہ ہوتا ہے اگر
میں تونگر ہوں تو اوس مال سے باز رہوں اور اگر مفلس
ہوں تو بقدر حاجت کھاؤں پھر اگر اسکے بعد تونگر ہو جاؤں
تو اوسے ادا کروں۔

ابن سعد ابن معرور سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
عمر ایکدن نکلے اور منبر تک آئے۔ آپ کوئی مرض
یا بھوک کی شکایت رکھتے تھے۔ لوگوں نے
آپ سے شہد کی تعریف بیان کی اور بیت المال
میں شہد کا ایک کپّہ بھی تھا حضرت عمر نے
فرمایا اگر تم مجھے اجازت دو تو اس میں سے تھوڑا
لے لوں۔ ورنہ وہ مجھپر حرام ہے لوگوں نے آپ کو
اجازت دی۔ ابن سعد سالم بن عبد اللہ سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت عمر اونٹ کی پیٹھ کے زخم پر ہاتھ
رکھکر فرماتے میں ڈرتا ہوں مبادا تیری
تکلیف سے پوچھا جاؤں۔ ابن سعد ابن عمر سے
روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر جب کسی بات
سے لوگوں کو منع کرنا چاہتے تو

تقدم الی اھلہ فقال لا اعلمن
احدًا وقع مما نھیت عنہ الا
اضعفت علیہ العقوبۃ رواہ
ابن سعد عن ابن مسعود
قال رکب عمر فرسًا فانکشف
ثوبہ عن فخذہ فرای اھل نجران
بفخذہ شامۃ سوداء فقالوا ھذا
الذی نجد فی کتابنا انہ یخرجنا من
ارضنا رواہ ابن سعد عن سعد
الجاری ان کعب الاحبار قال لعمر
انا نجدک فی کتاب اللہ علی باب فی
ابواب جھنم تمنع الناس ان یقعوا
منھا فاذا مت لم یزالوا یقتحمون
فیھا الی یوم القیمۃ واخرج
ابن ابی شیبۃ فی المص عن حکیم بن
عمر قال کتب عمر بن الخطاب
لا یجلد امیر جیش ولا سریۃ احدًا
الحد حتی یطلع الدرب لئلا تحمل حمیۃ
الشیطان ان یلحق بالکفار و
کان عمر بن الخطاب یقول من ولدی
رجل بوجھہ شامۃ یملأ الارض
عدلا رواہ الترمذی فی ظنہ وصدق
ظن ابیہ عن ابن عمر قال کنا نتحدث

پہلی اپنے گھر میں آکر فرماتے (دیکھو) جس بات سے میں نے
لوگونکو منع کیا ہے اگر اسکا تم میں سے کسیکو پاؤں گا تو
اوروں سے دوگنی سزا دوں گا ابن سعد ابن مسعود سے
روایت کرتے ہیں کہ عمر ایک بار گھوڑے پر سوار تھے
انکی ران سے کپڑا ہٹ گیا اہل نجران نے ران میں ایک
کالا تل دیکھکر کہا یہ وہی شخص ہے جسے ہم اپنی کتاب
میں پاتے ہیں کہ وہ ہماری زمین سے ہمیں نکالدےگا
سعید جاری کہتے ہیں کہ کعب احبار نے حضرت عمر سے
کہا ہم آپ کو اللہ کی کتاب میں جہنم کے دروازوں
میں سے ایک دروازہ پر پاتے ہیں کہ لوگونکو
دوزخ میں گرنے سے روکتے ہو۔ پر تمہارے
مرنے کے بعد وہ قیامت تک آگ ہی میں گھستے
رہیں گے۔ ابن ابی شیبہ مصنف میں
حکیم بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ عمر
بن الخطاب نے لکھا خبردار کوئی لشکر کا امیر اور
رجبٹ کا سردار کسیکو حد نہ مارے جتبک کہ
وہ پہاڑی کی تنگ راہ میں آوے ایسا
نہ ہو کہ اوسے حمیت شیطان اوبھارے اور
کافروں میں جاملے۔ عمر بن الخطاب فرماتے تھے کہ
میری اولاد میں ایک ایسا شخص ہوگا کہ زمین
کو انصاف سے بھر دے گا اوسکے مونہہ پر ایک
تل ہوگا اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ابن سعد
ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ذکر کرتے تھے

ان الدنيا لا تنقضي حتى يلي رجل من ال عمر يعمل بمثل عمل عمر فكان بلال بن عبدالله بن عمر بوجهه شامة وكانوا يرون انه هو حتى جاء الله بعمر بن عبد العزيز رواه ابن سعد عن سفيان بن ابي العرجاء قال عمر بن الخطاب والله ما ادري اخليفة انا ام ملك فان كنت ملكا فهذا امر عظيم فقال قائل يا امير المومنين ان بينهما فرقا قال ما هو قال الخليفة لا ياخذ الا حقا ولا يضعه الا في حق وانت بحمد الله كذلك والملك يعسف الناس فياخذ من هذا ويعطي هذا فسكت عمر رواه ابن سعد عن الشعبي قال كتب قيصر الى عمر بن الخطاب ان رسلي اتتني من قبلك فزعمت ان قبلكم شجرة ليست بخلق شيء من الشجر تخرج مثل اذان الحمير ثم تنشق مثل اللولوء ثم تخضر فيكون كالزمرد الاخضر ثم تحمر فيكون كالياقوت الاحمر ثم ينيع

دنیا نہ گذریگی جبتک عمر کی اولاد میں ایک ایسا شخص جو عمر جیسا کام کریگا تو سو بلال بن عبداللہ بن عمر جنکے مونھ پر تل تھا ظاہر ہوئے اور لوگ گمان کرنے لگے کہ وہ وہی ہیں یہانتک کہ اللہ عمر بن عبد العزیز کو لایا۔

ابن سعد سفیان بن ابو العرجا سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب نے فرمایا بخدا مجھے معلوم نہیں کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ اگر بادشاہ ہوں تو امر دشوار ہے۔ پس ایک کہنے والے نے کہا اے امیر المومنین خلیفہ اور بادشاہ میں فرق ہے فرمایا کیا۔ کہا خلیفہ تو بیجا حق ہی لیتا ہے اور حق کو حق کی جگہ رکھتا ہے اور آپ فضل خدا سے ایسے ہی ہیں اور بادشاہ لوگوں سے تعصب کرکے ایک سے لیتا اور دوسرے کو دیتا ہے حضرت عمر خاموش ہو رہے۔

ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ قیصر روم نے عمر بن الخطاب کو نامہ لکھا کہ میرے قاصد جو آپکے طرف سے آئے ہیں کہتے ہیں آپ کی ولایت میں ایک درخت ہے کہ ان درختوں جیسی اوسکی پیدائش نہیں پہلے پہل گدہے کے کانوں جیسا ظاہر ہوتا ہے۔ پہر پہٹ کر موتی جیسا ہو جاتا ہے پہر ہرا ہوکر سبز زمرد کی طرح ہو جاتا ہے اسکے بعد سرخ یاقوت کے مانند احمر ہوتا ہے

فینضج فتکون کا طیب فالوذج اکل ثم ییبس فتکون عصمة للمقیم وزادًا للمسافر فان تکن رسلی صدقتنی فلا ادری هذه الشجرة الا من شجر الجنة فکتب الیه عمر من عبد الله عمر امیر المومنین الی قیصر ملك الروم ان رسلك قد صدقوك هذه الشجرة عندنا هی الشجرة التی انبتها الله علی مریم حین نفست بعیسی ابنها فاتق الله ولا تتخذ عیسی الها من دون الله فان مثل عیسی عند الله کمثل آدم خلقه من تراب رواه ابن ابی حاتم فی تفسیره عن ابی امامة بن سهل بن حنیف قال مکث عمر زمانا لا یاکل مال من بیت المال شیئا حتی دخلت علیه فی ذلك خصاصة فارسل الی اصحاب رسول الله صلعم فاستشارهم فقال قد شغلت نفسی فی هذا الامر فما یصلح لی منه فقال علی غداء وعشاء فاخذ بذالك عمر رواه ابن سعد عن ابن عمر ان عمر

پھر پک کر پختہ ہو کر خاصے اچھے فالودہ کی طرح کھایا جاتا ہے۔ پھر خشک ہو کر مقیم کے لئے عصمت اور مسافر کے لئے توشۂ راہ ہوتا ہے۔ اگر میری قاصد سچے ہیں تو میں کہہ نہیں سکتا کہ سوائے جنت کے درختوں کے یہ درخت ہو۔ حضرت عمر نے اوسکی طرف لوں جواب لکھا اللہ کے بندے عمر بن الخطاب امیر المومنین کی طرف سے قیصر روم کو معلوم ہو بیشک تیرے قاصد سچے ہیں۔ اس قسم کا درخت ہمارے پاس ہے۔ یہ وہ درخت ہے کہ اللہ نے حضرت مریم پر جب اونکے بیٹے عیسے پیدا ہوئے اوگایا۔ سو تو اللہ سے ڈر اور اوسکے سوا عیسیٰ کو معبود نہ بنا کیونکہ عیسی کی مثال اللہ کے پاس آدم کی مانند ہے اونہیں مٹی سے پیدا کیا الخ۔

ابن سعد ابو امامہ بن سہیل بن حنیف سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر (خلافت کے زمانہ میں) ایک عرصہ تک ٹھہرے رہے بیت المال کے مال سے کچھ نہ کھاتے تھے حتے کہ آپکو اُس میں احتیاج ظاہر ہوئی سو اصحاب رسول خدا کے پاس کسیکو بھیجا اور اُن سے مشورہ کرکے فرمایا۔ میں اس خلافت میں ہمہ تن مصروف ہوں اب مجھے اسمیں سے کسقدر لینا لائق ہے حضرت علیؓ نے فرمایا صبح اور شام کا کھانا آپ نے وہی لے لیا۔

ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ

فی حجة ستة عشر دینارا فقال
یا عبد الله اسرفنا فی هذا المال
رواه ابن سعد عن قتادة و الشعبی
قال جاءت عمر امرأة فقالت
زوجی یقوم اللیل و یصوم النهار
فقال عمر لقد احسنت الثناء علی
زوجك فقال کعب بن سوار
لقد شکت فقال عمر کیف قال یزعم
انها لیس لها من زوجها نصیب
قال فاذا فهمت ذلك فاقض بینهما
فقال یا امیر المؤمنین احل الله من
النساء اربعا فلهن کل اربعة ایام
یوم و من کل اربع لیال لیلة رواه
عبد الرزاق فی مصنفه عن جابر
بن عبد الله اذ جاء الی عمر یشکو
الیه ما یاتی من النساء فقال عمر انا
لنجد ذلك حتی انی لا رید الحاجة
فتقول لی ما تذهب الا الی فتیات
بنی فلان تنظر الیهن فقال له
عبد الله بن مسعود اما یکفیك
ان ابراهیم شکی الی الله خلق
سارة فقیل له انها خلقت من
ضلع فالبسها علی ما کان منها ما لم

حضرت عمر نے اپنے حج میں کل سولہ دینار خرچ کئے پھر فرمایا
اے عبد اللہ ہم نے اس مال میں فضول خرچی کی۔ عبد الرزاق
اپنی مصنف میں قتادہ اور شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
عمر کے پاس ایک عورت نے آکر کہا میرا خاوند رات کو
قیام اور دن کو روزہ رکھتا ہے حضرت عمر نے فرمایا
تونے اپنے میاں کی بڑی خوبی بیان کی۔ کعب بن
سوار نے کہا یا حضرت یہ تو اوسکی شکایت کرتی ہے آپنے
فرمایا کیونکر کہا وہ کہتی ہے میرے لئے خاوند سے کچھہ بہرہ
نہیں (یعنے رات دن کی عبادت سے اوسے فرصت
نہیں کہ میرے حقوق ادا کرے) آپنے فرمایا جب تو اسبات
کو سمجھا ہے تو تو ہی اونمیں فیصلہ کردے وہ بولا اے
امیر المومنین اللہ نے مرد کے لئے چار عورتیں حلال
کی ہیں سو عورت کے لئے ہر چار دن میں ایکدن اور
ہر چار راتوں میں ایک رات ہونی چاہئے۔ آپ ہی سے یہ بھی
کہتے ہیں کہ حضرت جابر حضرت عمر کے پاس آکر عورتوں کی
سختیوں اور زیادتیوں کی شکایت کرنے لگے آپنے فرمایا بھائی
ہم بھی اسمیں مبتلا ہیں یہانتک کہ جب میں اپنی بی بی سے
قضائے حاجت کرنا چاہتا ہوں تو وہ مجھہ سے کہتی ہے
تو بنی فلاں کی جوان لڑکیوں کو جا کر دیکھتا ہے حضرت عبد اللہ بن
مسعود نے آنسے کہا کیا آپ کو یہ بات نہیں پہنچی کہ حضرت ابراہیم
نے سارہ کی عادت کی جناب باری میں شکایت کی وہاں سے حکم
آیا کہ عورت کی پیدائش پسلی سے ہے جبتک اوسکے دین میں کوئی خرابی
تمہیں معلوم نہ ہو تو جس حال پر وہ ہے اوس سے موافقت کرو

ثم عليها خزية في دينها رواه
ابن جرير عن عكرمة بن خالد
قال دخل ابن لعمر بن الخطاب
عليه وقد ترجل ولبس ثيابا
حسانا فضربه عمر بالدرة حتى
ابكاه فقالت له حفصة لم ضربته
قال رأيته قد اعجبته نفسه
فاحببت ان اصغرها اليه عن
نضر عن ليث بن ابي سليم ان
عمر بن الخطاب قال لا تسموا
الحكم ولا ابا الحكم فان الله هو الحكم
ولا تسموا الطريق السكة رواهما
ابن جرير عن الضحاك قال قال
ابوبكر والله لوددت اني شجرة
الى جانب الطريق فمر على بعير
فاخذني فادخلني فاه ولاكني ثم
ازدردني ثم اخرجني بعرا ولم
اكن بشرا فقال عمر ليتني كنت
كبش اهلي سمنوني ما بدا لهم
حتى اذا كنت كاسمن ما يكون
زارهم بعض ما يحبون فذبحوني
لهم فجعلوني شواء وبعضه قديدا
ثم اكلوني ولم اكن بشرا رواه البيهقي

ابن جریج عکرمہ بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ
حضرت عمر کے بیٹے کنگھی کئے اچھے کپڑے پہنے ہوئے
باپ کے پاس آئے آپنے اونہیں درہ سے مارا یہانتک
کہ وہ رونے لگے۔ حفصہ بولیں کہ آپ نے اسے
کیوں مارا فرمایا میں نے دیکھا کہ اوسکے نفس نے
اوسے غرور اور عجب میں ڈالا - سو میں نے چاہا کہ
اوسکے نفس کو اوسکے روبرو حقیر کروں۔
ابن جریج نضر سے اور وہ لیث بن ابی سلیم سے
روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا نہ تو کسیکا
نام حکم رکھو نہ ابا حکم۔ کیونکہ حکم تو اللہ ہی ہے
اور راستہ کا نام بھی سکہ نہ رکھو۔
بیہقی شعب الایمان میں ضحاک سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا کاش میں کسی رستہ
کے کنارے پر درخت ہوتا کہ مجھپر اونٹ گذرتا اور
پکڑکر اپنے مونھ میں داخل کرتا پھر مجھے چبا کر ہضم
کرلیتا اور مینگنی بناکر نکالدیتا اور میں آدمی نہ ہوتا
پھر حضرت عمر نے فرمایا کاش میں اپنے لوگوں کا
مینڈھا ہوتا کہ وہ مجھے فربہ کرتے جبتک چاہتے یہانتک
کہ جب میں بہت فربہ ہوتا اور دیکھنے والے مجھے بہت پسند
کرتے تو میرے لوگ اون مہمانوں کے لئے مجھے ذبح کرڈالتے
پھر اوس میں سے ایک حصہ تو بھون لیتے اور
ایک حصہ کوٹ کر سکھا دیتے۔ پھر مجھے خوب
چبا چبا کر کھاتے اور میں آدمی نہ ہوتا۔

فی شعب الایمان عن ابی
البختری قال کان عمر بن الخطاب
یخطب علی المنبر فقام الیه الحسین
بن علی فقال انزل عن منبر ابی
فقال عمر منبر ابیک لا منبر ابی
من امرک بهذا فقام علی فقال
ما امره بهذا احد اما لاوجعنک
یا غدر فقال لا توجع ابن اخی
فقد صدق منبر ابیه رواه ابن
عساکر عن ابی سلمة بن
عبد الرحمن وسعید بن المسیب
ان عمر بن الخطاب وعثمان بن
عفان کانا یتنازعان فی المسئلة
بینهما حتی یقول الناظر انهما
لا یجتمعان ابدا فما یفترقان
الا علی احسنه واجمله رواه
الخطیب فی الرواة عن مالک عن
ابن شهاب عن الحسن قال
اول خطبة خطبها عمر حمد الله
واثنی علیه ثم قال اما بعد
فقد ابتلیت بکم وابتلیتم بی
وخلفت بکم بعد صاحبی فمن
کان بحضرتنا باشرناه بانفسنا

ابن عساکر ابو البختری سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب
منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے حسین بن علی نے کھڑے ہو کر کہا
ای عمر میرے باپ کے منبر سے اوتریے حضرت عمر نے
فرمایا یہ منبر آپ ہی کے والد کا ہے میرے باپ کا نہیں
مگر یہ بات تمہیں کسنے سکھائی۔ حضرت علی کھڑے
ہو کر فرمایا اسے اس بات کا کسی نے حکم نہیں
کیا (حسین کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) بھلا او بیوفا
میں تجھے ضرور سزا دوں گا۔ آپ نے فرمایا میرے
بھتیجے کو نہ مارنا۔ اُس نے سچ کہا۔ منبر اوس کے
والد ہی کا ہے۔ خطیب نے اپنی رواۃ میں مالک سے
اور وہ ابن شہاب سے بطریق واسطہ سعید بن المسیب
سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب اور عثمان بن
عفان میں کسی مسئلہ میں ایسا جھگڑا ہوتا تھا
کہ دیکھنے والے کہتے تھے اب ان دونوں کا کبھی
ملاپ نہ ہوگا سو وہ دونوں اوس مجلس سے جدا
ہوتے تھے مگر عمدہ اور اچھی خصلت کے ساتھ۔
ابن سعد حسن سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے
پہلے حضرت عمر نے جو خطبہ پڑھا اوس میں حمد و ثنا
کے بعد فرمایا۔ اے لوگو میرا امتحان اور آزمائش تمہارے
ساتھ اور تمہاری آزمائش میرے ساتھ کی گئی ہے
میں تم میں اپنے یار (ابوبکر) کے بعد خلیفہ بنایا گیا
ہوں سو جو کوئے ہمارے سامنے ہے ہم اوس سے
اپنی ذات کے ساتھ ملاقات کریں گے۔

و من غاب عنا ولیناه اهل القوة والامانة فمن یحسن نزده حسنا ومن یسیء نعاقبه ویغفر الله لنا ولکم رواه ابن سعد عن سعید بن المسیب قال دون عمر الدواوین فی المحرم سنة عشرین عن جبیر بن الحویرث ان عمر بن الخطاب استشار المسلمین فی تدوین الدواوین فقال علی تقسم کل سنة ما اجتمع الیک من مال ولا تمسک منه شیئا وقال عثمان اری مالا کثیرا یسع الناس وان لم یحصوا حتی تعرف من اخذ ممن لم یاخذ خشیت ان ینتشر الامر فقال له الولید بن هشام بن المغیرة یا امیر المومنین قد جئت الشام فرایت ملوکها قد دونوا دیوانا وجندوا جنودا فدون دیوانا وجند جنودا فاخذ بقوله فدعا عقیل بن ابی طالب ومخرمة بن نوفل وجبیر بن مطعم وکانوا من نساب قریش فقال اکتبوا الناس علی منازلهم فکتبوا فبدءوا ببنی هاشم ثم اتبعوهم ابا بکر وقومه ثم عمر وقومه علی

اور جو ہم سے غائب ہے اسپر اہل قوت اور امانت کو والی مقرر کرینگے جو کوئی بھلے کام کریگا ہم اوس کے ساتھ بھلائی زیادہ کرینگے اور جو برائی سے پیش آئیگا اوسے سزا دینگے اور اللہ ہم کو بخشے سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے ۲۰ھ محرم میں حساب کے کاغذات جمع کیے۔ ابن سعد جبیر بن الحویرث سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب نے حساب کے کاغذات کے جمع کرنے میں مسلمانوں سے مشورہ کیا حضرت علی نے فرمایا جس قدر مال آپ کے پاس جمع ہوا کرے ہر سال بانٹ دیا کریں اور اوسمیں سے کچھ باقی نہ رکھیں حضرت عثمان نے فرمایا۔ میں مال بہت کثرت دیکھتا ہوں کہ لوگوں کو سمائے گا۔ اور جب تک یہ بات نہ معلوم ہو کہ کس نے لیا اور کس نے نہیں لیا آدمی شمار میں نہ آئیں گے۔ میں تو اس بات سے مشتبہ ہوتا ہوں۔ ولید بن ہشام بن مغیرہ بولے اے امیر المومنین میں شام سے آیا ہوں وہاں کے بادشاہوں کو میں نے دیکھا کہ لشکر بنائے اور کاغذات جمع کیے ہیں۔ آپ بھی لشکر مرتب کریں۔ اور کاغذات جمع فرماویں حضرت عمر نے ولید کے قول پر عمل کرکے عقیل بن ابی طالب اور مخرمہ بن نوفل اور جبیر بن مطعم کو جو قریش کا نسب خوب جانتے تھے بلایا اور فرمایا لوگوں کو اونکے مراتب کے موافق لکھو سو انھوں نے لکھنا شروع کیا اور بنی ہاشم کے ساتھ ابتدا کی۔ پھر ان کے پیچھے ابوبکر اور انکی قوم کو لکھا اسکے بعد خلافت کے لحاظ سے عمر اور انکی قوم کو

الخلافة فلما نظر فيه عمر قال
ابدأوا بقرابة النبي صلى الله عليه وسلم الاقرب
فالاقرب حتى تضعوا عمر حيث
وضعه الله رواه ابن سعد عن
عايشة قالت لما كان آخر حجة حجها
عمر بامهات المومنين اذ صدرنا
عن عرفة مررت بالمحصب سمعت
رجلا على راحلته يقول اين كان
عمر امير المومنين فسمعت رجلا
آخر يقول هٰهنا كان امير المومنين
فاناخ راحلته ثم رفع عقيرته
فقال عليك السلام من امام وباركت
يد الله في ذالك الاديم الممزق
ابعد قتيل بالمدينة اظلمت لہ الارض
تهتز العضاه باسوق
قضيت امورا ثم غادرت بعدها
بوائق في اكمامها لم تفتق فلم يتحرك
ذالك الراكب ولم يدر من هو وكنا
نتحدث انه من الجن فقدم عمر
من تلك الحجة فطعن فمات عن عبد الرحمن
بن ابزى عن عمر قال هذا الامر
في اهل بدر ما بقي منهم احد ثم في
احد ما بقي منهم احد في كذا وكذا

درج کتابت کیا۔ جب حضرت عمر نے اوسی دیکھا تو فرمایا
نبی صلعم کے اہل قرابت کو (پھر) مقدم کرو۔ اسیطرح پھر
اونکو مقدم کرو جو قریب تر ہیں حتی کہ عمر کو اوس جگہ رکھو جہاں
اوسے اللہ نے رکھا ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت عمر نے
جب اخیر حج حضرت کی بیبیوں کی ساتھہ کیا تو ہمارا عرفہ سے پلٹتے
وقت محصب پر گذر ہوا میں نے ایک مرد کو سنا کہ وہ اپنی سواری
پر بیٹھا ہوا کہتا ہے۔ امیر المومنین حضرت عمر کہاں ہیں۔ دوسرے
کو سنا کہتا ہے ابھی تو یہیں تھے پس اوسنے اپنی اونٹنی بیٹھائی
اور آواز گریہ اونچی کرکے کہا اے امیر المومنین آپ پر طرف سے سلام ہو اور
اس چمڑے ٹکڑے ٹکڑے کئے ہوئے میں (جسے ابولولو خنجر
سے پارہ پارہ کریگا) اللہ کی قدرت کا ہاتہ برکت دے
کیا ایسے مقتول کے پیچھے جو
مدینہ میں قتل ہوا اور جسکے لئے زمین تاریک ہوگئی اور بڑی شاخیں اپنے تنوں پر
لہلہا اٹھینگی تونے بہت سے کاموں کا صاف فیصلہ کیا۔ پہر اسکے
بعد بہت سی مصیبتیں اونکے ایسے غلافوں میں چھوڑی
ہیں کہ وہ غلاف ابھی تک کھلے نہیں۔ عائشہ فرماتی
ہیں ہمیں معلوم نہ ہوا کہ وہ سوار کون تھا اور نہ ہمنے
پہر اوسکی آہٹ پائی۔ ہم آپس میں چرچا کرتے تھے
کہ یہ کوئی جن ہے۔ سو جب حضرت عمر حج کرکے مدینہ آئے
تو زخمی کئے گئے اور وفات پائی۔ عبد الرحمن بن ابزی
کہتے ہیں حضرت عمر نے فرمایا یہ خلافت بدریوں میں
رہے گی جبتک ایک بھی اونمیں باقی رہے۔ پہر اہل
احد میں رہیگی جبتک ایک بھی اون میں باقی رہے

وليس فيها للطليق ولا لولد طليق
الفتح شيء عن شداد بن اوس عن كعب
قال كان في بني اسرائيل ملك اذا ذكرنا
ذكرنا عمر واذا ذكرنا عمر ذكرناه وكان
الى جنبه نبي يوحى اليه فاوحى الله الى النبي
ان يقول له اعهد عهدك واكتب الى وصيتك
فانك ميت الى ثلاثة ايام فاخبره النبي
بذلك فلما كان اليوم الثالث وقع بين الجدار
وبين السرير ثم جاء الى ربه فقال اللهم
ان كنت تعلم اني كنت اعدل في الحكم واذا
اختلفت الامور اتبعت هداك وكنت
كذا وكنت كذا فرد في عمري حتى يكبر طفلي
وتربو امتي فاوحى الله الى النبي انه قد
قال كذا وكذا وقد صدق وقد زدته في
عمره خمس عشرة سنة ففي ذلك ما يكبر طفله
ويربو امته فلما طعن عمر قال كعب لئن
سال عمر ربه ليبقينه الله فاخبر بذلك عمر
فقال اللهم اقبضني اليك غير عاجز ولا
ملوم عن سليمان بن يسار ان الجن
ناحت على عمر روى هذه الاحاديث ابن
سعد واخرج ابن جريج قال اخبرني من
صدق ان عمر بينا هو يطوف اذ سمع امراة
تقول تطاول هذا الليل واسود جانبه

پاس خلافت میں نہ تو طلیق اور نہ طلیق کا حصہ ہے نہ اُن لوگوں کا
جو فتح مکہ میں مسلمان ہوئے۔ شداد بن اوس کعب سے روایت کرتے ہیں
کہ بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا جب ہم اوسے یاد کرتے تو عمر یاد
آتے اور جب عمر کا ذکر کرتے اوسے یاد کرتے بادشاہ کے پہلو میں
ایک نبی تھا جسپر وحی آتی تھی (ایکدفعہ) اللہ نے اپنے نبی کو وحی
بھیجی کہ بادشاہ سے کہو اگر اپنا کوئی ولیعہد کرنا ہو کر لے اور اپنی وصیت
لکھ لے کیونکہ تو تین دن بعد مر جائیگا نبی نے اس امر کی بادشاہ کو
اطلاع کر دی سو جب تیسرا دن ہوا تو بادشاہ اپنی تخت اور دیوار کے درمیان
گر پڑا اور اپنے رب کے پاس آکر عرض کرنے لگا بار خدایا اگر تو جانتا ہو کہ میں
ہر حکم میں داد دیتا اور جب کاموں میں اختلاف ہوتا تو میں تیری مرضی
اور ہدایت کی پیروی کرتا اور میں ایسے ایسے کام بجا لاتا تھا سو
میری عمر مجھے پھیر دے کہ میری بچے بڑے اور میری امت اسقدر بڑھ جاوے اللہ
نے اپنے نبی کو وحی بھیجی کہ بادشاہ نے ایسا ایسا کہا اور سچ کہا میں نے
اوسکی عمر میں پندرہ سال اور زیادہ کئے اسمیں اسکی اولاد بڑی اور امت
پھیل جاوے گی جب عمر زخمی ہوئے تو کعب نے کہا بخدا اگر عمر بھی اپنی
عمر زیادتی میں اپنے رب سے التجا کریں تو ضرور خدا تعالیٰ آپکو ایک مدت
تک باقی رکھے آپکو جب اس امر کی اطلاع ہوئی فرمانے لگے الٰہی اب مجھے
اس حال میں اوٹھا لے کہ میں عاجز اور ملامت کیا گیا نہ ہوں۔ ابن سلیمان
بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ جنوں نے حضرت عمر کی وفات پر
نوحہ کیا ابن جریج کہتے ہیں مجھے ایسے آدمی نے خبر دی جسے میں سچا
جانتا ہوں کہ حضرت عمر مدینہ کی گلیوں میں پہرا دے رہے تھے
ایک عورت کو یہ کہتے سنا۔ آج کی رات کیسی دراز
ہو گئی اور اوسکے اطراف بالکل کالے ہیں۔

خليل الاعبة فلولا حذر الله لا شئ مثله لزعزع
من هذا السرير جوانبه
فقال عمر ما لك فقالت قد اغربت
زوجي منذ اشهر وقد اشتقت
اليه قال اردت سوءا قالت معاذ الله
قال فاملكي عليك نفسك فانما هو
البريد اليه فبعث اليه ثم دخل
على حفصة فقال انى سائلك عن
امر قد اهمني فافرجيه عني فبكم
تشتاق المراة الى زوجها فخفضت
راسها واستحيت قال فان الله لا
يستحيي من الحق فاشارت
بيدها ثلاثة اشهر والا
فاربعة اشهر فكتب عمر لا
تحبس الجيوش فوق اربعة اشهر
عن ابن عباس ان العباس قال
سالت الله حولا بعد ما مات عمر
ان يرينيه فى المنام فرايته بعد حول
وهو يسلت العرق عن جبينه فقلت
بابي انت وامي يا امير المومنين ما
شانك فقال هذا اوان فرغت وان
كاد عرش عمر ليهد لولا انى
لقيت ربا رءوفا رحيما عن زيد بن

اور مجھے اس بات نے جگا دیا کہ میرے پہلو میں یار نہیں جس سے میں
بازی کرتی اگر خدا کا ڈر نہ ہوتا جسکی برابر کوئی چیز نہیں تو اس
چارپائی کی چولیں ہلائی جاتیں۔ آپنے فرمایا تجھے کیا ہوا۔
اسنے کہا میں کئی مہینے سے اپنے خاوند سے جدا ہوں اور
اسکا اشتیاق بہت بڑھ گیا ہے آپنے فرمایا کیا تو برائی (زنا)
کرنا چاہتی ہے اوسنے کہا خدا کی پناہ فرمایا تو اپنے نفس کو تھامے
رہ۔ میں تیرے میاں کی طرف قاصد بھیجتا ہوں چنانچہ اوسکی
طرف آدمی بھیجا پھر حفصہ (اپنی صاحبزادی) کے پاس
آکر فرمانے لگے۔ میں تجھ سے ایک ایسی بات پوچھتا ہوں
جس نے مجھے سخت رنج میں ڈال دیا ہے سو اوس رنج
کو مجھ سے دور کر۔ عورت کو خاوند کی کتنی مدت بعد خواہش
ہوتی ہے۔ حضرت حفصہ نے شرم کے مارے سر نیچا
کر لیا آپنے فرمایا اللہ حق بات سے شرم نہیں کرتا پس حفصہ
نے تین انگلیوں کا اشارہ کرکے بتلایا یعنی تین مہینے ورنہ چار
اسکے بعد حضرت عمر نے لکھ بھیجا کہ چار مہینے سے زائد
لشکر نہ ٹھہریں۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ عباس نے کہا میں نے
حضرت عمر کی وفات کے بعد ایک برس تک اللہ سے دعا کی کہ
عمر کو مجھے خواب میں دکھلاوے۔ سو میں نے ایک سال کے
بعد آپ کو اس حال میں دیکھا کہ اپنے ماتھے سے پسینہ
پوچھ رہے ہیں۔ مینے کہا میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں اے
امیر المومنین آپ کا کیا حال ہے۔ فرمایا میں اسوقت حساب
سے فارغ ہوا ہوں قریب تھا کہ عمر کی اعمارت کی چھت) ڈہ
جاتی اگر اپنے رب کو شفیق و مہربان نہ پاتا۔ زید بن اسلم

اسلم ان عبد الله بن عمرو بن العاص رای عمر فی المنام فقال کیف صنعت قال منذ فارقتکم قال منذ اثنی عشر سنة فقال انما انفلت الان من الحساب رواهما ابن عساکر عن سالم بن عبد الله بن عمر قال سمعت رجلا من الانصار یقول دعوت الله ان یرینی عمر فی النوم فرایته بعد عشرین سنة وهو یمسح العرق عن جبینه فقلت یا امیر المومنین ما فعلت قال الان فرغت ولولا رحمة ربی لهلکت رواه ابن سعد عن علی رض قال کنت عند النبی ص اذ اقبل ابو بکر وعمر فقال یا علی هذان سیدا کهول اهل الجنة وشبابها بعد النبیین والمرسلین رواه احمد فی مسنده باسناد صحیح حاکم عن الشعبی قال رثت عاتکة بنت زید بن عمرو بن نفیل علی عمر فقالت یا عین جودی بعبرة وبکاء لا تملی علی الامام الصلیب عصمة الدین والمعین علی الدهر

اسلم کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے حضرت عمر کو خواب میں دیکھکر کہا آپ کے ساتھ کیا کیا گیا فرمایا میں تم سے کب سے جدا ہوا ہوں کہا بارہ برس سے - فرمایا حساب سے اب مجھے فرصت ہوئی ہے - ان دونوں اثروں کو ابن عساکر نقل کرتے ہیں - سالم بن عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے ایک انصاری مرد سے سنا وہ کہتا تھا میں نے اللہ سے دعا مانگی کہ مجھے عمر کو خواب میں دکھادے سو میں نے بیس برس کے بعد انہیں ماتھے سے پسینا پونچھتے دیکھا میں نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کے ساتھ کیا ہوا فرمایا اب میں حساب سے فارغ ہوا ہوں اور اگر میرے رب کی رحمت نہوتی تو میں ہلاک ہو ہی لیا تھا احمد اپنی مسند میں صحیح سند کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا یکایک ابوبکر و عمر آئے حضرت نے فرمایا اے علی نبیوں اور پیغمبروں کے بعد یہ دونوں بوڑھے اور جوان جنتیوں کے سردار ہیں - حاکم اپنی صحیح اسناد کے ساتھ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ زید بن عمرو بن نفیل کی بیٹی عاتکہ نے عمر پر مرثیہ پڑھا کہ اے آنکھ آنسوؤں سے رو اور بلبلا کے سے اور زبردست سخت امام پر رونے سے مت تھک وہ دین کا بچاؤ اور زمانہ کی مصیبتوں پر معین تھا

وغيث الملهوف والمكروب
قل لاهل الضراء والباس موتوا
اذ سقتنا المنون كاس شعوب
رواه الحاكم باسناد صحيح
عمر يوم الاربعاء لاربع بقين من
ذي الحجة ودفن يوم الاحد مستهل
المحرم وله ثلاث وستون سنة وقيل
احدى وستون سنة وقيل ست وستون
سنة ... ورجح الواقدي
وصلى عليه صهيب في المسجد
وفي حديث النسائي كان نقش
خاتم عمر كفى بالموت واعظا عن طارق
بن شهاب قال قالت ام ايمن
يوم قتل عمر اليوم وهى
الاسلام رواه الطبراني عن
عبد الرحمن بن يسار قال شهدت
موت عمر بن الخطاب فانكسفت
الشمس رواه الطبراني ورجاله ثقات
عن مالك عن انس بن مالك قال بنى عمر
رحبة في المسجد تسمى البطيحاء و
قال من كان يريد ان يلغط
او ينشد شعرا او يرفع صوته
فليخرج الى هذه الرحبة رواه

- اور مصیبت زدوں غمگینوں کی فریاد کو پہنچنے والا
تھا نقصان اور سختی رسیدوں کو کہنا چاہئے
مر جاؤ کیونکہ آرزوں نے موت کا پیالہ ہمیں پلا دیا
ہے - حضرت عمر ذیحجہ کے چار دن باقی رہے تھے
جو زخمی ہوئے اور وہ بدھ کا دن تھا اور اتوار کے دن محرم
کی چاندرات کو دفن ہوئے - آپکی عمر ترسٹھ یا اکسٹھ
یا چھیاسٹھ برس کی تھی اور صہیب نے مسجد
مین آپ پر نماز پڑھی ہی - نسائی کی حدیث
سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی مہر کفی بالموت
واعظا کے نقش سے آراستہ تھی +
طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے
ہین کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ
شہید ہوئے تو ام ایمن نے کہا آج اسلام
سست ہو گیا - اسے طبرانی نے روایت کیا
ہے +
عبد الرحمن بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ
مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت
موجود تھا سورج گہن پڑا اسے بھی طبرانی نے
نقل کیا ہے اور اسکے راوی ثقہ ہین - موطا مین مالک
بن انس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض نے مسجد کے
کونے مین ایک حجرہ بنا دیا تھا جسکا نام بطیحا تھا اور فرمایا
تھا جو کوئی بک بک کرنا یا شعر پڑھنا چاہے یا کسیکو
اونچی آواز سے پکارے تو اُس جگہ چلا جاوے +

في الموطا عن عمر بن الخطاب
قال استاذنت النبي صلعم في العمرة
فاذن لي وقال اشركنا يا اخي في دعائك
ولا تنسنا فقال كلمة ما يسرني
ان لي بها الدنيا رواه ابو داود
والترمذي وانتهت روايته عند
قوله ولا تنسنا عن عبد الله بن عمر بن
الخطاب رضي الله عنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الله جعل الحق على لسان عمر
وقلبه رواه الترمذي عن جندب
بن جنادة ابي جنادة ابي ذر
الغفاري قال ان الله وضع الحق
على لسان عمر يقول به رواه الترمذي
عن امير المومنين ابي الحسن
علي بن ابي طالب رضي الله عنه
قال ما كنا نبعد ان السكينة تنطق
على لسان عمر رواه البيهقي في
دلائل النبوة عن ابي العباس
عبد الله بن عباس بن عبد المطلب
رضي الله عنهما عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال اللهم اعز الاسلام
بابي جهل ابن هشام او بعمر بن الخطاب

ترمذی اور ابو داود مین حضرت عمر بن الخطاب فرماتے ہین کہ
مین نے نبی صلعم سے عمرہ کے لئے اجازت مانگی آپنے اجازت دیکر
فرمایا اے میرے بھائی ہمکو اپنی دعا مین شریک کرنا اور ہمت
مین نہ بھولنا پھر ایک ایسا کلمہ فرمایا کہ مجھے دنیا و فیہا
سے زیادہ خوش لگا۔ ترمذی کی روایت قولہ
ولا تنسنا تک ہے +

ترمذی مین ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے
حضرت عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا
ہے +

ترمذی مین جندب بن جنادہ ابی جنادہ سے اور وہ
ابو ذر غفاری رضہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے
فرمایا بیشک اللہ تعالی نے عمر کی زبان پر حق رکھا ہے کہ
وہ اُسکے ساتھ بولتے ہین +

بیہقی نے دلائل النبوۃ مین حضرت علی کرم اللہ
وجہہ سے روایت کی ہے کہ ہم اس بات کو بعید
نجانتے تھے کہ سکینہ عمر رضہ کی زبان پر گویا ہوتا
ہے +

احمد اور ترمذی ابن عباس سے روایت کرتے
ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا - خداوندا ابوجہل بن ہشام یا
عمر بن الخطاب کی وجہ سے اسلام
کو غالب کردے پس اس دعا کے بعد

فاصبح عمر فغدا علی النبی صلی الله علیه وسلم فاسلم ثم صلی فی المسجد ظاهرا رواه احمد و الترمذی کلاهما باسناد صحیح عن جابر بن عبد الله الانصاری رضی الله عنه قال عمر لابی بکر یا خیر الناس بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابو بکر اما انک ان قلت ذلک فلقد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب عن عقبة بن عامر قال قال النبی صلی الله علیه لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب عن بریدة بن الحصیب الاسلمی رضی الله عنه قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض مغازیه فلما انصرف جاءت جاریة سوداء فقالت یا رسول الله انی کنت نذرت ان ردک الله

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کی اور اول روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اسلام لے آئے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد مین آشکارا نماز پڑھی۔ یہ دونو حدیثین صحیح ہین ❊

ترمذی مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا اے بہترین لوگون کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا خبردار ہوا اے عمر اگر تم نے مجھے یہ کلمہ کہا ہے تو مین نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے عمر سے بہتر کسی شخص پر سورج نہین چمکا یہ حدیث غریب ہے ❊

ترمذی مین عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بالفرض میرے پیچھے کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے ❊

ترمذی مین بریدہ اسلمی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی جہاد مین تشریف لے گئے۔ سو جب وہان سے پلٹ کر آئے تو ایک سیاہ لڑکی (حبشیہ تھی یا اسکا رنگ ہی کالا تھا) نے آپ کے پاس آکر کہا اے رسول اللہ مین نے نذر مانی تھی کہ اگر خدا تعالی آپکو ضحیاب کر کے بھیجیگا تو مین

صالحا ان اضرب بين يديك
بالدف واتغنى فقال لها رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان
كنت نذرت فاضربي والا فلا
فجعلت تضرب فدخل ابو بكر
وهي تضرب ثم دخل علي وهي
تضرب ثم دخل عثمان وهي
تضرب ثم عمر فالقت الدف
تحت استها ثم قعدت عليها
فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان الشيطان ليخاف منك
يا عمر اني كنت جالسا وهي تضرب
فدخل ابو بكر وهي تضرب ثم دخل علي وهي
تضرب ثم دخل عثمان وهي تضرب فلما دخلت
انت يا عمر القت الدف رواه الترمذي وقال هذا حديث
حسن صحيح غريب عن عائشة زوج النبي
صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم جالسا فسمعنا
لغطا وصوت صبيان فقام رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاذا حبشية تزفن
والصبيان حولها فقال يا عائشة تعالي
فجئت فوضعت لحيي على منكب
رسول الله صلى الله عليه وسلم

آپ کے سامنے دف بجاؤنگی اور گاؤنگی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے نذر مانی
ہے تو دف بجا ورنہ نہیں - سواس چھوکری
نے دف بجانا شروع کیا حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ آئے اور وہ دف ہی بجا رہی تھی - پھر
حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے اور وہ بجائے گئی -
پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور وہ اسیطرح بجاتی
رہی مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آتے ہی
وہ چھوکری چوتڑون کے نیچے دف ڈالکر بیٹھ
گئی پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی
اللہ عنہ سے فرمایا کہ تجسے شیطان ڈرتا ہے کیونکہ
مین بیٹھا رہا اور وہ دف بجائے گئی ابوبکر آئے اور وہ
بجائے گئی عثمان آئے اور وہ بجائے گئی - جب اے
عمر تم آئے تو اسنے دف ڈالدیا - یہ حدیث حسن صحیح
غریب ہے +

ترمذی مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے جو ہمنے
ایک شور اور بچون کی آواز سنی - آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم یہ سنکر کھڑے ہوگئے - ناگہان
ایک حبشیہ عورت اچھل اور کود رہی تھی اور بچے
اسکے گرد اگرد تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اے عائشہ آؤ تماشا دیکھو - مین آئی اور
اپنے کلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈھے پر رکھکر

فجعلت انظر اليها ما بين المنكب
الى راسه فقال لي اما شبعت
اما شبعت فجعلت اقول لا
لانظر منزلتي عنده اذ اطلع عمر
فارفض الناس عنها فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اني لانظر
الى شياطين الانس والجن قد
فروا من عمر قالت فرجعت رواه
الترمذي وقال هذا حديث
حسن صحيح غريب عن انس
بن مالك وعبد الله بن عمر رضي
الله عنهما ان عمر قال وافقت
ربي في ثلث قلت يا رسول الله
لو اتخذنا من مقام ابراهيم مصلى
فنزلت واتخذوا من مقام ابراهيم
مصلى وقلت يا رسول الله يدخل
على نسائك البر والفاجر فلو
امرتهن ان يحتجبن فنزلت اية
الحجاب واجتمع نساء النبي صلى
الله عليه وسلم في الغيرة
فقلت عسى ربه ان طلقكن ان
يبدله ازواجا خيرا منكن فنزلت
كذلك رواه البخاري ومسلم وفي

آپکے کندھے اور سر کے درمیان میں سے اُس حبشیہ
عورت کے تماشے کو دیکھنے لگی (تھوڑی سی دیر بعد) آپنے
مجھے فرمایا کیا تم سیر نہیں ہوئین۔ مین نے کہنا شروع
کیا نہیں نہیں (اور اس سے میری غرض یہ تھی) کہ مین
اپنا مرتبہ محبت آپکے پاس دیکھون کہ کسقدر ہے لیکایک حضرت
عمر نمودار ہوے سو لوگ اُسکے گرد سے بکھری ہو گئے
پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین جنی اور
انسی شیطانون کو عمر سے بھاگتا دیکھتا ہون۔ عائشہ
فرماتی ہین مین بھی اُسنے پھر آئی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب
ہے۔ بخاری مسلم مین انس بن مالک اور عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا مین نے اپنے رب کی
موافقت تین چیزون مین کی ہے (۱) مینے کہا اے رسول
خدا اگر مقام ابراہیم کو ہم نماز کی جگہ ٹھیراتے تو بہتر ہوتا
سو اُسوقت یہ آیت اُتری اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ
ٹھیراؤ (۲) مینے کہا اے رسول خدا آپکی بیبیون کے پاس
اچھے اور بُرے لوگ آتے ہین (اور یہ آپکی شان کے خلاف
معلوم ہوتا ہے) سو اگر آپ بی بیون کو پردہ کا حکم کردین
اور وہ لوگون کے سامنے نہون تو بہتر ہے پس پردہ
کی آیت اُتری (۳) آنحضرت کی بی بیان بقصہ غیرت مین
(یعنی آنحضرت کا حضرت زینب کے پاس شہد پینے مین)
متفق ہوئین سو مینے کہا اے بی بیون اگر تمہین آنحضرت
طلاق دیدین تو امید ہے کہ اُنکا رب اُنکو ایسی بیویان
بدل دیگا جو تمسے بہتر ہین سو آیت بعینہٖ نازل ہوئی اور ایک

روایة لابن عمر قال قال عمر
وافقت ربی فی ثلث فی مقام ابراهیم
وفی الحجاب وفی أساری بدر رواه
الشیخان عن عبد الله بن مسعود
رضی الله عنه قال فضّل الناس
عمر بن الخطاب باربع بذکر
الأساری یوم بدر امر بقتلهم
فانزل الله تعالی ولولا کتاب
من الله سبق لمسّکم فیما اخذتم
عذاب عظیم وبذکر الحجاب امر
نساء النبی صلی الله علیه وسلم
ان یحتجبن فقالت له زینب وانک
علینا یا ابن الخطاب والوحی ینزل
فی بیوتنا فانزل الله تعالی واذا
سألتموهن متاعا فاسئلوهن من
وراء حجاب وبدعوة النبی صلی
الله علیه وسلم اللهم اید الاسلام
بعمر وبرائه فی ابی بکر کان
اول الناس بایعه رواه احمد
عن ابی سعید الخدری
رضی الله عنه قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم ذلک
الرجل ارفع امتی درجة فی

روایت مین ابن عمر کے یون آیا ہے کہ عمر کہتے ہین مین
نے اپنے رب سے تین چیز مین موافقت کی (۱) مقام
ابراہیم مین (۲) پردہ مین (۳) بدر کے قیدیون
مین - امام احمد ابن مسعود سے روایت کرتے ہین
کہ عمر بن الخطاب چار چیزون کی وجہ سے لوگون پر
فضیلت دیے گئے (۱) بدر کے دن قیدیون کے
ذکر کرنے کے سبب کہ حضرت عمر نے اُنہین قتل کرنیکا
حکم فرمایا سو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی اگر وہ حکم
جو لوح محفوظ مین سبقت لیگیا ہے نہوتا (یعنی مجتہد
کا معذب نہونا یا اہل بدر کا مغفور ہونا) تو فدیہ لیکر چھوڑ
دینے مین تمہین بڑا عذاب لگتا (۲) پردہ کے ذکر کرنیکے
سبب سے کہ آپنے ازواج نبی صلعم کو پردہ کرنیکا حکم فرمایا تو
حضرت زینب نے آپسے کہا اے خطاب کے بیٹے کیا تم ہمپر حکم
کرتے ہو حالانکہ ہمارے گھرونمین وحی اُترتی ہے پس
اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری کہ جب تم آنحضرت کی
بی بیون سے کچھ مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو (۳)
آنحضرت صلعم نے آنکے حق مین دعا کی کہ اے بار خدا اسلام کو
عمر کے مسلمان ہونے کی وجہ سے قوی کر (۴) حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے وقت اپنی رائے
کے سبب سے کہ سب سے پہلے آپ ہی نے اُنسے بیعت
کی - ابن ماجہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے
ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ
شخص میری امت مین مرتبہ کی روسے جنت مین

الجنة قال ابو سعيد والله ما كنا
نُرى ذلك الرجل الا عمر بن
الخطاب بحق مضى لسبيله رواه
ابو عبد الله محمد بن يزيد ابن
ماجة القزويني عن اسلم قال
سألني ابن عمر عن بعض شانه
يعني عمر فاخبرته فقال ما رأيته
احدًا قط بعد رسول الله صلى الله
عليه وسلم من حين قبض كان
اجدّ واجود حتى انتهى من عمر رواه
البخاري عن المسور بن مخرمة
قال لما طعن عمر جعل يألم فقال له
ابن عباس وكان يجزعه يا امير
المؤمنين ولا كل ذلك لقد صحبت
رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاحسنت صحبته ثم فارقك و
هو عنك راض ثم صحبت ابا بكر
فاحسنت صحبته ثم فارقك وهو
عنك راض ثم صحبت المسلمين
فاحسنت صحبتهم ولئن فارقتهم
لتفارقنهم وهم عنك راضون
قال اما ما ذكرت من صحبة رسول
الله صلى الله عليه وسلم ورضاه

بلند مرتبہ ہے۔ ابو سعید کہتے ہین بخدا ہم سمجھتے
تھے کہ وہ کون شخص ہے مگر عمر بن الخطاب ہی پہ
ہمارا گمان تھا حتی کہ آپنے وفات پائی۔ بخاری
مین اسلم سے روایت ہے کہ مجھ سے ابن عمر نے حضرت عمر کے بعض
حال سے پوچھا سو مین نے اُنہین خبر دی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جس وقت
سے آپ قبض ہوئے مین نے ہرگز کسیکو نہین دیکھا
کہ وہ بہت کوشش کرنے والا اور نیک تر حضرت
عمر سے ہو یہانتک کہ آخر عمر کو پہونچے۔ بخاری
مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہین کہ جب
حضرت عمر زخمی ہوئے تو آپ درد کا اظہار کرنے
لگے ابن عباس نے آپسے کہا اور وہ آپکی جزع و
فزع دور کرتے تھے اے امیر المومنین یہ جزع و فزع
نکرنی چاہیئے بے شبہ آپنے حضرت کی صحبت رکھی اور
وہ آپسے رضا کی حالت مین جدا ہوئے پھر آپنے
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صحبت برتی اور بہت
اچھی طرح سے برتی پھر وہ آپسے رضامندی کی
حالت مین جدا ہوئے (پھر اپنی خلافت کے
زمانہ مین) آپ نے مسلمانون سے صحبت
رکھی اور رکھی بھی عمدگی کے ساتھ اگر آپ
اُنسے جدا ہونگے تو اُس حال مین جدا ہونگے
کہ وہ سب آپسے راضی ہونگے حضرت عمر نے فرمایا
کہ تمنے جو رسول اللہ کی صحبت اور رضا کا ذکر کیا

فانما ذلك منّ من الله منّ به علي
وأمّا ما ذكرت من صحبة ابي بكر
ورضاه فانما ذلك منّ من الله
منّ به عليّ وامّا ما ترى
من جزعي فهو من اجلك ومن اجل
اصحابك والله لو انّ لي طلاع
الارض ذهبا لافتديت به من
عذاب الله قبل ان اراه رواه
البخاري في صحيحه باسناده عن
سليمان الاعمش قال حدثني
شقيق قال سمعت حذيفة قال
كنّا جلوسا عند عمر رضي الله عنه
فقال ايكم يحفظ قول رسول الله
صلى الله عليه وسلم في الفتنة
قلت انا احفظه كما قاله قال هات
انك عليه لجرئ قلت سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول فتنة الرجل في اهله وماله
وولده وجاره تكفره الصلوة
والصوم والصدقة والامر
والنهي عن المنكر قال عمر ليس
هذا اريد ولكن الفتنة التي تموج
كما يموج البحر قال ليس عليك منها

تو یہ خدا کی طرف سے نعمت ہے کہ اُسنے اُسکے ساتھ
مجھپر احسان فرمایا اور ابوبکر کی صحبت اور اُنکی رضامندی
جو تم کہتے ہو وہ بھی خدا کی جانب سے ایک احسان ہے
جو مجھپر ہوا - اور تم جو بے صبری میری دیکھتے
ہو (یہ کسی اور وجہ سے ہے) بلکہ تمہارے اور تمہارے
یاروں کے سبب سے ہے - خدا کی قسم اگر میرے پاس
پری زمین کی مقدار سونا ہوتا تو مین عذاب آلہی کے
عوض بدلہ دیتا اس سے پہلے کہ عذاب آلہی کا سامنا
ہو - بخاری مین سلیمان الاعمش کہتے ہین مجھے
شقیق نے حدیث کی وہ کہتے ہین مین نے حذیفہ
سے سنا کہ ہم حضرت عمر کے پاس بیٹھے تھے آپنے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان فتنہ کے
باب مین تم مین سے کونسا یاد رکھتا ہے (حذیفہ کہتے
ہین) مین نے کہا جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا بعینہ
ویسا مجھے یاد ہے عمر نے فرمایا بیان کرو لاشبہ تو
زرہ احادیث مین دلیری کرنیوالا ہے حضرت نے فرمایا کہو مین نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے آدمی کی آزمائش
اور فتنہ اُسکے اہل وعیال اُسکے مال و اولاد اُسکے پڑوس مین ہے
اُسے روزہ و صدقہ امر معروف اور نہی منکر دور کرتے ہین (حضرت
عمر یہ جواب سنکر بولے) فتنہ سے یہ آزمائش میری مراد
نہین میرا مقصود تو وہ فتنہ ہے جو دریا کے موج کے
مانند لہرائیگا (حذیفہ نے کہا) اے امیر المومنین
آپ کو اُس سے کچھ غم نہ کرنا چاہیے -

باسٌ یا امیر المومنین ان بینك
وبینها لبابًا مغلقًا قال ایکسر ام یفتح
قال یکسر قال اذًا لا یغلق ابدًا قلنا
اکان عمر یعلم الباب قال نعم
کما ان دون الغد اللیلة انی
حدثته بحدیثٍ لیس بالاغالیط
فهبنا ان نسئل حذیفة فامرنا
مسروقًا فسأله فقال الباب
عمر رواه البخاری عن ابی
العالیة عن ابن عباسٍ قال شهد
عندی رجالٌ مرضیّون و
ارضاهم عندی عمر بن الخطّاب
ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی
عن الصّلوة بعد الصبح حتی تشرق
الشمس وبعد العصر حتی تغرب
رواه البخاری عن انس بن مالك
انّ رسول الله صلی الله علیه وسلم
خرج حین زاغت الشمس فصلّی
الظهر فقام علی المنبر فذکر
الساعة وذکر انّ فیها امورًا
عظامًا ثم قال من احبّ ان
یسئل عن شیءٍ فلیسئل ولا تسالونی
عن شیءٍ الا اخبرتکم ما دمت

کیونکہ اسکی برائی آپکو نہ پہونچیگی) آپکے اور اس فتنہ کے
درمیان ایک بند دروازہ ہے (جو درحقیقت وجود حضرت
عمر ہے) حضرت عمر نے فرمایا کیا وہ دروازہ توڑا جاویگا
یا کھولا جائیگا (حذیفہ نے) کہا توڑا جاویگا (جو کبھی بند یعنی
علاج پذیر نہوگا) حضرت عمر نے کہا جب وہ توڑا ہی
جاویگا تو پھر اسکا کبھی بند ہونا لایق نہین (شقیق
کہتے ہین) ہمنے حذیفہ سے کہا کیا عمر اس دروازہ کو جانتے
تھے کہا انہین تو اسکا ایسا علم تھا جیسا کل کی بہ نسبت
رات کا مینے انسے ایسی حدیث بیان کی جسمین غلطی بالکل نہین
(شقیق کہتے ہین) ہم حذیفہ سے خوف کی وجہ سے اس دروازہ
کو نہ پوچھ سکے ہمنے مسروق کو حکم کیا اسنے حذیفہ سے پوچھا
تو انہون نے کہا دروازہ سے مراد حضرت عمرؓ ہین۔ بخاری مین
ابو عالیہ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا میرے پاس کئی
پسندیدہ آدمیون نے جنکے دین صدق مین کسیطرحکا شک نہین اور
جنمین سب سے زائد پسندیدہ میرے نزدیک عمر بن الخطاب ہین یہ حدیث
بیان کی کہ نبی صلعم نے صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور
عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے
بخاری مین انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم
دوپہر ڈھلے نکلے اور ظہر کی نماز پڑھکر منبر پر کھڑے ہوے
پھر قیامت کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اسمین بڑے بڑے
خوفناک کام ہونگے اسکے بعد فرمایا جس شخصکو کسی چیز کے پوچھنے
کی آرزو ہو تو وہ پوچھے اور تم جس چیز سے پوچھوگے
اسکی ضرور اطلاع دونگا جب ہی تک کہ مین

في مقامي هذا فاكثر الناس من
البكاء واكثر ان يقول سلوني
فقام عبد الله بن حذافة وقال
من ابي قال ابوك حذافة ثم
اكثر ان يقول سلوني فبرك
عمر على ركبتيه قال رضينا بالله
ربا وبالاسلام دينا وبمحمد
نبيا فسكت ثم قال عرضت
علي الجنة والنار انفا في عرض
هذا الحائط فلم ار كالخير والشر
رواه البخاري عن عمار بن
ياسر رضي الله عنه انه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اتاني جبرئيل فقلت يا جبرئيل
حدثني بفضائل عمر بن الخطاب
فقال لو حدثتك ما لبث نوح
في قومه ما نفدت فضائله وان
عمر حسنة من حسنات ابي بكر رواه ابو يعلى
الموصلي باسناد صحيح عن عبد الله بن عمر
رضي الله عنه قال استشار رسول الله صلى
الله عليه وسلم في الاسارى ابا بكر فقال قومك
وعشيرتك فخل سبيلهم فاستشار عمر
فقال اقتلهم قال ففداهم

اسجگہ کھڑا ہون سو لوگون نے بہت رونا شروع کیا
اور آپ بار بار فرماتے تھے مجھ سے پوچھو پس عبد اللہ بن
حذافہ نے کھڑے ہو کر پوچھا میرا باپ کون ہے فرمایا تیرا
باپ حذافہ ہے پھر بہت کثرت سے کہنے لگے مجھ سے
پوچھو پس حضرت عمر دوزانو بیٹھ کر کہنے لگے ہم اللہ سے ازروے
رب ہونیکے اور اسلام سے ازروے دین ہونیکے اور محمد سے
ازروے نبی ہونیکے راضی ہوے پس آنحضرت چپ
ہوگئے۔ پھر فرمایا اسوقت اس دیوار کی جانب مجھپر جنت
و دوزخ پیش ہوئی اور مین نے آج جیسی کبھی بھلائی
برائی نہ دیکھی +

ابو یعلی الموصلی صحیح اسناد کے ساتھ عمار بن یاسر سے
روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے
پاس جبرئیل آئے مین نے کہا آئیے کچھ عمر کے فضائل
مجھ سے بیان کیجئے اُنہون نے کہا جبتک نوح علیہ السلام اپنے
قوم مین رہے ہین اگر اُس زمانہ تک بھی عمر کے
فضائل بیان کرون تو کم نہون۔ بیشک حضرت
عمر ابوبکر کی نیکیون مین سے ایک نیکی ہین۔ مستدرک مین
حاکم ابن عمر سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیون مین ابوبکر
سے مشورہ کیا اُنہون نے کہا وہ آپکی قوم آپکا
کنبا ہے اُنسے فدیہ لیکر چھوڑ دیجئے۔ پھر عمر بن الخطاب
سے مشورہ کیا اُنہون نے کہا اُنکو قتل کیجئے پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کے کہنے پر قصد کیا

رسول اللہ صلعم فانزل اللہ عزوجل ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض الی قولہ فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا فلقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عمر رض قال کاد ان یصیبنا فی خلافک بلاء رواہ الحاکم فی المستدرک وقال ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قال لما نزلت ھذہ الآیۃ والذین یکنزون الذھب والفضۃ کبر ذلک علی المسلمین فقال عمر انا افرج عنکم فانطلق فقال یا نبی اللہ انہ کبر علی اصحابک ھذہ الآیۃ فقال ان اللہ لم یفرض الزکوٰۃ الا لیطیب ما بقی من اموالکم وانما فرض المواریث وذکر کلمۃ لتکون لمن بعدکم فقال فکبر عمر ثم قال لہ الا اخبرک بخیر ما یکنز المرأ المرأۃ الصالحۃ اذا نظر الیھا سرتہ واذا امرھا اطاعتہ واذا غاب عنھا

اُسوقت اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری - ماکان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض الی قولہ فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا اسکے بعد نبی صلعم حضرت عمر سے ملکر کہنے لگے قریب تھا کہ تیری مخالفت مین ہمین مصیبت و بلا پہونچتی - ابو داود مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جب یہ آیت والذین یکنزون الذھب والفضۃ اُتری تو مسلمانون پر شاق اور گران ہوئی حضرت عمر نے فرمایا گھبراؤ مت مین اس فکر کو تم سے کھول دونگا سو آپ گئے اور کہا اے رسول خدا آپ کے یارون پر یہ آیت بھاری آئی ہے حضرت نے فرمایا اللہ تعالی نے زکوۃ صرف اسواسطے فرض کی ہے کہ تمہارے باقی مالونکو پاک کرے اور میراث کو اسیواسطے فرض کیا کہ جو شخص تمہارے پیچھے ہے اُسکو میراث دے راوی کہتا ہے اسکے بعد آپنے ایک اور کلمہ ذکر کیا پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خوشی کے مارے اللہ اکبر کا نعرہ مارا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر سے فرمایا کیا مین تمکو بہتر ین اُس چیز کی خبر نہ دون جسے آدمی جمع کرتا ہے وہ نیکبخت عورت ہے کہ جب اُسکی طرف دیکھے خوش کرے اور جب اُسے حکم دے تو لونڈی بنجائے اور جب شوہر اُس سے غائب

ہو

حفظته رواه ابو داود وعن
عبد الله بن عباس قال حدثني
عمر قال لما كان يوم .....
خيبر اقبل نفر من صحابة
النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا
فلان شهيد وفلان شهيد
حتى مروا على رجل فقالوا
فلان شهيد فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم كلا اني
رايته في النار في بردة غلها او
عباءة ثم قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم يا ابن الخطاب
اذهب فناد في الناس انه لا يدخل
الجنة الا المؤمنون ثلثا قال فخرجت
فناديت الا انه لا يدخل الجنة
الا المؤمنون ثلثا رواه مسلم
عن عبد الله بن عمر بن الخطاب
رضي الله عنه قال قام عمر خطيبا
فقال ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم كان عامل يهود خيبر
على اموالهم وقال نقركم ما اقركم الله
وقد رايت اجلاءهم فلما اجمع
عمر على ذلك اتاه احد بني ابي الحقيق

اسکی رکھوالی کرے +
مسلم مین ابن عباس سے روایت ہے کہ مین عمر نے (مجھے)
حدیث کی کہ جب خیبر کا دن ہوا تو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابیون مین سے کئی شخص آپکے پاس
آئے اور کہا فلان فلان شہید ہوا یہانتک کہ
ایک شخص پر جو مرا ہوا پڑا تھا گذرے اور کہنے لگے
فلان شہید ہے آنحضرت نے فرمایا حاشا کلا (یعنی تم
شہید نکہو) بلا شبہ مین نے اسے دوزخ مین
ایک چادر یا کنبلی مخطط کی وجہ سے جو اُسنے
غنیمت کے مال مین سے چرائی تھی دیکھا ہے
پھر آنحضرت صلعم نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے
جا اور لوگون مین تین بار پکار دے کہ جنت مین
مؤمنون کے سوا اور کوئی نجائیگا - حضرت عمر کہتے
ہین مینے نکلکر تین دفعہ پکار دیا کہ آگاہ ہو جاؤ مؤمنون
کے سوا کوئی شخص بہشت مین نجائیگا +
بخاری مین عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض خطبہ پڑھنے
کو کھڑے ہوے پھر فرمایا رسول اللہ صلعم نے خیبر کے
یہود سے اُنکے مالون پر معاملہ کیا تھا اور فرمایا تھا
جب تک اللہ تمہین ٹھیرائیگا (یعنی نکالنے کا حکم نکریگا)
ہم ٹھیرائینگے اور اب مین اُنکا جلا وطن کرنا مناسب
دیکھتا ہون - جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے اِسکا ارادہ کیا تو قبیلہ بنی ابی الحقیق مین سے

فقال یا امیر المومنین اتخرجنا
وقد اقرنا محمد وعاملنا على
الاموال فقال عمر اظننت انى
نسيت قول رسول الله صلى الله
عليه وسلم كيف بك اذا اخرجت
من خيبر تعدو بك قلوصك
ليلة بعد ليلة فقال هذه كانت
هزيلة من ابى القسم فقال
كذبت يا عدو الله فاجلاهم عمر
واعطاهم قيمة ما كان لهم
من الثمر مالا وابلا وعروضا
من اقتاب وحبال وغير ذلك
رواه البخاری عن عبد الله
بن عمر بن الخطاب
رضى الله عنه ان بنتا كانت
لعمر يقال لها عاصية فسماها
رسول الله صلى الله عليه وسلم
جميلة رواه مسلم - عن
عبد الله بن عمر رضى الله عنه
قال كانت تحتى امراة احبها
وكان عمر يكرهها فقال لى طلقها
فابيت فاتى عمر رسول الله
صلى الله عليه وسلم فذكر

ایک شخص آپکے پاس آکر کہنے لگا اے امیر المومنین
کیا آپ ہمین یہانسے نکالتے ہین حالانکہ رسول اللہ
نے ہمین ٹھیرایا اور مالون پر ہم سے معاملہ کیا تھا
عمر رض نے فرمایا کیا تو گمان کرتا ہے کہ مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس فرمان کو جو تجھ سے فرمایا تھا
بھول گیا - رسول اللہ ص نے تجھ سے فرمایا تھا کہ اُس وقت
تیرا کیا حال ہوگا کہ راتون رات خیبر سے نکالا جاویگا
اور تیری اونٹنی تیرے ساتھ دوڑیگی - اُس شخص
نے کہا یہ کلمہ تو ابوالقاسم صلعم سے ہنسی کی راہ سے
نکلا تھا حضرت عمر نے فرمایا اے اللہ کے دشمن تو نے
جھوٹ کہا - پھر آپنے اُنہین جلاوطن کرکے اُن چیزونکی
قیمت جو اُنکے لیے تھی کھجورین مال اونٹ اور اسباب یعنے
پالان رسیان وغیرہ دیدی - مسلم مین عبداللہ بن عمر
سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب کی ایک بیٹی
تھین جنکا نام ایام جاہلیت مین عاصیہ تھا - رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکا نام جمیلہ رکھا ؛
ترمذی اور ابوداؤد عبداللہ بن عمر سے روایت
کرتے ہین ابن عمر نے کہا میرے نکاح مین ایک
عورت تھی جسے مین بہت دوست رکھتا تھا اور
حضرت عمر اُس سے ناخوش تھے اُنہون نے مجھ
سے فرمایا کہ اسے طلاق دیدے مین نے انکار
کیا پس حضرت عمر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئے اور آپ سے اس امر کا ذکر کیا ؛

ذلك له فقال لي رسول الله
صلى الله عليه وسلم طلقها رواه
الترمذي وابو داود عن عمر بن
الخطاب رضي الله عنه قال دخلت
على رسول الله صلى الله عليه
وسلم فاذا هو مضطجع على
رمال حصير ليس بينه وبينه
فراش قد اثر الرمال بجنبه
متكئا على وسادة من ادم حشوها
ليف قلت يا رسول الله ادع
الله فليوسع على امتك فان
فارس والروم قد وسع عليهم
وهم لا يعبدون الله فقال اوفي
هذا انت يا ابن الخطاب اولئك
قوم عجلت لهم طيباتهم في
الحيوة الدنيا وفي رواية اما
ترضى ان تكون لهم الدنيا ولنا
الاخرة رواه البخاري ومسلم
عن ابي بردة بن عبد الله بن
قيس وهو ابن ابي موسى الاشعري
قال قال لي عبد الله بن عمر هل تدري
ما قال ابي لابيك قال قلت لا قال
فان ابي قال لابيك يا ابا موسى

رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا اُسے طلاق دیدے
بخاری مسلم مین حضرت عمر سے روایت ہے فرماتے
ہین کہ مین رسول اللہ صلعم کے پاس گیا ناگہان رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ایک بوریے پر جو
کھجور کے ٹھون سے بُنا ہوا تھا بیٹھے تھے آپکے اور
اُس بوریے کے درمیان کوئی بچھونا نہ تھا اُس بوریے
نے آپکے پہلو مین نشان ڈالدیئے تھے اور ایک چمڑے
تکیہ پر جسکا بھراؤ کھجور کا پوست تھا تکیہ کئے ہوے تھے
مین نے کہا اے رسول خدا آپ اپنی امت کی فراخی کے لئے
اللہ تعالی سے دعا کیجئے۔ دیکھئے فارس اور روم کیسے
چین اُڑا رہے ہین اُنپر کیسی فراخی کی گئی ہے حالانکہ وہ
خدا کو نہین پوجتے ہین۔ حضرت نے فرمایا اے ابن الخطاب
کیا تم ابھی اسی درجہ مین ہو۔ یہ ایک قوم ہے کہ اُنکی
لذتین اُنکی دنیا کی زندگی مین جلدی کی گئی ہین
اور ایک روایت مین یون ہے کیا تم اس بات
سے راضی نہین ہو کہ اُنکے لئے دنیا اور ہمارے
لئے آخرت ہو۔ بخاری مین ابو بردہ بن عبد اللہ
بن قیس یعنی ابن ابی موسی اشعری سے روایت
ہے کہ مجھے عبد اللہ بن عمر نے کہا تجھے کچھ
معلوم ہے کہ میرے باپ نے تیرے باپ
سے کیا کہا ابو بردہ کہتے ہین مین نے کہا مین
نہین جانتا۔ فرمایا میرے والد نے تیرے
والد سے کہا اے ابو موسے

هل يسرك ان اسلامنا مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم وهجرتنا
معه وجهادنا معه وعملنا كله
معه برد لنا وان كل عمل عملناه
بعده نجونا منه كفافا راسا براس
فقال ابوك لابي لا والله قد جاهدنا
بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم
وصلينا وصمنا وعملنا خيرا كثيرا
واسلم على ايدينا بشر كثير وانا
لنرجو ذلك قال ابي ولكني انا والذي
نفس عمر بيده لوددت ان ذلك
برد لنا وان كل شيء عملناه بعد نجونا
منه كفافا راسا براس فقلت ان
اباك والله كان خيرا من ابي رواه
البخاري عن عبد الرحمن بن ابي
ليلى قال وحدثنا اصحابنا قال وكان
الرجل اذا افطر فنام قبل ان
ياكل لم ياكل حتى يصبح
فجاء عمر فاراد امرأته فقالت اني
قد نمت فظن انها تعتل فاتاها فجاء
رجل من الانصار فاراد الطعام
فقالوا حتى نسخن لك شيئا فنام
فلما اصبحوا نزلت هذه الاية احل

کیا تجھو یہ بات خوش لگتی ہے کہ ہمارا اسلام ہماری ہجرت
ہمارا جہاد اور تمام عمل جو ہم نے رسول اللہ کے ساتھ کئے ہیں ہمارے لئے ثابت
اور باقی رہیں اور جتنے عمل کہ رسول اللہ کے بعد ہم نے کئے ہیں اُنسے
برابر سرابر نجات پائیں ہو تیرے باپ نے میرے باپ کے جواب میں کہا
یہ بات نہیں بخدا ہم نے رسول اللہ صلعم کے بعد جہاد کئے
نمازیں پڑھیں روزے رکھے اور بہت سی بھلائیاں اور
کارگذاریاں کیں اور ہمارے ہاتھوں پر بہت سے آدمی مسلمان ہوئے
اور ہمیں پوری امید ہے کہ پہلی بھلائیوں سے زائد اور انکو سوا ان
انکا بھی ثواب ملے میری والد نے کہا لیکن میں تو اُس خدا
کی قسم کھا کر کہتا ہوں جسکے دست قدرت میں عمر کی جان
ہے میں یوں چاہتا ہوں کہ جو عمل میں نے رسول اللہ کے ساتھ کئے
ہیں وہی باقی رہیں اور جو کچھ ہم نے رسول اللہ کے بعد کیا ہے
اُس سے برابر سرابر رہائی پاویں ابو بردہ کہتے ہیں میں نے ابن عمر
کہا واللہ آپکے والد میرے والد سے کہیں بہتر تھے۔ ابو داؤد میں عبد الرحمن
ابن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ہمیں ہمارے رفیقوں نے حدیث کی کہ ابتدا
اسلام میں جب کوئی شخص روزہ افطار کرنیکے بعد کھانا کھانے سے
پہلے سو رہتا تو پھر صبح تک کھانا نکھاتا سو ایکدن حضرت
عمر گھر میں آئے اور اپنی بیوی سے صحبت کرنی چاہی اُنکی بی بی
نے کہا میں سو چکی ہوں آپنے گمان کیا کہ وہ بہانہ کرتی ہے
پس آپنے تقاضائے حاجت کی اسیطرح ایک اور انصاری نے کھانا
کھانا چاہا گھر کے لوگوں نے کہا ذرا ٹھیر جا کہ تیرے لئے کچھ
کھانا گرم کر لیں پس اُسے نیند آگئی۔ صبح کو یہ آیت
اُتری کہ تمہیں روزہ کی رات میں

لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم
رواه ابوداود عن عبد الله بن
زيد بن عبد ربه قال لما امر رسول
الله صلى الله عليه وسلم بالناقوس
يعمل ليضرب به للناس لجمع
الصلوة طاف بي وانا نائم رجل
يحمل ناقوسا في يده فقلت يا
عبد الله اتبيع الناقوس قال وما تصنع به
فقلت ندعوا به الى الصلوة قال
افلا ادلك على ما هو خير من
ذلك فقلت له بلى فقال تقول
الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر
اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان
لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول
الله اشهد ان محمدا رسول الله
حي على الصلوة حي على الصلوة
حي على الفلاح حي على الفلاح الله
اكبر الله اكبر لا اله الا الله ثم استأخر
عني غير بعيد ثم قال ثم تقول
اذا اقمت الصلوة الله اكبر الله اكبر
اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان
لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول
الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على

مین اپنی بی بیون سے جماع کرنا حلال ہوگیا +
ابوداود مین عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ سے روایت
ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس
بنائے جانے کا حکم فرمایا کہ نماز مین جمع ہونے کے لئے
لوگون مین اُسے بجاوین تو مجھے ایک شخص خواب مین دکھائی
دیا کہ وہ اپنے ہاتھ مین ناقوس اُٹھائے ہوئے ہے مین نے اُس سے
کہا اے خدا کے بندے کیا یہ ناقوس بیچتا ہے اُسنے کہا
تو کیا کریگا مین نے کہا اس سے لوگون کو نماز کے لئے بلاوینگے
اُسنے کہا مین اس سے بہتر چیز تجھے بتاؤن مین نے
کہا ہان اُسنے کہا پہلے چار مرتبہ اللہ اکبر (اللہ بہت
بڑا ہے) کہہ پھر دو مرتبہ اشہد ان لا الہ الا اللہ
(مین اس بات کا گواہ ہون کہ خدا کے سوا کوئی
پوجا کے لائق نہین) کہہ۔ اور دو دفعہ اشہد ان
محمدا رسول اللہ (گواہ ہون اسکا کہ محمد رسول خدا ہین)
کہہ۔ دو دفعہ حی علی الصلوۃ (نماز کے لئے آو) کہہ
اسیطرح دو دفعہ حی علی الفلاح (مراد پانے کے لئے
آو) کہہ۔ پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہہ۔
یہ کہکر وہ شخص تھوڑی سی دور مجھ سے پیچھے
ہٹ کر کہنے لگا پھر جب نماز کھڑی کرے تو
تو پہلے دو مرتبہ اللہ اکبر کہہ ۔ اور پھر دو
دفعہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہہ پھر دو
دفعہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اور
دو دفعہ حی علی

الصلوة حي على الفلاح قد قامت
الصلوة الله اكبر الله اكبر لا اله
الا الله فلما اصبحت اتيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته
بما رأيت فقال انها لرؤيا حق
ان شاء الله فقم مع بلال فالق عليه
ما رأيت فليؤذن به فانه اندى صوتا
منك فقمت مع بلال فجعلت القيه
عليه ويؤذن به قال فسمع ذلك
عمر بن الخطاب وهو في بيته فخرج
يجر رداءه يقول والذي بعثك
بالحق يا رسول الله لقد رأيت
مثل الذي أري فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم فلله الحمد رواه ابوداود وعن
عبد الله بن عباس رضي الله عنه
عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه
انه قال لما مات عبد الله بن أبي
ابن سلول دعي له رسول الله
صلى الله عليه وسلم ليصلي عليه فلما قام
رسول الله صلى الله عليه وسلم
وثبت عليه فقلت يا رسول الله
أتصلي على ابن ابي وقد قال يوم
كذا وكذا كذا وكذا أعدد عليه قوله

الصلوة اسیطرح حی علی الفلاح کہکر دو دفعہ قد قامت
الصلوۃ (قائم ہوئی نماز) کہہ پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا
اللہ کہہ پس جب مین نے صبح کی تو رسول اللہ کے پاس آکر
اُس خواب کو جو مین نے دیکھا تھا بیان کیا آپنے فرمایا بیشک
یہ خواب حق ہے اگر اللہ نے چاہا تو بلال کے ساتھ کھڑا
ہوکر جو کچھ دیکھا ہے اوسے سکھا اور بتا تاکہ بلال اُن
کلمون کے ساتھ اذان دے کیونکہ بلال تجھ سے آواز مین
زیادہ ہے پس مین نے بلال کے ساتھ کھڑے ہوکر اُنھین
اُن لفظونکو بتانا شروع کیا۔ بلال اُن لفظون سے اذان دیتے
تھے۔ راوی کہتے ہین حضرت عمر بن الخطاب گھر مین سے یہ
آواز سنکر اپنی چادر سنبھالتے ہوے باہر آئے کہنے لگے اے
رسول خدا اُس ذات کی قسم جسنے آپکو حق کیساتھ بھیجا ہے مین نے بھی
یہی خواب دیکھا ہے جیسا عبداللہ دیکھلایا گیا رسول اللہ صلعم
نے فرمایا خدا کا شکر ہے (کہ میرے اصحاب کے حق الہام ہوتے
ہین) عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ مینے عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول رئیس منافقین
مرگیا تو اُسپر نماز پڑھنے کے لئے لوگون نے آپکو بلایا سو
جب آنحضرت صلعم نماز کے لئے کھڑے ہوے تو مینے
مین جھپٹا اور آپ پر کود کر کہنے لگا اے رسول خدا
کیا ابن ابی پر آپ نماز پڑھتے ہین حالانکہ اُسنے
فلان فلان دن آپ کو ایسا ایسا کہا تھا (حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین) مین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو اُسکے بیہودہ باتین شمار کرا رہا تھا

فتبسم رسول الله صلى الله عليه
وسلم وقال اخر عني يا عمر فلما
اكثرت عليه قال اني قد خيرت
فاخترت لو اعلم اني ان زدت
على السبعين يغفر له لزدت عليها
قال فصلى عليه رسول الله صلى
الله عليه وسلم ثم انصرف
فلم يمكث الا يسيرا حتى نزلت
الايتان من براءة ولا تصل على
احد منهم مات ابدا الى قوله وهم
فاسقون فعجبت من بعد جرأتي
على رسول الله صلى الله عليه
وسلم يومئذ والله ورسوله
اعلم عن انس قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز و
جل وعدني ان يدخل الجنة من امتي
اربعمائة الف فقال ابو بكر زدنا
يا رسول الله فقال وهكذا فحثا
بكفيه وجمعهما فقال ابو بكر
زدنا يا رسول الله قال وهكذا
فقال عمر دعنا يا ابا بكر فقال
ابو بكر وما عليك ان يدخلنا الله
كلنا الجنة فقال ان الله عز و

رسول اللہ صلعم مسکرائے تھے اور فرماتے تھے اے عمر مجھسے
ذرا پرے تو ہٹو سو مین نے جب آپ سے بہت کچھ کہا تو فرمایا
مجھے اختیار دیا گیا ہے اگر مین جانتا کہ ستر پر زیادہ بخشش
طلب کرنے سے وہ بخشا جاویگا تو مین ضرور ستر پر زیادہ
کرتا (راوی کہتے ہین) پس رسول اللہ نے اُس (منافق)
پر نماز پڑھی پھر وہانسے پھرتے ہوے تھوڑی سی دیر نہ لگی
ہوگی کہ سورہ براءت کی یہ دو آیتین اُترین۔ ولا تصل
علی احد منہم مات ابدا سے وہم فاسقون تک (حضرت
عمرؓ کہتے ہین) اسکے بعد مجھے اپنی جرأت پر جو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کی تعجب ہوا۔ اور اللہ و
رسول بہتر جانتے ہین +

شرح سنہ مین انس سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا بزرگ و برتر
نے میری امت مین چار لاکھ آدمی بلا حساب جنت
مین داخل کرنیکا وعدہ فرمایا ہے حضرت ابو بکر
نے کہا اے رسول خدا اللہ سے ہمارے لیے اَور
زیادتی مانگیے آنحضرتؐ نے فرمایا اور زیادتی اسطرح
پس آپنے دونو لپین بنائی اور اُنھین جمع کرکے
دکھایا۔ ابو بکر نے کہا اور بھی زیادہ کیجیے اے رسول
خدا آپنے پھر اُسیطرح فرمایا پس حضرت عمر نے کہا اے
ابو بکر ہمین (عمل کرنے اور خوف خدا سے آگاہی مین سعی و کوشش
کے لیے) چھوڑ دیجیے ابو بکر نے فرمایا تمہارا اسمین کیا
نقصان ہے کہ ہم سب کو اللہ تعالی جنت مین داخل

جل ان شاء ان يدخل خلقه الجنة بكف واحد فعل فقال النبي صلعم صدق عمر رواه في شرح السنة ...

... عن عبد العزيز بن صهيب قال سمعت انس بن مالك رضي الله عنه يقول مرّوا بجنازة فاثنوا عليها خيرًا فقال النبي صلى الله عليه وسلم وجبت ثم مرّوا باخرى فاثنوا عليها شرًا فقال وجبت فقال عمر بن الخطاب ما وجبت قال هذا اثنيتم عليه خيرًا فوجبت له الجنة و هذا اثنيتم عليه شرًا فوجبت له النار انتم شهداء الله في الارض رواه البخاري عن عبد الله بن عمر انه ان عمر انطلق مع النبي صلى الله عليه وسلم في رهط قبل ابن صياد حتى وجدوه يلعب مع الصبيان عند اطم بني مغالة وقد قارب ابن صياد الحلم فلم يشعر حتى ضرب النبي صلى الله عليه وسلم ظهره بيده ثم قال اتشهد اني رسول الله فنظر اليه ابن صياد فقال اشهد

کرے عمر نے کہا اگر خدا اپنی مخلوق کو جنت مین داخل کرنا چاہے تو ایک ہی کف مین داخل کر دے - آنحضرت نے فرمایا کہ عمر سچ کہتے ہین - بخاری مین عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ مین نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ صحابہ کی ایک جماعت ایک جنازہ پر گذری لوگ اُسپر بھلائی سے تعریف کی تب نبی صلعم نے فرمایا کہ واجب ہوگئی پھر ایک اور جنازہ پر گذرے اور اُسکا برائی سے ذکر کیا وہان بھی آنحضرت نے فرمایا واجب ہوئی - حضرت عمر نے فرمایا اے رسول خدا کے کیا واجب ہوئی فرمایا جس شخص کی تمنے بھلائی کے ساتھ تعریف کی اُسکے لئے جنت واجب ہوگئی اور جسے تمنے برائی کے ساتھ ذکر کیا اُسکے لئے دوزخ واجب ہوئی - تم زمین مین خدا کے گواہ ہو ٭

بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب آنحضرت کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت مین ابن صیاد کی طرف گئے یہانتک کہ بنی مغالہ (یہود مین سے ایک قوم کا نام ہے) کے محل مین بچون کے ساتھ اُسے کھیلتا پایا اُن دنون مین ابن صیاد بلوغ کے قریب تھا سو اُسے ہمارا آنا معلوم نہ ہوا یہانتک کہ آنحضرت نے اُسکی پیٹھ پر ہاتھ مارکر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ مین خدا کا رسول ہون تب ابن صیاد نے آپکو قہر آلود نظرون سے دیکھکر کہا مین گواہی دیتا ہون

انك رسول الاميين فقال
ابن صياد للنبي صلى الله عليه وسلم
اتشهد اني رسول الله فرصه
وقال امنت بالله ورسله فقال له
ماذا ترى قال ابن صياد ياتيني
صادق وكاذب فقال له النبي صلى
الله عليه وسلم خلط عليك الامر
ثم قال له النبي صلى الله عليه
وسلم اني قد خبأت لك خبيئا
وخبأ له يوم تاتي السماء بدخان
مبين فقال ابن صياد هو الدخ فقال
اخسأ فلن تعدو قدرك فقال
عمر دعني اضرب عنقه فقال
النبي صلى الله عليه وسلم ان
يكنه فلن تسلط عليه وان لم يكنه
فلا خير لك في قتله رواه البخاري
عن جابر بن عبد الله الانصاري
رضي الله عنه ان عمر بن الخطاب
جاء يوم الخندق بعد ما غربت
الشمس فجعل يسب كفار قريش
قال يا رسول الله ما كدت اصلي
العصر حتى كادت الشمس تغرب
قال النبي صلى الله عليه وسلم والله

ان پڑھوں کے پیغمبر ہو۔ پھر ابن صیاد نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کیا تم میرے پیغمبر خدا
ہونے کی گواہی دیتے ہو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسکو بھینچا چھوڑ دیا اور فرمایا میں اللہ اور اسکے پیغمبروں
پر ایمان لایا ہوں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد
سے کہا تو کیا دیکھتا ہے ابن صیاد بولا میرے پاس خبر لانے
والے کبھی سچے ہوتے ہیں اور کبھی جھوٹے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھ پر تیرا امر مشتبہ ہو گیا ہے پھر اس
سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تیرے لئے اپنے
جی میں ایک چیز پوشیدہ رکھی ہے اور وہ یہ آیت ہے کہ جس دن
آسمان دھواں ظاہر لاویگا آپ نے پوشیدہ رکھی تھی ابن
صیاد بولا وہ دخ (دھواں) ہے تب آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور ہو تو اپنے اندازے سے کبھی تجاوز
نہ کریگا۔ حضرت عمر نے فرمایا اے رسول خدا مجھے چھوڑ دیجئے
کہ اسکی گردن ماروں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر ابن صیاد وہی دجال ہے تو تم اسپر قابو نہ پاؤگے (کیونکہ
اسکے قاتل عیسی ہیں) اور اگر وہ دجال نہیں ہے تو اسکے
قتل میں تمہارے لئے کچھ بھلائی نہیں ہے

بخاری میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے
کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خندق کے دن سورج
ڈوبنے کے بعد آئے اور کفار قریش کو برا کہنے لگے
اور کہا اے رسول خدا میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی
یہانتک کہ سورج ڈوبنے کو ہوا آنحضرت صلعم نے فرمایا

(باقی برصفحہ آئندہ)

ما صليتها فقمنا الى بطحان فتوضا للصلوة وتوضأنا لها فصلے العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلے بعدها المغرب رواه البخاري

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه يقول كان المسلمون حين قدموا المدينة يجتمعون فيتحينون الصلوة ليس ينادي لها فتكلموا يوما في ذلك فقال بعضهم اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصارى وقال بعضهم بل بوقا مثل بوق اليهود فقال عمر اولا تبعثون رجلا منكم ينادي بالصلوة فقال رسول الله صلے الله عليه وسلم يا بلال قم فناد بالصلوة رواه البخاري

عن الازرق بن قيس قال صلے بنا امام لنا يكنى ابا رمثة فقال صليت هذه الصلوة اومثل هذه الصلوة مع النبي صلے الله عليه وسلم قال وكان ابوبكر وعمر يقومان في الصف المقدم عن يمينه وكان رجل قد شهد التكبيرة الاولى من الصلوة فصلے نبي الله صلے الله عليه وسلم ثم سلم عن يمينه وعن يساره حتى

بخدا مین نے بھی عصر کی نماز نہین پڑھی پھر ہم بطحان (مدینہ کی وادی) مین کھڑے ہوے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے وضو کیا اور ہمنے بھی وضو کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج ڈوبنے کے بعد عصر کی نماز پڑھی اور اسکے بعد مغرب کی۔ بخاری

مین ابن عمر سے روایت ہے کہ جب مسلمان مدینہ مین آئے اور نماز کے لئے جمع ہوکر وقت کی جستجو اور تلاش کرنے لگے اور نماز کے لئے کوئی ندا نہ کرتا تھا سو لوگون نے آپس مین گفتگو کی۔ بعض تو کہنے لگے عیسائیون کی طرح تم بھی ایک ناقوس بنالو۔ بعضون نے کہا نہین بلکہ یہود کا سنکھ جیسا ایک سنکھ بنالو۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ایک شخص کو کیون نہین بھیجتے کہ وہ نماز کے لئے پکارے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال کھڑا ہو اور نماز کے لئے پکار ۔

ابوداود مین ازرق بن قیس سے روایت ہے کہ ہمارے امام نے جسکی ابو رمثہ کنیت تھی ہمین نماز پڑھائی پھر کہنے لگا یہی یا اس جیسی نماز مینے رسول اللہ کے ساتھ پڑھی ہے ابو رمثہ نے کہا حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما اول صف مین سیدھی طرف کھڑے ہوتے تھے اور ایک شخص جو نماز کی تکبیر اولی مین شریک تھا موجود تھا ۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھکر دائین بائین سلام پھیرا

رأينا بياض خدّيه ثم انفتل كانفتال ابي رمثة يعني نفسه فقام الرجل ادرك معه التكبيرة الاولى من الصلوة فوثب اليه عمر فاخذ بمنكبه فهزّه ثم قال اجلس فانه لم يهلك اهل الكتاب الا انهم لم يكن بين صلوتهم فصل فرفع النبي صلى الله عليه وسلم بصره فقال اصاب الله بك يا ابن الخطاب رواه ابوداؤد وفي رواية عن ابن عباس اسلم مع النبي صلى الله عليه وسلم ثلثة وثلثون رجلاً وست نسوة ثم اسلم عمر فنزلت يا ايها النبي حسبك الله ومن اتبعك من المؤمنين ❊

فصل في سيرة امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه

عن انس بن مالك رضي الله عنه قال رأيت عمر بن الخطاب وهو يومئذ امير المؤمنين وقد رقع بين كتفيه برقع ثلث لبد بعضها فوق بعض رواه مالك

اور گردن مبارک اسقدر پھیری کہ ہمین آپکے رخساروں کی سفیدی اچھی طرح سے معلوم ہوئی پھر پھرکر بیٹھ گئے جیسا ابو رمثہ (یعنی مین) پھرکر بیٹھا ہوں سو وہ شخص جسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تکبیر اولی پائی تھی کھڑا ہوکر اور نماز پڑھنے لگا حضرت عمر نے اسکی طرف ایک جست لگائی اور مونڈھے پکڑکر جھنجھوڑے پھر فرمایا بیٹھ جا کیونکہ اہل کتاب صرف اسیوجہ سے ہلاک ہوئے کہ انکی دونمازوں مین فصل نہ تھا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ اٹھاکر دیکھا اور فرمایا اے ابن الخطاب اللہ تعالی نے تجھے ٹھیک بات سجھائی - ایک روایت مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یون مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۳۳ تینتیس مرد اور چھ عورتین اسلام لاچکے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے اسوقت اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری - اے نبی تجھے خداے تعالی اور مؤمنین مین سے جنہون نے تیرا اتباع کیا بس ہین

فصل امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی بعض خصلت کے بیان مین

موطا مین انس بن مالک سے روایت ہے کہ مین نے عمر بن الخطاب کو اُس زمانہ مین دیکھا جب وہ امیر المؤمنین تھے آپکے مونڈھوں کے درمیان تین پیوند اوپر تلے لگے ہوئے تھے

عن انس بن مالك قال سمعت عمر بن الخطاب وخرجت معه حتى دخل حائطا فسمعته وهو يقول و بيني وبينه جدار وهو في جوف الحائط عمر بن الخطاب امير المؤمنين بخ بخ يا ابن الخطاب لتتقين الله او ليعذبنك رواه مالك عن انس بن مالك قال رايت عمر بن الخطاب وهو يومئذ امير المومنين يطرح له صاع من تمر فيا كله حتى ياكل حشفها رواه مالك عن زيد بن اسلم قال استسقى يوما عمر فجيء بماء قد شيب بعسل فقال انه لطيب لكني اسمع الله عز وجل نعى على قوم شهواتهم فقال اذهبتم طيباتكم في حياتكم الدنيا واستمتعتم بها فاخاف ان تكون حسناتنا عجلت لنا فلم يشربه رواه رزين عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه

موطا مین انس بن مالک سے روایت ہے کہ مین نے حضرت عمر رضہ کو کہتے سنا اُسوقت کہ جب مین اُنکے ساتھ چلا اور آپ ایک باغ مین تھے مجھ مین اور آپ مین ایک دیوار حائل تھی مین نے اُنہین کہتے سنا آپ فرماتے تھے واہ واہ ای خطاب کے بیٹے اللہ سے ڈر نہین تو اللہ تجھے عذاب کریگا موطا مین انس بن مالک کہتے ہین کہ مین نے حضرت عمر کو اُس زمانہ مین دیکھا کہ آپ مسلمانون کے سردار تھے کہ آپ کے سامنے کھجورون کا صرف ایک صاع ڈالا جاتا تھا آپ اُنہین کھاتے یہانتک کہ خراب اور سوکھی تک کھا لیتے تھے۔ رزین مین زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو آپ کے پاس پانی شہد ملا ہوا لایا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسمین کوئی شک نہین یہ پانی نہایت مزہ دار اور پاک ہے لیکن مین خدائے بزرگ و برتر کو سنتا ہون کہ اُسنے ایک قوم پر اُنکی خواہشون کے سبب عیب لگایا اور سرزنش کی ہے چنانچہ فرمایا تم اپنی زندگی ہی مین مزے اُڑا چکے اور اُن لذتون سے بہرہ مند ہو چکے سو مین ڈرتا ہون کہ ہماری نیکیون کا ثواب اسی عالم مین دیا جاوے پس وہ پانی نہ پیا +

شعب الایمان مین عمر بن الخطاب سے روایت ہے

قال وهو على المنبر يا ايها الناس
تواضعوا فاني سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول
من تواضع لله رفعه الله فهو
في نفسه صغير وفي اعين الناس عظيم ومن
تكبر وضعه الله فهو في اعين الناس
صغير وفي نفسه كبير حتى لهو اهون عليهم من
كلب وخنزير رواه البيهقي في شعب الايمان عن عمر
قال قال رسول الله ص اللهم اشدد
الاسلام بعمر بن الخطاب رواه
الطبراني في الاوسط وعنه قال
قال رسول الله ص لو لم ابعث
فيكم لبعث عمر الحديث رواه
الديلمي عن سالم بن عبد الله
قال ابطا خبر عمر على ابي موسى
فاتى امراة في بطنها شيطان فسالها
عنه فقالت حتى ياتي شيطاني
فجاء فسالته عنه فقال تركته
مؤتزرا بكساء يسهم ...
ابل الصدقة وذلك رجل لا يراه
شيطان الا خر لمنخريه الملك بين
عينيه وروح القدس بلسانه
رواه ابن عساكر عن ابي هريرة

کہ آپ منبر پر چڑھے ہوئے فرماتے تھے اے لوگو فروتنی کرو
کیونکہ مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے
کہ جو شخص اللہ کی رضامندی کے لیئے لوگون کے ساتھ فروتنی
کرتا ہے اُسکا درجہ اللہ بلند کرتا ہے گو وہ اپنی نظر مین
حقیر ہے مگر لوگون کی نظرون مین بزرگ و کبیر ہے اور
جو کوئی تکبر کرتا ہے اُسے خدا تعالی پست کر دیتا ہے
سو وہ گرچہ آپکو بزرگ جانتا ہے لیکن لوگون کی آنکھون
مین اسدرجہ حقیر ہو جاتا ہے کہ کتے اور سور سے بھی زیادہ انکے
نزدیک ذلیل و خوار شمار کیا جاتا ہے طبرانی اوسط مین ابوبکر سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
اللہ عمر بن الخطاب سے اسلام کی بنیاد مضبوط کر۔ دیلمی
ابوبکر سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر
مین تم مین پیغمبری کے ساتھ نہ بھیجا جاتا تو عمر بن الخطاب مبعوث
ہوتے ابن عساکر سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہین کہ
ابو موسی اشعری کو حضرت عمر کی خبر معلوم نہوئی وہ ایک
ایسی عورت کے پاس آئے جسکے پیٹ مین شیطان بولتا تھا
ابوموسی نے اُس عورت سے حضرت عمر کی خبر پوچھی تو کہا تم
ٹھیرجاؤ کہ میرا شیطان میرے پاس آجائے جب شیطان آیا تو ابوموسی نے اُسے
پوچھا شیطان نے کہا مین نے انہین لنگی کا تہبند باندھے ہوئے چھوڑا ہے
اب صدقہ کے اونٹ بٹ رہے ہین وہ ایسا شخص ہے کہ جب اُسے
شیطان دیکھتا ہے تو منہ کے بل گر پڑتا ہے اور اُسکی دونون
آنکھون کے درمیان فرشتہ اور زبان پر روح القدس
ہے مسند احمد اور [illegible] اور مین حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتى كاهنا
فصدقه بما يقول او اتى امراته
حائضا او اتى امراته فى دبرها
فقد برئ مما انزل على محمد رواه
احمد وابو داود عن ابى هريرة
رجلا شكى الى النبى صلى الله عليه وسلم قسوة قلبه
قال امسح راس اليتيم واطعم المسكين
رواه احمد عن ابى سعيد الخدرى
رضى الله عنه قال اتانا ابو موسى
قال ان عمر رضى الله عنه ارسل
الى ان آتيه فاتيت بابه فسلمت
ثلثا فلم يرد على فرجعت فقال
ما منعك ان تاتينا فقلت انى اتيت
فسلمت على بابك ثلثا فلم تردوا
على فرجعت وقد قال لى رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا استاذن
احدكم ثلثا فلم يؤذن له فليرجع
فقال عمر اقم عليه البينة قال
ابو سعيد فقمت معه فذهبت
الى عمر فشهدت رواه البخارى
ومسلم عن ابى امامة الباهلى قال
لبس عمر بن الخطاب ثوبا جديدا
فقال الحمد لله الذى كسانى ما اوارى

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کاہن
کے پاس آکر اُسکے خبر کی تصدیق کرے یا اپنی بیوی سے حیض
کی حالت مین آوے (جماع کرے) یا اُسکے پیچھے سے آئے
تو وہ اُس سے جو محمد پر اُتارا گیا ہے بری ہے +
مسند احمد مین ابوہریرہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے
اپنی قوت قلب کی رسول اللہ صلعم سے شکایت کی آپنے
فرمایا یتیم کا سر چھو (ازراہ شفقت) اور مسکین کو کھلا +
بخاری و مسلم مین ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ہمارے پاس
ابوموسی اشعری نے آکر کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے میرے بلانے
کے واسطے میرے پاس ایک آدمی بھیجا سو مین نے اُنکے
دروازہ پر جاکر (بقصد اذن) تین بار سلام کیا لیکن
وہان سے جواب آیا تب مین پھر کر چلا آیا۔ اسکے بعد عمرؓ
نے فرمایا تمہین میرے پاس آنے سے کس چیز نے منع کیا مین نے
کہا مین تو حاضر ہوا تھا اور آپکے دروازہ پر تین دفعہ سلام بھی
کیا مگر کسی نے مجھے جواب نہ دیا چار پھر کر چلا آیا کیونکہ مجھے رسول
اللہ نے فرمایا تھا کہ جب کوئی تم مین سے تین بار اذن مانگے
اور پھر اندر آنیکا حکم نہ ملے تو پھر جاوے سو حضرت
عمر نے فرمایا اس حدیث کی صحت پر گواہ قایم کر۔ ابو سعید
کہتے ہین مین کھڑا ہوگیا اور حضرت عمر کے پاس جاکر
اسکی گواہی دی + احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے
ابوامامہ باہلی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے نیا
کپڑا پہنکر فرمایا سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے مجھے
ایسا کپڑا پہنایا کہ مین اُس سے اپنی ستر پوشی کرتا

به عورتی واتجمل به فی حیوتی ثم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من لبس ثوبا جدیدا فقال الحمد لله الذی کسانی ما اواری به عورتی واتجمل به فی حیوتی ثم عمد الی الثوب الذی اخلق فتصدق به کان فی کنف الله وفی حفظه وفی ستر الله حیا ومیتا رواه احمد وابن ماجة والترمذی وقال هذا حدیث غریب عن مجاهد قال کان عمر یری الرای فینزل به القران عن علی قال ان فی القران لرأیا من رای عمر رواه ابن عساکر عن ابن عمر مرفوعا قال ما قال الناس فی شیء وقال فیه عمر الا جاء القران نحو ما یقول عمر رواه ابن عساکر عن سالم بن عبد الله ان کعب الاحبار قال ویل لملك الارض من ملك السماء فقال عمر الا من حاسب نفسه فقال کعب والذی نفسی بیده انها فی التوریة لتابعها فخر عمر

اور اپنی زندگی مین زینت کرتا ہون پھر فرمایا مین نے رسول خدا سے سنا فرماتے تھے جو شخص نیا کپڑا پہنکر کہے سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جسنے مجھے ایسا کپڑا پہنایا جس سے مین اپنا ستر ڈھانکتا اور جس سے اپنی زندگی مین زینت اور نمائش کرتا ہون پھر جو کپڑا پرانا ہے اُسے اللہ کے واسطے خیرات کرے تو ایسا شخص جیتے اور مرے دنیا و آخرت مین اللہ کی پناہ اور اُسکی حفاظت اور اُسکی مغفرت کے پردہ مین رہتا ہے - مجاہد کہتے ہین کہ حضرت عمر ایک رائے لگاتے تھے سو اللہ تعالیٰ اُنکی رائے کے مطابق قرآن اتارتا تھا - ابن عساکر حضرت علی رض سے روایت کرتے ہین وہ کہتے تھے کہ قرآن مین عمر کی رائون مین سے ایک رائے ہے - ابن عساکر ابن عمر سے رفعاً روایت کرتے ہین کہ جس چیز مین لوگون کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کچھ گفتگو ہوتی تو عمر رض کے قول ہی کے مطابق قرآن اترتا +

عثمان بن سعید الدارمی سالم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہین کہ کعب الاحبار نے کہا آسمان کے بادشاہ کی طرف سے زمین کے والی پر خرابی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے وہ اِس سے مستثنیٰ ہے - کعب نے کہا اُس ذات کی قسم جسکے قبضہ مین میری جان ہے توراۃ مین یہی جملہ ہے اور آپنے اُسکی موافقت کی تب حضرت عمر سجدے مین گر پڑے

ساجد۔ رواه عثمان بن سعيد
الدارمي عن ابن عمر ان بلالا
كان يقول اذا اذن اشهد
ان لا اله الا الله حي على الصلوة
فقال عمر قل في اثرها اشهد ان
محمدا رسول الله فقال رسول الله
قل كما قال عمر رواه ابن عدي
عن جابر قال لبس رسول الله
صلى الله عليه وسلم يوما قباء
ديباج اهدي له ثم اوشك
ان نزعه فارسل به الى عمر
فقيل قد اوشك ما انتزعته يا
رسول الله فقال نهاني عنه
جبرئيل فجاء عمر يبكي فقال
..... يا رسول الله كرهت امرا
واعطيتنيه فما لي فقال اني لم
اعطك تلبسه انما اعطيتك تبيعه
فباعه بالفي درهم رواه مسلم
عن عمر بن الخطاب رضي
الله عنه انه كان اذا بعث عماله
شرط عليهم ان لا تركبوا برذونا
ولا تاكلوا نقيا ولا تلبسوا رقيقا ولا
تغلقوا ابوابكم دون حوائج الناس

ابن عدی ابن عمر سے روایت کرتے ہین کہ بلال جب
اذان کہتے تھے تو اشہد ان لا الہ الا اللہ کے بعد حی علی
الصلوۃ پڑھتے تھے حضرت عمر نے فرمایا یہ نہین
اسکے پیچھے اشہد ان محمدا رسول اللہ کہو تب حضرت
صلعم نے بلال سے فرمایا جیسا عمر نے کہا ویسا ہی
کہو۔ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلعم نے ایکدن ابریشمی قبا جو آپکے پاس تحفۃً
بھیجی گئی تھی پہنی اور جلدی سے اُتار کر عمر بن الخطاب
کو بھیجدی۔ صحابہ نے عرض کیا اے رسول خدا ایسی
جلدی آپنے اُسے کیون اُتارا فرمایا مجھے ابھی جبرئیل
نے اسکے پہننے سے منع کیا ہے اتنے مین حضرت عمرؓ
روتے ہوے آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ
آپنے اس قبا کے پہننے کو ناخوش جانا اور مجھے عنایت
فرمایا سو میرا کیا حال ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ مین نے تمہارے پہننے کے واسطے
نہین دی ہے بلکہ بیچنے کے لئے بھیجی ہے تب حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہزار درہم کو اُسے بیچڈالا
شعب الایمان مین حضرت عمر بن الخطاب رضؓ سے
روایت ہے کہ وہ جب اپنے تحصیلدارون اور عاملون کو
بھیجتے تو اُنسے شرط کر لیتے کہ ترکی گھوڑون پر
سوار نہونا۔ میدہ کی روٹی نہ کھانا۔ باریک
کپڑا نہ پہننا۔ اور لوگون کی حاجتون
کے وقت اپنا دروازہ بند نہ کرنا

فان فعلتم شيئا من ذلك فقد حلت بكم العقوبة ثم يشيئعهم رواه البيهقي في شعب الايمان عن ثور بن زيد الديلمي قال ان عمر استشار في حد الخمر فقال له علي ان تجلده ثمانين فانه اذا شرب سكر واذا سكر هذى واذا هذى افترى فجلد عمر في حد الخمر ثمانين رواه مالك عن ابي سهيل بن مالك عن ابيه ان عمر بن الخطاب كتب الى ابي موسى الاشعري ان صل الظهر اذا الشمس زاغت والعصر والشمس بيضاء نقية قبل ان تدخلها صفرة و المغرب اذا غربت الشمس واخر العشاء ما لم تنم وصل الصبح و النجوم بادية مشتبكة واقرأ فيها بسورتين طويلتين من المفصل رواه مالك عن نافع مولى عبد الله بن عمر ان عمر بن الخطاب كتب الى عماله ان اهم امركم عندي الصلوة فمن حفظها

پھر اگر اسمین سے تم کچھ کروگے تو سزا کے مستحق ہوگے ان شرطون کے بعد آپ اُنہین روانہ کرتے۔ موطا مین ثور بن زید دیلمی سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے شراب کی حد مین صحابہ سے مشورہ کیا حضرت علی رضؓ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ میری راے مین اُسے اسّی دُرّے مارنے چاہئین کیونکہ وہ شراب پیکر مست ہوجاتا ہے اور اُسکا مست ہونا ہذیان اور بیہودہ بکنے کا باعث ہے اور جب بیہودہ بکتا ہے تو بہتان لیتا ہے سو حضرت عمر نے شراب کی حد مین اسّی درّے مارنیکا حکم دیا۔ موطا مین ابو سہیل بن مالک سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ عمر بن الخطاب نے ابو موسی کو لکھ بھیجا کہ ظہر کی نماز سورج ڈھلے پڑھو اور عصر کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ سورج سفید اور صاف ہو زردی کا دھبہ تک اُسمین نہ آنے پائے اور مغرب کی نماز سورج ڈوبے پڑھو اور عشا کی نماز یہانتک دیر کرکے پڑھو جبتک نیند نہ آئے۔ اور صبح کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ تارے صاف اور گھن دار ہون۔ فجر کی نماز مین مفصل سے دو بڑی بڑی سورتین پڑھو۔ موطا مین نافع عبد اللہ بن عمر کے غلام سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے اپنے تحصیلدارون کو لکھا تمہاری سب خدمتون مین میرے نزدیک نماز بہت ضروری امر ہے جسنے نماز کے مسئلے یاد رکھے اور اُسے اُسکے وقت پر پڑھا

وحافظ عليها حفظ دينه ومن ضيعها فهو لما سواها اضيع ثم كتب ان صلوا الصلوة الظهر اذا كان الفيئ ذراعا الى ان يكون ظل احدكم مثله والعصر والشمس مرتفعة بيضاء نقية قدر ما يسير الراكب فرسخين او ثلثة قبل غروب الشمس والمغرب اذا غربت الشمس والعشاء اذا غاب الشفق الى ثلث الليل فمن نام فلا نامت عينه فمن نام فلا نامت عينه فمن نام فلا نامت عينه والصبح والنجوم بادية مشتبكة رواه مالك في الموطا

عن ابي صالح قال كعب لعمر اجدك في التورية تقتل شهيدا قال واني لي بالشهادة بجزيرة العرب وقال اسلم قال عمر اللهم ارزقني شهادة في سبيلك واجعل موتي في بلد رسولك هكذا رواه البخاري

عن هشام بن عروة عن ابيه ان المسور بن مخرمة اخبره انه دخل رجل على عمر بن الخطاب رضي الله عنه الليلة التي طعن فيها فايقظ عمر

تو اُسنے اپنے دین کی حفاظت کی اور جسنے نماز ہی ضائع کی وہ نماز کے سوا تمام خدمتین تلف کریگا پھر لکھا ظہر کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ سورج ڈھلکر آدمی کے ایک ہاتھ برابر سایہ ہو یہانتک کہ ہر چیز کا ایک مثل سایہ ہو اور عصر کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ سورج بلند اور صاف ہو اور اُسکے بعد اسقدر وقت باقی رہے کہ اونٹنی سوار دو فرسخ یا تین فرسخ سورج ڈوبنے سے پہلے پہونچ جاے اور مغرب کی نماز سورج ڈوبے پڑھو اور عشا کی نماز شفق کے غائب ہونے سے تہائی رات تک پڑھو اور جو شخص عشا کی نماز سے پہلے سو جائے تو خدا کرے اُسکی آنکھ نہ لگے تین دفعہ یہ کلمہ فرمایا - اور صبح کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ تارے صاف اور گھن دار ہون *

آبو صالح سے روایت ہے کہ کعب احبار نے حضرت عمر سے کہا مین آپکو توریت مین پاتا ہون کہ آپ اللہ کی راہ مین شہید ہونگے حضرت عمر نے فرمایا مجھے شہادت کہان نصیب ہوگی مین تو عرب کے جزیرہ مین ہون (یعنی یہان تو سب مسلمان ہین پھر جہاد کی کیا صورت) بخاری مین اسلم کہتے ہین کہ حضرت عمر نے فرمایا بار خدایا مجھے اپنی راہ مین شہادت نصیب کر اور مجھ موت اپنے رسول کے شہر مین دے

موطا مین ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ مسور بن مخرمہ نے خبر دی کہ ایک شخص عمر بن الخطاب کے پاس جس رات مین کہ آپ زخمی ہوئے آیا اور حضرت عمر کو

الصلوة الصبح فقال عمر نعم
ولا حظ في الاسلام لمن ترك
الصلوة فصلى عمر وجرحه يثعب
دما رواه مالك وقوله يثعب اى
يسيل وفي رواية وقد كان عمر
راى رؤية قبل الطعن ان
الديك الاحمر طعنه طعنتين
فخطب قبل ان يكون شهيدا
بثلثة ايام انى ارى رؤية واظن
ان يقتلني الاعجمي فوصى الناس
بمواعظة كثيرة نافعة بجميع الناس
عن يحيى بن عبد الرحمن بن
حاطب انه اعتمر مع عمر بن الخطاب في ركب
فيهم عمرو بن العاص وان
عمر بن الخطاب عرس ببعض
الطريق قريبا من بعض المياه
فاحتلم عمر وقد كاد ان يصبح فلم
يجد مع الركب ماء فركب حتى
اذا جاء الماء فجعل يغسل ما راى
من ذلك الاحتلام حتى اسفر
فقال له عمرو بن العاص اصبحت
ومعنا ثياب فدع ثوبك يغسل
فقال عمر بن الخطاب واعجبا

صبح کی نماز کے لئے جگایا حضرت عمر نے فرمایا ہان مین نماز
پڑھونگا کیونکہ جو شخص نماز پڑھنی چھوڑ دے اسلام مین
اُسکے لئے کوئی حصہ اور بہرہ نہین سو حضرت عمر نے
نماز پڑھی اس حال مین کہ آپکے زخم سے خون بہتا تھا
یہان یثعب کے معنی یسیل کے ہین اور ایک روایت مین یون
آیا ہے کہ زخمی ہونے سے پہلے حضرت عمر نے ایک خواب دیکھا
تھا کہ سرخ مرغ نے آپکے پیٹ کے مارا ہین سو آپنے شہید
ہونے سے پہلے تین دن خطبہ پڑھا اور فرمایا مین نے ایک
خواب دیکھا ہے اور مین گمان کرتا ہون کہ مجھے شخص عجمی شہید
کرے سو آپنے تمام لوگون کو بہت سی ایسی نصیحتون کی
وصیت کی جو نفع دینے والی تھین •

موطا مین یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب سے روایت
ہے کہ انہون نے شتر سوارون مین حضرت عمر بن الخطاب
کے ساتھ عمرہ کیا جنمین عمرو بن العاص بھی تھے اور
عمر بن الخطاب پانی کے قریب رات کو راستہ ہی مین اُتر
پڑے - صبح کا وقت قریب ہی تھا کہ آپ کو نہانے کی حاجت
ہوئی اور قافلہ مین پانی نہ تھا تب حضرت عمر سوار
ہوے یہانتک کہ پانی کے پاس آکر جہان جہان
کپڑے پر نجاست احتلام کا اثر تھا دھونے لگے اتنے مین
خوب روشنی ہوگئی پس عمرو بن العاص نے حضرت عمر بن
الخطاب سے کہا اب تو صبح ہوگئی ہمارے پاس کپڑے ہین آپ
اس کپڑے کو رہنے دیجیے دھو ڈالا جائیگا اور ہمارے
کپڑون سے نماز پڑھ لیجیے تب حضرت عمر نے کہا اے عمرو بن العاص

واعجبا لك يا عمرو بن العاص
لئن كنت تجد ثيابا افكل الناس
يجد ثيابا والله لو فعلتها
لكانت سنة بل اغسل ما رأيت
وانضح ما لم ار عن سعيد بن
المسيب ان مسلما ويهوديا
اختصما الى عمر فرأى الحق لليهودي
فقضى له عمر به فقال له اليهودي
والله لقد قضيت بالحق فضربه
عمر بالدرة وقال وما يدريك فقال
اليهودي والله انا نجد في التوراة
انه ليس قاض يقضي بالحق الا كان
عن يمينه ملك وعن شماله ملك
يسددانه ويوفقانه للحق
ما دام مع الحق فاذا ترك الحق
عرجا وتركاه عن محمد بن
سيرين ان عمر بن الخطاب
كان في قوم وهم يقرءون
القرآن فذهب لحاجته ثم
رجع وهو يقرء القرآن فقال له
رجل يا امير المؤمنين اتقرء ولست
على وضوء فقال عمر من افتاك بهذا أ
رواهما مالك في الموطأ عن

کی بات ہے اگر تمنے کپڑے پالیے تو کیا سب لوگون
کے پاس کئی کپڑے ہوسکتے ہین واللہ اگر مین یہ کام
کرون تو لوگون کے لیے سنت ہو جاوے بلکہ جہان
نجاست معلوم ہوگی مین اس کپڑے کو دھو ڈالتا ہون
اور جہان نہ معلوم ہوگی پانی چھڑک دیتا ہون *
موطا مین سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب
کے پاس ایک مسلمان اور ایک یہودی لڑتے جھگڑتے آئے
سو حضرت عمر نے یہودی کی جانب حق دیکھا اور اُسیکے موافق
فیصلہ لکھا یہودی نے آپ سے کہا واللہ تمنے سچا
فیصلہ کیا حضرت عمر نے اُسے ایک کوڑا مارا (کیونکہ اُنہین اسکی
خوشامد بری معلوم ہوتی تھی) اور فرمایا تجھے کیونکر معلوم ہوا
یہودی نے جواب دیا ہم اپنی کتاب مین پاتے ہین کہ جو قاضی سچا
فیصلہ کرتا ہے اسکے دائین اور بائین فرشتے ہوتے ہین کہ وہ سیدھی
راہ بتاتے ہین اور حق فیصلہ کی توفیق دیتے ہین جبتک قاضی
حق پر جما ہے مگر جب حق کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ فرشتے بھی اُسے
چھوڑ کر آسمان پر چڑھ جاتے ہین *
موطا مین محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب
لوگون مین بیٹھے تھے اور وہ لوگ قرآن پڑھ
رہے تھے سو حضرت عمر استنجا کرنے تشریف
لیگئے اور پھر آکر قرآن پڑھنے لگے ایک شخص نے
آپ سے کہا اے امیر المؤمنین آپ بے وضو
قرآن مجید پڑھتے ہین پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے کہا اسکا فتوی تجھے کسنے دیا کیا مسیلمہ نے

عبد الرحمن بن عبد القاري
انه قال خرجت مع عمر بن الخطاب
ليلة في رمضان الى المسجد فاذا
الناس اوزاع متفرقون يصلي
الرجل لنفسه ويصلي الرجل فيصلي بصلوته الرهط
فقال عمر اني ارى لو جمعت
هؤلاء على قارئ واحد لكان
امثل ثم عزم فجمعهم على
ابي بن كعب قال ثم خرجت معه
ليلة اخرى والناس يصلون
بصلوة قارئهم قال عمر نعم البدعة هذه
والتي تنامون عنها افضل من التي تقومون
يريد اخر الليل وكان الناس يقومون
اوله رواه البخاري عن زيد بن
اسلم عن ابيه ان عمر بن الخطاب
يصلي من الليل ما شاء الله حتى
اذا كان من اخر الليل ايقظ اهله
للصلوة يقول لهم الصلوة الصلوة
ثم يتلو هذه الآية وأمر اهلك
بالصلوة واصطبر عليها لا نسألك
رزقا نحن نرزقك والعاقبة
للتقوى رواه مالك عن زيد بن

بخاری مین عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے
کہ مین عمر بن الخطاب کے ساتھ رمضان مین ایک رات
کو مسجد مین آیا دیکھتا کیا ہون کہ لوگون کی جماعتین علیحدہ
علیحدہ نماز پڑھ رہی ہین کوئی آدمی تو اکیلا پڑھ رہا
ہے کسی کے پیچھے دس پانچ آدمی نماز پڑھ رہے ہین
تب حضرت عمرؓ نے کہا اگر مین ان سب لوگون کو
ایک قاری کے پیچھے جمع کردون تو بہت بہتر ہو پھر آپنے
قصداً اُن سب لوگون کو ابی بن کعب پر جمع کر دیا
(عبد الرحمن) کہتے ہین پھر مین دوسری رات حضرت عمرؓ
کے ساتھ نکلا اور سب لوگ اپنے قاری (ابی بن کعب) کے
پیچھے نماز پڑھ رہے تھے حضرت عمرؓ نے انہین دیکھکر
فرمایا یہ اچھی بدعت ہے اور جس رات کے حصہ مین تم
سوتے ہو وہ اُس رات کے حصہ سے بہتر ہے جسمین
تم قیام کرتے ہو۔ حضرت عمرؓ کی مراد اُس سے آخر شب تھی
(یعنی پچھلی رات پہلی رات سے بہتر ہے) اور اُسوقت لوگ اول
شب قیام کرتے تھے۔ موطا مین زید بن اسلم اپنے باپ سے
روایت کرتے ہین کہ عمر بن الخطاب رات کو نماز پڑھا کرتے
تھے جب تک اللہ چاہتا تھا یہانتک کہ جب پچھلی رات ہوتی
توآپ اپنے بی بی بچون کو نماز کے لئے جگاتے اور اُنسے
کہتے نماز پڑھو نماز پڑھو پھر یہ آیت پڑھتے اور اپنے گھر
والون کو نماز کا حکم کرو اور اُسپر ٹھیرا رہ ہم تجھ سے کوئی
روٹی تو مانگتے ہی نہین تجھکو روزی ہم دیتے ہین اور انجام کی بہتری پرہیزگار
سے ہے۔ موطا مین زید بن اسلم رضی اللہ عنہ

اسلم عن ابیه انه قال شرب عمر بن الخطّاب لبنًا فاعجبه فسأل الذی سقاه من این هذا اللبن فاخبره انه ورد ماءً قد سمّاه فاذا نَعَمٌ من نعم الصدقة وهم یسقون فحلبوا لی من البانها فجعلته فی سِقَائِی فهو هذا فادخل عمر بن الخطّاب یده فاستقاءه رواه مالک عن زید بن اسلم عن ابیه انه قال لعمر بن الخطّاب ان فِی الظهر ناقةً عمیاءَ فقال عمر ادفعها الی اهل بیتٍ ینتفعون بها قال فقلت وهی عمیاء قال یقطرونها بالابلِ قال فقلت کیف تاکل من الارض قال فقال عمرُ امن نَعَم الجزیةِ هی ام من نعم الصدقةِ فقلت بل من نعم الجزیةِ فقال عمر اردتم والله اکلها فقلت انّ علیها وَسم نعم الجزیةِ فامر بها عمر فنحرت و کان عنده صحاف تسع فلا تکون فاکهة ولا طریفة الاجعل

اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ ایک دن عمر ابن الخطاب نے دودھ پیا اور وہ اُنکو بہت بھلا معلوم ہوا سو جسنے آپکو وہ دودھ پلایا تھا اُس سے دریافت کیا کہ یہ دودھ کہانسے آیا اُس شخص نے حضرت عمر کو خبر دی کہ مین ایک پانی پر گیا اور اُسنے اُس پانیکا نام بھی لیا وہان زکوٰۃ کے اونٹون مین سے کئی اونٹ پانی پی رہے تھے سو لوگون نے اُن اونٹون کا دودھ مجھے دوہ کر دیا مین نے اُسے اپنے مشکیزہ مین رکھ لیا سو وہ یہی دودھ تھا جو آپنے پیا تب عمر بن الخطاب نے اپنا ہاتھ ڈالکر قی کی راہ سے سب دودھ نکال ڈالا۔ موطا مین زید بن اسلم اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ اُنہون نے حضرت عمر بن الخطاب سے کہا طویلہ مین ایک اندھی اونٹنی ہے تب حضرت عمر نے فرمایا اُسے کسی گھر والیکو دیدو تاکہ وہ اُس سے نفع لیوے مین نے کہا جناب وہ تو اندھی ہے حضرت عمر نے فرمایا اُسے اونٹونکی قطار مین باندھ دینگے مین نے کہا وہ زمین سے چارہ کسطرح کھائیگی (راوی کہتے ہین) تب حضرت عمر نے فرمایا وہ جزیہ کے اونٹون مین سے ہے یا زکوٰۃ کے اونٹون مین سے مین نے کہا جزیہ کے اونٹون مین سے پھر حضرت عمر نے فرمایا بخدا تم اُسکا کھانا چاہتے ہو۔ مین نے کہا نہین تو اُسپر جزیہ کا نشان موجود ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکی قربانی کا حکم دیا اور وہ ذبح کی گئی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس نو کٹورے (ظرف چوبی) تھے جب آپکے پاس کوئی میوہ یا تحفہ آتا تو آپ اُن کٹورون مین رکھ کر

منها فی تلک الصحائف فیبعث بها الی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویکون الذی یبعث بہ الی حفصة ابنتہ من اٰخر ذلک فان کان فیہ نقصان کان فی حظ حفصة قال فجعل تلک الصحائف من لحم تلک الجزور فبعث بھا الی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامر بما بقی من لحم تلک الجزور فصنع فدعا علیہ المھاجرین والانصار رواہ مالک فی الموطا وفی روایة عن ام المومنین عائشة وعلی بن ابی طالب رض سماہ الفاروق فرق بین الحق والباطل عن زید بن اسلم قال کتب ابو عبیدة بن الجراح الی عمر بن الخطاب یذکر لہ جموعا من الروم وما یتخوف من امرھم فکتب الیہ عمر اما بعد فانہ مھما ینزل بعبد مومن منزل شدة یجعل اللہ بعدہ فرجا وانہ لن یغلب عسر یسرین

اس سبوے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کو بھیجتے اور سب سے پیچھے اپنی بیٹی حفصہ ام المومنین کو بھیجا کرتے تھے سو اگر اس چیز مین کمی ہوتی اور بٹتے بٹتے تھوڑی سی رہ جاتی تو حضرت حفصہ کے حصے مین کمی ہوتی (راوی کہتے ہین) اسوقت بھی حضرت عمر نے اُن ٹوکرون کو اس اونٹنی کے گوشت سے بھر کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے پاس بھیجا پھر جو کچھ باقی رہا آپنے اُسکے پکانے کا حکم فرمایا اور انصار و مہاجرین کی دعوت کی- ایک روایت مین حضرت عائشہ اور علی بن ابی طالب رض سے آیا ہے کہ حضرت عمر کا نام فاروق اسلئے رکھا کہ انہون نے جھوٹ اور سچ مین جدائی ڈالی موطا مین زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ابو عبیدہ بن جراح نے حضرت عمر کو روم کے لشکرون اور اُنکے کامون سے جو خوف لاحق ہوا تھا لکھ بھیجا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب لکھا- حمد و ثنا کے بعد معلوم ہو کہ مومن بندے پر جب کوئی سختی اترتی ہے تو اللہ تعالی جل جلالہ اُسکے بعد خوشی نصیب کرتا ہے اور ایک سختی دو آسانیون پر غالب نہین ہو سکتی ہے

وان الله يقول في كتابه يا يها الذين امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا الله لعلكم تفلحون رواه مالك عن زيد بن اسلم ان عمر بن الخطاب يقول اللهم لا تجعل قتلي بيد رجل صلى لك سجدة واحدة يحاجني بها عندك يوم القيمة عن زيد بن اسلم ان عمر بن الخطاب كان يقول اللهم اني اسئلك شهادة في سبيلك ووفاة ببلد رسولك عن علي قال ما علمت احدا اختار ها الا مختفيا الا عمر بن الخطاب فانه لما هم بالهجرة تقلد سيفه وتنكب قوسه وانتضى في يده اسهما واتى الكعبة واشراف قريش بفنائها فطاف سبعا ثم صلى ركعتين عند المقام ثم اتى حلقهم واحدة واحدة فقال شاهت الوجوه من اراد ان تثكله امه وييتم ولده ويرمل زوجته فليأتني وراء هذا الوادي فما تبعه منهم احد

اور حق سبحانہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب مین فرماتا ہے اے ایمان والو مصیبتون اور کفار کے مقابلہ مین صبر کرو اور جہاد پر قائم رہو اور اللہ سے ڈرو شاید تم نجات پاؤ موطا مین زید بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب فرمایا کرتے تھے خداوندا مجھے ایسے آدمی کے ہاتھ سے مت قتل کرائیو جسنے تیرے لئے ایک سجدہ بھی کیا ہو کہ مبادا اس سجدہ کی وجہ سے قیامت کے دن مجھ سے تیرے پاس جھگڑے - موطا مین زید بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب فرماتے تھے اے پروردگار مین تیری راہ مین شہید ہونا چاہتا ہون اور تیرے رسول کے شہر مین مرنیکی آرزو رکھتا ہون - حضرت علی فرماتے ہین کہ مین سوائے عمر بن الخطاب کے کسیکو نہین جانتا کہ اُسنے کھلم کھلا ہجرت کی ہو جب عمر بن الخطاب نے ہجرت کا ارادہ کیا تو اپنی تلوار لگائی اور کندھے پر کمان رکھی اور ترکش سے تیر نکالکر ہاتھ مین لئے اور کعبہ مین آئے اُسوقت کعبہ کے صحن مین اشراف قریش موجود تھے آپنے سات بار طواف کیا پھر مقام کے پاس آکر دو رکعت نماز پڑھی اور قریش کے حلقون پر الگ الگ گزر کرکے فرمایا تمہارے منہ بُرے ہون جو کوئی اپنی ماں کو اپنے اوپر رُلانا اور اپنے بچون کو یتیم چھوڑنا اور اپنی بیوی کو رانڈ کرنا چاہے وہ مجھ سے اس میدان مین اس وادی کے پس پشت ہے نکلکر ملاقات کرے سو نہین سے کوئی بھی آپ کے پیچھے نہ لگا

عن یحیی بن سعید اَنّ عمر بن
الخطّاب کان یاکل خُبزًا بسمنٍ
فدعی رجلًا من اهل البادیة فجعل
یاکل و یتبع باللقمه وضَرَ الصّحفة
فقال له عمر کانّك مقتفرٌ
فقال و الله ما اکلتُ سمنًا
و لا رأیتُ اکلًا به منذ
کذا وکذا فقال عمر لا اٰکل السمن
حتی یُحیَی النّاسُ من اوّل ما یُحیَونَ
رواه مالك عن یحیی بن سعیدانّ
عمر بن الخطّاب ادرك جابر بن
عبد الله ومعه حمال لحمٍ فقال
ماهذا فقال یا امیر المومنین قَرِمنا
الی اللحم فاشتریتُ بدرهمٍ لحمًا
فقال عمر ما یرید احدکم ان
یطویَ بطنه عن جاره و ابن
عمّه این تذهب عنکم هذه الاٰیةُ
اَذهبتم طیّبٰتکم فی حیٰوتکم الدنیا
واستمتعتم بها رواه مالك عن
یحیی بن سعید انّ عمر بن الخطاب
یَقول کرم المومن تقوٰه و
دینه حسبه ومروّته خلقه و
الجرءة والجبن غرائزُ یضعها الله

مؤطا مین یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ
گھی سے لگاکر روٹی کھاتے تھے ایک جنگلی آیا آپنے
اُسے بلایا وہ بھی کھانے اور جلدی جلدی نوالے مارنے
لگا پیالہ مین گھی کا میل کچیل روٹی کے ساتھ سب کھا گیا
حضرت عمرؓ نے فرمایا تو بڑا فاقہ زدہ ہے اُسنے کہا خدا کی قسم
مینے اتنے عرصہ سے نہ خود گھی کھایا نہ کسیکو کھاتے دیکھا
(اسوجہ سے کہ اُس زمانہ مین کثرت سے قحط تھا اور کم
سخت تکلیف مین تھی) حضرت عمرؓ نے فرمایا مین بھی
گھی نہ کھاؤنگا جبتک لوگ پہلی سی حالت پر نہو جاوین
(یعنی قحط جاتا رہے اور ارزانی ہو جاوے) پھر مؤطا
مین یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے
جابر بن عبد اللہ کو دیکھا کہ اُنکے ساتھ ایک گوشت کا بوجھ ہے
حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ کیا ہے جواب دیا اے امیر المومنین ہمین
گوشت کی خواہش تھی سو ایک درہم کا گوشت خرید کر لایا ہون
حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا تم مین سے کوئی یہ بات نہین چاہتا
کہ اپنے پیٹ کو مار کر اپنے پڑوسی اور چچا زاد بھائی کو کھلاوے
تمہارے خیال سے یہ آیت کہان گئی کہ تمنے اپنے مزے دنیا
ہی مین اُڑا لیے اور خوب فائدے اُٹھا لیے مؤطا مین
یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
فرمایا کرتے تھے مؤمن کی عزت تقوے مین
ہے اور دین اُسکی شرافت ہے اور مروت
اُسکا خلق ہے۔ بہادری اور نامردی دونون
جبلی صفتین ہین جنمین اللہ چاہتا ہے رکھتا ہے

حيث يشاء فالجبان يفر عن ابيه وامه والجرى يقاتل عمن لا يؤب به الى رحله والقتل حتف من الحتوف والشهيد من احتسب نفسه على الله رواه مالك عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب انه سمعه يقول لما صدر عمر بن الخطاب رضى الله عنه من منى اناخ بالابطح ثم كوم كومة ثم طرح عليها رداءه واستلقى ثم مد يديه الى السماء فقال اللهم كبرت سنى وضعفت قوتى وانتشرت رعيتى فاقبضنى اليك غير مضيع ولا مفرط ثم قدم المدينة فخطب الناس ثم قال يا ايها الناس قد سنت لكم السنن وفرضت لكم الفرائض وتركتم على الواضحة الا ان تضلوا بالناس يمينا وشمالا وضرب باحدى يديه على الاخرى ثم قال اياكم ان تهلكوا عن اية الرجم ان يقول قائل لا نجد حدين فى

نامرد تو اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر بھاگتا ہے اور بہادر ایسے شخص سے لڑتا ہے کہ جسکو جانتا ہے کہ گھر تک جانے دیگا اور قتل ہونا موتون مین سے ایک موت ہے اور شہید وہ ہے جو اپنی جان کو خوشی سے اللہ کی راہ مین سپرد کرے موطا مین یحیی بن سعید سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے ابن المسیب سے سنا کہ جب عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ منی سے لوٹے (یہ حج حضرت عمر کا ۲۳ سنہ ہجری مین اخیر تھا) تو آپ اپنی اونٹنی کو ابطح (ایک موضع ہے مکہ کے قریب جسے محصب بھی کہتے ہین) مین بٹھا کر کنکریون کا ایک ڈھیر بنایا پھر اس پر اپنی چادر بچھا کر چت لیٹ گئے اور اپنے دونون ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا الٰہی میری عمر بہت ہو گئی اور میری قوت بالکل گھٹ گئی اور میری رعیت دور دراز ملکون مین پھیل گئی سو اب تو مجھے اپنی طرف اٹھا لے اس حال مین کہ مین نہ تو تیرے احکام کو ضایع کرون اور نہ عبادت مین کسی قسم کی تقصیر کرون پھر مدینہ مین آکر لوگون کو خطبہ سنایا اور فرمایا اے لوگو تمام طریقے تمہارے مقرر ہو گئے اور جتنے فرائض تھے سب مقرر ہو گئے اور تم ایک صاف اور سیدھی راہ پر چھوڑے گئے اب ایسا نہو کہ تم لوگون کو دائین بائین گمراہ اور بے راہ کرو اور خود بھی بھٹک جاؤ اور اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارا ۔ پھر فرمایا رجم کی آیت بھولنے سے اپنے کو بچاؤ مبادا کوئی کہنے والا کہے کہ ہم کتاب اللہ مین رجم کی حد نہین پاتے

كتاب الله فقد رجم رسول الله صلعم ورجمنا
والذي نفسي بيده لولا أن يقول الناس زاد
عمر بن الخطاب في كتاب الله لكتبتها الشيخ و
الشيخة اذا زنيا فارجموهما البتة فانا
قد قرأناها قال سعيد بن المسيب
فما انسلخ ذو الحجة حتى قتل عمر
بن خطاب رحمه الله رواه مالك
عن عبد الله بن عمر بن الخطاب
ان عمر بن الخطاب رأى على
طلحة بن عبيد الله ثوبا مصبوغا
وهو محرم فقال عمر ما هذا
الثوب المصبوغ يا طلحة فقال
طلحة يا امير المومنين انما هو
مدر فقال عمر انكم ايها الرهط
ائمة يقتدي بكم الناس فلو ان
رجلا جاهلا رأى هذا الثوب
يقال ان طلحة بن عبيد الله قد كان
يلبس الثياب المصبغة في الاحرام
فلا تلبسوا ايها الرهط شيئا من
هذه الثياب المصبغة رواه مالك
عن ابن مسعود قال لو علم عمر وضع في كفة
ميزان ووضع علم احياء الارض في كفة
لرجح عمر

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور
ہمنے بھی لوگون کو رجم کیا - اُس ذات کی قسم
جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اگر مجھے اس بات
کا خوف نہوتا کہ لوگ یون کہنے لگینگے کہ عمر نے کتاب اللہ
مین زیادتی کی تو مین اس آیت کو ضرور لکھدیتا یعنی محصن مرد
اور عورت جب زنا کرین تو اُن دونو کو سنگسار کرنا چاہیے
ہمنے ابتدا مین اس آیت کو قرآن مین پڑھا ہو پھر منسوخ
ہوگئی / سعید بن المسیب کہتے ہین ذیحجہ کا پورا مہینا نہ گذرا
تھا کہ حضرت عمر شہید ہوے - مؤطا مین عبد اللہ بن عمر بن الخطاب
سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے طلحہ کو احرام مین رنگین کپڑا
پہنے ہوے دیکھا حضرت عمر نے فرمایا اے طلحہ یہ رنگین
کپڑا کیسا ہے طلحہ نے کہا اے امیر المؤمنین یہ تو
مٹی سے رنگا ہوا ہے - حضرت عمر نے فرمایا اے
لوگو تم لوگون کے امام ہو اور لوگ تمہاری
پیروی کرتے ہین اگر کوئی نادان آدمی اس
رنگین کپڑے کو دیکھیگا تو یون ہی کہیگا
کہ طلحہ بن عبید اللہ احرام مین رنگین کپڑے
پہنتے ہین سو تم اے صحابہ کی جماعت ان رنگین
کپڑون مین سے کچھ نہ پہنو *
طبرانی اور حاکم ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہین کہ اگر حضرت عمر کا علم ترازو کے ایک پلہ مین
اور تمام زندہ زمین والون کا علم دوسرے پلہ مین
رکھا جائے تو حضرت عمر کا پلہ اُن تمام کے پلہ سے

بعلمهم ولقد كانوا يرون انه
ذهب بتسعة اعشار العلم زيد بن اسلم
عن ابيه انه قال خرج عبد الله
وعبيد الله ابنا عمر بن الخطاب في
جيش الى العراق فلما قفلا مرا على
ابي موسى الاشعري وهو امير
البصرة فرحب بهما وسهل ثم
قال لو اقدر لكما على امر انفعكما
به لفعلت ثم قال بلى ههنا مال
من مال الله اريد ان ابعث به
الى امير المومنين ويكون لكما
الربح فقالا وددنا ففعل
وكتب الى عمر بن الخطاب
ان ياخذ منهما المال فلما قدما
باعا فاربحا فلما دفعا
ذلك الى عمر بن الخطاب قال
اكل الجيش اسلف مثل
ما اسلفكما قالا لا فقال عمر
بن الخطاب ابنا امير المومنين
فاسلفكما اديا المال
وربحه فاما عبد الله فسكت
واما عبيد الله فقال ما ينبغي
لك يا امير المومنين هذا

بیان کیا ہوگا بلا شبہ صحابہ رسول اللہ جانتے تھے کہ حضرت
عمر نو عشر علم کا حصہ لیگئے۔ موطا میں زید بن اسلم اپنے
باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ اور عبید اللہ حضرت
عمر کے صاحبزادے عراق کی طرف ایک لشکر کے ساتھ جہاد
کے لئے نکلے وہانسے لوٹتے وقت ابو موسی اشعری کے پاس
جو بصرے کے حاکم تھے گئے ابو موسی نے مرحبا اور
شاباش کے بعد کہا کاش میں کسی ایسی بات پر جو
تمہیں بہت نفع پہونچاتی قادر ہوتا تو ضرور کرتا ہان
میرے پاس اللہ کے مال میں سے کچھ مال ہے جسے
میں حضرت عمر کے پاس بھیجنا چاہتا ہون سو میں
تمہیں اس روپیے کو قرض دیئے دیتا ہون اُسکا عراق
کے اسباب میں سے کوئی اسباب خرید لو پھر مدینہ میں جاکر اسے
بیچ ڈالنا اور اصل روپیہ حضرت عمر کو دیدینا اور جو نفع ہو وہ تم
لیلینا اُن دونوں نے کہا ہم یہی چاہتے ہیں حضرت ابو موسی نے
ایسا ہی کیا اور امیر المومنین عمر بن الخطاب کو لکھ بھیجا کہ ان
دونوں سے اصل روپیہ وصول کر لیجیگا جب دونو مدینہ میں آئے
تو وہ مال بیچکر سب نفع اُٹھایا پھر اصل روپیہ عمر بن الخطاب کے
پاس لیکر گئے حضرت عمر نے فرمایا کیا ابو موسی تمام لشکر کے
آدمیونکو قرض دیتے ہیں جیسے تمکو دیا وہ بولے نہیں پھر عمر
ابن الخطاب نے فرمایا تمہیں امیر المومنین کا بیٹا سمجھکر
انہوں نے قرض دیا ہوگا تمکو چاہیئے کہ اصل اور نفع دونون
کو ادا کرو۔ عبد اللہ تو یہہ سنکر خاموش ہوگئے
لیکن عبید اللہ نے کہا + + + +

لو نقص المال و هلك لضمناه فقال عمر اديا ه فسكت وراجعه عبيد الله فقال رجل من جلساء عمر يا امير المؤمنين لو جعلته قراضًا فقال عمر قد جعلته قراضًا فاخذ عمر راس المال و نصف ربحه و اخذ عبد الله و عبيد الله نصف ربح المال عن محمد بن شهاب الزهري عن عروة بن الزبير ان خولة بنت حكيم دخلت على عمر بن الخطاب فقالت ان ربيعة بن امية استمتع بامرأة مولدة فحملت منه فخرج عمر بن الخطاب فزعًا يجر رداءه فقال هذه المتعة لو كنت تقدمت فيها لرجمت عن ابي الزبير المكي ان عمر بن الخطاب اتي بنكاح لم يشهد عليه الا رجل و امراة فقال هذا نكاح السر و لا اجيزه و لو كنت تقدمت فيه لرجمت الاحاديث الثلثة كلها رواها مالك في الموطا باسانيد صحيحة عن ابن شهاب قال ثعلبة بن مالك ان عمر بن الخطاب قسم مروطًا بين نساء من نساء المدينة فبقي مرط جيد فقال له بعض من عنده يا امير المومنين اعط هذا ابنت رسول الله صلعم التي عندك يريدون ام كلثوم بنت علي فقال عمر ام سليط احق وام سليط من نساء الانصار ممن بايع رسول الله صلعم قال عمر فانها كانت تزفر

اے امیر المؤمنین تمھین یہ بات لایق نہین ہے اگر فرضا مال کم ہو جاتا یا بالکل جاتا رہتا تو ہمین اُسکی ضمانت دینی ہوتی حضرت عمر نے فرمایا نہین دیدو پھر عبد اللہ تو چپکے ہو گئے مگر عبید اللہ نے وہی جواب دیا اتنے مین ایک شخص حضرت عمر کے ہمنشینون مین (عبد الرحمٰن بن عوف) بول اُٹھے اے امیر المؤمنین تم اسے اگر مضاربت کردو تو بہت بہتر ہے آپنے اُنکے کہنے سے اصل مال اور نصف نفع لے لیا اور عبد اللہ و عبید اللہ نے آدھا نفع حاصل کیا۔

موطا مین عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگین کہ ربیعہ بن امیہ نے ایک مولدہ عورت سے متعہ کیا ہے اور وہ ربیعہ سے حاملہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھبرا کر چادر گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے اور فرمایا یہ متعہ ہے اگر مین اسکی پہلے سے ممانعت کر دیتا تو ضرور اُسے رجم کرتا ✱ موطا مین ابو زبیر مکی سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب کے پاس ایک ایسے نکاح کا تذکرہ آیا جسمین ایک مرد اور ایک عورت کے سوا دوسرا گواہ نتھا آپنے فرمایا یہ چوری چھپے کا نکاح ہے مین اسے جائز نہین رکھتا اگر مین پہلے سے اسے بیان کر چکا ہوتا تو ضرور رجم کرتا ✱ بخاری مین ابن شہاب سے روایت ہے کہ ثعلبہ بن مالک کہتے ہین عمر بن الخطاب نے مدینہ کی عورتون مین چادرین تقسیم کین ایک عمدہ خوبصورت چادر آپکے پاس باقی بچ گئی حضرت عمر کے بعض مصاحبون نے کہا اے امیر المؤمنین یہ چادر بنت رسول اللہ کو دیدیجئے جو آپکے نکاح مین ہین اور اس سے اُنکی مراد ام کلثوم بنت علی تھین حضرت عمر نے فرمایا ام سلیط اُنسے زائد حقدار ہے اور ام سلیط انصار عورتون مین سے ہے وہ مین جنھون نے رسول اللہ سے بیعت کی حضرت عمر نے

لنا انقرب يوم احد رواه البخاري وقال تز
فر تجط عن ابي هريرة رضي الله عنه قال كنا
قعوداً حول رسول الله صلعم ومعنا ابو بكر
وعمر في نفرٍ فقام رسول الله
صلى الله عليه وسلم من بين
اظهرنا فابطأ علينا وخشينا ان
يقتطع دوننا وفزعنا خشية فقمنا
فكنتُ اوّل من فزع فخرجتُ
ابتغي رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى اتيتُ حائطاً للانصار
لبني النجار فدرتُ به هل اجد له
باباً فلم اجده فاذا ربيع يدخل
في جوف حائطٍ من بئر خارجة
والربيع الجدول قال فاحتفزتُ
فدخلتُ على رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال ابو هريرة
فقلت نعم يا رسول الله قال ما
شانك قلتُ كنتَ بين اظهرنا
فقمتَ فابطأتَ علينا فخشينا
ان تقتطع دوننا ففزعنا فكنتُ
اوّل من فزع فاتيت هذا الحائط
فاحتفزت كما يحتفز الثعلب و
هؤلاء الناس ورائي فقال يا ابا

فرمایا احد کے دن ہمکو لئے تحکین سینی تہین مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ہم رسول خدا صلعم کے گرد بیٹھے تہے اور ہمارے ساتھ ابو بکر و عمر بھی ایک جماعت مین بیٹھی تھی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم مین سے اٹھکر کہین تشریف لیگئے اور دیر تک ہمارے پاس نہ آئے ہمین خوف ہوا کہ مبادا آپ کچھ ایذا پہونچا ے جاوین اور ہم یہین بیٹھے رہین سو ہم گھبرا کر کھڑے ہوگئے اور سب سے پہلے مین ہی گھبرایا پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈنے نکلا یہانتک کہ انصار کے باغ مین جو بنی نجار کا تھا پہونچا اور اسکا دروازہ ڈھونڈنے کے لئے باغ کے اردگرد پھرنے لگا سو مینے اسکا دروازہ نپایا ہان ایک نالی باغ کے اندر باہر کے کنوے سے آتی تھی (راوی کہتا ہے) ربیع نالی کا نام ہے (ابو ہریرہ کہتے ہین) پھر مین سمٹ کر اس نالی مین گھسا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا حضرت نے کہا ابو ہریرہ ہے مین بولا جی ہان اے رسول خدا فرمایا تیرا کیا حال ہے مین نے عرض کیا آپ ہم لوگون مین بیٹھے تھے پھر کھڑے ہوگئے اور بہت دیر لگائی سو ہم ڈر گئے کہ مبادا آپ ہمارے سوا اکیلے ایذا پہونچاے جاوین پس ہم سب کے سب گھبرا گئے اور سب سے پہلے مجھ ہی کو گھبراہٹ ہوئی پھر مین اس باغ مین آیا اور لومڑی کیطرح سمٹ کے یہان آن پہونچا اور یہ لوگ میرے پیچھے ہین پھر رسول اللہ صلعم نے

هريرة واعطاني نعليه فقال
اذهب بنعلي هاتين فمن لقيك من
وراء هذا الحائط يشهد ان لا اله
الا الله مستيقنا بها قلبه فبشره
بالجنة وكان اول من لقيت عمر
فقال ما هاتان النعلان يا ابا هريرة
فقلت هاتان نعلا رسول الله
صلى الله عليه وسلم بعثني
بهما من لقيت يشهد ان لا اله
الا الله مستيقنا بها قلبه بشرته
بالجنة فضرب عمر بين ثديي
فخررت لاستي فقال ارجع
يا ابا هريرة فرجعت الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم
فاجهشت بالبكاء وركبني عمر
فاذا هو على اثري فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما لك
يا ابا هريرة فقلت لقيت عمر
فاخبرته بالذي بعثني به فضرب
بين ثديي ضربة خررت
لاستي فقال ارجع قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم يا عمر
ما حملك على ما فعلت قال

دونوں جوتیاں مجھے دیکر فرمایا اے ابوہریرہ یہ میری
دونوں جوتیاں لیجا اور اس باغ کے پیچھے جو کوئی
آدمی تجھ سے ملے اور اس بات کی گواہی دے کہ
خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں مگر اسپر اسکا دل تصدیق
کرنیوالا ہو تو اسے بہشت کی خوشخبری دے سو سب سے
پہلے میں حضرت عمر سے ملا انہوں نے پوچھا اے ابوہریرہ کیسی
جوتیاں ہیں میں نے کہا یہ دونوں جوتیاں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں مجھے ان دونوں کے ساتھ
بھیجا ہے کہ جو کوئی مجھ سے ملے اور اس بات کی
گواہی دے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں مگر اسکا
اسکا دل یقین کرنیوالا ہو تو اسے میں جنت کی بشارت
دوں حضرت عمر نے یہ سنکر میرے سینہ پر ایسا ہاتھ مارا کہ
میں چوتڑوں کے بل گر پڑا پھر فرمایا اے ابوہریرہ پھر جا سو میں آنحضرت
صلعم کے پاس پھر آیا اور رو کر حمایت چاہی اتنے
میں عمر رض بھی میرے پیچھے پیچھے اور قدم بقدم آگئے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے
ابوہریرہ تجھے کیا ہوا میں نے عرض کی کہ میں عمر
رضی اللہ عنہ سے ملا اور جس چیز کے ساتھ
آپنے مجھے بھیجا تھا میں نے حضرت عمر کو اسکی
خبر دی سو عمر نے میرے سینے میں ایسا مارا اور
دھکا دیا کہ میں چوتڑوں کے بل گر پڑا اور کہا پھر
جا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے عمر اس تمہارے کرنے پر کیا باعث ہوا کہا

يا رسول الله بابي انت وامي
ابعثت ابا هريرة بنعليك من
لقي يشهد ان لا اله الا الله
مستيقنا بها قلبه بشره بالجنة
قال نعم قال فلا تفعل فاني
اخشى ان يتكل الناس عليها فخلهم
يعملون فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم فخلهم رواه
مسلم عن عمر بن الخطاب
قال لما نزل تحريم الخمر قال
عمر اللهم بين لنا في الخمر بيانا
شافيا فنزلت الاية التي في
البقرة يسئلونك عن الخمر والميسر
قل فيهما اثم كبير الاية فدعي
عمر فقرئت عليه قال اللهم بين
لنا في الخمر بيانا شافيا فنزلت
الاية التي في النساء يايها الذين
امنوا لا تقربوا الصلوة وانتم
سكارى فنادى منادي رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت
الصلوة ينادي ان لا يقربن الصلوة
سكران فدعي عمر فقرئت عليه
فقال اللهم بين لنا في الخمر بيانا

اے رسول خدا آپ پہ سے میرے ماں باپ قربان
ہوویں کیا ابوہریرہ کو اپنی جوتیاں دیکر آپنے اسواسطے
بھیجا تھا کہ جو کوئی اُس سے ملے اور اس بات کی گواہی
دیتا ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ یہ بات بیقین قلب
کے ساتھ کہے تو اُسے بہشت کی خوشخبری دے حضرت نے
فرمایا ہاں عمر نے کہا آپ ایسا نکیجیے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ لوگ
اسپر بھروسہ کر لینگے آپ اُنھیں چھوڑ دیجیے کہ وہ عمل
کریں تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اُنھیں
چھوڑ دے ۔ ابوداؤد مین عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ
جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو حضرت عمر نے فرمایا
الٰہی شراب کے بارہ مین ہمارے لئے شافی اور کافی بیان کر
پس وہ آیت جو سورۂ بقرہ مین ہے یسئلونک عن الخمر والمیسر
نازل ہوئی یعنی اے محمد تجسے جوے اور شراب کی بابت
سوال کرتے ہین سو تم کہدو اُن دونون مین کبیرہ گناہ ہے
اسکے نزول کے بعد حضرت عمرؓ بلائے گئے اور آیت اُنپر
پڑھی گئی آپکو اس سے پوری تشفی نہوئی دوبارہ کہا خداوندا
شراب مین شافی بیان فرما پھر سورۂ نسا کی آیت یاایہا
الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰة الخ اتری سو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی ندا کرتا تھا جب
نماز کی اقامت پڑھی جاتی تھی کہ مست آدمی
نماز کے نزدیک نہ آئے اُسوقت بھی حضرت
عمر بلائے گئے اور اُنپر یہ آیت پڑھی گئی آپکی پھر بھی تسکین
نہوئی اور وہی لفظ فرمایا کہ اے بارخدا شراب کے بارہ مین بیان کر

شا فينا فنزلت هذه الاية فهل
انتم منتهون فقال عمر انتهينا
رواه ابو داود وعن امير المومنين
عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال
سمعت هشام بن حكيم بن حزام
يقرأ سورة الفرقان على غير
ما اقرأها وكان رسول الله صلى
الله عليه وسلم اقرأنيها فكدت
ان اعجل عليه ثم امهلته حتى
انصرف ثم لببته بردائه فجئت
به رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقلت يا رسول الله
اني سمعت هذا يقرأ سورة
الفرقان على غير ما اقرأتنيها
فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ارسله اقرأ فقرأ القراءة
التي سمعته يقرأ فقال رسول
الله صلعم هكذا انزلت ثم قال لي اقرأ فقرأت
فقال هكذا انزلت ان هذا القرآن انزل
على سبعة احرف فاقرؤا ما
تيسر منه رواه البخاري والمسلم
واللفظ لمسلم امير المومنين
امام المتقين عبد الله بن

کافی فیصلہ فرما اسوقت یہ آیت نازل ہوئی فہل انتم
منتہون - یعنی کیا تم باز رہنے والے ہو تب عمر نے
فرمایا ہم باز رہے - بخاری مسلم مین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے ہشام بن
حکیم بن حزام کو سورۂ فرقان پڑھتے سنا مگر جسطرح
مین اُس سورت کو پڑھتا تھا اور جسطرح رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھایا تھا اُسکے مخالف
سو مین قریب تھا کہ اسکے پکڑنے اور لڑنے مین جلدی
کرون مگر مین نے اتنی مہلت دی کہ وہ نماز سے
فارغ ہوگیا پھر مین نے اسکی گردن مین اپنی چادر ڈالکر
گھسیٹا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لاکر عرض
کیا اے رسول خدا مین نے اسے سورۂ فرقان پڑھتے سنا
مگر جسطرح آپنے مجھے پڑھایا اُسکے مخالف - آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر ہشام کو چھوڑدو
پھر ہشام سے فرمایا کہ سورۂ فرقان پڑھو اُسنے اُسیطرح
پڑھی جیسا مین نے اُسے پڑھتے سنا تھا پھر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسیطرح تو مجھ پر اتاری
گئی ہے پھر مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے عمر اب تم
پڑھو مین نے بھی پڑھا فرمایا اسطرح بھی یہ سورت اُتاری
گئی ہے - بلاشبہ یہ قرآن سات طرح پر اُتارا گیا ہے پس
جسطرح آسان معلوم ہو پڑھو

حضرت امیر المومنین امام المتقین
عبد اللہ بن عثمان ابو بکر

عن ابی بکر الصدیق العتیق و امیر المومنین امام المسلمین ابو حفص الفاروق عمر بن الخطاب علیهما الصلوٰة و السلام

عن عبد الرحمٰن بن صخر الدوسی ابی هریرة رضی الله عنه قال بینما رجل یسوق بقرة اذا عیی فرکبها فقالت انا لم نخلق لهذا و انما خلقنا لحراثة الارض فقال الناس سبحان الله بقرة تتکلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فانی اومن به انا و ابو بکر و عمر وما هما ثم وقال بینما رجل فی غنم له اذ عدی الذئب علی شاة منها فاخذها فادرکها صاحبها فاستنقذها فقال له الذئب فمن لها یوم السبع یوم لا راعی لها غیری فقال الناس سبحان الله ذئب یتکلم فقال اومن به انا وابو بکر و عمر وما هما ثم رواه البخاری والمسلم وعن ابن ابی ملیکة انه سمع

صدیق عتیق اور حضرت امیر المؤمنین امام المسلمین ابو حفص فاروق عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کے مناقب اور فضائل مین

بخاری مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک وقت ایک شخص بیل کو ہانکے لئے جاتا تھا جب تھک گیا تو اُسپر سوار ہوگیا۔ بیل بولا ہم سواری کے لئے پیدا نہین ہوے ہین۔ ہان زمین کی کشت کار کے واسطے مخلوق ہوے ہین۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو لوگ تھے اُنہون نے متعجب ہوکر کہا سبحان اللہ بیل بولتا ہے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اسکی بات کرنے پر ایمان رکھتا ہون اور ابوبکر و عمر بھی (راوی کہتا ہے حالانکہ اُس مقام پر یہ دونو صاحب نہ تھے) پھر ابوہریرہ نے کہا ایک روز وقت ایک شخص اپنی بکریون کے ریوڑ مین تھا کہ یکایک بھیڑئیے نے اُس ریوڑ کی ایک بکری پر حملہ کیا اور بکری پکڑ کر لے چلا اتنے مین اُسکا مالک پہونچا اور بھیڑئیے سے اس بکری کو چھڑا لیا پس اس شخص سے بھیڑیا بولا اچھا سبع کے دن اس بکری کا کون نگہبان ہوگا جسدن کہ سوا میرے کوئی چرانے والا نہ ہوگا پس لوگون نے متعجب ہوکر کہا سبحان اللہ بھیڑیا بولتا ہے حضرت نے فرمایا مین اسکے کلام کرنے پر ایمان لایا اور ابوبکر و عمر بھی حالانکہ وہ دونو اُسجگہ نہ تھے

بخاری مین ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ انہون نے

ابن عبّاسٍ يقول وُضِعَ عمرُ
علی سریرٍ فتلففه النّاسُ
يدعون ويُصَلّوُنَ قبلَ اَن
يُرفعَ وانا فيهم فلم يرُعنی
الّا رجل اخذُ منکبی فاذا علیٌّ
ترحّم علی عمر رضؓ وقال ما خلّفتَ
احدًا اَحبّ اِلیّ اَن اَلقیَ اللهَ بمثلِ
عملِهٖ منکَ واَيمُ اللهِ انّی کنت
لاظنّ اَن يجعلکَ مع صاحبيكَ
وحَسِبتُ اَنّی کُنتُ کثیرًا اسمع
النبی صلی الله علیه وسلّم یقول
ذهبتُ انا وابو بکرٍ وعمر ودخلتُ
انا وابو بکرٍ وعمر وخرجتُ انا
وابو بکرٍ وعمر وفی روایةٍ اخرٰی
عنه قال انّی لواقِفٌ فی قومٍ
فدعوا الله لعمر وقد وُضِعَ علی
سریرہ اذا رجل من خلفی قد
وَضَعَ مرفقه علی منکبی يقول
يرحمك الله انّی لارجو اَن
يجعلكَ الله مع صاحبيك لانّی
کثیرًا ما کنتُ اَسمَعُ رسولَ اللهِ
صلّی الله علیه وسلّم يقول
کنتُ وابو بکرٍ وعمر فعلتُ وابو بکرٍ

ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر وفات کے
بعد جب تختہ پر غسل کے لئے رکھے گئے اور لوگوں نے کفن پہنایا
تو جنازہ اُٹھنے سے پہلے لوگ دعائے خیر کرنے اور رحمتیں
بھیجنے لگے اُسوقت میں بھی اُنھیں میں تھا مجھے کسی چیز نے
بجز اسکے خوف میں نہ ڈالا کہ ایک مرد نے میرے دونوں
مونڈھے آکر پکڑ لئے میں مڑ کر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت
علی ہیں اول تو اُنہوں نے حضرت عمر پر رحمت بھیجی پھر فرمایا اے
عمر بن الخطاب اے رسول اللہ کے خلیفہ آپنے اپنے پیچھے کسی شخص کو ایسا نہیں
چھوڑا کہ وہ آپ سے زیادہ مجھے محبوب ہو اور میں اُس کے عملوں کے ساتھ خدا سے ملاقات کروں میں اللہ کے
ساتھ قسم کھاتا ہوں اسبات کا یقین رکھتا ہوں کہ تمہیں تمہارے
دونوں یاروں کے ساتھ خدا تعالے ملا دے اور میں اسکو بھی جانتا ہوں
کہ بار بار رسول اللہ صلعم سے میں نے سنا ہے کہ فرماتے تھے فلانے کام کو
میں اور ابوبکر و عمر گئے فلانی مسجد میں میں اور ابوبکر و عمر داخل ہوئے فلانے گھر
سے میں اور ابوبکر و عمر نکلے اور دوسری روایت میں ابن عباس
فرماتے ہیں کہ میں قوم کے لوگوں میں کھڑا تھا جس وقت اُنہوں نے
حضرت عمر کے لئے دعائے خیر مانگی سحالیکہ حضرت عمر نہلانے کے لئے
تختہ پر رکھے گئے تھے اتنے میں ایک شخص نے پیچھے سے آکر میرے مونڈھوں پر
اپنی کہنیاں رکھکر کہتا تھا اے عمر بن الخطاب خدا
تجھپر رحم کرے بلاشبہ مجھے امید ہے کہ حق سبحانہ تعالی تمہیں تمہارے
دونوں یاروں (حضرت ابوبکر) کے ساتھ ملا دے (قبر میں یا جنت
میں) کیونکہ میں رسول اللہ صلعم سے اکثر سنتا تھا فرماتے
تھے فلانے مکان میں میں اور ابوبکر اور عمر تھے
فلانا کام میں نے اور ابوبکر نے اور عمر نے کیا

وعمر وانطلقت وابوبکر وعمر ودخلت و
ابوبکر وعمر وخرجت وابوبکر وعمر فالتفت
فاذا علی بن ابی طالب رواه البخاری
ومسلم عن ابی سعید الخدری
رضی الله عنه ان النبی صلی الله
علیه وسلم قال ان اهل الجنة
لیتراءون اهل علیین کما
ترون الکوکب الدری فی
افق السماء وان ابابکر وعمر
منهم وانعما رواه فی شرح
السنة وروی نحوه ابوداود
والترمذی وابن ماجة
القزوینی عن انس بن مالک
رضی الله عنه قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم ابو
بکر وعمر سیدا کهول اهل
الجنة من الاولین والاخرین
الا النبیین والمرسلین رواه
الترمذی وابن ماجة عن علی
بن ابی طالب کرم الله وجهه عن
حذیفة بن الیمان رضی الله عنه قال قال رسول
الله صلعم انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا
بالذین من بعدی ابی بکر وعمر رواه

فلانے مقام مین مین اور ابوبکر اور عمر چلے فلان
مسجد مین مین اور ابوبکر اور عمر داخل ہوے فلانے
مکان سے مین اور ابوبکر و عمر نکلے (ابن عباس رضی
اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے جو مڑ کر دیکھا تو وہ علی بن
ابی طالب تھے۔ شرح السنہ مین ابوسعید خدری
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ بہشتی علیین والون کو ایسا
دیکھین گے جیسا تم روشن تارے کو آسمان کے
کنارون مین چمکتا دیکھتے ہو اور بلاشبہ ابوبکر و
عمر اہل علیین مین سے ہونگے اور یہ دونون انکے
مرتبے سے زائد مرتبہ رکھتے ہین یہی روایت ابوداود
اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے گو الفاظ
کا تفاوت ہے۔ ترمذی مین انس بن مالک رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر و عمر نبیون اور پیغمبرون
کے سوا پچھلے اور پہلون مین سے تمام ادھیڑ عمر
جنتیون کے سردار ہین۔ اسی حدیث کو ابن
ماجہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت
کیا ہے۔ ترمذی مین حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مین نہین جانتا کہ میری زندگی اور میری بقا تم
مین کتنی مدت رہیگی سو تم میرے پیچھے دو شخصون کا اقتدا
کرنا ایک ابوبکر اور دوسرے عمر

الی ثلثین سنة الی اربعین وقیل من ثلث وثلثین ای خمسین والکهل ذی اهل اذا بلغ الکهولة باعتبار ما کان فی الدنیا

الترمذی عن انس بن
مالک رضی الله عنه قال کان
رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا
دخل المسجد لم یرفع احد
راسه غیر ابی بکر و عمر کانا
یتبسمان الیه و یتبسم الیهما رواه
الترمذی وقال هذا حدیث
غریب عن انس ان رجلا
سأل النبی صلی الله علیه وسلم
عن الساعة فقال متی الساعة
قال وماذا اعددت لها قال لا
شیء الا احب الله ورسوله
فقال انت مع من احببت قال
انس فما فرحنا بشیء فرحنا بقول
رسول الله صلی الله علیه وسلم
انت مع من احببت قال انس
فانا احب النبی صلی الله علیه
وسلم وابا بکر و عمر وارجوا
ان اکون معهم بحبی ایاهم
وان لم اعمل بمثل اعمالهم
رواه البخاری

عن علی انه
قال یوم الجمل ان رسول الله

ترمذی مین انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب مسجد مین آتے تھے توخوف کی وجہ
سے صحابہ مین سے کوئی بھی آپکو سر اُٹھا کر نہ دیکھتا
تھا ہان ابوبکر و عمر آپ کی طرف دیکھتے اور مسکراتے
تھے اور آپ بہی اُنہین دیکھکر تبسم فرماتے تھے۔
ترمذی کہتے ہین یہ حدیث غریب ہے۔
بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے قیامت کی بابت سوال کیا کہ وہ کب قایم
ہوگی آپنے فرمایا تونے قیامت کے لئے کونسے
نیک عمل تیار کر رکھے ہین۔ اُسنے کہا میرے پاس
توبجز اللہ و رسول کی محبت کے اور کچھ نہین سو
حضرت نے فرمایا جسے تو دوست رکھتا ہے قیامت
مین اُسیکے ساتھ ہوگا انس کہتے ہین جیسے ہم اس کلمہ
سے خوش ہوے ویسے کبھی خوش نہوے تھے۔ اسکے
بعد انس نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابوبکر
اور عمر رضی اللہ عنہ کو دل سے دوست رکھتا
ہون اور مجھے امید ہے کہ اُنکی محبت کی وجہ سے
مین اُنکی معیت مین ہون اگرچہ اُن جیسے عمل مین نکرون
اور اُن جیسی فضیلت مجھ مین نہو۔
مسند امام احمد ...... مین حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ اُنہون
نے جمل کے دن فرمایا کہ حضرت صلی اللہ

لم يعهد الينا عهدا ناخذ به في
امارة ولكنه شيء رأيناه من قبل
انفسنا ثم استخلف ابو بكر
رحمة الله على ابي بكر فاقام و
استقام ثم استخلف عمر رحمة
الله على عمر بن الخطاب فاقام واستقام
حتى ضرب الدين بجرانه رواه
احمد عن نافع عن عبد الله
بن عمر بن الخطاب رض ان عمر
بن الخطاب غسل وكفن وصلى
عليه وكان شهيدا قال مالك
رحمه الله وتلك السنة فيمن قتل
في المعترك فلم يدرك حتى مات
واما من حمل منهم فعاش
ماشاء الله بعد ذلك فانه يغسل
ويصلى عليه كما فعل بعمر بن
الخطاب عليه السلام رواه
مالك في الموطا باسناد صحيح
عن ابن عباس ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال ان الله ايدني
باربعة اثنين من اهل السماء
جبرئيل وميكائيل واثنين من
اهل الارض ابي بكر وعمر رواه الطبراني

علیہ وسلم نے ہماری طرف کوئی ایسا عہد مقرر
نہیں کیا جس سے ہم خلافت کے باب میں کوئی
دلیل لیلیتے مگر وہ ایک ایسی چیز ہے جسے ہمنے اپنی
طرف سے مقرر کیا پس ابوبکر پر اللہ رحم کرے پہلے
وہ خلیفہ ہمپر بنائے گئے اور وہ خلافت کے زمانہ
مین سیدھے رہے پھر اللہ کی رحمت عمر پر ہو وہ
خلیفہ بنائے گئے اور وہ بھی اپنے یار کی طرح سیدھے رہے
یہانتک کہ دین نے راحت پائی - موطا مین عبداللہ
ابن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ غسل دیئے گئے اور کفن پہنائے گئے اور جنازہ
کی نماز انپر پڑھی گئی باوجودیکہ وہ شہید تھے (شہدا کے
مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین انپر حضرت نے نماز پڑھی بعضے
کہتے ہین نہین صرف دعا کی) امام مالک کہتے ہین
طریقہ ان شہیدون مین ہے جو معرکہ قتال مین قتل کئے جائین
اور وہین مرجاوین مگر جو معرکہ سے زندہ اٹھائے جائین پھر
کچھ جی کر مرجائین تو انکو غسل دیا جائے نماز پڑھی جاوے
جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے کیا گیا
طبرانی اوسط مین اور ابو نعیم حلیہ مین ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے چار
شخصون سے میری مدد کی دو تو آسمان والون سے
ہین جبرئیل اور میکائیل اور دو زمین والون مین
سے ہین ابوبکر رض اور عمر رض

وابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ذر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ان لکل نبی وزیرین ووزیرای وصاحبای ابوبکر وعمر

ابن عساکر ابوذر سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے دو وزیر ہوتے ہین میرے دو وزیر اور مصاحب ابوبکر و عمر ہین ؛

عن علی والزبیر معًا ان النبی صلعم قال خیر امتی بعدی ابوبکر وعمر رواھما ابن عساکر

ابن عساکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت نے فرمایا میرے امت کے بہترین شخص میرے پیچھے ابوبکر اور عمر ہین۔

عن ابیھریرۃ ان رسول اللہ صلعم قال ابوبکر وعمر خیر الاولین والاٰخرین وخیر اھل السموٰت وخیر اھل الارضین الا النبیین والمرسلین رواہ الحاکم فی المستدرک

حاکم نے مستدرک مین اور ابن عدی نے کامل مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبیون اور پیغمبرون کے علاوہ حضرت ابوبکر اور عمر تمام آسمان والون اور زمین والون سے بہتر ہین اور سب پچھلون اور پہلون سے بزرگ ؛

وابن عدی فی الکامل عن معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلعم قال رایت انی وضعت فی کفۃ وامتی فی کفۃ فعدلتھا ثم وضع ابوبکر فی کفۃ وامتی فی کفۃ فعدلھا ثم وضع عمر فی کفۃ وامتی فی کفۃ فعدلھا ثم وضع عثمان فی کفۃ وامتی فی کفۃ فعدلھا ثم رفع المیزان رواہ الطبرانی عن عائشۃ ان رسول اللہ صلعم قال ابوبکر منی وانا منہ ابوبکر اخی فی الدنیا

طبرانی مین معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ ترازو کے ایک پلہ مین مین اور دوسرے پلہ مین میری تمام امت رکھی گئی سو مین دونون پلے برابر پایے پھر ابوبکر ایک پلے مین اور میری ساری امت ایک پلے مین رکھی گئی اور وہ دونو برابر اترے پھر عمر ایک پلہ مین اور میری ساری امت دوسرے پلہ مین رکھی گئی تو وہ بھی برابر رہے پھر عثمان اور میری امت تولے گئے اور وہ بھی برابر اترے پھر ترازو اٹھا لی گئی۔ دیلمی مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر مجھ سے ہین اور مین ابوبکر سے اور دنیا و آخرت مین میرے بھائی

والآخرة رواه الديلمي عن
علي قال لا اجد احدا فضلني
على ابي بكر وعمر الا جلدته
حد المفتري رواه الدارقطني
وصح عن مالك عن جعفر الصادق
عن ابيه الباقر ان عليا وقف على
عمر بن الخطاب وهو مسجى
وقال اقلت الغبراء ولا اظلت
الخضراء احدا احب الي ان
القى الله بصحيفته من هذا
المسجى وفي رواية صحيحة انه
قال له وهو مسجى صلى الله عليك
ودعا له عن المغيرة قال
ان عمر بن عبد العزيز جمع
بني مروان حين استخلف
فقال ان رسول الله كانت له
فدك فكان ينفق منها على صغير ويعود منها
هاشم ويتزوج منها ايمهم و
ان فاطمة سالته ان يجعلها
لها فابى فكانت كذلك في حيوة
رسول الله ص حتى مضى لسبيله
فلما ان ولي ابو بكر عمل فيها
بما عمل رسول الله ص في حيوته

اور یار ہین ؟ دارقطنی مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
روایت ہے کہ انہون نے فرمایا مین کسیکو نہ پاؤن کہ وہ مجھے
ابوبکر و عمر سے بزرگ جانتے والا مین اسپر مفتری جیسی
حد مارونگا۔ جعفر صادق اپنے والد حضرت باقر سے روایت
کرتے ہین کہ حضرت علی عمر بن الخطاب کے پاس کھڑے
ہوئے اور آنپر کپڑا پڑا ہوا تھا (یعنی وفات کے بعد کپڑا
اڑھا دیا تھا) فرمایا نہ تو زمین گرد آلود نے کسی ایسے کو اٹھایا
اور نہ سبز آسمان نے کسی ایسے شخص پر سایہ کیا جو اس
کپڑا پڑے ہوئے سے مجھے زیادہ محبوب ہو اس بات
مین کہ مین اللہ تعالی سے اسکے صحیفۂ اعمال کے
ساتھ ملاقات کرون۔ اور صحیح روایت مین یون ہے
کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ کو کہا جس وقت آنپر کپڑا پڑا ہوا تھا اللہ تعالی تمپر
رحمت کرے اور اسکے علاوہ اور بھی دعا کے کلمے فرمائے
ابوداؤد مین مغیرہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے
اپنی خلافت کے وقت بنی مروان کو جمع کرکے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے فدک (نام باغ) تھا سو آپ
اسمین سے اہل و عیال فقرا اور مساکین پر خرچ کرتے اور بنی ہاشم
کے چھوٹے بچون پر احسان کرتے اور انکی بیواؤن کا نکاح
کرتے تھے اور حضرت فاطمہ رض نے آپسے فدک مانگا مگر آپنے
نہ دیا سو وہ اسیطرح رسول اللہ صلعم کی حیات مین رہا یہانتک
کہ آپکی وفات ہوگئی پھر جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے تو
انہونے بھی فدک مین رسول اللہ کے موافق عمل کیا

حتی مضی لسبیله فلما ولی عمر بن الخطاب عمل فیها بمثل ما عملا حتی مضی لسبیله ثم اقطعها مروان ثم صارت لعمر بن عبد العزیز فرایت امرا منعه رسول الله ص فاطمة لیس لی بحق وانا اشهد کم انی رددتها علی ما کانت یعنی علی عهد رسول الله ص وابی بکر وعمر رواه ابو داود وعن ابن عباس قال کنت آخر الناس عهدا بعمر فسمعته یقول القول ما قلت قلت وما قلت قال قلت الکلالة من لا ولد له ولا والد له اسناد صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاه رواه الحاکم عن جابر بن عبد الله قال توفی ابی وعلیه دین فعرضت علی غرمائه ان یاخذوا التمر بما علیه فابوا ولم یروا ان فیه وفاء فاتیت النبی ص فذکرت ذلک له فقال اذا جددته فوضعته فی المربد فاذنت رسول الله صلی الله ع فجاء معه

یہانتک کہ وفات کر گئے پھر جب عمر بن الخطاب رض خلیفہ بنے تو انہون نے بھی اپنے دونون یارون جیسا عمل کیا یہانتک کہ شہید ہوے اسکے بعد مروان نے حضرت عثمان کے عہد مین فدک کو اپنی جاگیر بنالیا پھر یہ عمر بن عبد العزیز کے لئے ہوا سو مین دیکھتا ہون کہ جب اس مال کو رسول اللہ نے حضرت فاطمہ کو نہ دیا تو مجھے کب لایق ہے اور میرا حق کیونکر ہو سکتا ہے اور مین تمہین اب گواہ کرتا ہون کہ اس مال کو اسی طریقہ پر مین نے پھیر دیا جیسا کہ حضرت ابو بکر وعمر کے زمانہ مین تھا۔ حاکم مین ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مین حضرت عمر کے زمانہ مین سب لوگون سے آخر تھا سو مین انکو وہ بات کہتے ہوے سنتا تھا جسکا مین قائل تھا راوی کہتا ہے مین نے ابن عباس سے کہا تم کیا کہتے تھے ابن عباس نے کہا مین کہتا تھا کلالہ اسے کہتے ہین جسکی اولاد اور مان باپ نہون یہ حدیث شیخین نے روایت نہین کی مگر اسکی اسناد انکی شرط پر صحیح ہے۔ بخاری مین جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ کہتے ہین میرے باپ کا انتقال ہوا اور انپر کئی آدمیو نکا قرضہ تھا مین نے انکے قرضخواہون کے یہ بات پیش کی کہ وہ اس قرضہ کے عوض مین یہ سب کھجورین لیلین سو انہون نے نہ مانا (کیونکہ) وہ جانتے تھے کہ اسمین انکا قرضہ ادا نہوگا پھر مین نے آنحضرت کے پاس آکر یہ قصہ بیان کیا آپنے فرمایا کہ جب تو کھجورین کاٹے تو انکا ایک ڈھیر الگ لگا کر مجھے بلا لینا سو مین نے ایسا ہی کیا اور آنحضرت صلعم کو اطلاع دی پس آپ تشریف لائے اور ساتھ ساتھ

ابو بکر و عمر [illegible]

فدعا [illegible] فقال [illegible]

[illegible]

[illegible]

وفضل ثلثة عشر [illegible]

عجوة وستة لون [illegible]

عجوة وستة لون فوافيته

رسول الله صلعم المغرب فذكرت

ذلك له فضحك فقال ايت ابا

بكر وعمر فاخبرهما فقالا

لقد علمنا اذ صنع رسول الله صلعم

ما صنع ان سيكون ذلك رواه

البخاری عن ابی جحيفة قال

كنت ارى ان عليا افضل الناس

بعد رسول الله صلى الله عليه

وسلم فذكر الحديث قلت

لا والله يا امير المؤمنين انى

لم اكن ارى ان احدا من

المسلمين افضل منك بعد رسول

الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کھجوروں کے ڈھیر پر بیٹھ

[illegible] فرمایا اپنے

[illegible]

[illegible] نے سب کا ادا کر دیا اسکو [illegible]

[illegible] اور تیرہ وسق [illegible] وسق ساٹھ صاع کو کہتے ہیں

صاع تخمیناً ڈھائی سیر کا ہوتا ہے) کھجور بچ رہیں

سات وسق تو عجوہ (مدینہ کی عمدہ کھجور) کے اور چھ ہیں

(ردی کھجور) کے یا اسکے مثل پھر میں مغرب کے وقت حضور

سے ملا اور اس برکت کا ذکر کیا آپ ہنسنے لگے اور

فرمایا جا ابو بکر اور عمر کو اس بات کی خبر دے میں انکے

پاس آیا انہوں نے فرمایا ہم تو پہلے ہی [illegible]

تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] برکت ضرور ہوگی

امام احمد ابو جحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی کے افضل الناس

ہونے کا معتقد تھا اسکے بعد پوری حدیث بیان کی جحیفہ

کہتے ہیں میں نے حضرت علی سے کہا اے امیر المؤمنین خدا

کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

آپ سے افضل مسلمانوں میں کسیکو نہیں دیکھتا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عن عطاء بن يسار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسل الى عمر بن الخطاب بعطاء فرده فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم رددته فقال يا رسول الله أليس قد اخبرتنا ان خيرا لاحدنا ان لا يأخذ من احد شيئا فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم انما ذلك من المسئلة فاما ما كان غير المسئلة فانما هو رزق يرزقكه الله تعالى فقال عمر بن الخطاب اما والذي نفسي بيده لا اسأل احدا شيئا ولا يأتيني شيء من غير مسئلة الا اخذته رواه مالك في الموطا

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه أنّ النبي صلى الله عليه وسلم خرج ذات يوم ودخل المسجد وابو بكر وعمر احدهما عن يمينه والآخر عن شماله [illegible] بايديهما [illegible] [illegible] القيمة [illegible] [illegible]

موطا میں عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن الخطاب کو کوئی عطیہ بھیجا عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے پھیر دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمنے اسے کیون واپس کیا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا اے رسول خدا کیا آپ نے نہیں فرمایا کہ ہم مین سے بہتر وہ ہے جو کسی سے کچھ نہ لے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے کہا اُسکا مطلب یہ ہے کہ کسی سے مانگ کر کچھ نہ لے اور جو شخص بن مانگے دے تو وہ رزق ہے اللہ تعالی تجھکو دیتا ہے پس عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مجھے اُس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے مین اب کسی سے کچھ نہ مانگونگا اور جو بن مانگے میرے پاس آویگا اُسے لیلونگا ٭

ترمذی مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلکر مسجد مین تشریف لائے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ایک صاحب آپکے داہنے اور دوسرے صاحب بائین تھے اور [illegible] وسلم ان دونون کے ہاتھ [illegible] فرمایا ہم قیامت [illegible] اُٹھائے جاینگے [illegible]

غريب عن أبي قتادة

قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم عام حنين فلما التقينا كانت للمسلمين جولة فرأيت رجلاً من المشركين قد علا رجلاً من المسلمين فضربته من ورائه على حبل عاتقه بالسيف فقطعت الدرع واقبل علي فضمني ضمة وجدت منها ريح الموت ثم أدركه الموت فأرسلني فلحقت عمر بن الخطاب فقلت ما بال الناس قال أمر الله ثم رجعوا وجلس النبي صلى الله عليه وسلم فقال من قتل قتيلاً له عليه بينة فله سلبه فقلت من يشهد لي ثم جلست فقال النبي صلى الله عليه وسلم مثله فقلت من يشهد لي ثم جلست ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم مثله فقمت فقال ما لك يا أبا قتادة فأخبرته فقال رجل صدق وسلبه عندي فأرضه مني فقال أبو بكر لاها الله إذا لا يعمد إلى أسد من أسد الله يقاتل عن الله ورسوله

ہے بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ حنین مین نکلے سو جب ہم کافرون سے ملے تو مسلمانون مین گڑبڑ مچی مشرکون مین سے ایک شخص کو مین نے دیکھا کہ وہ مسلمانون مین سے ایک مرد پر غالب ہوا سو مین نے اُسکے پیچھے سے آکر اُسکے مونڈھے اور گردن کے بیچ مین تلوار ماری اور اُسکی زرہ کاٹ ڈالی اور وہ میری طرف آیا مین نے اُس سے موت کی بو پائی یعنی مرنیکے قریب ہوا پھر وہ مرگیا اور مجھے چھوڑ دیا پھر مین نے حضرت عمر سے ملکر کہا آج لوگون کو کیا ہوا انہون نے جواب دیا خدا کا یون ہی حکم ہے پھر مسلمان واپس آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے پھر فرمایا جو کوئی کسیکو مار ڈالیگا اُسے اُسکا اسباب ملیگا مگر جب قتل کرنے پر اُسکا گواہ ہوگا پھر مین نے اپنے دلمین کہا اُس مشرک کے قتل پر میرے کون گواہی دیگا پھر مین بیٹھ گیا پھر آنحضرت نے وہی فرمایا کہ جو کسیکو قتل کرے گا اُسکا سامان اُسی کو ملیگا یعنی پھر اپنے جی مین کہا میری گواہی کون دیگا پھر مین بیٹھ گیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی کلمہ فرمایا پھر مین کھڑا ہوگیا حضرت نے فرمایا اے ابو قتادہ تجھے کیا ہوا پس مین نے آپکو سارے قصہ کی خبر دی تب مین ایک شخص بول اُٹھا یہ سچ کہتا ہے اُس کافر کا اسباب میرے پاس ہے آپ وہ سامان مجھے معاف کرا دیجیے ابو بکر بول اُٹھے کہ نہیں ایسا نہو گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایسا انکا ارادہ نکرینگے کہ اللہ کے شیرون مین سے ایک شیر اللہ و رسول کی طرف سے لڑے

فيطيك سلبه فقال النبي صلى الله عليه وسلم صدق فاعطه فاعطانيه فابتعت به مخرفا في بني سلمة فانه لاول مال تأثلته في الاسلام رواه البخاري ومسلم عن عبد الله بن حنطب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رای ابا بكر وعمر فقال هذان السمع والبصر رواه الترمذي مرسلا عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبي الا له وزيران من اهل السماء ووزيران من اهل الارض فاما وزيراي من اهل السماء فجبرئيل وميكائيل واما وزيراي من اهل الارض فابو بكر وعمر رواه الترمذي عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يطلع عليكم رجل من اهل الجنة فاطلع ابو بكر ثم قال يطلع عليكم رجل من اهل الجنة فاطلع

اور اسکا اسباب مجھے دلا دیوین آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا ابو بکر نے سچ کہا سو وہ سامان اُسے دیدی چنانچہ اُسنے مجھے دیدیا پس مین نے اُسے بیچکر بنی سلمہ کے قبیلہ مین ایک باغ خریدا سو وہ پہلا مال تھا جو مین نے اسلام مین جمع کیا
ترمذی مین عبد اللہ بن حنطب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر و عمر کو دیکھکر فرمایا یہ دونون بمنزلہ شنوائی اور بینائی کے ہین +

ترمذی مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کے لئے آسمان والون یعنی فرشتون مین سے دو وزیر ہوتے ہین اور زمین والون مین سے بھی دو وزیر ہوتے ہین - سو آسمان والون مین سے میرے دو وزیر جبرئیل اور میکائیل ہین اور زمین والون مین سے میرے دونون وزیر ابو بکر و عمر ہین -

ترمذی مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا تمپر ایک شخص جنتیون مین سے آتا ہے اتنے مین ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے پھر فرمایا جنتیون مین ایک اور شخص تمہارے پاس آتا ہے اتنے مین +

عمر رواه الترمذي وقال هذا
حديث غريب عن عائشة زوج
النبي صلى الله عليه وسلم قالت
بينا رأس رسول الله صلى الله
عليه وسلم في حجري في ليلة
ضاحية اذ قلت يا رسول الله
هل يكون لاحد من الحسنات
عدد نجوم السماء قال نعم عمر
قلت فاين حسنات ابي بكر
قال انما جميع حسنات عمر
كحسنة واحدة ابي بكر رواه
ابو الحسين رزين بن معوية
العبدري عن ابي هريرة رضي
الله عنه قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول
بينا انا نائم رايتني على قليب
عليها دلو فنزعت منها ما شاء الله
ثم اخذها ابن ابي قحافة فنزع
منها ذنوبا او ذنوبين وفي نزعه
ضعف والله يغفر له ضعفه ثم
استحالت غربا فاخذها ابن الخطاب
فلم ار عبقريا من الناس ينزع
نزع عمر حتى ضرب الناس

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ آگئے + +
ابو الحسن رزین بن معاویہ عبدری حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین وہ
فرماتے ہین ایک چاندنی رات مین......
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میری گودی مین تھا
ناگہان مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا اے رسول خدا کیا کسیکی نیکیان تارون
کے شمار کے موافق ہونگی - آپنے فرمایا ہان عمر
کی نیکیان اسقدر ہین پھر مین نے کہا ابو بکر کی
نیکیان کہان گئین فرمایا عمر کی ساری نیکیان
ابو بکر کی ایک نیکی کے مانند ہین
بخاری مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے سنا کہ مین نے خواب مین اپنے آپکو ایک
بے مینڈ کے کنوے پر دیکھا کہ اسپر ڈول پڑا
ہے سو مین نے اس کنوے مین سے جتنا اللہ نے
چاہا کھینچا پھر اس ڈول کو ابو بکر ابن ابی قحافہ نے لیکر
اس کنوے مین سے ایک یا ڈول کھینچے مگر ابو بکر کے
کھینچنے مین ایک سستی اور ضعف معلوم ہوتا تھا
اور اللہ تعالی اسکی سستی بخشدی پھر وہ ڈول ایک
بڑا چرس بنگیا اور عمر بن الخطاب نے اسے لیکر کھینچا مین نے
لوگون مین سے کسی کڑیل جوان کو نہین دیکھا کہ وہ عمر رضی
اللہ عنہ کا سا ڈول کھینچتا ہو یہانتک کہ لوگون نے

بعطن وفی روایة عن ابن عمر
رض قال ثم اخذ ابن الخطاب
من ید ابی بکر فاستحالت
فی یده غربا فلم ار عبقریا
یفری فریه حتی روی الناس
وضربوا بعطن رواهما البخاری
ومسلم عن عبد الله بن مسعود
رضی الله عنه فی مشاورة النبی
صلی الله علیه وسلم مع ابی
بکر وعمر فی اساری بدر قال
قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم ما تقولون فی هؤلاء
ان مثل هؤلاء کمثل اخوة لهم
کانوا من قبلهم قال نوح رب
لا تذر علی الارض من الکافرین
دیارا وقال موسی ربنا اطمس
علی اموالهم واشدد علی قلوبهم
وقال ابراهیم فمن تبعنی فانه
منی ومن عصانی فانک غفور
الرحیم وقال عیسی ان تعذبهم
فانهم عبادک وان تغفر لهم
فانک انت العزیز الحکیم رواه
الحاکم وصححه وفی روایه عن الحجاج

اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے انکے بیٹھنے کی جگہ مقرر
کی اور ابن عمر کی روایت میں یون آیا ہے کہ پھر ابوبکر
کے ہاتھ سے اس ڈول کو عمر بن الخطاب نے لیا اور
وہ انکے ہاتھ میں چرس بنگیا پھر مین نے عمر جیسا کوئی
کڑیل جوان نہین دیکھا کہ وہ عمل کرے عمر کا سا عمل
یہانتک کہ سب لوگ سیراب ہوگئے اور اپنے اونٹون کے
لئے بیٹھنے کی جگہ مقرر کی۔ حاکم مین عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے کہ آنحضرت نے بدر کے قیدیون مین ابوبکر
عمر سے مشورہ کیا فرمایا ان لوگونکے باب مین کیا کہتے ہو انکی
مثل ان بھائیون جیسی ہے جو انسے پہلے تھے
جنکے حق مین نوح نے یون فرمایا اے پروردگار
زمین پر کسی کافر کا گھر مت چھوڑ۔ اور جنکے
حق مین موسی علیہ السلام نے یون فرمایا
اے ہمارے رب انکے مالون کو نیست و
نابود کردے اور انکے دلون پر سختی کی مہر لگادے
اور ابراہیم علیہ السلام نے انکے حق مین یون
فرمایا جو کوئی میری پیروی کریگا وہ مجھ سے
ہے اور جو شخص میری نافرمانی کریگا تو تو اے
اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور عیسی علیہ السلام
نے انکے حق مین یون کہا اگر تو انہین عذاب
کرے وہ تیرے بندے ہین اور اگر تو انہین معاف
کرے تو تو غالب حکمت والا ہے +
اور ایک روایت مین حجاج تیمی سے یون

التیمی ان رسول الله صلے الله
علیه وسلم قال من رایته
یذکر ابا بکر و عمر بسوء یرید
هدم الاسلام عن سالم بن
ابی حفصة قال دخلت علے ابی
جعفر یعنی محمد بن الباقر
فقال اللهم انی اتولی ابا بکر
و عمر اللهم ان کان فی نفسی
غیر ذلک فلا تأتنی شفاعة
محمد صلے الله علیه وسلم یوم
القیمة قال سالم اراه قال
ذلک زمن اجلسه عن ابی عبدالله
جعفر بن الصادق عن ابیه ان
رجلا جاء الی ابیه زین العابدین
علے بن الحسین فقال اخبرنی
عن ابی بکر و عمر فقال عن
الصدیق قال وتسمیه الصدیق
قال فلله ثکلتك امك قد سماه
الصدیق رسول الله صلعم
والمهاجرون والانصار ومن لم
یسمه صدیقا فلا صدق الله
قوله فی الدنیا والاخرة اذهب
فاحب ابا بکر و عمر و اهما

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جسے مین دیکھون کہ ابوبکر و عمر کو برائی کے
ساتھ یاد کرتا ہے تو وہ اسلام کو ڈھا دینے کا
ارادہ کرتا ہے۔ سالم بن ابی حفصہ کہتے ہین کہ مین
ابوجعفر یعنی محمد باقر رض کے پاس گیا وہ فرماتے
تھے خداوندا مین ابوبکر و عمر کو دوست رکھتا ہون
الٰہا میرے جی مین اگر اسکے سوا کوئی اور بات ہو
تو قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت
میرے نصیب نہ کیجیو۔ سالم (راوی) کہتے ہین
مین ابوجعفر کو گمان کرتا ہون کہ انہون نے یہ
کلمہ مرتے وقت فرمایا +

دار قطنی مین ابو عبداللہ جعفر صادق اپنے باپ
سے روایت کرتے ہین کہ انکے دادا زین العابدین
کے پاس ایک آدمی نے آکر کہا مجھے ابوبکر و عمر کی کوئی
خبر سنائیے فرمایا صدیق کی خبر اُسنے کہا اور آپنے
انکا نام صدیق رکھا ہے آپنے فرمایا تیری مان
تجھے روے انکا نام رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم اور تمام مہاجرون اور انصار نے
صدیق رکھا ہے جو کوئی انکا صدیق نام
نہ رکھے تو خدا تعالے اسکی بات
کی دنیا و آخرت مین۔ تصدیق
نہ کرے۔ جا اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو
دوست رکھ +

الدارقطنی باسناد صحیح عن انس
بن مالک عن النبی صلے اللہ علیہ
وسلم انہ قال حب ابی بکر
وعمر ایمان و بغضہما نفاق رواہ
ابن عدی عن جابر ان النبی
صلے اللہ علیہ وسلم قال حب
ابی بکر و عمر من الایمان وبغضہما
کفر رواہ ابن عساکر عن بسطام
بن اسلم قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم لابی بکر
وعمر لا یتأمر علیکما احد بعدی
رواہ ابن سعد عن عمرو بن
العاص قال سمعت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم یقول ان
ال ابی لیسوا بی باولیاء انما
ولیی اللہ وصالح المومنین
ولکن لہم رحم ابلہا
ببلالہا رواہ البخاری
ومسلم روی جمہور
العلماء ان صالح المومنین
ابوبکر وعمر رضی
اللہ عنہما عن
ابی

ابن عدی انس سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت
نے فرمایا ابوبکر و عمر کی دوستی ایمان کی علامت
ہے اور اُن دونون کی دشمنی نفاق کی دلیل ہے
ابن عساکر جابر سے روایت کرتے ہین کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر و عمر کی محبت
ایمان ہے اور اُنکی دشمنی کفر کے قریب ہے ؛
ابن سعد بسطام بن اسلم سے روایت کرتے ہین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و
عمر سے فرمایا میرے بعد تمپر کوئی حکومت
نکریگا ؛
بخاری مسلم مین عمرو بن العاص سے روایت
ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے سنا کہ آل ابو فلان
میرے یار اور دوست نہین ہین البتہ
میرا دوست اللہ اور نیک بخت مسلمان
ہین - لیکن میرا اُن سے ناتا ہے تو مین اُس
ناتے کو تری پہونچاتا ہون اُسکی تری کے ساتھ
یعنی اہل قرابت کے ساتھ صلہ رحمی کرتا
ہون ؛
اور جمہور علماء اسکے قائل ہین کہ نیکبخت
مسلمانون سے ابوبکر و عمر
رضی اللہ عنہما
مراد ہین

قولہ ان ال ابی فلان ... الروایۃ ... فقال العوائد ... صلے اللہ علیہ وسلم جہرا غیر سر ... قال عمرو بن العاص ... من الفتنۃ ... وجہ سیاق الحدیث ... علیہ وسلم ... العاص ... والمعنی ... فی اللمعات ... من طوائف ...

... ۱۲ الصحابی ... ظاہر ... وہو ... علیہ وسلم ... صلے اللہ ... او اعمامہ ... ہاشم ... او بنو ... قریش

هريرة رضي الله عنه قال خرج
رسول الله صلى الله عليه وسلم
في ساعة لا يخرج فيها ولا يلقاه
فيها احد فاتاه ابو بكر فقال
ما جاء بك يا ابا بكر فقال خرجت
القى رسول الله صلى الله عليه
وسلم وانظر في وجهه والتسليم
عليه فلم يلبث ان جاء عمر فقال
ما جاء بك يا عمر قال الجوع يا
رسول الله فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم وانا قد وجدت بعض
ذلك فانطلقوا الى منزل ابي
الهيثم بن التيهان الانصاري
وكان رجلا كثير النخل والشاء
ولم يكن له خدم فلم يجدوه
فقالوا لامرأته اين صاحبك
فقالت انطلق يستعذب لنا
الماء فلم يلبثوا ان جاء ابو
الهيثم بقربة يزعبها فوضعها
ثم جاء يلتزم النبي
صلى الله عليه وسلم ويفديه
بابيه وامه ثم انطلق بهم
الى حديقته فبسط لهم بساطا

ترمذی اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت نکلے
کہ اسمین کبھی نہ نکلتے تھے اور نہ اسوقت آپسے کوئی
ملاقات کرسکتا تھا (یعنی وہ وقت آرام وراحت کا
تھا) پھر آپکے پاس ابوبکر آئے آپنے فرمایا اے ابوبکر
کون حاجت تمہین اسوقت لائی۔ انہون نے
کہا مین صرف اسواسطے نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ملاقات کرون اور آنکے چہرہ مبارک کو دیکھکر سلام
کرون ابھی ان باتونکو کچھ دیر نہوئی تھی کہ عمر بھی آپہنچے
حضرت صلعم نے انسے بھی یہی فرمایا کہ اسوقت کون چیز
تمہین لائی اے عمر انہون نے عرض کی بہوک کی شدت اے
رسول خدا۔ حضرت صلعم نے فرمایا مین نے بھی کچھ بھوک کا اثر
پایا ہے پس سب کے سب ملکر ابوہیثم بن تیہان کے گھر گئے
اور وہ انصار مین سے ایک شخص تھے جنکے پاس کھجورین
اور بکریان بکثرت تھین اور انکا کوئی خادم نتھا سو آپنے
انہین گھر پر نہ پایا۔ اسکی بی بی سے پوچھا تیرا خاوند
کہان گیا ہے اسنے عرض کیا ہمارے لئے میٹھا پانی
لینے گیا ہے ابھی کچھ دیر نہوئی تھی کہ ابوہیثم ایک مشکیز
پانی کا بھرا ہوا لیکر آئے اور اسے بزور کھینچتے تھے پس اس پانی کی
مشک کو رکھکر رسول خدا صلعم کو چمٹ گئے اور آپ پر سے
اپنے ماں باپ قربان کرنے لگے (یعنی کہتے تھے میرے ماں
باپ آپ پر فدا ہون) پھر ان سب یارون کو اپنے باغ
مین لے گئے اور ایک بچھونا بچھا کر بٹھا دیا

ثم انطلق الی نخلة فجاء بقنو فوضعه فقال النبی صلی الله علیه وسلم افلا تنقیت لنا من رطبه فقال یا رسول الله انی اردت ان تختاروا او تخیروا من رطبه وبسره فاکلوا وشربوا من ذلک الماء فقال النبی صلی الله علیه وسلم هذا والذی نفسی بیده من النعیم الذی تسألون عنه یوم القیامة ظل بارد ورطب طیب وماء بارد الحدیث رواه الترمذی والمعنی لمسلم عن ابی عسیب قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلا فمر بی فدعانی فخرجت الیه ثم مر بابی بکر فدعاه فخرج الیه ثم مر بعمر فدعاه فخرج الیه فانطلق حتی دخل حائطا لبعض الانصار فقال لصاحب الحائط اطعمنا بسرا فجاء بعذق فوضعه فاکل رسول الله صلی الله علیه وسلم واصحابه ثم دعا بماء بارد فشرب فقال لتسألن عن هذا النعیم یوم

اور آپ کھجوروں کے درختوں کے پاس جاکر کئی کھجور کے خوشے لے آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رکھ دیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے فرمایا تم ہمارے لئے رطب (تر خرما) چنکر کیوں نہیں لائے اُنہوں نے عرض کیا اے رسول خدا میں نے چاہا آپ ہی اُنمیں سے پسند کرلیں یا یوں کہا کہ آپ کچوں میں سے پکی پکی خرما چن لیں۔ سو سب نے کھجوریں کھائیں اور جو پانی وہ لائے تھے پیا پھر رسول خدا نے فرمایا اُس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے یہ اُن نعمتوں میں سے ہے جنکا قیامت کے دن تم سے سوال ہوگا۔ ایک ٹھنڈا سایہ دوسرے پکی اور پاکیزہ کھجوریں تیسرے ٹھنڈا پانی ❊ امام احمد نے اپنی مسند میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابو عسیب سے روایت کی ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے اور مجھپر گذرے پھر مجھے بلایا میں آپکے ساتھ ہولیا پھر ابو بکر صدیق پر گذرے اور اُنہیں بلایا وہ بھی آپکے ہمراہ ہو لئے پھر آپکا گذر عمر بن خطاب پر ہوا اُنہیں بھی بلایا وہ بھی آپکے ہمراہ ہو لئے پھر رسول خدا صلعم چلے یہانتک کہ کسی انصار کے باغ میں تشریف لائے پھر باغ والے سے فرمایا ہمیں کھجوریں کھلا۔ وہ ایک خوشہ کھجور کا لے آیا اور آپکے آگے رکھدیا سو آپنے اور آپکے یاروں نے ملکر کھایا۔ اسکے بعد ٹھنڈا پانی مانگا پھر پانی پیکر فرمایا تم سے قیامت کے دن اس نعمت کا سوال ہوگا ❊

القيامة قال فاخذ عمر العذق فضرب به الارض حتى تناثر البسر قبل رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال يا رسول الله انا المسئولون عن هذا يوم القيامة قال نعم الا من ثلث خرقة كف بها الرجل عورته او كسرة سد بها جوعته او حجر يتدخل فيه من الحر والقر رواه احمد والبيهقي في شعب الايمان وفي رواية للحاكم في المستدرك عن ابي هريرة رض فلما كبر على اصحابه صلى الله عليه وسلم قال اذا اصبتم مثل هذا وضربتم بايديكم فقولوا بسم الله وعلى بركة الله فاذا شبعتم فقولوا الحمد لله الذي هو اشبعنا وارونا وانعم علينا وافضل فان هذا كفاف

هذا ابو عبد الله ذي النورين عثمان بن عفان الاموي القرشي رضي الله تعالى عنه وعليه الصلوة والسلام عن ام المومنين

راوی کہتا ہے حضرت عمر نے اُس خوشی کو لیکر زمین پر دے مارا یہانتک کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی طرف اُس مین سے کچی کھجورین جا پڑین پھر کہا اے رسول خدا ہم قیامت کے دن اس سے پوچھے جاوینگے آپنے فرمایا ضرور تم سے سوال ہوگا مگر تین چیزون سے نہوگا ایک وہ کپڑا جس سے آدمی اپنا ستر عورت کرے یا وہ روٹی کا ٹکڑا جس سے اپنی بھوک بند کرے یا ایسا سوراخ کہ جس مین گرمی اور جاڑے کے صدمہ سے پناہ لے - مستدرک مین حاکم ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہین کہ جب رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے یارون پر یہ بات گران گذری تو حضرت صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ایسی چیز کو پاؤ اور لقمے مارو تو یون کہا کرو الله کے نام سے ہم شروع کرتے ہین اور اُسکی برکت پر - اور جب سیر ہو جاؤ تو یون کہو سب تعریف اُس الله کو ہے جسنے ہمارا پیٹ بھرا اور سیراب کیا اور ہم پر بڑا انعام اور افضال فرمایا سو یہ کہنا اُسکا بدلہ اور جبر ہو جائیگا *

ابو عبد الله ذو النورین عثمان ابن عفان الاموی القریشی رضی الله تعالی عنہ کے مناقب

بخاری مسلم مین ام المومنین حضرت

عائشة الصديقة زوج النبي
صلى الله عليه وسلم قالت
كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم مضطجعا في بيتها كاشفا
عن فخذيه او ساقيه فاستاذن
ابو بكر فاذن له وهو على تلك
الحالة فتحدث ثم استاذن
عمر فاذن له وهو على تلك الحالة
فتحدث ثم استاذن عثمان
فجلس رسول الله صلى الله
عليه وسلم وسوى ثيابه فلما
خرج قالت عائشة دخل ابو بكر
فلم تهتش له ولم تباله ثم
دخل عمر فلم تهتش له ولم
تباله ثم دخل عثمان فجلست
وسويت ثيابك فقال الا
استحيي من رجل تستحيي منه
الملائكة رواه البخاري ومسلم
وفي رواية ان عثمان رجل حيي
واني خشيت ان اذنت له على
تلك الحالة ان لا يبلغ الي في
حاجته رواه مسلم عن ابي
عيسى طلحة بن عبيد الله قال

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر مین رانین یا پنڈلیان
کھولے ہوے لیٹے تھے اتنے مین ابوبکر نے اگر
اندر آنیکی اجازت مانگی آپنے اُنہین اجازت
دی اور اُسیطرح پنڈلیان کھلی ہوئی لیٹے رہے
اور اُنسے کچھ باتین کرتے رہے تھوڑے عرصہ مین عمر
بن الخطاب نے اندر آنیکی اجازت چاہی آپنے اُنہین بھی
آنے کی اجازت دی اور اُسی حالت مین لیٹے رہے
پھر باتین کرنے لگے۔ اِسکے بعد عثمان نے اندر آنیکا
اذن مانگا تو حضرت اُٹھ بیٹھے اور اپنے کپڑے درست
کرنے لگے پھر جب عثمان اپنے ہمراہیون سمیت
چلے گئے تو مین نے آپسے پوچھا کہ ابوبکر آئے اور
آپنے جنبش تک نہ کی نہ اُنکے آنیکی کی کوئی پرواکی
پھر عمر بن الخطاب آئے اُنکے لئے بھی آپ نہ ہلے
اور نہ اُنکی کچھ پروا کی ہان جب عثمان آئے تو آپ اُٹھ بیٹھے اور
کپڑے سنبھالے آنحضرتؐ نے فرمایا جس شخص سے فرشتے
حیا کرتے ہین کیا مین اُس سے شرم نکرون اور ایک
روایت مین یون آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا عثمان
ایک شرم والا آدمی ہے مجھے خوف ہوا کہ اگر مین اُسے
اِسی حالت پر اندر آنیکی اجازت دونگا تو وہ اپنی
حاجت مین مجھ تک نہ پہونچیگا یعنی بدون حاجت
کہے واپس چلا جائیگا +
ترمذی مین ابو عیسی طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي رفيق ورفيقي يعني في الجنة عثمان رواه احمد والترمذي وقال الترمذي هذا حديث غريب وليس اسناده بالقوي وهو منقطع وروى ابن ماجة القزويني عن ابي هريرة باسناد حسن صحيح عن عبد الله بن عمر رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام يعني يوم بدر فقال ان عثمان انطلق في حاجة الله وحاجة رسوله واني ابايع له فضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم بسهم ولم يضرب لاحد غاب غيره رواه ابو داود عن ابي امامة بن سهل بن حنيف ان عثمان بن عفان رضي الله عنه اشرف يوم الدار فقال انشدكم بالله اتعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل دم امرء الا لثلث زنى بعد احصان او كفر بعد اسلام

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کے لئے رفیق ہے اور میرا رفیق یعنی جنت مین عثمان ہے ترمذی کہتے ہین یہ حدیث غریب ہے اسکی اسناد قوی نہین ہے اور وہ منقطع بھی ہے اور ابن ماجہ نے اسی حدیث کو ابوہریرہ سے صحیح اور حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے +

ابوداؤد وغیرہ نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن کھڑے ہوکر فرمایا کہ عثمان اللہ اور اُسکے رسول کے کام یعنی اللہ و رسول کی مدد مین گئے ہین سو مین اُنکی طرف سے بیعت کرتا ہون پھر رسول اللہ نے فتح کے بعد اُنکا حصہ لگایا اور اُنکے سوا کسی غائب کے لئے حصہ مقرر نہین کیا - ترمذی اور ابن ماجہ اور نسائی وغیرہ مین

ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان نے دار کے دن (دار سے مراد وہ گھر ہے جسمین عثمان گھرے ہوے تھے اور جسمین وہ شہید ہوے) تا مدان مین سے سر نکالکر فرمایا مین تمہین اللہ کی قسم دلاتا ہون کیا تمہین معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواے تین باتون کے کسی آدمی کا خون حلال نہین (۱) بیاہ کے بعد کوئی شخص زنا کرے (۲) اسلام کے بعد کوئی کافر ہو جاوے

وقتل نفسًا بغير حق فقتل به فو الله ما زنيت فی جاهلية ولا اسلام ولا ارتددت منذ بايعت رسول الله صلی الله عليه وسلم ولا قتلت النفس التی حرم الله فبم تقتلوننی رواه الترمذی وابن ماجة والنسائی وللدارمی لفظ الحديث عن عبد الرحمن بن خباب قال شهدت النبی صلی الله عليه وسلم وهو يحث علی جيش العسرة فقام عثمان فقال يا رسول الله علی مائة بعير باحلاسها واقتابها فی سبيل الله ثم حض فقام عثمان فقال علی مائتا بعير باحلاسها واقتابها فی سبيل الله ثم حض فقام عثمن فقال علی ثلثمائة بعير باحلاسها واقتابها فی سبيل الله فانا رايت رسول الله صلی الله عليه وسلم ينزل علی المنبر وهو يقول ما علی عثمان ما عمل بعد هذه ما علی

(۳) کوئی آدمی کسی نفس کو ناحق مار ڈالے۔ سو ایسا شخص قتل کیا جا سکتا ہے مین قسم کھا کر کہہ سکتا ہون کہ جاہلیت مین نہ اسلام مین مین نے کبھی زنا نہین کیا اور جس روز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی مرتد نہوا اور نہ مین نے اُس جان کو جسکا قتل اللہ نے حرام کیا ہے مار ڈالا سو تم لوگ کس وجہ سے مجھے قتل کرتے ہو + ترمذی مین عبد الرحمن بن خباب سے روایت ہے کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُس حالت مین حاضر ہوا کہ آپ جیش العسرۃ (لشکر تبوک) پر خرچ کرنے کے لوگون کو ترغیب دے رہے تھے یہ سنکر عثمان کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے اے رسول خدا میرے ذمہ سو اونٹ مع اُنکی جھولون اور کجاوون سمیت خدا کی راہ مین ہین۔ آنحضرت صلعم نے پھر ترغیب دلائی اور عثمان پھر کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے میرے ذمہ دو سو اونٹ مع انکی جھولون اور کجاوون کے اللہ کے راستہ مین ہین حضرت صلعم نے پھر ترغیب دلائی اور عثمان پھر کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے کہ مین تین سو اونٹ اُنکی جھولون اور کجاوون سمیت اللہ کے راستہ مین دونگا۔ طلحہ (راوی حدیث) کہتے ہین مین نے آنحضرت صلعم کو دیکھا کہ منبر سے اُترتے ہوے فرماتے تھے عثمان کو کوئی چیز ایسی نہین کہ

عثمان ما عمل بعد هذه رواه
الترمذي عن عبد الرحمن بن
سمرة قال جاء عثمان الى النبي
صلى الله عليه وسلم بالف
دينار في كمه حين جهز جيش
العسرة فنثرها في حجره فرايت
النبي صلى الله عليه وسلم يقلبها
في حجره ويقول ما ضر عثمان
ما عمل بعد اليوم مرتين
رواه احمد عن انس بن مالك
رضي الله عنه قال لما امر رسول
الله صلى الله عليه وسلم ببيعة
الرضوان كان عثمان رسول
رسول الله صلى الله عليه وسلم
الى مكة فبايع الناس فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان عثمان انطلق في حاجة الله
وحاجة رسوله فضرب
باحدى يديه على الاخرى
فكانت يد رسول الله صلى الله
عليه وسلم لعثمان خيرا من
ايديهم لانفسهم رواه الترمذي
عن ثمامة بن حزن القشيري

ضرر نہ کریگی دو مرتبہ یہ کلمہ فرمایا ۰

امام احمد عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت کرتے ہین
کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کے لشکر
کا سامان درست کرتے تھے تو عثمان ہزار اشرفیان
اپنی آستین مین رکھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے اور اُنہین حضرت ؐ کی گود مین بکھیر دیا
پس مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تھا کہ
آپ اُن اشرفیون کو اپنی گود مین اُچھالتے
اور اُلٹ پلٹ کرکے فرماتے تھے آج کے دن
کے بعد عثمان جو عمل کرینگے اُنہین گناہ ضرر
نہ دینگے ۰

ترمذی مین انس بن مالک سے روایت ہے کہ
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت
رضوان کا حکم فرمایا تو اُس سے پیشتر آنحضرت صلعم
عثمان کو مکہ کیطرف بھیج چکے تھے سو لوگون نے
حضرت صلعم سے بیعت کی اُسوقت آنحضرت صلعم
نے فرمایا کہ عثمان اللہ کے کام مین اور اُسکے رسول
کی مدد کے لئے گئے ہین پھر حضرت صلعم نے اپنا
ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارکر فرمایا (یہ عثمان
کا ہاتھ ہے) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا وہ ہاتھ جو عثمان کے لئے تھا اور تمام صحابہ
کے ہاتھون سے بہت بہتر تھا ۰

ترمذی اور نسائی اور دارقطنی مین ثمامہ بن حزن سے

قال شهدت الدار حين اشرف
عليهم عثمان فقال انشدكم
الله والاسلام هل تعلمون
ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قدم المدينة وليس
بها ماء يستعذب غير
بير رومة فقال من يشتري
بير رومة يجعل دلوه مع دلاء
المسلمين بخير له منها في الجنة
فاشتريتها من صلب مالي و
انتم اليوم تمنعوني ان اشرب
منها حتى اشرب من ماء البحر
فقالوا اللهم نعم فقال انشدكم
الله والاسلام هل تعلمون ان
المسجد ضاق باهله فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من
يشتري بقعة آل فلان
فيزيدها في المسجد بخير له منها
في الجنة فاشتريتها من صلب مالي
وانتم اليوم تمنعوني ان
اصلي فيها ركعتين فقالوا اللهم
نعم قال انشدكم الله والاسلام
هل تعلمون اني جهزت جيش

روایت ہے کہ مین حضرت عثمان کے گھر مین حاضر
ہوا جسوقت وہ اُن لوگون پر جھانکے جنھون نے اُنکے گھر پر
گھیرا ڈالا تھا سو حضرت عثمان نے اُنسے فرمایا مین تمسے
بحق خدا و اسلام پوچھتا ہون کیا تم جانتے ہو کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور مدینہ
مین بجز بیر رومہ کے اور کوئی میٹھے پانی کا کنوا نتھا سو آنحضرت
نے فرمایا کون شخص ہے کہ بیر رومہ کو خرید کر اپنا ڈول مسلمانون
کے ڈول کے ساتھ ڈالے (یعنی اپنی ملکیت سے نکالکر مسلمانون پر
وقف کردے) اور یہ خرید [illegible] دنیاوی غرض سے نہو
بلکہ عوض ثواب کے کہ خریدنیوالیکو جنت مین ملیگا سو
مینے اُس کنوے کو اپنے ذاتی مال سے خریدا اور تم آج
مجھے اس شیرین پانی پینے سے منع کرتے ہو حتی کہ مین دریا
کا شور پانی پیتا ہون لوگون نے کہا ہان ہم اللہ کو شاہد کرتے
ہین کہ تمنے ایسا ہی کیا پھر عثمان نے فرمایا مین تمسے اللہ
اور اسلام کا واسطہ دیکر پوچھتا ہون کیا تم جانتے ہو
کہ مسجد مدینہ نماز پڑھنے والون پر تنگ تھی سو رسول اللہ نے
فرمایا کون شخص ہے کہ آل فلان کی زمین خرید کرکے اُسے
مسجد مین بڑھادے اور یہ کسی دنیاوی غرض سے نہو بلکہ
بدلے مین اُسکے نیکی اور ثواب کے کہ خریدنیوالیکو جنت مین
ملیگا سو مینے اُس زمین کو اپنے ذاتی مال سے خریدا اور آج تم مجھے
اُسمین دو رکعت نماز پڑھنے سے منع کرتے ہو حاضرین نے کہا خداوندا ہم
اقرار کرتے ہین کہ عثمان نے سچ کہا پھر عثمان نے فرمایا مین تمسے اللہ اور
اسلام کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہون کیا تم جانتے ہو

العسرة من مالی قالوا اللهم
نعم قال انشدکم الله والاسلام
هل تعلمون ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم کان علی ثبیر
مکة ومعه ابو بکر وعمر وانا
فتحرک الجبل حتی تساقطت
حجارته بالحضیض فرکضه
برجله قال اسکن ثبیر فانما
علیک نبی وصدیق وشهیدان
قالوا اللهم نعم قال الله اکبر
شهدوا ورب الکعبة انی
شهید ثلثا رواه الترمذی و
النسائی والدارقطنی باسانید
صحیحة عن مرة بن کعب
قال سمعت من رسول الله
صلی الله علیه وسلم وذکر
الفتن فقربها فمر رجل مقنع
فی ثوب فقال هذا یومئذ علی
هدی فقمت الیه فاذا هو عثمان
بن عفان فاقبلت علیه بوجهه
فقلت هذا قال نعم رواه
الترمذی وابن ماجة وقال
الترمذی هذا حدیث حسن

کہ مین نے لشکر عسرہ (یعنی لشکر تبوک) کا سامان درست کیا
اپنے ذاتی مال سے حاضرین نے کہا خداوندا ہم اقرار کرتے ہین کہ عثمان نے
سچ کہا پھر عثمان نے کہا مین تمہے اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر
سوال کرتا ہون کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلعم مکہ کے ایک
پہاڑ پر (جسکا نام ثبیر تھا) تشریف رکھتے تھے اور آپکے ساتھ ابو بکر
و عمر اور مین بھی تھا پس وہ پہاڑ خوشی کے مارے ہلنے لگا یہانتک
کہ اُسکے کئی پتھر بھی نیچے گر پڑے سو آنحضرت نے اپنے پاؤن سے
پہاڑ کو ٹھکرا کر فرمایا اے ثبیر ٹھیر جا کیونکہ تجھپر نبی اور صدیق
اور دو شہید ہین سامعین نے کہا خداوندا ہم گواہ ہین کہ
عثمان سچ کہتے ہین حضرت عثمان نے فرمایا اللہ اکبر انہون نے
گواہی دی کعبہ کے رب کی قسم مین شہید ہون یہ کلمہ
تین بار فرمایا +
ترمذی اور ابن ماجہ مین مرہ بن کعب سے روایت ہے
کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنون
کا ذکر سنا آپنے فرمایا کہ وہ فتنے ابھی واقع ہونگے
اتنے مین ایک شخص سر پر کپڑا اوڑھے ہوئے حضرت
کے پاس ہوکر گذرا - حضرت نے فرمایا یہ شخص فتنہ
کے دن سیدھی راہ پر ہوگا - مین اُس شخص کے
دیکھنے کے واسطے کھڑا ہوا کہ دیکھون کون ہے سو وہ
عثمان بن عفان تھے پھر مین نے حضرت عثمان کا
مونہہ رسول اللہ صلعم کیطرف متوجہ کرکے عرض کیا وہ
شخص یہی ہین آپنے فرمایا ہان - ترمذی کہتے
یہ حدیث حسن

صحیح عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یا عثمان انه لعل الله یقمصك قمیصا فان ارادوك علی خلعه فلا تخلعه لهم رواه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی فی الحدیث قصة طویلة عن عبد الله بن عمر رضی الله عنه قال ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم فتنة فقال یقتل هذا فیها مظلوما لعثمان رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب اسنادا عن جابر قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم بجنازة رجل لیصلی علیه فلم یصل علیه فقیل یا رسول الله ما رأیناك ترکت الصلوة علی احد قبل هذا قال انه کان یبغض عثمان فابغضه الله رواه الترمذی وفی روایة للبخاری من یحفر

اور صحیح ہے - ترمذی مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان شاید خدائے تعالی تمہین خلافت کا خلعت پہنائیگا پھر اگر تمہارے مخالف اُس خلعت کو اُتارنا چاہین تو تم اُنکے لئے اُس خلعت کو نہ اُتارنا - ترمذی نے کہا اس حدیث مین ایک طویل قصہ نقل کیا گیا ہے +

ترمذی مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا ذکر فرمایا کہ حضرت عثمان کی طرف اشارہ کرکے کہا یہ شخص اُس فتنہ مین مظلوم مارے جائینگے ترمذی کہتے ہین یہ حدیث اسناد کی حیثیت سے غریب ہے +

ترمذی مین جابر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ نماز کے لئے لایا گیا مگر آپنے اُسپر نماز نہ پڑھی - لوگون نے عرض کیا اے رسول خدا ہمنے اس سے پہلے کبھی آپ کو نہین دیکھا کہ کسی پر نماز نہ پڑھی ہو - آپنے فرمایا نماز نہ پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا اللہ اُس سے بغض رکھتا ہے - بخاری کی ایک روایت مین یون آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیر (چاہ) رومہ

بير رومة فله الجنة فحفرها
عثمان وقال من جهز جيش
العسرة فله الجنة فجهزها
عثمان عن ابي سهلة قال
قال لي عثمان يوم الدار
ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قد عهد الي عهدا وانا صابر
عليه رواه الترمذي وقال
هذا حديث حسن صحيح عن
عثمان بن عبد الله بن موهب
قال جاء رجل من اهل مصر
يريد حج البيت فرأى قوما جلوسا
فقال من هؤلاء القوم قالوا
هؤلاء من قريش قال فمن
الشيخ فيهم قالوا عبد الله بن
عمر قال يا ابن عمر اني سائلك
عن شيء فحدثني هل تعلم ان
عثمان فر يوم احد قال نعم
قال هل تعلم انه تغيب عن
بدر ولم يشهدها قال نعم
قال هل تعلم انه تغيب عن بيعة
الرضوان فلم يشهدها قال
نعم قال الله اكبر قال ابن عمر

کھودے اُسکے لئے جنت ہے - سو حضرت
عثمان نے اُس کنوے کو کھودا اور فرمایا جو تبوک
کے لشکر کا سامان درست کرے اُسکے لئے جنت
ہے سو عثمان نے اُس لشکر سامان بنادیا - ترمذی مین
ابو سہلہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عثمان نے جسوقت
وہ اپنے گھر مین گھرے ہوے تھے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے اور
مین اُسپر صابر ہون - ترمذی کہتے ہین یہ حدیث
حسن صحیح ہے +

بخاری مین عثمان بن عبداللہ بن موہب سے روایت
ہے کہ مصریون مین سے ایک شخص جو خانہ کعبہ
کے حج کا ارادہ رکھتا تھا - مکہ مین آیا اور ایک قوم
کو بیٹھے ہوے دیکھا پھر پوچھا یہ کونسی قوم ہے
لوگون نے کہا اکابر قریش مین سے ہین پھر پوچھا
انمین شیخ اور بڑا عالم کون ہے لوگون نے جواب دیا کہ عبداللہ
بن عمر بس اُس مصری نے کہا اے ابن عمر مین تمسے
ایک بات پوچھنے والا ہون اُسکا جواب مجھے دو - کیا تم
جانتے ہو کہ عثمان احد کے دن کفار کے مقابلہ سے بھاگے ابن عمر
نے کہا ہان پھر اُس شخص نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ جنگ بدر مین
بھی غائب تھے اور وہان موجود نتھے جواب دیا ہان پھر اُسنے
کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ بیعت رضوان سے غائب تھے وہان
بھی موجود نتھے ابن عمر نے فرمایا ہان اُس شخص نے خوش
ہو کر اللہ اکبر کا نعرہ مارا - ابن عمر نے فرمایا

تعال أبيّن لك أما فراره يوم احد فاشهد ان الله عفا عنه واما تغيبه عن بدر فانه كانت تحته رقية بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت مريضة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لك اجر رجل ممن شهد بدرا وسهمه واما تغيبه عن بيعة الرضوان فلو كان احد اعز ببطن مكة عن عثمان لبعثه فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عثمان وكانت بيعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان الى مكة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده اليمنى هذه يد عثمان فضرب بها على يده وقال هذه لعثمان ثم قال ابن عمر اذهب بها الآن معك رواه البخاري

آمین تجھسے حقیقت حال بیان کرون - لیکن اُنکا احد کے دن بھاگنا سو مین گواہی دیتا ہون کہ خدا تعالیٰ نے اُسسے معاف کردیا اور اُنکا بدر مین غیر حاضر رہنے کا باعث یہ ہے کہ اُنکے نکاح مین رقیہ رسول خدا کی صاحبزادی تھین اور وہ سخت بیمار تھین سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لے عثمان (رقیہ کی تیمار داری کرو) اور تمہارے لئے اُس مرد کے برابر ثواب ہے جو بدر مین حاضر ہوا اور اُسکا حصہ بھی تمہین ملیگا - اور اُنکی بیعت رضوان سے غیر حاضری کی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص عثمان سے بڑھکر کنبہ کے اعتبار سے مکہ مین عزت رکھتا تو آنحضرت عثمان کے عوض اُسے بھیجتے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہین مکہ روانہ کیا - اور بیعت رضوان عثمان رضی اللہ عنہ کے چلے جانے کے بعد واقع ہوئی - اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے پھر اُسے اپنے بائین ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمان کے لئے ہے - پھر ابن عمر نے فرمایا جا ان جوابون کو اپنے ساتھ لیجا ؛

عن ابی سهلة مولی عثمان قال جعل النبی صلی الله علیه وسلم یسر الی عثمان ولون

ابو سہلہ حضرت عثمان کے مولی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم عثمان سے سرگوشی کرتے تھے (یعنی آپنے اُنکے کان مین چپکے سے کچھ فرمایا اور وہ ضرور فتنہ کا حال ہوگا) اور حضرت عثمان کا رنگ

عثمان يتغير فلما كان يوم الدار
قلنا الا نقاتل قال لا ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم عهد
الى امرا فانا صابر نفسي عليه
عن ابي حبيبة انه دخل الدار
وعثمان محصور فيها وانه
سمع ابا هريرة يستاذن
عثمان في الكلام فاذن له
فحمد الله واثنى عليه ثم قال
سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول انكم
ستلقون بعدي فتنة و
اختلافا وقال اختلافا وفتنة
فقال له قائل من الناس
فمن لنا يا رسول الله او ما
تامرنا به قال عليكم بالامير
واصحابه وهو يشير الى عثمان
بذلك رواهما البيهقي في
دلائل النبوة عن عثمان
بن عفان رضي الله عنه قال
ان رجالا من اصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم حين
توفي النبي صلى الله عليه

متغیر ہوتا تھا سو جب دار کا دن واقع ہوا ہمنے عثمان سے
کہا کہ ہم آپکی طرف سے ہو کر نہ لڑین اُنہون نے فرمایا نہین
کیونکہ رسول خدا نے ایک امر کا مجھ سے عہد لیا ہے
اور مین اُسپر اپنے نفس کو صبر دینے والا ہون
ابو حبیبہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان کے
گھر مین اُسوقت آئے کہ عثمان پر گھیرا ڈالا گیا تھا
اُنہون نے ابو ہریرہ کو سنا کہ وہ حضرت عثمان سے کلام کرنے
کی اجازت مانگتے تھے آپنے ابو ہریرہ کو بولنے کی اجازت
دی ابو ہریرہ نے کھڑے ہو کر اللہ کی حمد وثنا کے بعد کہا کہ
مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ تم
میرے پیچھے بہت سے فتنون اور اختلافون مین پھنس جاؤ گے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول اختلاف اور
پھر فتنہ کا ذکر کیا سو لوگون مین سے ایک کہنے والے
نے کہا اے رسول خدا اُس فتنہ کے وقت ہمارے
لئے کون شخص ہوگا (یعنی ہم اُسوقت کسکی متابعت
کرین) یا اُس کہنے والے نے کہا اے رسول خدا
اُسوقت آپ ہمین کیا حکم فرماتے ہین حضرت نے
فرمایا تمکو امیر اور اُسکے یارونکی متابعت لازم ہے
اور رسول خدا لفظ امیر سے حضرت عثمان کیطرف اشارہ
کرتے تھے یہ دونون حدیثین بیہقی نے روایت کی ہین
مسند امام احمد مین حضرت عثمان سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون مین سے
چند آدمیون نے آپکی وفات کے وقت

وسلم حزنوا عليه حتى كاد
بعضهم يوسوس قال عثمانُ
وكنتُ منهم فبينا انا جالسٌ
مرّ علىّ عمر وسلّم فلم اشعر به
فاشتكى عمر الى ابى بكرٍ ثم
اقبلا حتى سلّما علىّ جميعًا
فقال ابو بكرٍ ما حملك على
ان لا تردُّ على اخيك عمر
سلامه قلتُ ما فعلت فقال
عمر بلى والله لقد فعلت قال
قلتُ والله ما شعرتُ انك
مررت ولا سلمت قال ابو
بكرٍ صدق عثمانُ قد شغلك
عن ذلك امرٌ فقلت اجَل قال
ما هو قلتُ توفّى الله تعالى نبيّه
قبل ان نسأله عن نجاةِ هذا الامر
قال ابو بكرٍ قد سألته عن ذلك
فقمتُ اليه وقلتُ له بابى انتَ وامّى
انت احقُّ بها قال ابو بكرٍ قلتُ
يا رسولَ الله ما نجاة هذا الامر
فقال رسولُ الله صلى الله عليه
وسلّم مَن قبِل منّى الكلمة التى
عرضتُ على عمّى فردها فهى له

آپ پر سخت غم کیا یہانتک بعضونکو وسوسہ ہو گیا اور شک میں پڑ گئے حضرت عثمان فرماتے ہیں میں بھی انہیں میں سے تھا (یعنی مجھے بھی کچھ وسوسہ سا ہو گیا تھا) اور میں انہیں میں اسوقت بیٹھا تھا اتنے میں حضرت عمر نے اگر مجھے سلام کیا اور میں انکے سلام کرنے سے مطلع نہوا چنانچہ حضرت عمر نے اس بات کی شکایت حضرت ابوبکر سے کی پھر وہ دونوں صاحب آئے اور دونوں نے مجھپر سلام کیا ابوبکر فرمانے لگے اے عثمان تمہیں اپنے بھائی عمر کے سلام کا جواب نہ دینے کا کیا باعث ہوا۔ میں نے کہا میں نے تو ایسا نہیں کیا حضرت عمر فرمانے لگے خدا کی قسم تم نے ایسا ہی کیا (یعنی مجھے سلام کا جواب نہیں دیا) حضرت عثمان کہتے ہیں میں نے حضرت عمر سے کہا بخدا مجھے آپکے آنے اور سلام کرنے کی مطلق خبر نہوئی حضرت ابوبکر نے فرمایا عثمان سچ فرماتے ہیں اے عثمان تمہیں کسی بڑے جلیل القدر کام نے اس سے غافل کیا ہوگا میں نے کہا جی ہاں فرمایا اچھا وہ کیا تھا میں نے کہا خدا تعالی نے اپنے پیغمبر کو اس سے پہلے اٹھا لیا کہ ہم آپسے (شیطانی وسوسوں یا دنیا کی محبت یا برے کاموں کی خواہش کی بابت) پوچھیں کہ ان کاموں سے نجات کیونکر ہوگی ابوبکر نے کہا میں حضرت سے اسکو پوچھ چکا ہوں میں یہ سنکر ابوبکر کیطرف کھڑا ہو کر کہنے لگا میرے ماں باپ تمپر سے قربان ہوں بیشک تمہیں اس سوال کے زیادہ لایق تھے پھر ابوبکر فرمانے لگے میں نے آنحضرت سے پوچھا کہ اے رسول خدا ان کاموں سے کیونکر نجات ہوگی حضرت نے فرمایا جسنے مجھسے وہ کلمہ قبول کیا جسے میں نے اپنے چچا پر پیش کیا اور اسنے اسے رد کیا (یعنی نہ مانا) سو وہی کلمہ اسکے لئے

٢٦

نجاة رواه احمد عن حمران
مولى عثمان بن عفان رضي الله
عنه انه رأى عثمان بن عفان
دعا باناء فافرغ على كفيه ثلث
مرار فغسلهما ثم ادخل يده
في الماء فمضمض واستنثر
ثم غسل وجهه ثلثا ويديه
الى المرفقين ثلث مرار ثم
مسح براسه ثم غسل رجليه
ثلث مرار الى الكعبين ثم
قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من توضأ
نحو وضوئي هذا ثم صلى
ركعتين لا يحدث فيهما نفسه
غفر له ما تقدم من ذنبه
قال ابن شهاب ولكن عروة
يحدث عن حمران فلما توضأ
عثمان قال لاحدثنكم حديثا
لولا آية ما حدثتكموه سمعت
النبي صلى الله عليه وسلم
يقول لا يتوضأ رجل فيحسن
وضوءه ويصلي الصلوة الا غفر له
ما بينه وبين الصلوة حتى يصليها

نجات ہے - بخاری مین حمران حضرت عثمان کے مولے
(غلام آزاد) سے روایت ہے کہ اُنہون نے حضرت عثمان بن
عفان کو دیکھا کہ پانی کا برتن منگایا پھر اپنے دونون ہاتھون پر
تین دفعہ پانی ڈالکر خوب دھویا پھر پانی مین ہاتھ ڈالا
اور کلی کرکے ناک مین پانی دیکر جھاڑا پھر تین دفعہ منہ دھوکر
دونو ہاتھ کہنیون تک تین دفعہ دھوئے پھر سارے
سر کا ایکبار مسح کرکے ٹخنون تک تین مرتبہ دھلو پاؤن
دھوئے پھر آپنے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جو میرے اس وضو جیسا وضو کرکے
ایسے خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعت پڑھے
کہ اُنمین اپنے نفس سے باتین نہ کرے
یعنی وسوسہ کو جگہ نہ دے تو اُس سے پہلے کے
اُسکے سارے گناہ بخشے جاوینگے •
ابن شہاب کہتے ہین لیکن عروہ اس حدیث
کو حمران سے اِس طرح بیان کرتے ہین
کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وضو کر چکے
تو فرمانے لگے مین تم سے ایک حدیث بیان
کرتا ہون اگر قرآن مجید مین ایک آیت (کتمان)
نہوتی تو مین تمہین وہ حدیث نہ سناتا (وہ حدیث
یہ ہے) مین نے رسول خدا صلعم کو فرماتے سنا کہ جو
شخص اچھی طرح وضو کرکے نماز پڑھتا ہے تو جو گناہ
اُسکے اور نماز کے درمیان مین ہوے ہین وہ سب
کے سب بخشے جاتے ہین یہانتک کہ اُس نماز کو پڑھے

قال عروة الاية ان الذين
يكتمون الاية رواه البخاري
عن عروة بن الزبير ان عبيد الله
بن عدي بن الخيار
اخبره ان المسور بن مخرمة و
عبد الرحمن بن الاسود بن
عبد يغوث قالا ما يمنعك ان
تكلم عثمان لاخيه الوليد فقد
اكثر الناس فيه قال فقصدت
لعثمان حين خرج الى الصلوة
قلت ان لي اليك حاجة وهي نصيحة
لك قال يا ايها المرء منك قال
معمر اراه اعوذ بالله منك
فانصرفت فرجعت اليهم اذ جاء
رسول عثمان فاتيته فقال ما
نصيحتك فقلت ان الله بعث محمدا
صلى الله عليه وسلم بالحق وانزل
عليه الكتاب وكنت ممن استجاب
لله ولرسوله فهاجرت الهجرتين
وصحبت رسول الله صلى الله
عليه وسلم ورايت هديه
وقد اكثر الناس في شان الوليد
قال ادركت رسول الله صلى الله

عروہ کہتے ہیں وہ آیت جسے عثمان فرماتے تھے یہ ہی ان الذین
یکتمون الخ۔ بخاری میں عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ عبید اللہ
بن عدی بن خیار نے عروہ کو اس بات کی خبر دی کہ مسور
بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن الاسود بن عبد یغوث نے عبید اللہ سے
کہا کہ حضرت عثمان سے انکے بھائی ولید کی شان میں (تاخیر
اقامت حد کی بابت) تجھے کلام کرنے سے کون چیز مانع ہے
لوگوں نے تو اسکے حق میں بہت کچھ کہا سنا ہے عبید اللہ کہتے
ہیں میں نے حضرت عثمان سے ملاقات کا ارادہ کیا جس وقت وہ
نماز کیطرف نکلے میں نے کہا اے امیر المومنین مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے
اور اپنی حاجت عرض کرنی ہے اور درحقیقت آپکی خیر خواہی
ہے حضرت عثمان نے فرمایا کہ اے شخص تجھ سے پناہ ہے معمر کہتے
میں گمان کرتا ہوں کہ حضرت عثمان نے یوں فرمایا کہ میں اللہ
کی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عبید اللہ کہتے ہیں میں یہ سنکر
پھرا اور ان لوگوں کیطرف لوٹ آیا اتنے میں حضرت عثمان
کا قاصد مجھے بلانے آیا سو میں انکے پاس گیا فرمایا وہ تیری خیر خواہی
کیا ہے بیان کر میں نے کہا اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر صلعم کو حق کے
ساتھ بھیجا اور انپر کتاب اتاری اور آپ انمیں سے
ہیں جنہوں نے اللہ اور رسول کو قبول کر لیا اور
(مدینہ اور حبشہ) کیطرف دو ہجرتیں کیں اور رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہکر انکی خصلت اور عادت
دیکھی حالانکہ لوگوں نے ولید کے حق میں بہت کچھ
کہا ہے سو تمہیں اسپر حد قائم کرنی چاہیے (حضرت
عثمان نے فرمایا تو نے رسول خدا صلعم کو پایا ہے

علیه وسلم قلتُ لا ولکن خلص
الیّ من علمه ما یخلص الی العذرآء
فی سترها قال امّا بعدُ فانّ الله
بعث محمدًا صلے الله علیه وسلم
بالحق فکنتُ ممّن استجاب لله
ولرسوله وامنتُ بما بعث به
وهاجرتُ الهجرتین کما قلت
وصحبتُ رسول الله صلے الله
علیه وسلم فوالله ما عصیتُه
ولا غششتُه حتی توفّاه الله
ثم ابوبکر مثله ثم عمر مثله
ثم استخلفتُ افلیس لی من
الحقّ مثل الذی لهم قلتُ بلی
قال فما هذه الاحادیثُ التی
تبلغنی عنکم امّا ذکرتَ
من شانِ الولید فسناخذ فیه
بالحقّ انشآء الله ثم دعا علیًّا
فامره ان یجلده فجلده ثمانین
عن سعید بن المسیّب
قال وقعت فتنة الاولی یعنی
مقتل عثمان فلم یبق من اصحاب
بدرٍ احد ثم وقعت الفتنة
الثانیة یعنی الحرّة فلم یبق

مین نے کہا آنکے دیدار سے تو مشرف نہین ہوا لیکن انکا
وہ علم جو کنواری عورتونکو پردہ مین پہونچتا تھا مجھے پہونچا
ہے (یعنی نبی صلعم کا علم پوشیدہ نہ تھا بلکہ ایسا شائع تھا
کہ پردہ نشین عورتونکو بھی معلوم تھا تو مجھ باوجود اُنپر حریص
ہونیکے بدرجۂ اولیٰ ہونچا ہے) یہ سنکر حضرت عثمان نے فرمایا
اما بعد بیشک خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلعم کو حق کے ساتھ بھیجا
اور مین اُن لوگون مین سے ہون جنہون نے اللہ و رسول کو قبول
کیا اور جس کیساتھ کے آپ بھیجے گئے مین اُسپر ایمان لایا اور
جیسا کہ تو نے کہا مین نے دو ہجرتین بھی کین اور رسول خدا
کی صحبت مین بھی ہا پس خدا کی قسم مین نے رسول خدا کی کبھی
نافرمانی اور بدخواہی نہین کی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے انہین اُٹھا
لیا پھر مین نے ابوبکر کی بھی اُسیطرح کبھی نافرمانی اور بدخواہی نہین کی پھر
حضرت عمر کی بھی اسیطرح پھر مین خلیفہ بنایا گیا سو کیا میرا اُتنا
بھی حق نہین ہے جتنا اُنکا تھا پھر مین نے عرض کیا کیون نہین فرمایا
تو جو باتین تمہاری طرف سے مجھے پہونچتی ہین وہ کیسی ہین (یعنی تم کہتے
ہو عثمان نے ولید پر حد کیون نہین قائم کی دیر کا کیا باعث) ہان تو نے
ولید کی بابت جو کچھ ذکر کیا ہے ہم اُسمین انشاءاللہ شرع کا حق لینگے
یہ کہکر حضرت علی کو بلایا اور اُسے اسّی کوڑے مارنے کا حکم فرمایا چنانچہ وہ
اُسکو پہونچا۔ بخاری مین سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ اسلام
مین سب سے پہلا فتنہ حضرت عثمان کا قتل ہوا سو اُسوقت
اُن صحابہ مین سے جو بدر مین حاضر ہوے تھے کوئی بھی باقی نہ رہا
پھر دوسرا فتنہ حرہ کا واقع ہوا اُسوقت اُن صحابہ
مین سے جو احد مین حاضر ہوے تھے کوئی

یعنی قال و ظاهر فما عصیته ولا غششته حصر ذلک فی روایة قوله فجلده ثمانین فی روایة فجلد الولید اربعین جلدة وهذه الروایة اصح من روایة یونس ١٢

من اصحاب الحدیبیة احد ثم وقعت الفتنة الثالثة فلم ترتفع وبالناس طباخ رواه البخاری

عن انس بن مالك رضی الله عنه انّ حذیفة بن الیمان قدم علی عثمٰن وکان یغازی اهل الشام فی فتح ارمینیة و اٰذربیجان مع اهل العراق فافزع حذیفة اختلافهم فی القراءة فقال حذیفة لعثمان یا امیر المؤمنین ادرك هذه الامّة قبل ان یختلفوا فی الکتاب اختلاف الیهود والنّصاری فارسل عثمٰن الی حفصة ان ارسلی الینا بالصّحف ننسخها فی المصاحف ثم نردّها الیك فارسلت بها حفصة الی عثمٰن فامر زید بن ثابت و عبد الله بن الزّبیر و سعید بن العاص و عبد الله بن الحارث بن هشام فنسخوها فی المصاحف وقال عثمان للرّهط القرشیّین الثلث اذا اختلفتم انتم و زید بن

بھی باقی نہین رہا پھر تیسرا فتنہ جو واقع ہوا تو وہ ہمیشہ لوگون مین رہا اور رفع نہوا اسحال مین کہ انمین قوت نہو

بخاری مین انس بن مالک سے روایت ہے کہ حذیفہ بن الیمان حضرت عثمان کے پاس آئے اور آپ شامیون اور عراقیون کے لیئے ارمینیہ (عجم کے شہرونمین سے مشہور شہر کا نام ہے) اور آذربیجان (معروف شہر کا نام ہے) کی لڑائی کے واسطے جہاد کا سامان درست کرتے تھے کہ حذیفہ کو لوگون کے اختلاف قرأت قرآن نے خوف مین ڈالا اسوقت حذیفہ نے حضرت عثمان سے کہا لے امیر المومنین اس سے پہلے کہ یہ امت یہود و نصاریٰ جیسا قرآن مین اختلاف کرے کچھ تدارک کرا اور اختلاف سے بچا تب حضرت عثمان نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا کہ ہمین اپنے صحیفے بھیجدو کہ ہم انکی اور مصحفون مین نقل کراکے تمہارے پاس بھیجدینگے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان صحیفون کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجدیا پھر آپنے ان چار شخصون (۱) زید بن ثابت (۲) عبد اللہ بن زبیر (۳) سعید بن عاص (۴) عبد اللہ بن حارث بن ہشام کو حکم فرمایا سو ان سب لوگون نے ان صحیفون کو اور مصحفون مین نقل کردیا (مگر جب زید بن ثابت اور قریشیون مین اختلاف پڑا) تو حضرت عثمان نے قریش کی جماعت کو جو زید کے علاوہ تین شخص تھے صاف فرمادیا کہ جب تم مین اور زید بن ثابت مین قرآن کے

ثابت في شيء من القرآن فاكتبوه
بلسان قريش فانما نزل
بلسانهم ففعلوا حتى اذا
نسخوا الصحف في المصاحف ردّ
عثمان الصحف الى حفصة وارسل
الى كل افق بمصحف مما نسخوا
وامرهم بما سواه من القرآن
في كل صحيفة او مصحف ان يحرق
قال ابن شهاب فاخبرني
خارجة بن زيد بن ثابت
انه سمع زيد بن ثابت قال
فقدت اية من الاحزاب حين
نسخنا المصحف قد كنت اسمع رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقرأ
بها فالتمسناها فوجدناها مع
خزيمة الانصاري من المؤمنين
رجال صدقوا ما عاهدوا الله
عليه فالحقناها في سورتها
رواه البخاري عن شقيق بن سلمة
قال دخلت على ابن مسعود
في مرضه الذي توفي فيه
وعنده قوم يذكرون عثمان
فقال لهم مهلا فانكم ان تقتلوه

کسی چیز مین اختلاف ہو تو اسکو قریش کی زبان کے
موافق لکھ لینا کیونکہ قرآن مجید انہین کی زبان مین
اترا ہے انہون نے ایسا ہی کیا یہانتک کہ جب
اُن صحیفون کو اور قرآنون مین نقل کر لیا تو حضرت
عثمان نے جناب حفصہ کے صحیفے اُنکے پاس
بھیجدیئے اور جو مصاحف اُنسے نقل کئے تھے
انہین ہر طرف روانہ کیا اور اُنکے سوا جسقدر
قرآن ہر صحیفے یا مصحف مین تھے سب کو جلانے
کا حکم فرمایا۔ ابن شہاب کہتے ہین کہ مجھے زید بن
ثابت کے بیٹے خارجہ نے خبر دی وہ کہتے ہین
کہ مین نے زید بن ثابتؓ سے سنا کہ جب ہم اور
قریش مصحف نقل کر رہے تھے تو سورہ احزاب کی
ایک آیت جسے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنتا تھا کہ وہ نماز مین پڑھتے تھے گم پائی پھر
ہمنے اُس آیت کو تلاش کیا تو خزیمہ انصاری کے
پاس پائی اور وہ آیت یہ تھی۔ من المؤمنین رجال
صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ الخ سو ہمنے اسی سورت
مین اُسے ملا دیا شقیق بن سلمہ کہتے ہین کہ مین عبد اللہ
بن مسعود کے پاس اُس بیماری مین جسمین اُنہون
نے وفات پائی گیا اور اُنکے پاس ایک قوم حضرت
عثمان کا کچھ ذکر کر رہی تھی (عبد اللہ بن مسعود کو
اس سے پیشتر حضرت عثمان سے کچھ رنجیدگی تھی) عبد اللہ بن مسعود
نے قوم کی گفتگو سنکر فرمایا خبردار اگر تم اُسے قتل کروگے

لا يجدون مثله عن عثمان بن
عفان رضي الله عنه انه كان
اذا وقف على قبر بكى حتى يبل
لحيته فقيل له تذكر الجنة والنار
فلا تبكي وتبكي من هذا فقال
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ان القبر اول منزل
من منازل الآخرة فان نجا منه
فما بعده ايسر منه وان لم ينج منه
فما بعده اشد منه قال وقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما رأيت منظرا قط الا والقبر افظع
رواه الترمذي وابن ماجه وقال
الترمذي هذا حديث غريب عن
سعيد بن عمير قال خطب امير المؤمنين
يعني علي بن ابي طالب يوما بعد ما
قتل عثمان فقال بعد حمد الله والصلوٰة
على رسول محمد صلى الله عليه وسلم
ايها الناس تدرون ما مثلي ومثلكم
ومثل عثمان كمثل ثلاثة اثوار كن
في اجمة ثور ابيض وثور اسود
وثور احمر ومعهم اسد وكان
الاسد لا يقدر عليهم لاجتماعهم

تو اوس جیسا پھر کسیکو نہ پاؤگے۔ ترمذی اور ابن ماجہ میں
عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ جب کسی قبر پر کھڑے
ہوتے اتنا روتے کہ آپکی داڑھی تر ہوجاتی کسی نے عرض
کیا کہ جب آپ جنت و دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں روتے
اور قبر کو دیکھکر روتے ہیں فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم فرماتے تھے کہ آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل
قبر ہے سو جس نے قبر سے نجات پائی تو جو جو اوسکے بعد ہے
وہ اوس سے آسان ہے اور اگر قبر ہی سے چھٹکارا نہوا
تو جو اوسکے بعد ہے وہ اوس سے بہت سخت ہے عثمان
کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا میں نے کوئی ایسی دیکھنے
کی جگہ کبھی نہیں دیکھی جو قبر سے زائد بری جگہ ہو یعنے
قبر سب سے زائد بدتر جگہ ہے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث
غریب ہے۔

ابو نعیم حلیہ میں سعید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
عثمان کے قتل کے بعد امیر المومنین علی بن ابی طالب
نے ایکدن خطبہ پڑھا اور اللہ تعالی کی حمد اور رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد
فرمایا اے لوگو تم جانتے ہو کہ میری اور تمہارے
اور حضرت عثمان کی مثل اون تین بیلوں کی مانند
ہے جو ایک جنگل میں ہوں ایک سفید بیل
اور ایک کالا اور ایک سرخ اور اون میں ایک
شیر ہے۔ مگر وہ شیر ان تینوں بیلوں کے
اجتماع اور اتفاق سے اوپر قابو نہ پاتا تھا

ہر میں۔ ابھی تمہیں چھوڑ کر دوسرے جہان میں سفر کرنے والا ہوں۔ ۱۲

عليه واتفا فهم فقال الاسد
للثور الاسود والاحمر انه
لا يدل الناس علينا الا الثور
الابيض فانه مشهور بالبياض
فلو تركتماني اكله فتصفو الاجمة
لنا ونعيش فيها فقالا افعل فاكله
ثم لبث مدة وقال للثور الاحمر
انه لا يدل الناس علينا الا الثور
الاسود لسوادي ولونه فان
لوني ولونك لا يختلفان ولا
يشتبهان فان تركتني اكله
فتصفو الاجمة لي ولك فاكله
ثم لبث مدة وقال للثور الاحمر اني
آكلك فقال فدعني انادي ثلاثة
اصوات قال ناد فصاح الا اني
أكلت يوم اكل الثور الابيض
قالها ثلاثا ثم قال علي عليه السلام
الا اني وهنت يوم قتل عثمان
قالها ثلاثا رواه ابونعيم في حلية
عن عبدالله بن عباس قال
رايت النبي صلى الله عليه وسلم
في المنام على برذون وعليه عمامة
من نور ويعممها وبيده قضيب

ایک دن اُس شیر نے کالے اور لال بیل سے
کہا دیکھو ہمارے یہان ہونیکی خبر سفید بیل کے اور کوئی لوگونکو
خبر نہین دیتا ہے کیونکہ وہ سفیدی کے ساتھ مشہور ہے اگر تم مجھے
چھوڑ دو تو مین اُسے کھا جاؤن پھر جنگل ہمارے لئے خالص ہو جاوے
اور خوب مزے سے ہمین عیش کرین اُن دونون نے کہا
کھا لے سو وہ اُسے کھا گیا پھر چند روز ٹھیر کر لال بیل سے کہا
کہ ہمارے یہان ہونیکی خبر لوگونکو بجز کالے بیل کے اور کوئی
نہین دیگا کیونکہ وہ سیاہی کے ساتھ معروف ہے اور میرا اور تیرا رنگ
تو نہ مختلف ہے نہ مشابہ سو اگر تو مجھے چھوڑ دے تو مین اُسے
کھا جاؤن پھر تو جنگل میرے اور تیرے لئے صاف
ہو جاوے اُسنے کہا اگر یہی بات ہے تو کھا لے سو وہ
اُسے بھی کھا گیا - پھر تھوڑی مدت کے بعد اُسنے
لال بیل سے کہا مین تجھے بھی کھاتا ہون بیل نے کہا مجھے
اتنی مہلت دیجئے کہ مین تین آوازین دے لون شیر نے
کہا اچھا پکار سو اُسنے چیخ کر کہا آگاہ ہو مین نے تو
اُسی دن اپنے آپکو کھایا ہوا جانا تھا کہ جس دن
سفید بیل کھایا گیا - یہ کلمہ تین دفعہ اُسنے کہا پھر حضرت
علی نے فرمایا اے لوگو خبردار ہو عثمان کے قتل کے دن
مین بالکل ضعیف ہو گیا اور اس کلمہ کو تین بار فرما کر منبر سے اُتر آئے
حسین بن عبداللہ ۔۔۔۔ بن عباس سے روایت کرتے ہین
کہ مین نے نبی صلعم کو خواب مین دیکھا کہ آپ ایک ترکی
گھوڑے پر سوار ہین اور نورانی عمامہ سر پر رکھے ہوئے ہین
اور اُسکا شملہ پیچھے چھوڑا ہوا ہے اور آپکے ہاتھ مین ایک جنت کی

من الفردوس فقلت يا رسول
الله اني الى رؤياك بالاشواق
وا راك مبادرًا فالتفت اليّ وتبسم
وقال ان عثمان بن عفان اضحى
عندنا في الجنة ملكا وعروسا
وقد دعينا الى وليمته فانا مبادر
لذلك رواه حسين بن عبد الله
النبأ الفقيه عن حسن بن علي
بن ابي طالب سبط رسول الله وريحانته قال
ما كنت لاقاتل بعد رؤيا
رايتها رايت رسول الله صلى الله
عليه وسلم واضعا يده على العرش
ورايت ابا بكر واضعا يده على منكب
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ورايت عمر واضعا يده على منكب
ابي بكر ورايت عثمان واضعا يده
على منكب عمر ورايت ما دونه
فقلت ما هذا قال دم عثمان يطلب
الله به رواه الديلمي بسند صحيح
عن قيس بن عباد قال سمعت
عليا يوم الجمل يقول اللهم
اني ابرأ اليك من دم عثمان
ولقد طاش عقلي يوم قتل عثمان

چھڑی عمدہ موجود ہے مین نے کہا اے رسول خدا
مین تو آپکو خواب مین دیکھنے کا بہت مشتاق تھا اور
اب مین آپکو دیکھتا ہون کہ جلدی جلدی تشریف
لئے جاتے ہین آپنے مجھے مُڑکر دیکھا اور مسکرا کر فرمایا کہ عثمان
بن عفان کی جنت مین شادی ہے اور ہم اُنکے ولیمہ
مین بلائے گئے ہین اسوجہ سے مین جلدی جلدی
جاتا ہون ٭
دیلمی صحیح سند کے ساتھ حسن بن علی بن ابیطالب رسول
اللہ کے صاحبزادے اور آپکے ریحانہ سے روایت کرتے ہیں
کہ مین اُس خواب کے بعد جسمین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو ایک عجیب ہیئت کے ساتھ دیکھا
معاویہ رض سے لڑائی اور قتال چھوڑ بیٹھا۔ مین نے
رسول خدا کا عرش پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا اور ابوبکر اپنا ہاتھ رسول اللہ
کے مونڈھے پر رکھے ہوئے تھے اسیطرح حضرت عمر کو دیکھا کہ وہ اپنا ہاتھ ابوبکر کے مونڈھے پر رکھے
ہوئے تھے پھر عثمان اپنا ہاتھ حضرت عمر کے مونڈھے پر رکھے
ہوئے تھے اور اسکے سوا کچھ اور بھی مین نے دیکھا
پھر مین نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا یہ کیا بات
ہے فرمایا یہ عثمان کا خون ہے جسکا خدا طالب ہے
ابن سمان قیس بن عباد سے روایت کرتے
ہین کہ مین نے جمل کے دن حضرت علی کو یہ
فرماتے سنا اے خداوند مین عثمان کے خون سے
تیری طرف اپنی بریئت ظاہر کرتا ہون جسدن
عثمان شہید ہوے میرے ہوش و حواس باختہ ہوگئے

وانكرت نفسي وجاؤني للبيعة
فقلت الا استحيي من الله ان
ابايع قوما قتلوا رجلاً قال له
رسول الله صلى الله عليه و
سلم الا استحيي من رجل
تستحيي منه الملائكة واني
لاستحيي من الله ان ابايع وعثمان
قتيل في الارض لم يدفن
بعد فانصرفوا فلما دفن
رجع الناس يسئلون البيعة
فقلت اللهم اني مشفق مما
اقدم عليه ثم جاءت عزيمة
فبايعت قال فقالوا يا امير المومنين
فكانما صدع قلبي رواه ابن
السمان عن محمد بن الحنفية
ابن علي بن ابي طالب وريحانته
رضي الله عنهما ان عليا قال
يوم الجمل لعن الله قتلة عثمن
لعنهم الله في السهل والجبل
عنه ان عليا بلغه ان عائشة
تلعن قتلة عثمن فرفع يديه
حتى بهما وجهه فقال انا العن
قتلة عثمن لعنهم الله في السهل

اور میرا دل اونکے قتل کو برا جانتا تھا اور جب لوگ مجھ سے
بیعت کرنے آئے میں نے صاف کہدیا کہ واللہ مجھ کو ایسی قوم
کی بیعت لینے سے (جنہوں نے ایسے شخص یعنے عثمان کو مار ڈالا
اور جسکے حق میں رسول اللہ یوں فرمائیں آگاہ ہو کہ میں
ایسے آدمی سے حیا کرتا ہوں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں)
شرم آتی ہے۔ میں اللہ سے شرماتا ہوں کہ لوگ مجھ سے بیعت
کریں اور عثمان بیدفن یوں ہی پڑے رہیں یہ سنکر وہ
قوم واپس چلی گئی پس جب کہ عثمان دفن ہو چکے دوسری
بار وہ لوگ آئے اور مجھ سے بیعت کا سوال کرنے لگے تو میں
بولا بار خدایا میں اوس سے ڈرتا ہوں جسکی پیش قدمی
عثمان پر کی گئی۔ پھر ایک بڑی جماعت نے بزور مجھ سے
بیعت کی اور امیر المومنین کے لقب سے پکارا۔
اس لفظ کے سنتے ہی میرا دل دکھ گیا اور عثمان کا
واقعہ یاد آیا۔
محمد بن الحنفیہ بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ جمل کے دن حضرت علی نے فرمایا جن لوگوں نے
حضرت عثمان کو قتل کیا خدا تعالی انہیں نرم زمین اور
پہاڑوں میں جہاں کہیں ہوں لعنت کرے اور اپنی
رحمت سے دور۔ اور محمد بن الحنفیہ سے روایت
ہے کہ حضرت علی کو خبر پہونچی کہ حضرت عائشہ عثمان کے
قاتلوں کو لعنت کرتی ہیں اوسوقت آپنے بھی دونوں
ہاتھ اوٹھا کر مونھ کے مقابل کیئے اور فرمایا میں بھی
عثمان کے قاتلوں پر لعنت کرتا ہوں اور دویا

والجبل مرتين او ثلاثا عن عبد الله بن الحسن بن الحسن بن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه وقد ذكر عنده قتل عثمان فبكى حتى بل لحيته عن جندب قال دخلت على حذيفة فقال لي ما فعل الرجل يعني عثمان فقلت اراهم قاتليه ثم قال ان قتلوه كان في الجنة وكانوا في النار الاحاديث الاربعة رواه ابن السمان بسند حسن صحيح

فصل في قصة البيعة والاتفاق على عثمان بن عفان عليه السلام وفيه مقتل عمر بن الخطاب عليه السلام

عن عمرو بن ميمون قال رايت عمر بن الخطاب رض قبل ان يصاب بايام بالمدينة وقف على حذيفة بن اليمان وعثمان بن حنيف قال كيف فعلتما اتخافان ان تكونا قد حملتما الارض ما لا تطيق قالا حملناها امرا هي له مطيقة

تین دفعہ یوں فرمایا اللہ انکو لعنت کرے خواہ وہ نرم زمین میں ہوں یا پہاڑوں میں۔ عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم کے پاس جب حضرت عثمان کے قتل کا مذکور ہوا تو وہ یہانتک روئے کہ داڑھی آنسوؤں سے بھیگ گئی جندب کہتے ہیں کہ میں حذیفہ کے پاس آیا انہوں نے مجھ سے کہا عثمان کے ساتھ کیا کیا گیا میں نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ لوگ انہیں وہیں قتل کریں گے فرمایا اگر وہ اوسے قتل کریں گے (تو اوسکا کیا بگاڑینگے) وہ تو جنت میں ہوگا اور اوسکے قاتل دوزخ میں۔ ان چاروں اثروں کو ابن السمان نے روایت کیا ہے۔

حضرت عثمان کی بیعت اور اون پر تمام لوگوں کے متفق ہونے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کا قصہ

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب کو شہید ہونے سے چار دن پہلے مدینہ میں دیکھا کہ آپ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس کھڑے ہوئے فرماتے تھے (حضرت عمر رض نے اون دونوں کو سواد زمین پر بھیجا تھا کہ وہانکے لوگوں سے خراج اوس زمین کا جزیہ مقرر کریں) تم دونوں نے کیا کیا۔ کیا تم اسبات سے ڈرتے ہو کہ تم نے اوس زمین پر ایسا بوجھ رکھا ہو جسکے اوٹھانیکی طاقت نہیں رکھتی انہوں نے کہا ہم نے ایسے امر کا اسپر بوجھ رکھا ہے جسکی وہ طاقت رکھتی ہے (یعنے کچھ زیادہ

آپ صبر کروں گا۔ اسیطرح اور بہت سی حدیثوں میں آپکی شہید ہونیکی خبر دیگئی ہے جو اپنے موقع پر بیان ہونگی۔ ١٢

ما فیہا کبیر فضل قال انظرا ان تکونا حملتما الارض ما لا تطیق قال قالا لا فقال عمر ان سلّمنی اللہ لادعن ارامل اہل العراق لا یحتجن الی رجل بعدی ابدا قال فما اتت علیہ الا رابعۃ حتی اصیب قال انی لقائم ما بینی وبینہ الا عبد اللہ بن عباس غداۃ اصیب وکان اذا مر بین الصفین قال استووا حتی اذا لم یر فیہن خللا تقدم فکبر وربما قرأ بسورۃ یوسف او النحل ونحو ذلک فی الرکعۃ الاولی حتی یجتمع الناس فما ہو الا ان کبر فسمعتہ یقول قتلنی او اکلنی الکلب حین طعنہ فطار العلج بسکین ذات طرفین لا یمر علی احد یمینا ولا شمالا الا طعنہ حتی طعن ثلث عشر رجلا مات منہم سبعۃ فلما رای ذلک رجل من المسلمین طرح علیہ برنسا فلما ظن العلج

خبر یعنی اُسپر مقرر نہین کیا) اُس زمین مین کچھ بڑا مال نہین ہے حضرت عمر نے فرمایا ذرا غور سے دیکھو مبادا تمنے اُس مین ایسا بوجھ رکھا ہو جسکی وہ طاقت نرکھتی ہو راوی کہتے ہین اُن دونون نے وہی جواب دیا جو پہلے کہہ چکے تھے پھر حضرت عمر نے فرمایا اگر اللہ مجھے سلامت رکھیگا تو مین عراقیونکی بیوہ عورتون اور محتاجون کو اسیحال مین چھوڑونگا کہ میرے بعد کسی شخص کی محتاج نہون راوی کہتے ہین اسکے بعد حضرت عمر پر چوتھی رات پوری نہوئی تھی کہ آپ شہید کئے گئے اور مین صبح کی نماز کے لئے صف مین منتظر کھڑا تھا اور جس صبح کو آپ شہید ہوئے ہین مجھ مین اور حضرت عمر مین صرف عبد اللہ بن عباس حائل تھے (یعنی مین حضرت عمر کے بہت ہی قریب تھا) حضرت عمر کا قاعدہ تھا کہ نماز کے وقت جب دو صفونمین گذرتے تھے تو فرماتے تھے صفین سیدھی اور برابر کرو یہانتک کہ جب اُنمین کسیطرح کا خلل نہ دیکھتے تھے تو آگے بڑھکر تکبیر کہتے اور اکثر پہلی رکعت مین سورۂ یوسف یا سورۂ نحل یا ان جیسی کوئی اور سورت پڑھتے یہانتک کہ سب لوگ جماعت مین ملجاتے بس ابھی آپنے تکبیر ہی کہی تھی جو مین نے یہ کہتے سنا کہ مجھے کتے نے مار ڈالا یا یون کہا کہ مجھے کتا کھا گیا اور یہ اُسوقت آپنے فرمایا کہ جب آپکے (ابو لؤلؤ) نے زخم لگایا پس وہ عجمی غلام تو اُس تلوار کو لئے ہوئے جسکے دونون طرف دھارین تھین اڑا اور داہین بائین جسپر گذرتا تھا اُسے برابر زخمی کرتا چلا جاتا تھا یہانتک کہ تیرہ آدمیونکو زخمی کیا جنمین سے سات شخص جان سے جاتے رہے سو جب مسلمانون مین سے ایک شخص نے یہ حال دیکھا تو اُسپر چادر ڈالدی۔ جب اُس عجمی غلام نے یہ خیال کیا

انه ماخوذ نحر نفسه وتناول
عمر يد عبد الرحمن بن عوف
فقدمه فمن يلى عمر فقد راى
الذى ارى واما نواحى المسجد فانهم
لا يدرون غير انهم قد
فقدوا صوت عمر وهم
يقولون سبحان الله سبحان
الله فصلى بهم عبد الرحمن
بن عوف صلوة خفيفة فلما
انصرفوا قال يا ابن عباس انظر
من قتلنى فجال ساعة
ثم جاء فقال غلام المغيرة
قال الصنع قال نعم قال
قاتله الله لقد امرت به
معروفا الحمد لله الذى لم يجعل
ميتتى بيد رجل يدعى الاسلام
قد كنت انت وابوك تحبان
ان تكثر العلوج بالمدينة
وكان العباس اكثرهم
رقيقا فقال ان شئت فعلت
اى ان شئت قتلنا فقال
كذبت بعد ما تكلموا بلسانكم
وصلوا قبلتكم وحجوا حجكم

گردن پکڑ گیا تو خودکشی کی یہان حضرت عمر نے عبدالرحمن
بن عوف کا ہاتھ پکڑکر اپنی جگہ مقدم کیا۔ جو لوگ حضرت
عمر کے پاس تھے اُنھین تو یہ حال معلوم تھا اور جیسا
مین دیکھتا تھا وہ بھی دیکھ رہے تھے لیکن جو لوگ مسجد کے
کونون اور پچھلی صف مین تھے اُنھین بجز اسکے اور کچھ خبر
نہ تھی کہ حضرت عمر کی آواز نہ سنتے تھے اور اس خیال سے
کہ حضرت عمر کو سہو ہو گیا ہے) سبحان اللہ سبحان اللہ
کہہ رہے تھے۔ عبدالرحمن بن عوف نے اُنھین بہت ہلکی
سی نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت
عمر نے فرمایا اے ابن عباس دیکھو تو مجھے کسنے قتل کیا
ابن عباس تھوڑی دیر مین گشت کرکے آئے اور کہنے
لگے (ابو لولوہ) مغیرہ کے غلام نے فرمایا اُس کاریگر نے کہا
ہان فرمایا اللہ اُسے قتل کرے مین نے تو اُسے اچھی بات کا
حکم کیا تھا۔ خدا کا شکر ہے میری موت ایسے شخص کے
ہاتھ سے ہوئی جو اسلام کا مدعی نتھا اے ابن عباس تم
اور تمہارے والد ان عجمی غلامونکا مدینہ مین آنا جانا بہت چاہتے
تھے اور ابن عباس غلامونپر بہت رحمدل تھے یہ سنکر ابن
عباس نے کہا اگر آپ چاہین تو مین کرون یعنی اگر تمہاری
اجازت ہو تو ہم انھین قتل کر ڈالین حضرت عمر نے فرمایا
بات تمہاری ٹھیک نہین اُنھون نے تمہاری زبانون
کے ساتھ کلام کیا (یعنی جیسے تم کلمہ پڑھتے ہو
اُنھون نے بھی پڑھا) تمہارے قبلہ کی طرف
نماز پڑھی اور تم جیسا حج کیا اسکے بعد اُنکا خون حلال نہین

فاحتمل الى بيته فانطلقنا معه
وكأن الناس لم تصبهم مصيبة
قبل يومئذ فقائل يقول
لا بأس وقائل يقول أخاف
عليه وجاء الناس فأتي
بنبيذ فشربه فخرج من جوفه
ثم أتي بلبن فشربه فخرج
من جوفه فعرفوا أنه ميت
فدخلنا عليه وجاء الناس
فجعلوا يثنون عليه وجاء
رجل شاب فقال أبشر يا
أمير المؤمنين ببشرى الله
لك من صحبة رسول الله صلى
الله عليه وسلم وقدم في
الإسلام ما قد علمت ثم
وليت فعدلت ثم شهادة
قال وددت أن ذلك كفاف
لا علي ولا لي فلما أدبر إذا
إزاره يمس الأرض قال
ردوا علي الغلام فردوه
قال يا ابن أخي ارفع ثوبك
فإنه أنقى لثوبك وأتقى لربك
يا عبد الله بن عمر انظر ما علي

اسکے بعد حضرت عمر کو انکے گہر لیگئے اور ہم بہی اونکے ساتھ چلے اور
اس دن سے پہلے لوگوں کو کوئی ایسی مصیبت نہ پہونچی تہی بعض
تو انمیں سے کہتے تہے کوئی خوف کی بات نہیں ہے اچہے ہو جائینگے
اور بعضے کہتے تہے ہمیں انپر خوف معلوم ہوتا ہے اتنے میں آپکے
پاس نبیذ لائی گئی اوسے آپنے نوش کیا مگر وہ اسیوقت
زخموں کی راہ سے نکل گئی پہر دودہ لایا گیا وہ بہی پیتے ہی جوں کا
توں زخموں سے نکل گیا اس سے لوگ پہچان گئے کہ آپکے
انتقال کا وقت قریب ہے پس ہم حضرت عمر کے پاس گئے
اور اور لوگ بہی آئے سو آپکی تعریفیں اور بہلائیاں یاد کرنے لگے
اتنے میں ایک جوان مرد آکر کہنے لگا اے امیر المومنین تمہیں
اللہ کی طرف سے خوشخبری ہو ایک تو تم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی صحبت برتی۔ دوسرے اسلام میں پیشقدمی
اور ہمیشگی کی جیسے آپ ہی جانتے ہیں پہر آپ خلیفہ
نبکر داد اور انصاف کیا پہر سب کے بعد شہادت
نصیب ہوئی حضرت عمر نے فرمایا میں اسبات کو دوست
رکہتا ہوں کہ یہ سب باتیں برابر سرابر ہوں نہ تو مجہپر
کوئی بوجہ رہے اور نہ میرا کسی پر۔ جب وہ شخص
پیٹھ موڑکر چلنے لگا تو اوسکا تہبند زمین کو لگتا تہا
آپنے فرمایا اس جوان کو میرے پاس پہیر لاؤ۔ جب
لوگ اوسے آپکے پاس لائے آپنے فرمایا اے میرے بہتیجے
اپنے کپڑے کو اوٹہا کیونکہ اس سے تیرا کپڑا نجاست آلودگی
سے بہت صاف رہیگا اور تیرے رب کے عذاب سے بہت بچا رہیگا
اسکے بعد فرمایا اے عبد اللہ بن عمر دیکہہ مجہپر لوگوں کا

من الدین فحسبوہ فوجدوہ
ستة وثمانین الفا ونحوہ قال
ان وفی له مال آل عمر فأدہ من
اموالهم والا فسل فی بنی عدی
بن کعب فان لم تف اموالهم فسل
فی قریش ولا تعدهم الی غیرهم
فأد عنی هذا المال انطلق الی
عائشة ام المؤمنین فقل یقرأ
علیك عمر السلام ولا تقل
امیر المؤمنین فانی لست الیوم
للمؤمنین امیرا وقل یستأذن عمر
بن الخطاب ان یدفن مع صاحبیه
فسلم واستأذن ثم دخل علیها
فوجدها قاعدة تبکی فقال یقرأ
علیك عمر بن الخطاب السلام و
یستأذن ان یدفن مع صاحبیه
فقالت کنت اریدہ لنفسی و
لأوثرن به الیوم علی نفسی فلما اقبل
قیل هذا عبد الله بن عمر قد جاء
قال ارفعونی فاسندہ رجل الیه
فقال ما لدیك قال الذی تحب یا
امیر المؤمنین اذنت قال الحمد لله
ما کان شیء اهم الی من ذلك فاذا

لوگوں کا کتنا قرضہ ہے شمار کرنیکے بعد معلوم ہوا کہ چھیاسی ہزار
درہم کے آپ قرضدار تھے حضرت عمر نے فرمایا اگر یہ قرضہ آل عمر کے
مال سے پورا ہو جاوے تو انکے مال میں سے اس قرضہ کو ادا کیجیو ورنہ میری
قوم بنی عدی بن کعب سے مانگیو اگر انکے مال سے بھی قرضہ پورا
نہو تو قریش سے سوال کیجیو اور انسے انکے غیر کی طرف تجاوز
نکرنا میری طرف سے اسی مال کو ادا کر دینا اب سب سے اہم کام
یہ ہے کہ تو حضرت عائشہ ام المؤمنین کے پاس جا کر کہہ عمر آپکو
سلام کہتا ہے انکے سامنے امیر المؤمنین کا لفظ نہ کہیو
کیونکہ آج میں مومنوں کا سردار نہیں میری حکومت مسلمانوں
سے آج منقطع ہو جاتی ہے میری طرف سے انسے کہو کہ عمر
ابن الخطاب اپنے دونوں صاحبوں کے پاس دفن ہونیکی
اجازت مانگتا ہے (سو عبد اللہ بن عمر حضرت عائشہ کے پاس آئے
پھر سلام کر کے اندر آنیکی اجازت چاہی پھر حضرت عائشہ کے پاس
اندر گیا دیکھتے ہیں کہ وہ بیٹھی زار وقطار رو رہی ہیں انہوں نے کہا آپکو
عمر بن الخطاب سلام کہتے ہیں اور اپنے دونوں رفیقوں کے پاس دفن
ہونیکی اجازت چاہتے ہیں حضرت عائشہ نے فرمایا گو وہ جگہ میں نے اپنی
قبر کے لئے رکھی تھی مگر آج میں اپنے نفس پر عمر بن الخطاب کو اختیار کرتی ہوں
اور برضا و رغبت یہاں مدفون ہونیکی اجازت دیتی ہوں) جب عبد اللہ
واپس آئے تو لوگوں نے کہا یہ عبد اللہ بن عمر آئے ہیں فرمایا مجھکو اٹھا کر بٹھلاؤ
سو ایک شخص نے اپنے سہارے سے انہیں بٹھا دیا آپنے عبد اللہ کی طرف اشارہ
کر کے فرمایا تیرے پاس کیا ہے (یعنی کیا خبر لایا ہے) کہا اے امیر المؤمنین جیسے
آپ دوست رکھتے تھے حضرت عائشہ نے اجازت دیدی فرمایا خدا کا شکر ہے
اس سے زیادہ اہم کوئی امر مجھے نہ تھا سو جب میں

انا قبضتُ فاحملونی ثم سلم فقل
یستاذن عمر بن الخطاب فاذا اذنت
لی فادخلونی وان ردتنی فردونی
الی مقابر المسلمین وجاءت ام المؤمنین
حفصۃ والنساء تسیر معہا فلما رایناہا
قمنا فولجت علیہ فبکت عندہ ساعۃ
فاستاذن الرجال فولجت داخلاً
بہم فسمعنا بکاءہا من الداخل
فقالوا اوص یا امیر المومنین
استخلف قال ما اجد احدا احق
بہذا الامر من ہؤلاء النفر والرہط
الذین توفی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وہو عنہم راض فسمی
علیا وعثمان والزبیر وطلحۃ وسعدا
وعبد الرحمن وقال یشہدکم
عبد اللہ بن عمر ولیس لہ من الامر
شیء کہیئۃ التعزیۃ لہ فان اصابت
الامرۃ سعدا فہو ذلک والا فلیستعن
بہ ایکم ما امر فانی لم اعزلہ من
عجز ولا خیانۃ وقال اوصی الخلیفۃ
من بعدی بالمہاجرین الاولین ان
یعرف لہم حقہم ویحفظ لہم حرمتہم
واوصیہ بالانصار خیرا الذین

رجاؤن تو میری لاش اٹھا کرلے عبد اللہ دوبارہ حضرت عائشہ کو
سلام کہکر عرض کرنا کہ عمر بن الخطاب اجازت مانگتا ہے اگر اسوقت بھی
وہ میرے لئے حکم دیدین تو وہان داخل کرنا اور اگر پھیر دین تو مسلمانون
کے مقبرون مین لیجانا (راوی کہتے ہین) اتنے مین ام المومنین حضرت
حفصہ تشریف لائین اور انکے ساتھ کئی عورتین بھی تھین ہمنے جب
انہین آتے دیکھا تو حضرت عمر کے پاس سے کھڑے ہو گئے اور وہ حضرت
عمر کے پاس آئین اور تھوڑی دیر روتی رہین پھر مردون نے گھر مین
آنیکی اجازت مانگی اور حضرت حفصہ اندر کے مکان مین چلی گئین
سو ہم انکے رونیکی اندر سے آواز سنتے تھے لوگون نے کہا اے امیر المومنین
کچھ وصیت کیجئے اور کسیکو خلیفہ بنائیے فرمایا مین ان چھہ شخصون
کے علاوہ جنسے رسول خدا صلعم مرتے تک راضی تھے اس
خلافت کیلئے کسی اور کو مستحق زائد نہین پاتا (پھر آپنے ان
چھہ شخصون کے اس ترتیب سے نام لئے) علی۔ عثمان زبیر
طلحہ سعد۔ عبد الرحمن اور کہا عبد اللہ بن عمر بھی تمہاری مجلس میں شریک
ہوگا مگر یہ خلافت کے لائق نہین شاید اسکے لیئے یہ ہو سکے ہان تمہاری
تقویت رائے اس سے ہو سکتی ہے پس اگر سعد کو حکومت پہونچے
تو فہو المراد ورنہ جو کوئی تم مین سے امیر بنایا جاوے وہ سعد سے امر دین میں
مدد چاہے کیونکہ مینے اسے عجز اور خیانت کی وجہ سے معزول
نہین کیا تھا اور فرمایا جو میرے بعد خلیفہ ہوگا مین
اسے وصیت کرتا ہون کہ وہ مہاجرین اولین کے
حقوق پہچانے انکے آبرؤون کی حفاظت کرے
اسی طرح مین اسے انصار کے ساتھ بھلائی کرنے
کی وصیت کرتا ہون جنہوں نے جگہہ پکڑی ہے

تبوؤا الدار والايمان من قبلهم
ہجرت کر کے رہیں یعنی مدینہ میں اور ایمان میں ان سے پہلے یہ

ان يقبل من محسنهم وان يعفى
اور وصیت کا یہ مضمون ہے کہ انکے نیکوں سے بھلائیاں قبول

من مسيئهم واوصيه بالامصار
کرے اور انکے بدوں کے گناہ معاف کرے نیز میں اسی

خيرا فانهم ردء الاسلام وجباة
شہر والوں کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ

المال وغيظ العدو وان لا يوخذ
اسلام کی قوت اور مدد کے باز ہیں اور مال کے جمع کرنے

منهم الا فضلهم عن رضاهم
والے اور دشمنوں کو غصے میں ڈالنے والے ہیں اور اس

واوصيه بالاعراب خيرا فانهم
امر کی بھی وصیت کرتا ہوں کہ وہ انکی حاجت سے زائد جو مال

اصل العرب ومادة الاسلام
ہیں انکی رضا سے لیوے اور میں اس خلیفہ کو جنگلی لوگوں

ان يوخذ من حواشي اموالهم
کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ عرب کے

ويرد على فقرائهم واوصيه
اصل اور اسلام کا مادہ ہیں۔ نیز یہ کہ انکے وہ مال جو حاجت سے

بذمة الله وذمة رسوله ان
زیادہ ہیں لیکر انہیں کے فقیروں کو دے اس خلیفہ کو یہ بھی وصیت

يوفى لهم بعهدهم وان يقاتل
کرتا ہوں کہ اللہ اور اسکے رسول نے جنکو امن اور پناہ دی ہے

من ورائهم ولا يكلفوا الا طاقتهم
انکا عہد انکے لئے پورا کرے اور انکے علاوہ اور لوگوں سے جہاد

فلما قبض خرجنا به فانطلقنا
کرے اور انکو انکی طاقت کے موافق تکلیف دے راوی کہتے ہیں

نمشي فسلم عبد الله بن عمر قال
جب حضرت عمر فوت ہوگئے تو ہم وہاں سے نکلکر چلے عبد اللہ بن عمر

يستاذن عمر بن الخطاب قالت
نے حضرت عائشہ کو سلام کرکے کہا عمر بن الخطاب آپکا اذن چاہتے

ادخلوه فادخل فوضع هنالك
ہیں انہوں نے فرمایا انہیں اندر لے آؤ سو لوگ اندر لیگئے اور انکے

مع صاحبيه فلما فرغ من دفنه
دونو یاروں کے پاس وہیں رکھدیا جب دفن سے فراغت پاچکے تو وہ قوم

اجتمع هؤلاء الرهط فقال عبد الرحمن
جنمیں خلافت دائر تھی جمع ہوئی عبد الرحمن نے کہا ہم جیسوں آمر

اجعلوا امركم الى ثلاثة منكم قال
اپنی رائے کو اپنے ہی میں سے تین شخصوں کو سونپ

قال الزبير قد جعلت امري الى
دیں زبیر بولے میں نے اپنا اختیار علی رض کو سونپا طلحہ بولے

علي فقال طلحة قد جعلت امري
میرا کام عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف مفوض ہے

الى عثمان وقال سعد قد جعلت
سعد نے کہا میں نے اپنا اختیار

أمر الى عبد الرحمن بن عوف
فقال عبد الرحمن ايكما تبرأ من
هذا الامر فنجعله اليه والله
عليه والاسلام لينظرن
افضلهم في نفسه فاسكت
الشيخان فقال عبد الرحمن
افتجعلونه الي والله علي ان لا
آلو عن افضلكم قالا نعم واخذ
بيد احدهما فقال لك قرابة من
رسول الله صلى الله عليه وسلم
والقدم في الاسلام ما قد علمت
فالله عليك لئن امرتك لتعدلن
ولئن امرت عثمان لتسمعن و
لتطيعن ثم خلا بالاخر فقال له
مثل ذلك فلما اخذ الميثاق
قال ارفع يدك يا عثمن فبايعه
وبايع له علي وولج اهل الدار
فبايعوه رواه البخاري قال العلماء
ولا يعرف احد تزوج ابنتي نبي غيره
ولذلك سمي ذو النورين فهو
من السابقين الاولين واول
المهاجرين واحد العشرة المشهود
بالجنة واحد الستة الذين توفي

عبدالرحمن کو سونپا پھر عبدالرحمن نے کہا تم دونون (عثمان و
علی) مین جو شخص اس امر سے بریت ظاہر کرے ہم اس امر کو
دوسرے کی طرف منتقل کر دینگے اور اللہ اور اسلام اسپر شاہد ہے کہ اپنے اعتقاد
مین جو افضل شخص کو دیکھے اس سے راضی ہو گئے پس عثمان و علی دونون خاموش
ہو گئے اسوقت عبدالرحمن نے کہا تم مجھے اپنا اختیار دیتے ہو
اور خدا مجھپر شاہد ہے کہ مین تمہارے افضل شخص کے حق
مین قصور نکرونگا ان دونو صاحبون نے کہا ہان ہمنے
اپنا اختیار تمہین دیدیا - پس عبدالرحمن نے ان دونون
مین سے ایک کا ہاتھ (یعنی علی رضی اللہ عنہ کا) پکڑ کر کہا تم رسول خدا سے
قرابت رکھتے ہو اور اسلام مین قدیم ہو جو تم خود جانتے ہو پس
خدا تعالی تمپر شاہد ہے کہ اگر مین تمہین امیر بناؤن تو تم داد دینا
اور انصاف کرنا اور اگر مین عثمان کو امیر بناؤن تو تم اسکی
سننا اور اطاعت کرنا - پھر دوسرے (عثمان) سے خلوت
کر کے وہی باتین ...... کہین اور جب دونون سے
عہد لے لیا تو کہا اے عثمان اپنا ہاتھ اٹھاؤ سب سے پہلے
عبدالرحمن نے حضرت عثمان سے بیعت کی پھر حضرت علی نے پھر
گھر والے آئے اور سب نے بیعت کر لی - اہل علم فرماتے ہین کہ بجز
حضرت عثمان کے کوئی دوسرا شخص ایسا معلوم نہین ہوتا
جسنے پیغمبر کی دو صاحبزادیون سے نکاح کیا ہو اسی وجہ سے
انہین ذی النورین کہتے ہین - حضرت عثمان سابقین اولین
اور اول مہاجرین اور ان دس شخصون مین سے ایک
ہین جنکے واسطے جنت کی بشارت دی گئی ہے اور ان چھہ
شخصون مین سے ایک ہین جنکے

رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو عنهم راض واحد الصحابة الذين جمعوا القران وقال ابن سعد استخلفه رسول الله صلى الله عليه وسلم على المدينة في غزوته ذات الرقاع والى غطفان عن عبد الرحمن قال ما رايت من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا حدث اتم حديثا ولا احسن من عثمان الا انه كان رجلا يهاب الحديث رواه ابن سعد عن محمد بن سيرين قال كان اعلمهم بالمناسك عثمان وبعده ابن عمر رواه ابن سعد عن عبد الله ابن عمر ان ابان الجعفي قال تدري لم يسمى ذو النورين قلت لا قال لم يجمع بين ابنتي نبي منذ خلق الله ادم الى ان تقوم الساعة غير عثمان فلذلك سمي ذو النورين رواه البيهقي عن الحسن قال انما سمي عثمان ذو النورين لانه لا نعلم احدا اغلق

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مرتے تک راضی تھے اسی طرح جنہون نے قرآن جمع .... کیا انہین سے ایک ہین۔ ابن سعد کہتے ہین حضرت انہین غزوۂ ذات الرقاع اور غطفان مین مدینہ پر اپنا خلیفہ کر گئے تھے ابن سعد عبد الرحمن سے روایت کرتے ہین کہ عبد الرحمن نے کہا مین نے اصحاب رسول اللہ مین سے کسیکو ایسا نہین دیکھا کہ جب وہ حدیث کرے تو اتم اور احسن الحدیث ہو مگر حضرت عثمان ایک ایسی ہی شخص تھے اور وہ حدیث کرنے سے بہت ڈرتے تھے محمد بن سیرین کہتے ہین کہ حضرت عثمان تمام صحابہ سے حج کے مناسک زیادہ جانتے تھے اور اُنکے بعد ابن عمرؓ

بیہقی عبد اللہ ابن عمر سے روایت کرتے ہین کہ ابان الجعفی نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمان کا نام ذو النورین کیون رکھا گیا مین نے کہا نہین کہا آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لیکر قیام قیامت تک حضرت عثمان کے سوا کوئی ایسا شخص نہین ہوا جسنے پیغمبر کی دو بیٹیون کو (ایکے بعد دیگرے) جمع کیا ہو اسیواسطے انکا نام ذو النورین رکھا گیا۔ ابو نعیم حسن سے روایت کرتے ہین کہ حضرت عثمان کا نام ذو النورین اسوجہ سے رکھا گیا کہ اُنکے سوا کسیکو ہم ایسا نہین جانتے کہ پیغمبر کی دو بیٹیون پر اپنا دروازہ بند کیا ہو (یعنی نبی کی دو بیٹیون سے نکاح کیا ہو)

بابه علی ابن عشیره رواه ابو نعيم عن علی بن ابی طالب انه سئل عن عثمان فقال ذلك يدعى في الملاء الاعلى ذو النورين كان صهر رسول الله صلى الله عليه وسلم في بنتيه رواه ابن عساكر قال ابن سعد كان عثمان يكنى في الجاهلية ابا عمرو فلما كان الاسلام ولدت له رقية عبد الله فاكتنى به وامه اروى بنت كريز ابن حبيب بن عبد شمس بن عبد المناف وامها حكيم البيضاء بنت عبد المطلب بن هاشم توأمة ابى رسول الله صلى الله عليه وسلم فام عثمان بنت عمة النبي صلى الله عليه وسلم قال ابن اسحق وكان اول الناس اسلاما بعد ابى بكر وعلى وزيد وحارثة

فصل فی صفته اخرج ابن عساكر من طرق ان عثمان كان رجلا ربعة ليس بالقصير ولا بالطويل حسن الوجه ابيض مشرب بحمرة بوجهه نكتات جدري كبير اللحية

ابن عساکر کہتے ہین کہ حضرت علی بن ابیطالب سے کسی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حال دریافت کیا فرمایا وہ ایسا شخص تہا کہ فرشتون کی جماعت مین ذوالنورین کے لقب سے پکارا جاتا اور وہ رسول خدا کا داماد تہا اُنکی دو بیٹیون مین ؛

ابن سعد کہتے ہین کہ حضرت عثمان ایام جاہلیت مین ابوعمر کی کنیت سے مشہور تھے پھر جب اسلام لائے اور حضرت رقیہ کے ہان عبداللہ پیدا ہوے تو اُنکی کنیت ابوعبداللہ ہوئی اُنکی والدہ کا نام اروی بنت کریز ابن حبیب بن عبدشمس بن عبدمناف ہی اور اُنکی نانی حکیم البیضا بنت عبدالمطلب بن ہاشم ہین اور یہ حکیم البیضا حضرت کے والد عبداللہ کی جوڑوان بہن ہین اس سلسلے سے عثمان کی والدہ حضرت کی پھوپی کی بیٹی ہوئین۔ ابن اسحق کہتے ہین کہ حضرت عثمان ابوبکر و علی زید وحارثہ رضی اللہ عنہم کے بعد سب لوگون سے پہلے اسلام لائے

فصل حضرت عثمان کی صفت مین

ابن عساکر نے چند طرق سے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان نہ تو بہت پست قد تھے نہ دراز قد میانہ قد کے آدمی تھے اُنکا چہرہ بہت خوبصورت سفید سرخی مایل تھا منہ پر چیچک کے داغ تھے اور ڈاڑھی بہت بڑی تھی

عظیم الکراد لیس بعیدما بین
المنکبین جدل الساقین طویل
الذراعین شعرہ قد کسا ذراعیہ
جعد الرأس اصلع احسن الناس
تغیر جمتہ اسفل من اذنیہ یخضب
بالصفرۃ وکان قد شد اسنانہ
بالذہب عن عبد اللہ ابن حزم
المازنی قال رایت عثمان بن
عفان فما رایت قط ذکرا ولا
انثی احسن وجہا منہ رواہ
ابن عساکر عن موسی بن
طلحۃ قال کان عثمان اجمل الناس
عن اسامۃ بن زید قال بعثنی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی
منزل عثمان بصحفۃ فیہا لحم فدخلت
فاذا رقیۃ فجعلت مرۃ انظر الی
وجہ رقیۃ ومرۃ الی وجہ عثمان
فلما رجعت سالنی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال لی دخلت
علیہما قلت نعم قال ہل رایت
زوجا احسن منہا قلت لا یا رسول اللہ
رواہما ابن عساکر عن محمد بن ابراہیم بن الحرث
التیمی قال لما اسلم عثمان بن

مونڈھون اور زانوون وغیرہ جوڑون کی ہڈیان بڑی بڑی
تھین دونون مونڈھون مین بڑا فاصلہ تھا دونون
پنڈلیان گوشت سے پُر تھین بانہین لمبی اُنپر اس
درجہ بال تھے کہ وہ اُنسے ڈھکی ہوئی نظر آتی تھین
گھونگروالے گھنے بال اور دانت سب لوگون سے
زائد خوبصورت تھے بالون کے پٹھے کانون سے نیچے رہا
کرتے تھے آپ زرد رنگ کا خضاب اکثر کرتے تھے آپنے اپنے دانت
سونے کے تارون سے باندھ رکھے تھے + ابن عساکر عبد اللہ
بن حزم مازنی سے روایت کرتے ہین کہ مین نے حضرت
عثمان کو دیکھا سو مین نے کوئی مرد و عورت آپ سے خوبصورت
زائد کبھی نہین دیکھا - موسی بن طلحہ کہتے ہین کہ عثمان
سب لوگون سے زائد خوبصورت تھے - ابن عساکر
اسامہ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت نے مجھے ایک رکابی
گوشت دیکر عثمان کے گھر بھیجا جب مین گیا تو حضرت رقیہ
بیٹھی تھین مین کبھی حضرت عثمان کے چہرے کی طرف
دیکھتا تھا اور کبھی رقیہ کی طرف نظر کرتا تھا جب مین
واپس آیا تو حضرت نے مجھ سے پوچھا تو دونون پر داخل
ہوا تھا مین نے کہا جی ہان - فرمایا کیا تو نے کسی
شوہر و بی بی کو اُن دونون سے خوبصورت زائد
دیکھا ہے مین نے کہا نہین اے رسول خدا + ابن
سعد محمد بن ابراہیم بن الحرب سے روایت کرتے ہین
کہ جب حضرت عثمان
اسلام لائے

عفان اخذه عمه الحكم ابن ابي
العاص بن امية فاوثقه رباطا
وقال نزعت عن ملة اباءك
الى دين محدث والله لا احلك
ابدا حتى تدع ما انت عليه فقال
عثمان والله لا ادعه ابدا ولا
افارقه فلما راى الحكم صلابته
في دينه تركه رواه ابن سعد
عن انس قال اول من هاجر
من المسلمين الى الحبشة باهله
عثمان بن عفان فقال النبي صلى
الله عليه وسلم سبحان الله ان
عثمان لاول من هاجر الى الله
باهله بعد لوط رواه ابويعلى
الموصلي عن عائشة قالت
لما زوج النبي صلى الله عليه
وسلم ابنته ام كلثوم لعثمان
قال لها ان بعلك اشبه الناس
بجدك ابراهيم وابيك محمد
رواه ابن عدي عن ابن عمر قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
انا نشبه عثمان بابينا ابراهيم رواه
ابن عدي وابن عساكر عن

تو اُنکے چچا حکم ابن ابی العاص نے اُنکے رسی سے مضبوط
باندھ دیا اور کہا تو اپنے آبائی دین سے موںہہ موڑکر
نئے دین کی طرف جاتا ہے خدا کی قسم مین تجھے کبھی
نہ چھوڑونگا جب تک تو جس دین پر ہے اُسے ترک
نکرے - حضرت عثمان نے فرمایا بخدا مین اس دین
کو نہ چھوڑونگا اور نہ اُس سے کبھی جدائی اختیار
کرونگا چنانچہ جب حکم نے حضرت عثمان کی دین مین
وثوق اور مضبوطی دیکھی تو اُنہین چھوڑ دیا

ابویعلی الموصلی انس سے روایت کرتے ہین کہ مسلمانون
مین سب سے پہلے اپنی اہل کے ساتھہ جسنے حبشہ کی طرف
ہجرت کی وہ عثمان ہین اُسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا سبحان اللہ حضرت لوط کے بعد جن لوگون نے
اپنے اہل کے ساتھہ اللہ کی طرف ہجرت کی اُن سب
مین اوّل عثمان ہین -

ابن عدی اور ابن عساکر حضرت عائشہ سے روایت
کرتے ہین کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی
ام کلثوم کا حضرت عثمان سے نکاح کیا تو اُنسے فرمایا کہ
تمہارا خاوند تمام لوگون مین سے تمہارے دادا حضرت ابراہیم اور
تمہارے والد محمد کے ساتھہ بہت مشابہ ہین *

ابن عدی ابن عمر رض سے روایت کرتے ہین کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اپنے
والد حضرت ابراہیم کے ساتھہ حضرت عثمان رض کو
مشابہ پاتے ہین

ابی العاص بن امیۃ فاوثقہ رباطا وقال
نزعت عن ملۃ ابائک الی دین محدث واللہ
لا احلک ابدا حتی تدع ما انت علیہ فقال
عثمان واللہ لا ادعہ ابدا ولا افارقہ فلما
رای الحکم صلابتہ فی دینہ ترکہ رواہ ابن
سعد عن انس قال اول من ھاجر من
المسلمین الی الحبشۃ باھلہ عثمان بن عفان
فقال النبی صلعم سبحان اللہ ان عثمان لاول
من ھاجر الی اللہ باھلہ بعد لوط رواہ ابو یعلی
الموصلی عن عائشۃ قالت لما زوج النبی صلعم ابنتہ
ام کلثوم لعثمان قال لھا ان بعلک اشبہ الناس
بجدک ابراھیم وابیک محمد رواہ ابن عدی عن ابن عمر
قال قال رسول اللہ صلعم انا نشبہ عثمان بابینا
ابراھیم رواہ ابن عدی وابن عساکر عن ابی
عبد الرحمن السلمی ان عثمان حین حوصر اشرف علیھم
فقال انشدکم باللہ ولا انشد الا اصحاب النبی صلعم
الستم تعلمون ان رسول اللہ قال من جھز جیش
العسرۃ فلہ الجنۃ فجھزتھم الستم تعلمون ان
رسول اللہ صلعم قال من حفر بیر رومۃ فلہ الجنۃ فحفرتھا
فصدقوہ بما قال رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ قال
اشتری عثمان الجنۃ من النبی صلعم مرتین حیث
حفر بیر رومۃ وحیث جھز جیش العسرۃ رواہ ابن
عساکر عن ابی ھریرۃ ان النبی صلعم قال عثمان من اشبہ

انکو ان کے چچا حکم بن ابی العاص نے رسی سے مضبوط باندھ دیا اور کہا تو اپنے آبائی دین
سے موں‌ھ موڑ کر نئے دین کی طرف جاتا ہے خدا کی قسم میں تجھے کبھی نہ کھولونگا
جبتک تو اس دین سے پھر آوے اور ترک کرے حضرت عثمان نے فرمایا خدا میں اس دین کو نہ چھوڑونگا
اور نہ اوس سے کبھی جدائی اختیار کرونگا چنانچہ جب حکم نے حضرت عثمان کے دین
میں وثوق اور سختی دیکھی تو اونہیں چھوڑ دیا ابو یعلی الموصلی انس سے روایت
کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں سب سے پہلے اپنی اہل کو ساتھ لیکر حبشہ کیطرف جنہوں نے ہجرت کی وہ
عثمان ہیں اوسوقت نبی صلعم نے فرمایا سبحان اللہ حضرت لوط کے بعد جن لوگوں نے اپنی اہل کو لیکر
اللہ کیطرف ہجرت کی اون میں اول عثمان ہیں ابن عدی اور ابن عساکر حضرت
عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلعم نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا حضرت عثمان
سے نکاح کیا تو اون سے فرمایا کہ تمہارا شوہر تمام لوگوں سے تمہارے دادا حضرت ابراہیم اور تمہارے
والد محمد کے ساتھ بہت مشابہ ہے ابن عدی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اپنے والد حضرت ابراہیم کے ساتھ عثمان کو مشابہ پاتے ہیں بخاری
ابو عبد الرحمن سلمی سے روایت ہے کہ حضرت عثمان جب گھیر لئے گئے تو لوگوں پر
جہانک کر فرمایا میں تم سے خدا کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں اور میرا سوال اصحاب رسول خدا
سے ہو کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول خدا نے فرمایا تہا کہ جو شخص تبوک کے لشکر کا سامان
درست کر دیگا اوسکے لئے جنت ہے تو میں نے اوسکا سامان بنایا کیا تم نہیں جانتے کہ رسول خدا
نے فرمایا تہا کہ جو شخص بیر رومہ کو (کنوئیں کا نام ہے) کہود دے اوسکے
لئے جنت ہے تو میں نے اوسے کہودوایا تو جو کچھ انہوں نے فرمایا لوگوں نے سب کی
تصدیق کی ابن عساکر ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں حضرت عثمان نے
رسول خدا سے دو دفعہ جنت خریدی ایک اوسوقت جب رومہ کا کنواں کہودوایا
دوسرے اوسوقت جب لشکر تبوک کا سامان درست کیا۔
ابن عساکر ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا عثمان میرے
سب یاروں میں میرے خلق کے ساتھ زائد مشابہ ہیں۔

اصحابه خلقا رواه ابن عساكر عن عصمة بن مالك قال
لما ماتت بنت رسول الله صلعم تحت عثمان قال رسول
الله صلعم زوجوا عثمان لو كان لي ثالثة لزوجته وما
زوجته الا بالوحي من الله رواه الطبراني وعن علي سمعت
رسول الله صلعم يقول لعثمان لو ان لي اربعين ابنة
زوجتك واحدة بعد واحدة حتى لا يبقى منهن واحدة
رواه ابن عساكر عن زيد بن ثابت
سمعت رسول الله صلعم يقول اتاني
عثمان وعندي ملك من الملائكة
فقال شهيد نقتله قومه انا نستحيي منه
رواه ابن عساكر عن ابن عمر
ان النبي صلعم قال ان الملائكة لتستحيي من
عثمان كما تستحيي من الله ورسوله رواه
ابو يعلى

فصل في خلافته ووفاته

عليه السلام بويع بالخلافة بعد
دفن عمر بثلاث ليال فروي ان الناس
كانوا يجتمعون في تلك الايام الى
عبد الرحمن بن عوف يتشاورونه
ويناجونه فلا يخلو به رجل ذو رأي
فيعدل بعثمان احدا فلما جلس
عبد الرحمن للمبايعة حمد الله واثنى عليه
وقال في كلامه اني رأيت الناس يأبون
الا عثمان عن المسور بن مخرمة وفي رواية

طبرانی میں عصمہ بن مالک سے روایت ہے کہ جب رسول خدا کی دوسری
صاحبزادی جو حضرت عثمانؓ کی نکاح میں تھیں انتقال کر گئیں تو
حضرت نے فرمایا عثمان کا نکاح کرو اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو اونہیں
سے نکاح کرتا۔ میں نے عثمان سے نکاح اللہ کی وحی کے سبب سے کیا
تھا ابن عساکر حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سے عثمان کے
حق میں فرماتے سنا کہ اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو یکے بعد
دیگرے عثمان سے سب کا نکاح کر دیتا۔ یہانتک کہ ایک بھی اون میں سے
باقی نہ رہتی۔ ابن عساکر زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ
میں نے حضرت سے سنا فرماتے تھے میرے پاس عثمان ایسے وقت آئے کہ
فرشتوں میں ایک فرشتہ میرے پاس موجود تھا اوس فرشتہ نے کہا یہ
شخص شہید ہوگا ایک قوم اسے قتل کرے گی ہمیں اس شخص سے
شرم آتی ہے۔ ابو یعلی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے
فرمایا بلاشبہ فرشتے عثمان سے ایسی شرم کرتے ہیں جیسے اللہ
اور اوسکے رسول کے حق میں شرم

حضرت عثمانؓ کی خلافت اور وفات کے بیان میں

حضرت عمرؓ کے دفن کے تین دن بعد آپکی خلافت پر لوگوں نے بیعت
کی منقول ہے کہ لوگ ان دنوں میں عبدالرحمن بن عوفؓ کے پاس
آ آکر جمع ہوتے تھے اور اون سے مشورہ اور سرگوشی کرتے تھے کوئی
صاحب رائے اون سے خلوت نہ کرتا تھا کہ عثمانؓ کی مقابلہ میں کسی کو
برابری دیوے جب عبدالرحمن بیعت کرنے کے لیے بیٹھے تو
خدا کی حمد و ثنا کے بعد اپنے کلام میں فرمایا کہ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ
عثمان کے سوا سب کی خلافت کا انکار کرتے ہیں ابن عساکر مسور بن مخرمہ سے
روایت کرتے ہیں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ عبدالرحمن نے

اما بعد یا علی فانی قد نظرت فی الناس فلم ارهم یعدلون بعثمان فلا تجعلن علی نفسک سبیلا ثم اخذ بید عثمان وقال نبایعک علی سنۃ اللہ وسنۃ رسولہ وسنۃ الخلیفتین بعدہ فبایعہ عبد الرحمن وبایعہ المہاجرون والانصار رواہ ابن عساکر عن انس قال ارسل عمر الی ابی طلحۃ الانصاری قبل ان یموت بساعۃ فقال کن فی خمسین من الانصار مع ہؤلاء النفر اصحاب الشوری فانہم فیما احسب سیجتمعون فی بیت فقم علی ذلک الباب باصحابک فلا تترک احدا یدخل علیہم ولا تترکہم یمضی الیوم الثالث حتی یؤمروا احدہم رواہ ابن سعد عن ابی وائل قال قلت لعبد الرحمن بن عوف کیف بایعتم عثمان وترکتم علیا فقال ما ذنبی قد بدأت بعلی فقلت ابایعک علی کتاب اللہ وسنۃ رسول اللہ صلعم وسیرۃ ابی بکر وعمر فقال فیما استطعت ثم عرضت ذلک علی عثمان فقال نعم رواہ احمد ویروی ان عبد الرحمن قال لعثمان خلوۃ ان لم ابایعک فمن تشیر علی قال علی وقال لعلی ان لم ابایعک فمن تشیر علی قال عثمان ثم

اما بعد اے علی میں نے لوگوں میں خوب غور کیا سو میں نے اونمیں سے کسیکو ایسا نہیں دیکھا کہ وہ کسیکو عثمان کے برابر کرے سو تم اپنے جی میں غصے نہ ہونا پہر عثمان رض کا ہاتہ پکڑ کر فرمایا ہم تم سے اللہ کے طریقے اور اوسکے پیغمبر اور پیغمبر کے بعد دونوں خلیفوں کے طریقے پر بیعت کرتے ہیں سو اول تو عبد الرحمن نے بیعت کی پہر مہاجرین و انصار نے۔ ابن سعد انس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رض نے وفات سے تہوڑی دیر پہلے کسیکو ابو طلحہ انصاری کی پاس بہیجا اور فرمایا کہ تم پچاس انصاریوں کو لیکر اس جماعت اصحاب شوری کے ساتہ ہو کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ قریب ایک گہر میں جمع ہونگے سو تم اپنے یارونکے ساتہ ملکر اوس گہر کے دروازے پر کہڑی رہنا پہر کسیکو اندر جانے کی لئے چہوڑنا (یعنے کسیکو اصحاب شوری کے سوا گہر میں جانے دینا) اور جب تیسرا دن گذر جاوے تو جبتک کہ وہ کسیکو اپنے میں سے خلیفہ نہ بنا لیں اونہیں بہی مت چہوڑنا۔ امام احمد ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن عوف سے کہا کہ تم نے عثمان سے کیوں بیعت کی اور علی کو کیوں چہوڑ دیا اونہوں نے کہا اسمیں میرا کیا قصور ہے میں نے تو علی ہی سے ابتدا کی تہی اون سے کہا میں آپسے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور ابو بکر و عمر کی خصلت پر بیعت کرتا ہوں اونہوں نے جواب دیا جس چیز میں مجہسے ہو سکیگا پہر میں نے یہی گفتگو عثمان پر پیش کی اونہوں نے فرمایا۔ ہاں۔ منقول ہے کہ عبد الرحمن نے عثمان رض سے خلوت میں کہا اگر میں تم سے بیعت نکروں تو پہر کسکا مجہے اشارہ کروگے فرمایا علی رض کا اور علی رض سے کہا اگر میں تم سے بیعت نکروں تو پہر مجہے کسکی طرف اشارہ کرتے ہو۔ فرمایا۔ عثمان رض

دعا سعدا فقال من تشبه علی فاما انا وانت فلا نريد هذا فقال عثمان ثم استشار عبد الرحمن الاعيان فرای هؤلاء اكثرهم في عثمان عن محمد بن شهاب الزهری قال قلت لسعيد بن المسيب هل انت مخبری كيف كان قتل عثمان وما كان شان القوم وشانه ولم خذله اصحاب محمد فقال قتل عثمان مظلوما ومن قتله كان ظالما ومن خذله كان معذورا قلت وكيف كان ذلك قال ان عثمان لما ولی كره ولايته نفر من الصحابة لان عثمان كان يحب قومه فولی الناس اثنی عشر سنة وكان كثيرا ما يولی بنی امية ممن لم يكن له مع رسول الله صلعم صحبة فكان يجیء من امرائه ما يكره اصحاب محمد وكان عثمان يستعتب فيهم فلا يعزلهم فلما كان فی الستة الاواخر استاثر بنی عمه فولاهم وما اشرك معهم وامرهم بتقوی الله فولی عبد الله بن ابی سرح مصر فمكث عليها سنين فجاء اهل مصر يشكونه ويتظلمون منه وقد كان قبل ذلك من عثمان هنات الی عبد الله بن مسعود وابی ذر وعمار

پھر زبیر کو بلا کر یہ گفتگو بیان کی اونہوں نے فرمایا علی یا عثمان پھر عبد الرحمن نے سعد کو بلا کر کہا تو مجھے اسکا مشورہ دیتا ہے کیونکہ میں اور تو تو اس حکومت کی خواستگار ہی نہیں ہیں اونہوں نے عثمان کو فرمایا پھر عبد الرحمن نے اشراف اور بزرگوں سے مشورہ لیا تو اونکے اکثر لوگوں کو عثمان ہی کی طرف متوجہ دیکھا۔ ابن سعد اور ابن عساکر محمد بن شہاب زہری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا کیا تو مجھے عثمان کے قتل سے خبر دینے والا ہے کہ وہ واقعہ کیونکر ہوا اور اوسکا حال اور قوم کی کیا کیفیت تھی اور محمد کے یاروں نے اونہیں کیوں رسوا کیا سعید نے جواب دیا کہ عثمان مظلوم مارے گئے اور اونکے قاتل ظالم تھے اور جنہوں نے اونہیں فضیحت دی وہ معذور تھے میں نے کہا کیونکر کہا جب عثمان خلیفہ ہوئے تو اونکی خلافت کو صحابہ کی ایک جماعت نے ناپسند جانا وجہ یہ تھی کہ عثمان اپنی قوم کو محبوب رکھتے تھے وہ پورے بارہ برس لوگوں کے خلیفہ رہے اکثر اوقات بنی امیہ میں سے اون لوگوں کو جنہیں رسول خدا کی صحبت نہ ملی تھی عامل اور سردار بناتے تھے اونکی طرف سے وہ لوگ امیر منکر آتے تھے جنہیں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے اور عثمان اونکے حق میں دلجوئی اور رضامندی طلب کرتے تھے مگر اونہیں معزول نہ کرتے تھے اور آخر خلافت کے چھ برس میں عثمان نے اپنے چچیرے بھائیوں کی حکومت مانگی لستوا اونہیں کو سردار بنایا اور اونکے ساتھ کسیکو شریک نہ کیا اور اونہیں اللہ سے ڈرنے کا حکم فرمایا اور عبد اللہ بن ابی سرح کو مصر کا والی مقرر کیا وہ مصریوں پر کئی برس حاکم رہا یہاں تک کہ مصری اوسکے ظلم کی شکایت اور فریاد لیکر آئے اور اس سے پہلے عثمان کی طرف سے عبد اللہ بن مسعود اور ابوذر اور عمار

بن یاسر فکانت بنو هذیل وبنو
زهرة فی قلوبهم ما فیها لحال ابن مسعود
وکانت بنو غفار واحلافها من غضب
ابی ذر فی قلوبهم ما فیها وکانت بنو
مخزوم قد حنقت علی عثمان لحال
عمار بن یاسر وکان ابن مسعود
وابو ذر وعمار قد رضوا لعثمان بعد وجاء
اهل مصر یشکون ابن ابی سرح
فکتب الیه کتابا یتهدده فیه فابی ابن
ابی سرح تقبل ما نهاه منه عثمان
وضرب بعض من اتاه من قبل عثمان
فقتله فخرج من اهل مصر سبعمائة
رجل فنزلوا المسجد وشکوا الی الصحابة
فی مواقیت الصلوة ما صنع ابن ابی
سرح بهم فقام طلحة بن عبید الله
فکلم عثمان بکلام شدید وارسلت
عائشة الیه فقالت تقدم الیک
اصحاب محمد وسالوک عزل هذا
الرجل فابیت فهذا قد قتل منهم
رجلا فانصفهم فی عاملک ودخل
علیه علی بن ابی طالب فقال انما
یسئلونک رجلا مکان رجل
وقد ادعوا قبله دما فاعزله عنهم

بن یاسر کی نسبت کوئی مکروہ بات سرزد ہو چکی تھی پس عبداللہ
بن مسعود کے سبب سے قبیلہ بنو ہذیل اور بنو زہرہ کے دلوں میں
عثمان کی طرف سے کینہ اور عداوت تھی اور ابوذر کی وجہ سے
قبیلہ بنی غفار اور اونکے ہم عہدوں کے دلوں میں غصہ تھا
اور عمار بن یاسر کے باعث سے بنی مخزوم غصہ میں تھے مگر ابن
مسعود اور ابوذر اور عمار عثمان سے راضی ہو چکے تھے۔ پھر
جب مصری ابن ابی سرح کی شکایت لائے تو آپنے اوسکو
ایک فرمان تہدید کا لکھا مگر جن چیزوں سے عثمان نے اوسے منع کیا تھا
وہ اوسنے نہ قبول کیں اور جو لوگ عثمان کیطرف آئے تھے اونمیں
سے بعض کو مارا اور ایک شخص کو ناحق قتل کر ڈالا سو مصریوں میں سے
سات سو آدمی آئے اور مسجد میں اوترکر ابن ابی سرح کے ظلموں کا
ذکر اوسنے اونکے ہمراہ کیا تھا نماز کے وقتوں میں صحابہ رضی اللہ
عنہم سے شکایتیں کیں یہ سنکر طلحہ بن عبید اللہ کھڑے
ہوئے اور عثمان سے زبردست گفتگو کی ادھر سے حضرت
عائشہ نے عثمان کے پاس کہلا بھیجا کہ تمہارے پاس
اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم آئے تھے اور اوس شخص کے
معزول کرنے کی خواستگاری کی تھی تم نے انکار کیا سو اب
اون میں سے ایک آدمی کو قتل کر ڈالا پس اپنے عامل
سے اونکا انصاف لو۔ اتنے میں علی بن ابی طالب رض آئے
اور فرمایا یہ لوگ ایک مرد کی عوض اور قصاص میں
ایک مرد چاہتے ہیں اور آپ کے پاس اوس کی طرف
سے خون کا دعوی لائے ہیں سو آپ اون میں فیصلہ
کیجیے اور اوسے حکومت سے معزول کیجیے۔

وافقض بينهم فان وجب عليه حق فانصفهم فيه فقال لهما اختار واجلا تولّيه عليكم مكانه فاشار الناس عليه محمد بن ابی بكر فقالوا استعمل علينا محمد بن ابی بكر فكتب عهده وولّاه وخرج معه عدد من المهاجرين والانصار ينظرون فيما بين اهل مصر وابن ابی سرح فخرج محمد ومن معه فلما كان على مسيرة ثلاث من المدينة اذا هم بغلام اسود يخبط البعير خبطا كانه رجل يطلب او يطلب فقال له اصحاب محمد ما قصتك وما شانك هارب او طالب فقال لهم انا غلام امير المومنين وجهني الى عامل مصر فقال له رجل هذا عامل مصر قال ليس هذا اريد واخبروه امره محمد بن ابی بكر فبعث في طلبه رجلا فاخذه فجاء به اليه فقال غلام من انت فاقبل مرة يقول انا غلام امير المومنين ومرة يقول . . . . . انا غلام مروان حتى عرفه رجل انه لعثمان فقال له محمد الى من ارسلت قال الى عامل مصر قال بماذا قال برسالة قال كتاب قال لا ففتشوا فلم يجدوا كتابا وكانت معه

اگر واقع میں اوسپر انکا حق واجب ہے تو اوس سے انکا انصاف دلا حضرت عثمان نے فرمایا تم ایک شخص کو پسند کرلو کہ میں اوسکی جگہ اوس کو عامل بناؤں سو لوگوں نے حضرت ابوبکر کے بیٹے محمد کیطرف اشارہ کیا اور کہا محمد بن ابی بکر کو ہمپر والی مقرر کیجے عثمان رض نے مصر کی ولایت اونہیں دیدی اور اونکے نام پر فرمان لکھدیا اور اونکے ساتھ کئی مہاجرین وانصار بھی اس غرض سے نکلے کہ اہل مصر اور ابن ابی سرح کے درمیان جو معاملہ ہے نظر کریں ادہر محمد اور اونکے ساتھی نکلے پس جب مدینہ سے تین منزل پرے نکل گئے تو ایک حبشی غلام دیکھا جو اونٹ بہگائے ہوے آ پہونچا گویا کہ وہ کسیکو ڈہونڈتا یا بہاگا ہوا ہے کہ اوسے کوئی ڈہونڈتا ہے سو اوس سے محمد کے یاروں نے فرمایا تیرا کیا حال ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو بہاگا ہوا ہے یا کسیکو ڈہونڈہتا ہے اوسنے کہا میں امیر المومنین کا غلام ہوں اونہوں نے مجھے مصر کے عامل کیطرف بہیجا ہے کسینے کہا مصر کے عامل یہ ہیں کہا میں انہیں نہیں ڈہونڈتا محمد بن ابی بکر کو بھی لوگوں نے اسکی خبر دے آپنے اوسکی طلب میں ایک شخصکو بہیجا اور وہ اوسے پکڑ کر محمد کے پاس لے آیا اونہوں نے فرمایا تو کسکا غلام ہے سو کبہی تو اوسنے کہا میں امیر المومنین عثمان کا غلام ہوں اور کبہی کہتا تہا کہ مروان کا غلام ہوں یہاں تک کہ ایک شخص نے پہچان لیا کہ یہ عثمان رض کا غلام ہے محمد نے اوس سے پوچہا کہ تو کسکی طرف بہیجا گیا ہے کہا مصر کے سردار کی طرف فرمایا کس چیز کے ساتہ کہا قاصدی کے ساتہ فرمایا تیرے پاس کوئی خط ہے کہا نہیں میرے پاس کوئی خط نہیں اونکی کہتے ہیں پس لوگوں نے اوسکی تلاشی لی اور کوئی خط وغیرہ اوسکے پاس نہ پایا۔ اور اوس کے پاس پانی کی ایک

اداوة فيها شیء يتقلقل فحركوه ليخرج فلم يخرج فشقوا الاداوة فاذا فيها كتاب من
عثمان الى ابن ابی سرح فجمع محمد من كان
عنده من المهاجرين والانصار وغيرهم
ثم فك الكتاب بمحضر منهم فاذا فيه اذا
اتاك محمد وفلان وفلان فاحتل فی قتلهم
وابطل كتابهم وقر علی عملك حتی
یاتیك رأیی واحبس الی مدة من كان
يجیء الی يتظلم منك ليأتيك رايی فی
ذلك ان شاء الله تعالى فلما قرأوا الكتاب
فزعوا ورعبوا ورجعوا الى المدينة وختم
محمد الكتاب بخواتيم نفر كانوا معه
ودفع الكتاب الى رجل منهم وقدموا
المدينة وجمعوا طلحة والزبير وعليا
وسعدا ومن كان من اصحاب محمد ثم
فضوا الكتاب بمحضر منهم واخبروهم
بقصة الغلام واقرأوهم فلم يبق
احد من اهل المدينة الا حنق على
عثمان وزاد ذلك من كان غضب لابن
مسعود وابی ذر وعمار حنقا وغيظا
وقام اصحاب محمد فلحقوا بمنازلهم
ما منهم احد الا وهو مغتم لما قرأوا
الكتاب فحاصر الناس عثمان واجلب

خشک چھاگل تھی جس میں کوئی چیز ہلتی ہوئی معلوم ہوتی تھی
ہرچند کہ لوگوں نے اوسے ہلایا تاکہ جو اوس میں ہے نکلے مگر کچھ نہ نکلا پس
لوگوں نے اوس چھاگل کو پھاڑ ڈالا ناگہاں اوس میں ایک خط تھا
جو عثمان رض کی طرف سے عبد اللہ بن ابی سرح کو لکھا گیا تھا پس محمد نے
اپنے ساتھیوں مہاجرین و انصار کو جمع کرکے اونکے سامنے
اوس خط کو کھولا لکھا تھا کہ جب تجھ پاس محمد اور فلاں فلاں شخص
پہونچیں تو اونکے قتل میں حیلہ کیجیو اور اوس خط کو جو اون کے
ہمراہ ہے باطل کیجیو اور عہدہ پر ٹھہرا رہیو جبتک کہ میری رائے تیرے پاس پہونچے
اپنے عمل پر ٹھہرا رہیو اور جو لوگ تیری فریاد میرے پاس لائے ہیں
اونہیں ایک مدت تک قید کر اسکے عقب میں انشاء اللہ تعالے میرا اور خط
تیرے پاس پہونچیگا۔ پس جب محمد نے خط پڑھا تو سب کے سب
گھبرا گئے اور رعب میں آکر مدینہ واپس آئے محمد نے اوس خط پر
اون لوگوں کی مہریں جو اونکے ہمراہ سفر میں تھے لگوائی تھیں اور
اونہیں میں سے ایک شخص کے وہ خط حوالہ کر دیا تھا اور مدینہ
میں آتے ہی طلحہ اور زبیر اور علی اور سعد اور جتنے اصحاب محمد
صلے اللہ علیہ وسلم تھے سبکو جمع کرکے اونکے سامنے خط کی مہریں توڑیں اور
غلام کے سارے قصہ اور اونکے خط پڑھنے کی خبر دی پس مدینہ
والوں میں سے کوئی بھی ایسا باقی نہ رہا کہ عثمان پر غصہ ہوا اور جو لوگ
عبد اللہ بن مسعود اور ابوذر اور عمار بن یاسر کے سبب سے رنجیدہ
تھے اونکے واسطے یہ بات اور بھی غصہ کی زیادتی کا باعث ہوئی
اور وہ سب کے سب رسول خدا کے یار تھے اسکے بعد وہ اپنے اپنے
ٹھکانے پر چلے گئے اوس خط کے سننے اور پڑھنے سے ہر ایک
شخص مغموم تھا یہاں عثمان رض پر لوگوں نے گھیر ڈالا۔

عليهم محمد بن ابي بكر بني تيم
وغيرهم فلما راى ذلك علي بعث
الى طلحة والزبير وسعد وعمار ونفر
من الصحابة كلهم بدري ثم دخل
على عثمان ومعه الكتاب والغلام والبعير فقال له
علي هذا الغلام غلامك قال نعم قال والبعير بعيرك
قال نعم قال فانت كتبت هذا الكتاب
قال لا وحلف بالله ما كتبت هذا الكتاب
ولا امرت به ولا علم لي به قال له
علي فالخاتم خاتمك قال نعم قال كيف
تخرج غلامك ببعيرك بكتاب عليه
خاتمك لا تعلم به فحلف بالله ما كتبت
هذا الكتاب ولا امرت به ولا وجهت
هذا الغلام الى مصر قط واما الخط
فعرفوا انه خط مروان وشكوا في
امر عثمان وسالوه ان يدفع اليهم
مروان فابى وكان مروان عنده
في الدار فخرج اصحاب محمد من عنده
غضابا وشكوا في امره وعلموا ان
عثمان لا يحلف بباطل الا ان قوما قالوا
لن يبرأ عثمان لا ينجو من قلوبنا
الا ان يدفع الينا مروان حتى نبحثه
ونعرف حال الكتاب وكيف يأمر

اور محمد بن ابی بکر بنی تیم وغیرہ کو عثمانؓ پر چڑھا لائے پس جب علیؓ
کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے طلحہ اور زبیر اور سعد اور عمار
اور ایک صحابہ کی جماعت کی طرف جو سبکے سب بدری تھے کسیکو
بھیجا پھر اوس خط اور غلام اور اونٹ کو اپنے ساتھ لیکر عثمان
کے پاس آئے اور حضرت علی نے عثمان رض سے کہا یہ غلام تمہارا
غلام ہے جواب فرمایا ہاں علی رض نے فرمایا یہ اونٹ تمہارا اونٹ ہے
جواب دیا ہاں فرمایا کیا تمہیں نے یہ خط لکھا ہے عثمان رض نے فرمایا نہیں
اور قسم کہا کر فرمایا نہ میں نے یہ خط لکھا نہ میں نے اسکا کسیکو حکم
کیا نہ مجھے اسکا کچھ علم ہے حضرت علی نے فرمایا یہ مہر تو آپ ہی کی
ہے فرمایا ہاں مہر تو میری ہی ہے علی رض نے فرمایا اچھا تمہارا غلام
اونٹ کو لیکر کیونکر نکلا اور یہ خط جسپر تمہاری مہر ہے اور جسکا
تمہیں علم نہیں کہاں سے آیا عثمان نے خدا کی قسم کہا کر کہا کہ نہ میں نے
یہ خط لکھا اور نہ اسکے لکھنے کا حکم کیا اور نہ ہرگز اس غلام
کو مصر کی طرف میں نے بھیجا۔ لیکن جب لوگوں نے خط
پہچانا تو مروان کا خط معلوم ہوا لوگوں کو امر عثمان میں
شک سا پڑ گیا اور اون سے سوال کیا کہ مروان کو ہمیں
دیدیا جاوے مگر عثمان رض نے انکار کیا اور او سوقت
مروان عثمان رض کے پاس گھر میں موجود تھا سو اصحاب محمد
صلے اللہ علیہ وسلم غصہ میں بھرے ہوئے وہاں سے نکلے
اور عثمان رض کی کام میں شک کرنے لگے کیونکہ وہ لوگ جان لیا
کہ عثمان رض جھوٹی قسم کبھی نہ کھاینگے مگر ایک قوم نے کہا کہ جبتک
عثمان رض مروان کو ہمیں نہ سونپ دینگے ہمارے دلوں سے کبھی بدگمانی نہ جاوے گی
ہم مروان سے اسکا کھوج لگا کر اس خط کا حال معلوم کریں۔

بقتل رجل من اصحاب محمد بغير حق
فان يكن عثمان كتبه عزلناه وان يكن
مروان كتبه على لسان عثمان نظرنا
ما يكون منا في امر مروان ولزموا
بيوتهم وابى عثمان ان يخرج اليهم
مروان وخشي عليه القتل وحاصر الناس
عثمان ومنعوه الماء فاشرف على الناس
فقال افيكم علي فقالوا لا قال افيكم سعد
قالوا لا فسكت ثم قال الا احد يبلغ عليا
فليسقينا ماء فبلغ ذلك عليا فبعث اليه
بثلاث قرب مملوة فما كادت تصل
اليه وجرح في سببها عدة من بني هاشم
وبني امية حتى وصل الماء اليه فبلغ عليا
ان عثمان يراد قتله فقال انما اردنا
منه مروان فاما قتل عثمان فلا وقال
للحسن والحسين اذهبا بسيفكما حتى
تقوما على باب عثمان فلا تدعا احدا
يصل اليه وبعث الزبير ابنه وبعث
طلحة ابنه وبعث عدة من اصحاب
محمد ابناءهم يمنعون الناس ان يدخلوا
على عثمان ويسألونه اخراج مروان
فلما راى ذلك محمد بن ابي بكر عجل ورمى
الناس عثمان بالسهام حتى خضب

وہ محمد صلعم کے یاروں میں سے ایک مرد کو بغیر حق قتل کرنیکا اگر عثمان
نے خط لکھا ہے تو ہم اونہیں خلافت سے علیحدہ کردینگے اور اگر مروان
نے عثمان کی معرفت لکھا ہے تو ہم اوسمیں نظر کرینگے ہرچند کہ لوگوں
نے اونکے گھر کا پیچھا نہ چھوڑا مگر عثمان نے مروان کے نکالنے سے انکار
کیا اور اوسپر قتل کا خوف کرکے اونہیں سونپا پھر تو لوگوں نے سارے
گھر کا محاصرہ کرلیا اور پانی بالکل بند کردیا سو عثمان رض گھر کے
بالاخانہ سے لوگوں پر جھانک کر کہنے لگے کیا تم میں علی ہیں کہا
نہیں فرمایا کیا سعد ہیں لوگوں نے کہا نہیں پھر آپ چپکے ہوگئے پھر
تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کیا کوئی ایسا نہیں ہے کہ یہ خبر علی کو پہنچا
پھر وہ ہمیں پانی پلاویں سو جب علی کو یہ خبر پہونچی تو آپ نے
تین مشکیں پانی کی بھری ہوئیں اونکے پاس بھیجیں سو نہ نزدیک
تھا کہ پانی اون تک پہونچ سکے اور اسوجہ سے بنی ہاشم اور
بنی امیہ کے چند آدمی زخمی ہوئے حتی کہ اونکے پاس پانی پہونچا
جب علی رض کو معلوم ہوا کہ لوگ عثمان رض کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں تو
آپنے فرمایا ہم تو عثمان سے مروان کو چاہتے ہیں اور قتل عثمان
ہمیں منظور نہیں پھر حسن و حسین سے آپنے فرمایا کہ تم دونوں اپنی
تلواریں لیکر جاؤ اور عثمان رض کے دروازے پر کھڑے رہو اور کسیکو اون
تک پہونچنے نہ دو اور پھر زبیر نے اپنے بیٹے کو اور طلحہ نے اپنے بیٹے کو اور
بہت سے اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اپنے فرزندوں کو بھیجا کہ عثمان
پر لوگوں کو داخل ہونے سے منع کریں اور مروان کا وہاں سے
نکالنے کا سوال کریں۔ پس جب محمد بن ابی بکر نے یہ واقعہ
دیکھا تو جلدی سے آئے اور لوگوں نے عثمان رض پر تیر برسانے
شروع کیے یہاں تک کہ حسن دروازے پر خون میں لتھڑ گئے

الحسن بالدماء على بابه واصاب
مروان سهم وهو في الدار وخضب
محمد بن طلحة وشج قنبر مولى علي
فخشي محمد بن ابي بكر ان يغضب بنو
هاشم لحال الحسن والشجة قنبر وتهيج
فتنة فاخذ بيد الرجلين فقال لهما
ان جاءت بنو هاشم فراوا الدماء
على وجه الحسن كشفوا الناس عن عثمان و
بطل ما نريد ولكن مروا بنا حتى نتسور
عليه الدار فنقتله من غير ان يعلم
به احد فتسور هو وصاحباه من دار
رجل من الانصار حتى دخلوا على عثمان
ولا يعلم احد ممن كان معه لان
كل من كان معه كانوا فوق البيوت
ولم يكن معه الا امراته فقال لهما
محمد مكانكما فان معه امراته حتى
ابدأكما بالدخول فاذا انا ضبطته فادخلا
فتوجياه حتى تقتلاه فدخل محمد
فاخذ بلحيته فقال له عثمان والله لو راك
ابوك لساءه مكانك مني فتراخت
يده ودخل الرجلان عليه فتوجياه
حتى قتلاه وخرجوا هاربين من حيث
دخلوا وصرخت امراته فلم يسمع

اور مروان کو بھی ایک تیر لگا اوس حال میں کہ وہ گھر ہی میں
تھا اور محمد طلحہ کے بیٹے کی خون بہنے لگا قنبر علی رضہ کے
غلام کا سر پھوٹ گیا محمد بن ابی بکر کو خوف ہوا کہ مبادا حسن و
حسین کی وجہ سے بنو ہاشم غصہ میں آئیں اور ایک بلوا
فتنہ پیدا ہو سو اونہوں نے دو آدمیوں کا ہاتھ پکڑ کر کہا
اگر بنو ہاشم آکر حسنؓ کے مونھ پر خون بہتا دیکھیں گے تو عثمان سے
لوگونکو بالکل علحدہ کر دینگے اوسوقت ہمارا مقصود بالکل باطل
ہو جاوے گا ہاں تم میرے ساتھ چلو کہ ہم دیوار پر چڑھکر اونکے گھر میں کود پڑیں
اور بدون کسیکے جاننے کے ہم اونہیں قتل کر ڈالیں سو محمد اور اونکے
دونوں ہمراہی ایک انصاری مرد کے گھر میں سے کودے اور
عثمانؓ کے پاس آئے یہاں عثمانؓ کے ساتھیوں کو اونکے آنے کا
بالکل علم نہ ہوا کیونکہ وہ گھر کی چھت پر موجود تھے اور صرف اونکی بیوی
اونکے ساتھ تھیں محمد نے اپنے دونوں ہمراہیوں سے کہا تم یہیں ٹھہرے
رہو جبتک کہ میں اندر آنے کی تمہیں اجازت دوں کیونکہ
اونکی بیوی اونکے پاس موجود ہے جب میں اونہیں پکڑ لونگا تم چلے
آنا اور اونپر پل جانا یہانتک کہ قتل کر ڈالنا یہ کہکر محمد آئے اور
عثمان رضہ کی ڈاڑھی مضبوط پکڑ لی حضرت عثمان نے محمد سے
فرمایا کہ خدا کی قسم اگر تیرے باپ (ابوبکرؓ) یہ حال دیکھتے
تو یہ تیری گستاخی اونہیں بہت بری لگتی یہ سنتے ہی محمد کا
ہاتھ ڈھیلا پڑ گیا اور ڈاڑھی چھوڑ دی اتنے میں وہ دو لوگ
لعنتی آکر عثمانؓ پر پل پڑے یہانتک کہ اونہیں قتل کر ڈالا
اور جس راہ سے آئے تھے اوسی راہ سے بھاگ کر نکل گئے ہر چند
اونکی بی بی چلائیں روئیں مگر اونکا چلانا کسی نے نہیں سنا

صدرانحا لما كان فى الدار من الجلبة
وصعدت امراءته الى الناس فقالت
ان امير المومنين قد قتل فدخل الناس
فوجدوه مذبوحا وبلغ الخبر عليا
وطلحة والزبير وسعدا ومن كان
بالمدينة فخرجوا وقد ذهبت عقولهم
للخبر الذى اتاهم حتى دخلوا على عثمان
فوجدوه مقتولا فاسترجعوا وقال
على لابنيه كيف قتل امير المومنين
وانتما على الباب ورفع يده فلطم الحسن
وضرب صدر الحسين وشتم محمد بن
طلحة وعبد الله بن الزبير وخرج وهو
غضبان حتى اتى منزله وجاء الناس
يهرعون اليه فقالوا انبايعك فمد يدك
من امير فقال على ليس ذلك اليكم انما ذلك
لاهل بدر فمن رضى به اهل بدر فهو
خليفة فلم يبق احد من اهل بدر حتى
اتى عليا فقالوا ما نرى احدا احق بها
منك مد يدك نبايعك فبايعوه وهرب
مروان وولده وجاء على الى امراءة
عثمان فقال لها من قتل عثمان قالت
لا ادرى دخل عليه رجلان لا اعرفهما
ومعهما محمد بن ابى بكر واخبرت عليا

وجہ یہ کہ گہر میں ایک عجیب تلاطم اور شور ہو رہا تھا انجام کار عثمان رض
کی بی بی کوٹھے پر چڑہکے کہنے لگیں کہ امیر المومنین قتل کیئے گئے سو لوگوں
نے آکر انکو مذبوح پایا جب یہ خبر حضرت علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور اہل
مدینہ کو پہونچی تو سبکے سب نکل کہڑے ہوئے اور اس قتل کی خبر نے
اونکی عقلیں کہو دیں یہانتک کہ جب عثمان کے پاس آئے تو انہیں مقتول
پایا پہر سبنے ملکر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور حضرت علی نے اپنے دونوں
صاحبزادوں سے فرمایا امیر المومنین کیوں قتل کیئے گئے حالانکہ تم دروازے
پر تہے اور اپنا ہاتہ اوٹھا کر حسن کے ایک گہونسا مارا اور حسین کی چہاتی
پر زور سے تہپڑ مارا اور محمد بن طلحہ اور عبد اللہ بن زبیر کو بہت برا
بہلا کہا اور وہاں سے نکلکر غصہ میں بہرے ہوئے اپنے مکان پر آئے
پہر لوگ دوڑ کہ ہوئے حضرت علی کے پاس آکر کہنے لگے ہم آپ سے بیعت
کرتے ہیں کیونکہ کوئی امیر ضرور ہونا چاہیے سو اپنا ہاتہ دراز کیجیے حضرت
علی نے فرمایا یہ (خلافت کسکو سونپنا) تمہارے اختیار میں نہیں اور نہ
تمہارے کہنے سے میں بیعت کر سکتا ہوں یہ تو بدریوں کے اختیار میں ہے
اہل بدر جس سے راضی ہونگے وہی خلیفہ ہوگا سو اہل بدر میں سے
کوئی شخص ایسا باقی نہ رہا کہ وہ علی رض کے پاس نہ آیا ہو پہر سبنے ملکر
اونسے کہا اے علی ہم کسی اور کو اس خلافت کا تم سے زائد مستحق نہیں
جانتے اپنا ہاتہ کہولیئے کہ ہم بیعت کریں پس سبنے اونسے بیعت کر لی۔
مروان اور اوسکا بیٹا وہانسے بہاگ کر کسی طرف چلے گئے اور حضرت علی
عثمان رض کی بی بی پاس آکر کہنے لگے تمہیں معلوم ہے عثمان کو کسنے قتل کیا
وہ بولیں مجہے معلوم نہیں اتنا جانتی ہوں کہ دو ایسے آدمی جنسے میں
واقف نہیں عثمان رض کے پاس آئے اور انکے ساتہ محمد بن ابی بکر بہی تہے جو کچہہ
نے اور لوگوں نے اونکو ستا کیا تہا اونکی بی بی نے سب کی علی رض کو اطلاع دی

والناس ماصنع محمد فدعا علے محمدا
فسأله عما ذكرت امرأة عثمان فقال
محمد لم تكذب قد والله دخلت عليه
وانا اريد قتله فذكر لي ابي فقمت
عنه وانا تائب الى الله والله ما قتلته
ولا امسكته فقالت امراته صدق
ولكنه ادخلهما عن مولى صفية (كنانة)
وغيره فقتل عثمان رجل من اهل
مصر يقال له حمار ازرق اشقر
رواه ابن عساكر عن المغيرة
بن شعبة انه دخل علے عثمان وهو
محصور فقال انك امام العامة وقد
نزل بك ما ترى واني عرض عليك
خصالا ثلاثا اختر احدهن اما تخرج
فتقاتلهم فانك معك عددا وقوة
وانت علے الحق وهم علے الباطل واما
ان نخرق لك بابا سوى الباب الذي هم
عليه فتقعد علے رواحلك فتلحق
بمكة فانهم لن يستحلوك وانت بها
واما ان تلحق بالشام فانهم اهل الشام
وفيهم معاوية فقال عثمان اما ان
اخرج واقاتل فلن اكون اول من خلف
رسول الله صلى الله عليه وسلم في امته بسفك الدماء

سو حضرت علی نے محمد کو بلا کر جو ماجرا عثمان کی بیوی نے ذکر کیا تہا اوسے
پوچھا محمد نے کہا وہ جہوٹ نہیں بولیں بیشک میں عثمان کے پاس گیا اور
اونہیں قتل کرنا چاہتا تہا سو اونہوں نے میرے باپکو مجھے یاد دلایا میں اوسی وقت
اونکے پاس سے کہڑا ہوگیا اور اللہ سے توبہ کی خدا کی قسم نہ میں نے
اونہیں قتل کیا اور نہ پکڑا عثمان رض کی بیوی نے کہا محمد سچ کہتا ہے مگر
وہ اُن دونوں شخصوں کے ہمراہ ضرور آیا تہا۔ ابن عساکر کنانہ
صفیہ کے غلام وغیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ عثمان رض کو مصریوں میں سے
ایک نیلی آنکھ سرخ رنگ والے شخص نے جسے حمار کہا جاتا تھا شہید کیا
احمد مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عثمان رض کے پاس اوس وقت
گئے جب لوگوں نے اونکا محاصرہ کر لیا تھا گئے اور کہا آپ سب لوگوں کے
امام ہیں اور جو مصیبتیں آپ پر اُتری ہیں اونہیں ملاحظہ فرما رہے
ہیں میں تین باتیں آپ پر پیش کرتا ہوں اون میں سے ایک کو
اختیار کر لیجئے یا تو آپ یہاں سے نکلئے اور اون سے مقاتلہ
کیجئے کیونکہ آپکے ساتھ بہت سے آدمی اور لڑائی کے اسباب ہیں
اور آپ حق پر اور وہ باطل پر ہیں دوسرے یہ کہ ہم آپکے لئے اوس
دروازہ کے علاوہ جسپر وہ موجود ہیں ایک اور دروازہ کہولدیں
آپ اپنی اونٹنی پر بیٹھکر مکہ چلے جاویں کیونکہ جبتک آپ مکہ میں رہینگے
وہ ہرگز آپ کے خون کو مباح نہ جانینگے تیسرے یہ بات کہ
آپ اہل شام میں ملجاویں کیونکہ وہ شامی ہیں اور اونمیں معاویہ
بھی ہیں عثمان رض نے فرمایا اگر میں یہاں سے نکلکر مقاتلہ کرتا
ہوں (تو مسلمانوں کے خون بکہریں گے) سو میں اون لوگوں
میں سے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اونکی
امت میں رہیں پہلا خونریزی کرنے والا ہرگز نہ بنونگا

وان اخرج الی مکۃ فانی سمعت رسول اللہ صلعم یُلحد رجل بمکۃ من قریش یکون علیہ نصف عذاب العالم فلن اکون انا واما ان الحق بالشام فلن افارق دار ھجرتی ومجاورۃ رسول اللہ صلعم رواہ احمد عن ابی ثور الفہمی قال دخلت علی عثمان وھو محصور فقال لقد اختبأت عند ربی عشرا انی لرابع اربعۃ فی الاسلام وانکحنی رسول اللہ صلعم ابنتہ ثم توفیت فانکحنی ابنتہ الاخری وما تغنیت ولا تمنیت ولا وضعت یمینی علی فرجی منذ بایعت بھا حبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا مرت بی جمعۃ منذ اسلمت الا وانا اعتق فیھا رقبۃ الا ان لا یکون عندی فاعتقھا بعد ذلک والعاشر ان عثمان علیہ السلام قد اشتری من رسول اللہ علیہ السلام الجنۃ مرتین مرۃ علی بیر رومۃ ومرۃ علی تجھیز جیش العسرۃ ولا زنیت فی جاھلیۃ ولا اسلام ولا سرقت فی جاھلیۃ ولا اسلام ولقد جمعت القران علی عھد رسول اللہ صلعم وکان قتل عثمان فی اوسط ایام التشریق

اور اگر یہاں سے نکلکر مکہ جاتا ہوں (تو بھی بن نہیں پڑتی) کیونکہ میں نے رسول خدا کو فرماتے سنا ہے کہ قریش میں سے ایک شخص مکہ کے حرم میں ستم کریگا اوسپر تمام جہان کی آدمیوں کا نصف عذاب ہوگا سو میں ایسا شخص ہرگز نہ ہونگا اور اگر شامیوں میں جاکر ملتا ہوں (تو بھی اچھی بات نہیں) کیونکہ میں اپنے دار ہجرت اور رسول خدا صلعم کے پڑوس سے کبھی جدا نہ ہونگا۔ ابن عساکر ابی ثور فہمی سے روایت کرتے ہیں کہ اونہوں نے کہا میں عثمان کے پاس اُسوقت گیا کہ وہ گھرے ہوئے تھے سو اونہوں نے فرمایا میں نے اپنے پروردگار کے پاس دس خصلتیں پوشیدہ رکھی ہیں (۱) یہ کہ میں اسلام میں چار میں کا چوتھا ہوں (۲) رسول اللہ صلعم نے اپنی بیٹی کا مجھسے نکاح کیا اور جب فوت ہوگئیں تو دوسری بیٹی مجھے بیاہ دی (۳) میں نے کبھی راگ کی خواہش نہ کی (۴) کبھی بُرائی کی آرزو نہ کی (۵) جب سے اپنے محبوب رسول خدا سے بیعت کی تو اپنا داہنا ہاتھ اپنی شرمگاہ پر کبھی نہ رکھا (۶) اسلام لانیکے زمانہ سے اسوقت تک کوئی ایسا جمعہ نگذرا کہ میں نے اوسمیں ایک بردہ آزاد نہ کیا ہو ہاں جب میرے پاس نہ ہوا تو اوسکے بعد اوسکی عوض آزاد کیا (۷) میں نے اسلام میں اور نہ جاہلیت میں کبھی زنا نہ کیا (۸) کسیکی کبھی چوری نکی نہ اسلام اور نہ جاہلیت میں (۹) میں نے رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں قرآن جمع کیا اور دسویں خصلت حضرت عثمان کی یہ ہے کہ اونہوں نے رسول خدا سے دو مرتبہ جنت خریدی ایک مرتبہ بیر رومہ پر اور دوسری مرتبہ لشکر تبوک کے سامان تیار کرنے پر حضرت عثمان کا قتل سنہ ۳۵ ایام تشریق کے اوسط میں ہوا۔

مر سنة خمس وثلاثين وقيل قتل يوم الجمعة لثمان عشر خلت من ذي الحجة ودفن ليلة السبت بين المغرب والعشاء في حش كوكب بالبقيع وهو اول من دفن به قيل كان قتله يوم الاربعاء وقيل يوم الاثنين وقيل قتل يوم الجمعة وكان له يوم قتل اثنان وثمانون سنة وقيل احدى وثمانون سنة وقيل اربع وثمانون وقيل ست او تسع وثمانون وقيل تسعون قال قتادة صلى عليه الزبير ودفنه وكان اوصى اليه عن يزيد بن ابي حبيب قال بلغني ان عامة الركب الذين ساروا الى عثمان عامتهم جنوا رواه ابن عساكر عن حذيفة قال اول الفتن قتل عثمان واخر الفتن خروج الدجال والذي نفسي بيده لا يموت رجل وفي قلبه مثقال حبة من حب قتل عثمان الا تبع الدجال ان ادركه وان لم يدركه امن به في قبره عن ابن عباس قال لو لم يطلب الناس بدم عثمان لرموا بالحجارة من السماء عن الحسن قال قتل عثمان وعلي

اور بعض کہتے ہیں کہ اٹھارہویں ذی الحجہ جمعہ کے دن آپ شہید ہوئے اور ہفتہ کی رات مغرب و عشا کے درمیان حش کوکب (مدینہ میں ایک موضع ہے) بقیع میں مدفون ہوئے اور سب سے پہلے بقیع میں آپ ہی دفن کیے گئے بعضے کہتے ہیں بدھ کے دن اور بعض پیر کے دن اور بعض جمعہ کے دن عثمان رضہ شہید ہوئے آپکا سن شریف شہادت کے دن پورا بیاسی سال کا تھا اور بعض کے نزدیک اکیاسی اور بعض کے نزدیک چوراسی اور بعض کے نزدیک چھیاسی اور نواسی اور نوے بھی ہیں قتادہ فرماتے ہیں کہ عثمان رض پر حضرت زبیر نے نماز پڑھی اور قبر میں اتارا کیونکہ اونہوں نے نماز اور دفن کی وصیت زبیر کو کی تھی ابن عساکر یزید بن حبیب سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے اطلاع ہوئی ہے کہ جو سوار عثمان رضہ کے قتل کے لیے گئے تھے اون میں سے اکثر دیوانے اور باؤلے ہو گئے حذیفہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلا فتنہ عثمان کا شہید ہونا تھا اور سب سے پچھلا فتنہ دجال کا نکلنا ہوگا۔ مجھے اوس ذات کی قسم جسکی دست قدرت میں میری جان ہے جس شخص کے دل میں عثمان رضہ کے قتل کی محبت رائی کے دانہ کی برابر بھی ہوگی وہ دجال کا تابع ہو کر مریگا اگر اپنی زندگی میں اوسے پائیگا ورنہ قبر میں دجال پر ایمان لائیگا ابن عباس فرماتے ہیں کہ اگر لوگ عثمان کے خون کا مطالبہ نکرتے تو اونپر آسمان سے پتھر برستے حسن کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضہ شہید ہوئے تو علی رضی اللہ عنہ

غائب فی ارض له فلما بلغه قال اللهم
انی لم ارض ولم امالئ رواه ابن
عساکر عن ابی خلدة الحنفی قال
سمعت علیا یقول ان بنی امیة یزعمون
انی قتلت عثمان لا والله الذی لا اله
الا هو ما قتلت ولم مالئت ولقد نهیت
فعصونی عن سمرة قال ان الاسلام
کان فی حصن حصین وانهم ثلموا فی
الاسلام بقتلهم عثمان ثلمة لاتسد
الی یوم القیمة وان اهل المدینة کانت
فیهم الخلافة فاخرجوها ولم تعد فیهم
عن محمد بن سیرین قال لم تفقد
الخیل البلق فی المغازی والجیوش
حتی قتل عثمان ولم یختلف فی الاهلة
حتی قتل عثمان ولم تر هذه الحمرة
التی فی افاق السماء حتی قتل الحسین
روی هذه الاحادیث ابن عساکر
عن محمد بن هلال قال
کان عبد الله بن سلام رض یدخل
علی محاصری عثمان فیقول
لا تقتلوه فوالله لا یقتله رجل
منکم الا لقی الله اجذم لا ید له وان
سیف الله لم یزل مغمودا وانکم

اپنی زمین پر گئے ہوئے تھے سو جب اونہیں یہ خبر پہونچی تو
فرمایا بار خدایا میں نہ اونکے قتل سے راضی تھا اور نہ
اوسکے موافق ہوا۔ ابن عساکر ابو خلدہ حنفی سے روایت
کرتے ہیں کہ میں نے علی رض کو فرماتے سنا کہ بنی امیہ گمان
کرتے ہیں کہ میں عثمان رض کے قتل کا باعث ہوا اوس
خدا کی قسم جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے نہ تو میں نے
عثمان کو قتل کیا اور نہ قتل کے موافق ہوا بلکہ لوگوں کو
منع کیا مگر اونھوں نے میرا کہنا نہ مانا سمرہ کہتے ہیں کہ
اسلام ایک مضبوط قلعہ میں تھا اور لوگوں نے عثمان کو قتل
کرکے اسلام میں ایک ایسا رخنہ پیدا کر دیا جو قیامت تک کبھی بند
نہ ہوگا اور مدینہ والوں میں خلافت تھی سو اونہوں نے اوسے
خود نکالدیا اور اب وہ اون میں کبھی دوبارہ نہ آئیگی۔
محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ عثمان رض کے قتل ہونے کے بعد
ابلق گھوڑے جہادوں میں اور لشکر گم ہو گئے اور اسیطرح
اونکے قتل کے بعد چاندوں میں اختلاف واقع ہوا اس سے
پہلے کبھی اختلاف نہوا تھا اور یہ سرخی (شفق) جو آسمان کے
کناروں میں دیکھی جاتی ہے حسین کے قتل کے پہلے نہ تھی اونکے
قتل کے بعد دیکھی گئی ان تینوں اثروں کو ابن عساکر نے نقل کیا
ہے عبد الرزاق اپنی مصنف میں محمد بن ہلال سے روایت کرتے ہیں
کہ عبد اللہ بن سلام محمد بن ابوبکر اور عثمان کو گھیرا ڈالنے والوں کے
پاس آکر فرمانے لگے کہ اے لوگو تم عثمان کو قتل نکرنا خدا کی قسم جو شخص
تم میں سے اونکو قتل کریگا وہ اللہ کے پاس مجذوم ہو کر جائیگا یعنے وہ
ہاتھ نہ رکھتا ہوگا بلاشبہہ اللہ کی تلوار ہمیشہ میان میں رہی ہے اور خدا کی قسم

البشر بجنبان قوات الوان۔ دوسرے کونے سے یہ آواز آئی یا عثمان البشر بنعیم عرفان تیسرے کونے سے یہ آواز آئی

والله لئن قتلتموه ليسلمنه الله ثم
لا يغمده عنكم ابدا وما قتل نبي قط
الا قتل به سبعون الفا ولا خليفة
الا قتل به خمسة وثلثون الفا قبل
ان يجتمعوا رواه عبد الرزاق في مصنفه
عن عبد الرحمن بن مهدي قال
خصلتان لعثمان ليستا لابي بكر ولا لعمر
صبره على نفسه حتى قتل وجمع الناس
على المصحف رواه ابن عساكر عن
الشعبي قال ما سمعت مراثي عثمان
احسن من قول كعب بن مالك حيث
قال فكف يديه ثم اغلق بابه
وايقن ان الله ليس بغافل وقال لاهل
الدار لا تقتلوهم عفا الله عن كل
امرء لم يقاتل فكيف رايت الله صب
عليهم العداوة والبغضاء بعد التواصل
وكيف رايت الخير ادبر بعده عن الناس
ادبار الرياح الجوافل رواه الحاكم
فصل اخرج ابن سعد عن موسى
بن طلحة قال رايت عثمان يخرج يوم
الجمعة عليه ثوبان اصفران فيجلس
على المنبر فيؤذن المؤذن وهو يتحدث
يسأل الناس من اسعارهم وعن

اگر تم لوگ اوسے قتل کروگے تو اللہ تعالی اپنی تلوار کو ایسا
میان سے کھینچیگا کہ پھر اوسے غلاف میں جانا نصیب نہ ہوگا اور
(یہ بھی یاد رکھو) کہ پہلے زمانہ میں جو نبی قتل کیا گیا اوسکے
فدیہ میں ستر ہزار آدمی قتل کیے گئے اور جب کسی خلیفہ کو لوگوں
نے قتل کیا تو اوسکی عوض پینتیس ہزار آدمی قتل کیے گئے
اس سے پہلے کہ آپس میں جمع ہوجاویں ابن عساکر عبد الرحمن
بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ عثمان میں دو ایسی خصلتیں
ہتیں جو حضرت ابوبکر و عمر میں نہ ہتیں ایک تو اون کا اپنے
نفس پر صبر کرنا یہانتک کہ شہید ہوگئے دوسرے سب لوگوں کو
ایک مصحف پر جمع کرنا حاکم شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ
میں نے عثمان کے مرثیوں میں سے کعب بن مالک کے مرثیہ سے اچھا زیادہ
کوئی مرثیہ نہیں سنا چنانچہ وہ کہتا ہے سو اوسنے (عثمان نے)
اپنے دونوں ہاتھ بند کرلئے اور اپنے گھر کا دروازہ بند کرلیا اور
بات کا یقین کرلیا کہ اللہ خبردار ہے اور اوسنے گھر والوں (یعنی
مددگاروں) سے کہا تم اے لوگو نہ لڑو جو شخص مقاتلہ نکرے خدا
اوسے معاف کرے سوائے دیکھنے والے تونے دیکھا کہ اللہ تعالی
نے ملنے اور آپسمیں محبت کے بعد اون میں کیونکر عداوت اور دشمنی
ڈالدی اور تونے دیکھا کہ اوسکے (عثمان) بعد بھلائی لوگوں
سے کیونکر منہ پھیر اینکی اونسے ایسی جاتی رہی جیسے تیز چلنے والی
فصل ابن سعد موسی بن طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عثمان
کو دیکھا کہ آپ جمعہ کے دن دو زرد کپڑے پہنے ہوئے تشریف لائے
اور منبر پر بیٹھ گئے موذن تو اذان دیتا تھا اور آپ باتیں کرتے
تھے لوگوں سے اونکے نرخ کے باب میں اور اونکی خبروں

اخبارهم وعن مرضاهم واخرج
عبدالله عن ابی اروی قال کان
عثمان یلی وضوء اللیل بنفسه فقیل
له لو امرت بعض الخدم فکفوك فقال لا اللیل
لهم یستریحون عن عمرو بن عثمان قال
کان نقش خاتم عثمان امنت بالذی
خلق فسوی رواه ابن عساکر عن عائشة
ان رسول الله صلعم قال ان عثمان رجل
حیی وانی خشیت ان اذنت له وانا علی
تلك الحالة ان لا یبلغ الی فی حاجته
عنها ان رسول الله صلعم قال الا استحیی
من رجل تستحیی منه الملائکة رواهما
احمد ومسلم عن ابن عمر ان رسول
الله صلعم قال عثمان احیی امتی واکرمها
رواه ابو نعیم عن ابی امامة ان
رسول الله صلعم قال ان اشد هذه
الامة بعد الانبیاء حیاء عثمان بن عفان
رواه ابو نعیم عن ام عیاش ان رسول
الله صلعم قال ما زوجت عثمان ام کلثوم
الا بوحی من الله رواه الطبرانی عن
ابی هریرة ان رسول الله صلعم قال لعثمان
یا عثمان هذا جبرئیل یخبرنی ان الله
قد زوجك ام کلثوم بمثل صداق رقیة

اور انکے مریضوں کے احوال سے سوال کرتے عبداللہ
بن اروی کہتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ رات کو
خود اوٹھکر پانی لاتے اور وضو کرتے لوگوں نے کہا
اگر آپ اپنے خادموں کو حکم کریں تو وہ اس محنت کو آپکے
کفایت کریں فرمایا نہیں رات اونکے لئے اسواسطے ہے کہ
اوسمیں آرام لیں عمرو بن عثمان بن عفان کہتے ہیں کہ
حضرت عثمان کی انگوٹھی کا نقش آمنت بالذی
خلق فسوی تہا یعنی اوس پر ایمان لایا جسنے پیدا کیا پہر ٹہیک کیا
حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا
کہ بیشک عثمان ایک شرم والا آدمی ہے میں خوف کرتا ہوں
کہ اگر میں انہیں اپنی اس حالت میں آنیکی اجازت دیتا
تو مجہ تک اپنی حاجت کو نہ پہونچ سکتے حضرت عائشہ ہی سے
روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میں اوس شخص سے
حیا نکروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں ان دونوں روایتوں کو
احمد اور مسلم نے نقل کیا ہے ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے
فرمایا کہ عثمان میری امت میں سب سے شرم والا اور بزرگ زادہ ہے
ابو نعیم حضرت ابو امامہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا انبیا
کے بعد اس امت میں سب سے زیادہ حیا میں عثمان بن عفان ہیں
طبرانی ام عیاش سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا میں نے
ام کلثوم کا عثمان سے نکاح نہیں کیا مگر اللہ تعالی کی وحی سے
ابن ماجہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے
عثمان سے فرمایا اے عثمان یہ جبرئیل مجھے خبر دے رہے ہیں
کہ میں تم سے ام کلثوم کا نکاح بعوض رقیہ کے مہر کے

وعلی مثل صحیفتہا رواہ ابن ماجۃ
عن جابر ان النبی صلعم قال عثمان
بن عفان ولی فی الدنیا وولی فی
الآخرۃ رواہ ابو یعلی عن ابی هریرۃ
ان رسول اللہ صلعم قال لکل نبی خلیل
فی امتہ وان خلیلی عثمان بن عفان
رواہ ابن عساکر عن طلحۃ ان النبی
صلعم قال لکل نبی رفیق ورفیقی فیہا عثمان
رواہ الترمذی وابن ماجۃ عن
ابی هریرۃ عن ابن عباس قال
رسول اللہ صلعم لیدخلن بشفاعۃ
عثمان سبعون الفا کلہم قد استوجبوا
النار الجنۃ بغیر حساب رواہ ابن
عساکر عن ام المومنین عائشۃ
قالت قال رسول اللہ صلعم ادعوا لی
بعض اصحابی قلت ابا بکر قال لا قلت
عمر قال لا قلت ابن عمک قال لا قلت
عثمان قال نعم فلما جاء قال تنحی فجعل
یساررہ ولون عثمان یتغیر فلما کان
یوم الدار وحصر فیہا قال یا امیر المومنین
الا تقاتل قال لا ان رسول اللہ صلعم
عہد الی عہدا وانی صابر نفسی
علیہ رواہ احمد

اور اوس کی جیسی صحبت وملاپ پر تم سے کروں ابو یعلی
جابر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا عثمان بن عفان
دین ودنیا میں میرے دوست اور ولی ہیں ابن عساکر
ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا
ہر نبی کے لئے اوسکی امت میں ایک خاص دوست ہوتا ہے
اور میرا دوست عثمان بن عفان ہے۔ ترمذی میں
طلحہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہر نبی کا ایک
رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق جنت میں عثمان ہے۔
ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول
خدا نے فرمایا عثمان کی شفاعت کی وجہ سے ایسے
ستر ہزار آدمی جنپر دوزخ واجب ہوگئی ہوگی جنت
میں بلا حساب داخل ہونگے امام احمد ام المومنین
حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھسے رسول خدا
نے فرمایا میرے واسطے کسی میرے یار کو بلا لو میں نے عرض
کیا ابو بکر رض کو فرمایا نہیں پھر میں نے کہا عمر رض کو فرمایا نہیں
پھر میں نے کہا حضرت علی کو فرمایا نہیں میں نے عرض کیا
عثمان رض کو بلاؤں فرمایا ہاں پھر جب عثمان آئے
تو آپ اون سے ایک کونے میں ہوکر سرگوشی
کرنے لگے اور عثمان رض کا رنگ دگرگوں ہورہا
تھا سو جب دار کا دن ہوا اور عثمان محصور ہوگئے تو
لوگوں نے عرض کیا کیا ہم آپکی طرف سے نہ لڑیں فرمایا
ہرگز نہیں کیونکہ رسول خدا نے مجھسے ایک عہد لیا ہے اور
میں اپنے نفس کو اوسپر روکے ہوئے ہوں

عن

انس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ارحم امتی بامتی ابوبکر واشدهم فی امر الله عمر واصدقهم حیاءً عثمٰن بن عفان وافرضهم زید بن ثابت واعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبل واقرأهم ابی بن کعب ولکل امة امین وامین هذه الامة ابو عبیدة بن الجراح رواه احمد والترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح وروی عن معمر عن قتادة مرسلا وفیه واقضاهم علیّ رضی الله عنه

فصل فی مناقب

هؤلاء الثلاثة رضی الله عنهم

عن انس بن مالکؓ ان النبی صلی الله علیه وسلم صعد احدًا وابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ فرجف بهم فضربه برجله فقال اثبت احد فانما علیک نبی وصدّیق وشهیدان رواه البخاری وابو داود ونحوه عن عبد الله بن قیس ابی موسی الاشعریؓ رضی الله عنه انه توضأ فی بیته ثم خرج فقلت لالزمن رسول الله صلی الله

ترمذی میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنیوالی ابوبکر ہیں یعنے نرم دل اور اللہ کے کام بجالانے میں سب سے سخت زیادہ عمر ہیں اور سب سے سچے زائد عثمان بن عفان ہیں اور حلال وحرام میں سب سے زائد واقف معاذ بن جبل ہیں اور فرائض کے علم میں سب سے زائد زید بن ثابت اور قرأت میں سب سے زائد عالم ابی بن کعب ہیں اور ہر امت میں ایک امین ہوا ہے اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایک روایت میں معمر قتادہ سے روایت کرتے ہیں اس میں یہ لفظ ہیں کہ سب سے زائد قضا میں علی ہیں۔

فصل ان تینوں حضرات کی فضائل میں

بخاری اور ابو داؤد میں حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کوہ اُحد (مکہ کا مشہور پہاڑ ہے) پر چڑھے پس پہاڑ ہلا (آنحضرت کی تشریف آوری کی خوشی کی وجہ سے) حضرت نے پانو سے ٹھکرا کر فرمایا کہ اے احد ٹھہر ارے تجھپر نبی اور صدیق (ابوبکر) اور دو شہید (عمر وعثمان) ہیں بخاری اور مسلم میں حضرت ابوموسی اشعری سے روایت ہے کہ وہ وضو کرکے اپنے گھر سے نکلے (پھر ابوموسے کہتے ہیں) میں نے اپنے دل میں کہا کہ رسول خدا صلعم کو ہوشیار ہونگا

علیہ وسلم ولاکونن معہ یومی
ھذا قال فجاء المسجد فسأل عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا خرج
و وجّہ ھٰھنا فخرجت علی اثرہ
أسأل عنہ حتی دخل بیر اریس
فجلست عند الباب وبابھا من
جرید حتی قضی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ حاجتہ فتوضأ فقمت الیہ
فاذا ھو جالس علی بیر اریس و
توسط قفھا وکشف عن ساقیہ ودلاھما
فی البیر فسلمت علیہ ثم انصرفت
فجلست عند الباب فقلت لاکونن
بوّابا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
الیوم فجاء ابو بکر فدفع الباب فقلت
من ھذا قال ابو بکر فقلت علی رسلک
ثم ذھبت فقلت یا رسول اللہ ھذا
ابو بکر یستاذن فقال ائذن لہ وبشرہ
بالجنۃ فاقبلت حتی قلت لابی بکر ادخل و
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبشرک
بالجنۃ فدخل ابو بکر فجلس عن یمین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ
فی القف ودلّی رجلیہ بالبیر کما صنع
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکشف

اور آج ساری دن اونکی ساتہ ہی ساتہ رہوں گا۔ پس
ابو موسی مسجد میں آکر رسول خدا صلعم کو پوچھنے لگے
لوگوں نے کہا کہ وہ ابھی مسجد سے نکلکر ادہر تشریف لیگئے
ہیں (ابو موسی کہتے ہیں) میں آپکو پوچھتا ہوا آپکے پیچھے پیچھے
اور قدم بقدم چلا یہانتک کہ آپ بیر اریس (مدینہ کا مشہور باغ)
میں تشریف لائے اور میں باغکے دروازہ پر جو کہجور کی
ٹہنیوں وغیرہ سے بنا ہوا تہا بیٹھ گیا جب رسول خدا صلعم
قضاء حاجت کرکے وضو کرچکے تو میں آپکے پاس گیا اور دیکھا
سو آپ کنوئیں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اوسکی منڈیر کو بیچ میں
لیکر دونوں پنڈلیاں کہول کر دونوں پیر کنوئیں
میں لٹکائے بیٹھے رہے میں آپکو سلام کرکے چلا آیا اور
وہیں باغکے دروازہ پر آبیٹھا اور اپنے جی میں کہنے لگا
کہ آج رسول خدا صلعم کی دربانی کرونگا اتنے میں ایک شخص
آیا (جسے میں نہ پہچانتا تہا) اور دروازہ کو کہٹکہٹایا میں نے کہا
کون ہے کہا ابو بکر میں نے کہا ذرا یہیں ٹھہرے رہو پھر میں رسول اللہ
کے پاس آکر عرض کرنے لگا کہ ای رسول خدا ابو بکر
اندر آنیکی اجازت چاہتے ہیں فرمایا اونہیں آنے دو اور
جنت عالیہ کی خوشخبری دیدو میں آیا اور ابو بکر رض سے
کہا آئیے رسول خدا صلعم آپکو بہشت کی خوشخبری
دیتے ہیں پس ابو بکر آئے اور رسول خدا صلعم کی
داہنی طرف کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے اور جسطرح
رسول خدا صلعم نے کیا تہا اونہوں نے بہی کنوئیں
میں پیر لٹکائے اور پنڈلیوں کو کھول دیا۔

عن ساقيه ثم رجعت وجلست
وقد تركت اخي يتوضأ ويلحقني
فقلت إن يرد الله بفلان يريد
اخاه خيرًا يأت به فاذا انسان
يحرك الباب فقلت من هذا قال
عمر بن الخطاب فقلت على رسلك
ثم جئت الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فسلمت عليه فقلت
هذا عمر بن الخطاب يستاذن فقال
ائذن له وبشره بالجنة فجئت فقلت
ادخل وبشرك رسول الله صلى الله
عليه وسلم بالجنة فدخل وجلس
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
في القف عن يساره ودلى رجليه
في البير ثم رجعت فجلست وقلت
إن يرد الله بفلان خيرًا يأت به
فجاء انسان يحرك الباب فقلت
من هذا قال عثمان بن عفان فقلت
على رسلك وجئت الى النبي صلى
الله عليه وسلم فاخبرته فقال
ائذن له وبشره بالجنة على بلوى
تصيبه فجئت فقلت ادخل وبشرك
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة

(ابو موسی کہتے ہیں) پھر میں واپس آکر وہیں اپنی جگہ بیٹھ گیا اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتا چھوڑ آیا تھا سو میں اپنے دل میں کہتا تھا اگر اللہ فلانے کے ساتھ یعنے میرے بھائی کو بھلائی پہونچانا چاہیگا تو اوسے بھی یہاں لے آئیگا۔ اتنے میں ایک شخص نے دروازہ کی کنڈی ہلائی میں نے کہا کون کہا عمر بن الخطاب میں نے کہا ذرا یہیں ٹھہرے رہیئے پھر میں نے رسول خدا صلعم کے پاس آکر سلام کیا اور کہا عمر بن الخطاب اندر آنیکی اجازت مانگتے ہیں فرمایا اونہیں آنے دو اور جنت کی بشارت دیدو سو میں نے آکر کہا آیئے۔ تشریف لائیے رسول خدا صلعم آپکو جنت کی بشارت دیتے ہیں سو عمر رض آئے اور رسول اللہ صلعم کے پاس بائیں طرف منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنے پیروں کو کنوئیں میں لٹکا دیا پھر میں وہاں سے آکر دروازہ پر بیٹھ گیا اور اپنے دل میں کہنے لگا اگر اللہ فلاں شخص کے ساتھ بھلائی کرنا چاہیگا تو اوسے یہاں لے آئے گا اتنے میں ایک اور شخص نے آکر دروازہ ہلایا میں نے کہا کون کہا عثمان بن عفان میں نے کہا یہیں ٹھہرے رہیئے اور میں نے رسول خدا صلعم کے پاس آکر عثمان رض کے آنیکی خبر دی فرمایا اونہیں آنے دے اور جنت کی خوشخبری اوس ایک بڑی مصیبت پر دے جو اونہیں پہنچیگی پھر میں آکر کہنے لگا کہ آیئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی بشارت اوس بلائے عظیم پر جو آپ کو پہونچے گی دیتے ہیں۔

۳۰۱

علی بلوی تصیبہ فدخل فوجد
الصُّفَّۃ قد ملئ فجلس وجاهه من
الشق الآخر قال شریک قال سعید
المسیب فاولتها قبورهم وفی روایۃ
فحمد اللہ ثم قال اللہ المستعان
رواہ البخاری ومسلم عن زید بن
ثابت رضی اللہ عنہ قال ارسل الیّ
ابو بکر مقتل اهل الیمامۃ فاذا عمر بن
الخطاب عندہ قال ابو بکر ان عمر اتانی
فقال ان القتل قد استحر یوم
الیمامۃ بقراء القرآن وانی اخشی
ان استحر القتل بالقراء بالمواطن
فیذهب کثیر من القرآن وانی اری
ان تامر بجمع القرآن قلت لعمر
کیف تفعل شیئا لم یفعله رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم فقال عمر هذا
واللہ خیر فلم یزل عمر یراجعنی حتی
شرح اللہ صدری لذلک ورأیت فی
ذلک الذی رأی عمر قال زید قال
ابو بکر انک رجل شاب عاقل لا
نتهمک وقد کنت تکتب الوحی لرسول
اللہ صلعم فتتبع القرآن فاجمعه
فواللہ لو کلفونی نقل جبل من الجبال

پس عثمان رض آئے اور صفّہ کو بھرا ہوا پایا سو آپ اوسکے مقابل
میں دوسری طرف بیٹھ گئے شریک (راوی) کہتا ہے
کہ سعید بن مسیب نے کہا میں نے اسکی تاویل اور تفسیر اونکی قبریں سمجھا
ہو اور ایک روایت میں یوں ہی آیا ہے کہ عثمان رض نے
رسول خدا کے اس فرمانے پر خدا کا شکر کیا اور فرمایا اللہ سے مدد
طلب کیجاتی ہے کہ اس بلا کی تلخی اور مصیبتوں پر صبر عنایت
فرماوے امام بخاری زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ابو بکر رض نے کسی شخص کو اہل یمامہ
(معروف شہر ہے) کے ایام قتل میں میرے پاس بھیجا جب میں گیا تو
اونکے پاس عمر بن الخطاب بیٹھے تھے ابو بکر رض نے مجھسے فرمایا کہ
عمر رض میرے پاس آکر کہنے لگے کہ یمامہ کے دن قاریان قرآن کے
قتل کا بازار بہت گرم ہوا یعنی اوس لڑائی میں بہت سے قاری
شہید ہوگئے اور مجھے خوف ہے کہ اگر اور مواضع میں قاری لوگ
بکثرت قتل ہونگے تو قرآن کا ایک بہت بڑا حصہ جاتا رہے گا
میں اسمیں مصلحت دیکھتا ہوں کہ آپ قرآن کے جمع کرنیکا حکم فرماویں میں
نے عمر سے کہا تم وہ چیز کیوں کرتے ہو جو رسول خدا نے نہیں کی عمر
نے جواب دیا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے سو ہمیشہ عمر اسباب میں مجھسے
کلام کرتے رہے یہانتک کہ اللہ نے قرآن کے جمع پر میرا سینہ کھولدیا اور مجھے
بھی اسمیں وہی مصلحت معلوم ہوتی ہے جو حضرت عمر کو سوجھی تھی
زید بن ثابت کہتے ہیں کہ اس تقریر کے بعد ابو بکر رض نے فرمایا کہ تم جوان اور
سمجھدار آدمی ہو ہم تمہیں جھوٹ کی تہمت نہیں لگا سکتے اور
رسول خدا کا کاتب وحی تھا تو قرآن کو تلاش کر کے اکٹھا کر
زید کہتے ہیں خدا کی قسم اگر وہ مجھے پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ کی

ما كان اثقل علىّ مما امرنى من جمع
القرآن قال قلتُ كيف تفعلون شيئًا
لم يفعله رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال هو والله خير فلم يزل
ابو بكرٍ يُراجعُنى حتى شرح الله صدرى
للذى شرح له صدر ابى بكرٍ وعمر
فتتبّعتُ القرآن اجمعه من العسب
واللخاف وصدور الرّجال حتى وجدت
آخر سورة التوبة مع ابى خُزيمة
الانصارى لم اجدها مع احدٍ
غيره لقد جاءكم رسولٌ من انفسكم
حتى خاتمة برآءة فكانت الصُّحُفُ
عند ابى بكرٍ حتى توفاه الله ثمّ عند
عمر حيوته ثم عند حفصة بنت عمر
رواه البخارى عن عبد الله بن
عمر رضى الله عنهما قال اتخذ رسول
الله صلے الله عليه وسلم خاتمًا من
ورِقٍ فكان فى يده ثم كان فى يد
ابى بكرٍ وعمر رض ثم كان فى يد
عثمان حتى وقع فى بئرِ اريس نقشه
محمد رسول الله صلے الله عليه وسلم
فضيلة ابى بكرٍ الصديق بعد
النبى صلے الله عليه وسلم ثم عمر

ثقل کی تکلیف دیتے تو وہ سہل تر ہے جو مجھے اونہوں نے
حکم کیا یعنے قرآن کے جمع کرنیکا مجہپر بہاری نہ ہوتا (زید
کہتے ہیں) مینے کہا تم لوگ وہ چیز کیوں کرتے ہو جو رسول
خدا نے نہیں کی حضرت صدیق نے فرمایا خدا کی قسم
یہ بہتر ہے پس ابو بکر رض ہمیشہ مجہہ سے گفتگو کرتے رہے
یہاں تک کہ جس چیز کی طرف ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما
کا سینہ اللہ نے کہولا تہا اوسی چیز کی طرف اللہ نے میرا
سینہ کہولا پس مینے قرآن کو ڈہونڈا حال یہ کہ میں
اوسے جمع کرتا تہا کہجور کی شاخوں اور پتہروں اور
حافظوں کے سینہ سے حتے کہ سورہ توبہ کی آخر آیت
مینے خزیمہ انصاری کے پاس پائی جو اونکے
سوا اور کسی کے پاس نہ پائی تہیں اور وہ لقد جاءکم
رسول من انفسکم سے آخر سورۂ برات تک تہی سو وہ
لکہی ہوئی صحیفے حضرت ابو بکر کے پاس رہے یہانتک
کہ اللہ تعالی نے اونہیں وفات دی پہر حضرت عمر کے
پاس اونکی حیات تک رہے پہر حضرت حفصہ عمر رض کی صاحبزادی
کے پاس رہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنائی
تہی اور وہ آپکے ہاتہ میں رہتی تہی پہر ابو بکر و عمر رضی اللہ
عنہما کے ہاتہ میں رہی پہر حضرت عثمان کے ہاتہ آئی
یہانتک کہ اونکے ہاتہ سے بیر اریس میں گر پڑی اوسکا نقش محمد رسول
صلے اللہ علیہ وسلم تہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے بعد بزرگی حضرت ابو بکر رض کو ثابت ہے پہر عمر

ثم عثمان ثم علی علیهم الصلوٰة والسلام عن عبد الله بن عمر رضی الله عنه قال کنا فی زمن النبی صلی الله علیه لا نعدل بابی بکر احدًا ثم عمر ثم عثمٰن ثم نترك اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم لا نفاضل بینهم رواه البخاری ومسلم وابوداود عن سالم بن عبد الله بن عمر قال کنا نقول ورسول الله صلعم بعد حیی افضل امة النبی ص ابوبکر ثم عمر ثم عثمان رواه ابوداود عن عبد خیر عن علی قال الا اخبرکم بخیر هذه الامة بعد نبینا صلی الله علیه وسلم ابوبکر ثم خیرها بعد ابی بکر عمر ثم یجعل الله الخیر حیث احب رواه احمد عن محمد بن الحنفیة ابن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی الله علیه وسلم قال ابوبکر قلت ثم من قال عمر وخشیت ان یقول عثمان قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمین رواه البخاری ومثله ابوداود عن

پھر عثمان پھر علی علیہم الصلوٰة والسلام کو ثابت ہے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول خدا کی زمانہ میں ابوبکر رض کی برابر کسیکو نہ سمجھتے تھے پھر عمر پھر عثمان کے برابر کسیکو نکرتے تھے پھر ہم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیتے اور اون میں ایک کو دوسرے پر بزرگی نہ دیتے تھے اسی بخاری اور مسلم اور ابوداود نے روایت کیا ہے ابوداود میں سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے اور ہم کہا کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے افضل امت ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان رضی اللہ عنہم امام احمد عبد خیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کیا میں تم کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین اس امت سے خبر نہ دوں وہ ابوبکر رض ہیں پھر ابوبکر رض کے بعد بہترین اس امت کے عمر ہیں پھر رکھیگا اللہ بھلائی کو جہاں دوست رکھے بخاری اور ابوداود میں محمد بن الحنفیہ حضرت علی کی فرزند سے روایت ہے کہ بیٹے اپنے باپ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں میں کون شخص بہتر ہے فرمایا ابوبکر رض بیٹے کہا پھر کون فرمایا عمر اس کے بعد مجھے خوف ہوا کہ مبادا آپ عثمان رض کا نام لے دیں بیٹے کہا عمر کے بعد پھر آپ ہیں فرمایا نہیں میں تو مسلمانوں میں سے ایک مسلمان آدمی ہوں

عبد الله بن عمر رض قال کنا نخیر بین الناس فی زمن رسول الله صلی الله علیہ وسلم فنخیر ابابکر ثم عمر ثم عثمان فیسمع النبی صلعم ذالک ولا ینکرہ رواہ الطبرانی عن عبد الله عمر بن العاص رضی الله عنہ قال کان رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقبل بوجھہ وحدیثہ علی اشر القوم یتالفھم بذلک فکان یقبل بوجھہ وحدیثہ علی حتی ظننت انی خیر القوم فقلت یا رسول الله انا خیر ام ابو بکر قال ابو بکر فقلت انا یا رسول الله خیر ام عمر فقال عمر فقلت یا رسول الله انا خیر ام عثمٰن فقال رسول الله عثمان فلما سألت رسول الله صلی الله علیہ وسلم فصدقنی فلوددت انی لم اکن سألت رواہ الترمذی عن عبد الله بن عمر قال کنا نخیر بین الناس فی زمان رسول صلی الله علیہ وسلم فنخیر ابا بکر ثم عمر ثم عثمان بن عفان رواہ البخاری

طبرانی میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ہم نبی صلعم کے زمانہ میں سب لوگوں میں سے ابوبکر کو اختیار کرتے تھے پھر عمر پھر عثمان کو نبی صلعم اسے سنتے اور انکار نہ کرتے ترمذی میں ابو عبد اللہ عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم بدترین قوم پر اپنی بات کرنا متوجہ ہوتے تھے (یعنے ایسے ساتھ خوش کلامی سے پیش آتے تھے) تاکہ اس کلام کی وجہ سے الفت پکڑیں سو مجہہ پر اکثر توجہ فرمایا کرتے تھے اس سے میں نے گمان کیا کہ ساری قوم میں میں ہی بہتر اور افضل ہوں سو میں نے عرض کیا اے رسول خدا میں بہتر ہوں یا ابوبکر فرمایا ابوبکر۔ پھر میں نے کہا میں بہتر ہوں یا عمر فرمایا عمر پھر میں نے کہا اے رسول خدا میں بہتر ہوں یا عثمان آپنے فرمایا عثمان سو جب میں نے رسول خدا سے پوچھا آپنے میرے سوال کا جواب بدون رعایت فرمایا سو میں دوست رکھتا تھا کہ کاش اسکا میں نے آپ سے سوال ہی نکیا ہوتا۔ بخاری میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا کے زمانہ میں ہم لوگوں میں سے ابوبکر کو اختیار کرتے تھے پھر عمر پھر عثمان رضی اللہ عنہم کو

مناقب امیر المومنین امام المتقین ابو الحسن علی بن ابی طالب المرتضی علیہ الصلوٰۃ والسلام

امیر المومنین امام المتقین ابو الحسن علی بن ابی طالب مرتضی علیہ الصلوۃ والسلام کے فضائل

عن سعد بن

بخاری مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے

ابی وقاص قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم لعلی انت منی بمنزلة
هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی
رواه البخاری ومسلم عن سعد بن
ابی وقاص رض قال خلف رسول الله
صلی الله علیه وسلم علیاً کرم الله
وجهه فی غزاة تبوک فقال یا رسول
الله تخلفنی فی النساء والصبیان فقال
الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون
من موسی غیر انه لا نبی بعدی رواه
احمد عن زر بن حبیش قال قال علی
رضی الله عنه والذی فلق الحبة وبرأ
النسمة انه لعهد النبی الامی صلی الله
علیه وسلم الی ان لا یحبنی الا مومن ولا
یبغضنی الا منافق رواه مسلم عن
سهل بن سعد الساعدی ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال یوم خیبر
لاعطین هذه الرایة غداً رجلاً
یفتح الله علی یدیه یحب الله ورسوله
ویحبه الله ورسوله فلما اصبح الناس غدوا
علی رسول الله صلی الله علیه وسلم
کلهم یرجون ان یعطاها فقال این
علی بن ابی طالب فقالوا هو یا رسول

روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی رض
سے فرمایا جیسے ہارون کو موسی کے ساتھ خصوصیت تھی
اوسی مرتبہ ہیں تم میرے ساتھ ہو فرق اتنا ہے کہ میرے
بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ امام احمد سعد بن ابی وقاص سے
روایت کرتے ہیں کہ جنگ تبوک میں رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے پیچھے چھوڑا اونہوں نے
کہا اے رسول خدا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے
جاتے ہیں فرمایا کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ ہارون
کو موسی سے قرب تھا اوس مرتبہ ہیں تم میرے ساتھ ہو مگر اتنی
بات ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں مسلم میں زر بن حبیش سے روایت
ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اوس ذات کی قسم جسنے دانہ
کو پھاڑ کر اوگایا اور جس نے ذی روح کو پیدا کیا نبی امی
صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسبات کی وصیت کی اور حکم فرمایا کہ مجھے مومن
سوا اور کوئی دوست نہ رکھیگا اور منافق کے علاوہ کوئی دشمنی نہ رکھیگا
بخاری مسلم میں سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا کل یہ جھنڈا
(جو سرداری کی علامت ہے) ایک ایسے شخص کو دونگا جسکے ہاتھ
سے اللہ تعالے قلعہ خیبر کو فتح کریگا وہ خدا اور رسول خدا کو دوست رکھیگا
اور اوسکو خدا اور رسول دوست رکھینگے سو جب لوگوں نے صبح کی تو
سب کے سب صحابہ علی الصباح رسول خدا صلعم کے پاس آئے
اور سب اوس جھنڈے ملنے کی امید رکھتے تھے سو رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علی بن ابی طالب کہاں
[illegible] ہے رسول خدا اونکی

الله يشتكى عينيه قال فارسلوا اليه
فأتى به فبصق رسول الله صلى الله عليه
وسلم فى عينيه فبراء كان لم يكن به
وجع فاعطاه الراية فقال على يا رسول
الله أقاتلهم حتى يكونوا مثلنا فقال
انفذ على رسلك حتى تنزل بساحتهم
ثم ادعهم الى الاسلام واخبرهم
بما يجب عليهم من حق الله فوالله لان
يهدى الله بك رجلا واحدا خير لك
من ان يكون لك حمر النعم رواه البخارى
ومسلم عن عمران بن حصين رضى
الله عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم
قال ان عليا منى وانا منه وهو ولى
كل مومن رواه الترمذى عن زيد بن
ارقم ان النبى صلى الله عليه وسلم
قال من كنت مولاه فعلى مولاه رواه
احمد والترمذى عن حبشى بن
جنادة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم على منى وانا من على ولا
يؤدى عنى الا انا او على رواه الترمذى
ورواه احمد عن ابى جنادة عن
عبد الله بن عمر رض قال آخى
رسول الله صلى الله عليه وسلم

آنکھیں دکھتی ہیں فرمایا اچھا اونہیں بلانے کے لئے
کسیکو بھیجو پس جب لوگ علی کو لائے تو رسول خدا نے
اپنا لعاب دہن اونکی دونوں آنکھوں میں ڈالدیا علی
خاصے بھلے چنگے ہوگئے گویا اونکی آنکھوں میں کبھی درد
ہی نہ تھا پھر آپ نے اونہیں جھنڈا دے دیا حضرت
علی رض نے فرمایا اے رسول خدا میں اون سے یہانتک لڑوں
کہ وہ ہم جیسے ہو جاویں (مسلمان) فرمایا تم اون پر
آہستگی اور نرمی کے ساتھ گذرو یہاں تک کہ جب
اونکی زمین میں اترو تو پہلے اونہیں اسلام کی
دعوت کرو اور جو حقوق الٰہی اونپر واجب ہیں اوکی
خبر دو خدا کی قسم اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ ایک
شخصکو بھی ہدایت نصیب کرے تو وہ تمہارے لئے سرخ
اونٹوں سے بہتر ہے ترمذی میں عمران بن حصین سے
روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھسے
ہیں اور میں علی سے۔ اور علی تمام مومنوں کے دوست
و مددگار ہیں احمد اور ترمذی زید بن ارقم سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جس کا میں دوست
ہوں اوسکا علی دوست ہے۔ ترمذی اور امام احمد
حبشی بن جنادہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا
نے فرمایا علی مجھسے ہیں اور میں علی سے کوئی میری
طرف سے (نبذ عہد) ادا نکرے مگر میں یا علی ترمذی میں
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نے اپنے یاروں میں ایک کا دوسرے سے بھائی چارہ کرایا

بین اصحابه فجاء علی تدمع عیناه فقال اخیت بین اصحابك ولم تواخ بینی وبین احد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انت اخی فی الدنیا والاخرة رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب عن انس بن مالك رضی الله عنه قال كان عند النبی صلی الله علیه وسلم طیر فقال اللهم ائتنی باحب خلقك الیك یاكل معی هذا الطیر فجاءه علی فاكل رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب عن علی رضی الله عنه قال كنت اذا سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم اعطانی واذا سكت ابتدانی رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب عن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا دار الحكمة وعلی بابها رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب وقال روی بعضهم هذا الحدیث عن شریك ولم یذكر فیه عن الصنابحی ولا نعرف هذا الحدیث عن احد من الثقات غیر شریك وروا احمد

پھر علی رض آئے اس حال میں کہ آپکی آنکھوں سے آنسو بہتے تھے کہنے لگے (اے رسول خدا) آپ نے اپنے یاروں میں سب کا بھائی چارہ کرا یا۔ مجھہ میں اور کسی میں دینی بھائی کی نسبت نہ کرائی آنحضرت نے فرمایا (اے علی) تم دین و دنیا میں میرے بھائی اور یار ہو۔ ترمذی میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بھنا ہوا یا پکا ہوا پرند جانور تھا آپنے فرمایا بار خدایا تیری مخلوق میں سے جو تجھے بہت محبوب ہو اوسے میرے پاس لا کہ وہ میرے ساتھ اس پرند جانور کو کہائے۔ پس آپ کے پاس علی آئے اور کہانا کہایا۔

ترمذی میں حضرت علی فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول خدا سے کچھہ مانگا تو آپ نے مجھے دیا اور جب میں خاموش ہو رہا تو بھی بے مانگے مجھے عنایت فرمایا۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔

ترمذی میں حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اوسکا دروازہ ہے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ اور بعض نے یہ ہی حدیث شریک تابعی سے روایت کی ہے۔

عن الصنابحی عن جابر بن عبد الله الانصاری رضی الله عنه قال دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا یوم الطائف فانتجاه فقال الناس لقد طال نجواه مع ابن عمه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما انتجیته ولکن الله انتجاه رواه الترمذی عن ام سلمة قالت والذی یحلف به ان کان علی بن ابی طالب لاقرب الناس عهدا برسول الله صلعم مرض رسول الله صلی الله علیه وسلم مرض موته فلما کان الذی قبض فیه دعا علیا فناجاه طویلا وساره کثیرا ثم قبض فی یومه ذلک فکان اقرب عهدا برسول الله رواه احمد عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی یا علی لا یحل لاحد یجنب فی هذا المسجد غیری وغیرک قال علی بن المنذر فقلت لضرار بن صرد ما معنی هذا الحدیث قال لا یحل لاحد یستطرقه جنبا غیری وغیرک رواه الترمذی وقال هذا حسن غریب عن ام عطیة قالت بعث

اور اوس اسناد میں صنابحی مذکور نہیں ہے اور ہم اس حدیث کو شریک کے سوا کسی ثقات سے نہیں پہچانتے اور اسی حدیث کو امام احمد نے صنابحی سے روایت کیا ہے ترمذی میں جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ طائف کے دن حضرت علی کو بلا کر سرگوشی کی لوگوں (منافقوں یا عوام صحابہ) نے کہا بلا شبہ حضرت نے اپنے چچا کے بیٹے سے بہت دیر تک کانا پھوسی کی آنحضرت نے فرمایا میں نے اون سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ نے اون سے سرگوشی کی امام احمد حضرت ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر زمانہ میں آپکے نزدیک سب لوگوں سے زائد قریب علی بن ابی طالب تھے۔ جس مرض موت میں آپ بیمار ہوئے اور جسدن آپ کا انتقال ہوا حضرت علی کو بلا کر بہت دیر تک اون سے سرگوشی کی اور ایک عرصہ تک چپکے چپکے باتیں کیں پھر اوسیدن آپ کا انتقال ہو گیا سو اس اعتبار سے حضرت علی رسول خدا کے آخر زمانہ میں سب سے زائد قریب تھے۔ ترمذی میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا نے علی رض سے فرمایا اے علی جسے جنابت پہنچے اور نہانے کی حاجت ہو اوسے اس مسجد میں گذرنا جائز نہیں بجز میرے اور تیرے علی بن منذر نے ضرار بن صرد سے کہا اس حدیث کے کیا معنے ہیں ضرار نے جواب دیا (اسکے یہ معنے ہیں) کہ میرے اور تیرے سوا اور کسیکو حلال نہیں مسجد کو راہگذر اور رستہ بنانا اس حال میں کہ وہ جنب رکھتا ہو ترمذی میں ام عطیہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے

رسول الله صلی الله علیه وسلم جیشا فیهم علیؓ قالت فسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو رافع یدیه یقول اللهم لا تمتنی حتی ترینی علیًا رواه الترمذی عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحب علیًا منافق ولا یبغضه مومن رواه احمد والترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب اسنادًا عن البراء بن عازب وزید بن ارقم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما نزل بغدیر خم اخذ بید علی فقال الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسهم قالوا بلی قال الستم تعلمون انی اولی بکل مومن من نفسه قالوا بلی فقال اللهم من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فلقیه عمر بعد ذلک فقال هنیئًا یا ابن ابی طالب اصبحت وامسیت مولی کل مومن ومومنة رواه احمد وفی روایة له اللهم فانصر من نصره واخذل من خذله واحب من احبه وابغض من ابغضه عن ام سلمة

ایک لشکر جس میں حضرت علی بھی تھے کسی طرف کو بھیجا میں نے رسول خدا صلعم کو کہتے سنا کہ آپ دونوں ہاتھ اوٹھائے ہوئے فرما رہے تھے بار خدایا جبتک مجھے علی کو نہ دکھلائے موت نہ بھیجو یہ آپ کا فرمانا لشکر کے کوچ کیوقت تھا یا آنے کے وقت۔ ترمذی میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کو منافق دوست نہیں رکھتا اور کامل مومن اونکی دشمنی نہیں رکھتا۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اسناد کی رو سے غریب ہے۔ امام احمد براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب غدیر خم (ایک بستی کا نام ہے) پر آنحضرت اوترے تو علی رضہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے لوگو کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں کے ساتھ اونکی جانوں سے زائد مہربان اور دوست ہوں حاضرین بولے جی ہاں ہم خوب جانتے ہیں پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن کے ساتھ اوسکی جان سے زائد مہربان ہوں لوگوں نے کہا ہاں آپ ایسے ہی ہیں اسکے بعد آنحضرت نے فرمایا خداوندا جسکا میں دوست ہوں علی اوسکا دوست ہے بار خدایا جو علی کو دوست رکھے تو اوسے دوست رکھ اور جو اوس سے دشمنی کرے تو بھی اوسکو دشمن جان اسکے بعد حضرت عمر رضہ نے علی رضہ سے ملاقات کرکے فرمایا اے ابو طالب کے بیٹے تمہیں خوشی ہو تم ہر وقت صبح و شام ہر مومن مرد اور مومن عورت کے دوست ہو اور امام احمد کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا بار خدایا جو علی کی مدد کرے تو اوسکی مدد کر اور جو اوسے رسوا کرنا چاہے تو اوسے ذلیل کر اور جو اوسے دوست رکھے اوسکو دوست رکھ اور جو اوسکا دشمن ہو تو اوسے دشمن رکھ۔ امام احمد ام سلمہ سے روایت

قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سبّ علیًا فقد سبنی رواه احمد عن بُریدة قال خطب ابوبکر وعمر فاطمة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انها صغیرة ثم خطبها علیٌّ فزوجها منه رواه النسائی عن عبد الله بن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امر بسدّ الابواب الا باب علی رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب عن علی رضی الله عنه قال قال لی النبی صلی الله علیه وسلم فیک مثل من عیسی ابغضته الیهود حتی بهتوا امّه واحبته النصاری حتی نزلوه المنزلة التی لیست له ثم قال یهلک فیّ رجلان محبٌّ مفرطٌ یقرّظنی بما لیس فیّ و مبغض یحمله شناٰنی علی ان یبهتنی رواه احمد عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لینتهین بنو ولیعة او لابعثنّ الیهم رجلا کنفسی یمضی فیهم امری یقتل المقاتلة ویسبی الذریة قال ابوذرٍ فما راعنی الا برد کف عمر من خلفی

کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جس نے علی کو برا کہا اوس نے مجھے برا کہا۔ نسائی بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر و عمر نے حضرت فاطمہ سے نسبت کا پیغام بھیجا رسول خدا نے فرمایا کہ وہ ابھی بچہ ہے پھر علیؓ نے منگنی کا پیغام بھیجا آپ نے اون کا نکاح علی رض سے کر دیا ترمذی میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کے دروازے کے علاوہ سب دروازے بند کرنیکا حکم فرمایا مسند احمد میں حضرت علی سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھہ میں عیسے کی صفت پائی جاتی ہے کہ اوس سے یہود نے یہانتک عداوت کی کہ اوسکی ماں کو تہمت زنا لگائی اور نصاری نے اوسے یہانتک دوست رکھا کہ جو مرتبہ اوسکے لائق نتھا وہانتک پہنچایا پھر علی نے فرمایا میرے بابت دو آدمی ہلاک ہونگے ایک محبت میں زیادتی کرنیوالا کہ اوس چیز میں زیادتی کرے جو مجھہ میں نہو دوسرا دشمنی کرنے والا کہ اوسکی دشمنی میری عداوت یہانتک ابھارے کہ مجھپر بڑی تہمت لگاوے امام احمد انس رضے اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا بنو ولیعہ (عرب کی ایک قوم ہے) باز رہیں ورنہ میں اونکی طرف ایک ایسا شخص بھیجوں گا جو مجھہ جیسا ہوگا وہ اون میں میرا حکم پھیلائے گا اور لڑائی پر فتح پاکر اونکی اولاد و اہل کو قید میں لائے گا۔ ابوذر کہتے ہیں مجھے حضرت عمر کے ہاتھ کی خنکی کے علاوہ جو میری پیٹھ کے پیچھے سے آکر اونہوں نے رکھی تھی اور کسی چیز نے خوف میں نہ ڈالا۔

فقال من تراه يعني قال فعلت ما
يعنيك وانما يعني خاصف النعل علي
بن ابي طالب وبنو وليعة قوم من العرب
رواه احمد عن ربعي بن حراش
قال حدثنا علي بن ابي طالب بالرحبة
فقال لما كان يوم الحديبية خرج الينا
سهيل بن عمرو في جماعة من رؤساء
الكفار فقال يا محمد خرج اليك ناس من
ابناءنا واخواننا وارقاءنا وليس لهم
فقه في الدين وانما خرجوا فرارا من ضياعنا
واموالنا فارددهم فان لم يكن
لهم فقه في الدين سنفقههم فقال
النبي صلى الله عليه وسلم
يا معاشر قريش لتنتهن او ليبعثن
الله عليكم من يضرب رقابكم بالسيف
على الدين قد امتحن الله قلبه للايمان قالوا
من هو يا رسول الله فقال له ابو بكر
من هو يا رسول الله وقال عمر من هو
يا رسول الله قال هو خاصف النعل قال
علي وكنت جالسا اخصف نعل رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن علي
رضي الله عنه قال كانت لي منزلة
من رسول الله صلى الله عليه وسلم

اونہوں نے فرمایا تو اوس شخص کو جیسے حضرت فرماتے ہیں
جانتا ہے کون ہے اوس سے مراد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
جوتی درست کرنیوالے ہیں اور بنو ولیعۃ عرب کی ایک قوم ہے
ترمذی میں ربعی بن خراش علی بن ابی طالب سے روایت
ہے کہ اونہوں نے کوفہ کے رحبہ میں فرمایا کہ حدیبیہ کے
دن ہماری طرف کئی مشرک جن میں سہیل بن عمر
اور کئی سردار تھے آکر کہنے لگے اے رسول خدا
ہمارے بیٹیوں اور بھائیوں اور غلاموں میں سے
کئی شخص آپ کے پاس آگئے ہیں اور اونہیں
دین کی مطلق سمجھ نہیں وہ ہمارے اسباب اور
اموال سے بھاگ آئے ہیں سو آپ اونہیں ہم پر
واپس کر دیجئے تاکہ ہم اونہیں دین کی سمجھ تعلیم کریں
حضرت نے فرمایا اے قریش کے گروہ تم اپنی نفسانیت
سے باز آؤ ورنہ خدا تعالی تم پر ایسے شخص کو بھیجیگا
جو تمہاری گردنوں پر دین کی تلوار مارے گا
اور وہ وہ ہے جسکے دل کا ایمان اللہ نے آزما لیا
ہے لوگوں نے عرض کیا اے رسول خدا وہ کون
ہے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے بھی پوچھا کہ وہ
کون ہے فرمایا جوتی ٹانکنے والا علی رض فرماتے ہیں کہ میں بھی
اوسوقت بیٹھا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی
درست کر رہا تھا۔ نسائی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں
وہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
میرا وہ مرتبہ تھا جو مخلوق میں سے اور کسی کا نہ تھا

لم تكن لاحد من الخلائق اتيت عليا
سحرًا فاقول السلام عليك يا نبي الله
فان تنحنح انصرفت الى اهلى والا دخلت
رواه النسائي عن سعيد بن المسيب
عن عمر عليه السلام انه سمع رجلا
يذكر عليًا بشيء فقال ويلك تعرف من
في هذا القبر واشار الى قبر رسول الله
صلى الله عليه وسلم فسكت الرجل
فقال عمر فيه محمد بن عبد الله بن عبد
المطلب اذا اذيت عليًا فقد اذيته عن
علي رضي الله عنه قال كنت شاكيًا
فمر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم
وانا اقول اللهم ان كان اجلي قد حضر
فارحني وان كان متاخرًا فارفغني و
ان كان بلاء فصبرني فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم كيف قلت
فاعاد عليه ما قال فضربه برجله و
قال اللهم عافه او اشفه شك
الراوي قال فما اشتكيت وجعي بعد
رواه الترمذي وقال هذا حديث
حسن صحيح عن عبد الله بن ابي
اوفى قال دخلت على رسول الله
صلى الله عليه وسلم في مسجده

میں بہت سویرے آپکے پاس جاکر کہتا السلام علیک یا نبی
یعنے اے رسول خدا آپ پر سلام ہو (یہ سلام گہر میں
داخل ہونیکے لئے اجازت مانگنی تھی) پس اگر رسول خدا
کھنکار دیتے تو میں اپنے گہر واپس چلا آتا ورنہ آپکے پاس چلا
جاتا۔ سعید بن مسیب حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت عمر نے ایک شخص کو دیکھا کہ حضرت علی کو برائی سے
یاد کرتا ہے آپ نے فرمایا تجھے خرابی ہو رسول خدا
کی قبر کی طرف اشارہ کرکے کہا تو اس قبر والے کو پہچانتا
ہے وہ شخص یہ سنکر خاموش ہو گیا عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا اس قبر میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں
جب تو نے علی کو ستایا تو اس قبر والی کو ستایا ترمذ
میں علی رض سے روایت ہے کہ میں بیمار تہا مجہپر رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اس حال میں گذرے کہ میں کہہ رہا تہا بار خدایا
اگر میری موت قریب آگئی ہے تو مجھے راحت دے اور اگر میری موت
میں ڈھیل ہو تو میری زندگی فراخ کر اور اگر یہ بیماری میری
لئے آزمائش ہے تو مجھے صبر کی توفیق دے رسول خدا نے فرمایا
پہر تو کہو کیا کہا سو میں نے جو کچھ کہا تھا آپ کے سامنے دو
اعادہ کیا آپ نے پاؤں سے ٹہوکا کر فرمایا خداوندا اسے
صحت یا شفا دے راوی کو ان دونوں کلموں میں سے
ایک کی تعیین میں شک ہے حضرت علی فرماتے ہیں
سو اسکے بعد میں نے اپنی بیماری کی کبھی شکایت نہیں کی ترمذی
کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد عبد اللہ بن ابی
اوفی سے روایت کرتے ہیں کہ ایکدن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن فلان و ابن فلان فجعل ينظر فى
وجوه اصحابه و يتفقدهم و يبعث
اليهم حتى توافوا عنده فحمد الله
و اثنى عليه و اخى بينهم فقال له
على بن ابى طالب لقد ذهبت روحى
يا رسول الله حين رايتك فعلت
باصحابك ما فعلت غيرى فان كان
هذا من الله فلك العتبى و الكرامة
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
والذى بعثنى بالحق نبيا ما اخرتك
الا لنفسى و انت منى بمنزلة هارون
من موسى و انت اخى و وارثى فقال
يا رسول الله و ما ارث منك قال
ما ورث الانبياء قبلى قال و ما ورثوا
قال كتاب الله و سنن انبيائهم و انت
معى فى قصرى فى الجنة مع فاطمة
ابنتى و الحسن و الحسين ابنى و انت
رفيقى ثم تلا رسول الله صلى الله عليه
وسلم اخوانا على سرر متقابلين
رواه احمد عن ابن بريدة قال
حاصرنا خيبر فاخذ اللواء ابو بكر
رضى الله عنه فلم يفتح له ثم اخذ عمر
من الغد فرجع و لم يفتح له و اصاب

کی پاس لیا پہر فرمایا فلاں شخص کہاں ہے اور فلاں اور
کہاں ہے پہر اپنے یاروں میں اونہیں دیکھنے اور ڈھونڈھنے لگے
اور جنہیں گم پایا تہا اونکے پاس آدمی بلانیکے لیے بہیجنے لگے
یہانتک کہ سب لوگ آپکے پاس جمع ہوگئے پہر آپنے اللہ کی حمد
و ثنا کے بعد اونمیں بہائی چارہ کرادیا حضرت علی بن ابی طالب
نے فرمایا اے رسول خدا میری جان نکل گئی جسوقت میںنے آپ کو
دیکہا کہ اپنے یاروں کے ساتہ وہ کام کیا جو میرے ساتہ نہیں کیا
(یعنے بجز میرے اور سب میں بہائی چارہ کرایا) سو اگر اللہ کیطرف
سے ہے تو آپکے لئے رضا اور کرامت ہو رسول خدا صلعم نے فرمایا
اوس ذات کی قسم جسنے مجہے برحق نبی بناکر بہیجا ہے میںنے تمہیں
محض اپنے لئے پیچہے رکہا ہے اور تمہارا میرے پاس وہ مرتبہ
ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسی کے پاس تہا تم میرے بہائی اور
میرے وارث ہو حضرت علی نے عرض کیا اے رسول خدا
میں آپسے کس چیز کی میراث لونگا فرمایا مجہہ سے پہلے انبیا
نے جس چیز کی میراث لی ہے علی رض نے کہا اونہوں نے کس
چیز کی میراث لی ہے فرمایا اللہ کی کتاب اور اپنے پیغمبروں
کے طریقوں کی اور تم میرے ساتہ میری بیٹی فاطمہ میرے دونوں بیٹے
حسن حسین کے ساتہ جنت میں میرے محل میں ہوگے اور تم میرے
رفیق ہو پہر آپنے یہ آیت اخوانا علی سرر متقابلین پڑہی
امام احمد ابن بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم خیبر کی جنگ
میں حاضر ہوئے سو اول دن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جہنڈا
لیا مگر اونکے ہاتہ پر خیبر فتح نہوا دوسری صبح کو حضرت عمر
نے لیا اور بے نیل مرام واپس آئے اور فتح نہوا اور

الناس شدة وجهد فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اني دافع
اللواء غدا الى رجل يحبه الله ورسوله
لا يرجع حتى يفتح او يفتح الله على
يديه قال فبتنا طيبة انفسنا
ان يفتح غدا فلما صلى رسول الله
صلى الله عليه وسلم الفجر قام قائما
فدعا باللواء والناس على مصافهم
ثم دعا عليا فاخذ رسول الله صلى
الله عليه وسلم الراية فهزها ثم
قال من ياخذها بحقها فقال فلان
انا فقال امط ثم جاء اخر فقال انا فقال
امط ففعل ذلك مرارا بالجماعة ثم
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
والذي كرم وجه محمد لاعطينها
رجلا لا يهزمها يا علي فانطلق بها
ففتح الله خيبر على يديه قال فبرز
اليه من خيبر مرحب وهو يرتجز و
يقول قد علمت خيبر اني مرحب
شاكي السلاح بطل مجرب
اذا الليوث اقبلت تلهب عن اطعن
احيانا وحينا اضرب فاجابه علي
ثم قال انا الذي سمتني امي حيدرة

لوگوں کو شدت اور مشقت پہونچی تب رسول خدا نے فرمایا میں
کل صبح کو جھنڈا ایسے شخص کو دونگا جسے خدا اور خدا کا رسول
دوست رکھتا ہے اور وہ بدون فتح کیے واپس نہ آئیگا یا آپنے یوں فرمایا
کہ اللہ اوسکے ہاتھوں پر فتح دیگا (ابن بریدہ کہتے ہیں) کہ ہم نے
ساری رات خوشی میں گذاری کہ صبح فتح نصیب ہوگی سو جب رسول
خدا فجر کی نماز پڑھ چکے تو کہڑے ہو کر جھنڈا مانگا اور لوگ لڑائی کی
صفوں میں تہے پہر آنحضرت نے علی رض کو بلایا اور اپنے دست مبارک میں
جھنڈے کو لیکر خوب ہلا کر فرمایا اسکو حق کے ساتہ کون شخص لیتا
ہے کوئی شخص بولا میں لیتا ہوں آپنے فرمایا پرے ہو پہر کوئی اور
آیا اوسکو بہی حضرت نے ویسا ہی فرمایا چنانچہ ایک جماعت کے ساتہ
کئی مرتبہ آپنے ایسا ہی کیا اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اوس ذات کی قسم جسنے محمد کے موںہہ کو بزرگی دی ہے
میں یہ جہنڈا ایسے شخص کو دونگا جو لڑائی سے نہ بہاگے گا
علی تم اس جھنڈے کو لو حضرت علی اوس جہنڈے کو پکڑ لیگئے
اللہ تعالی نے اونکے ہاتہوں پر خیبر فتح کرا دیا راوی کہتا ہے
کہ اہل خیبر میں سے ایک شخص مرحب نام یہودی علی کیطرف رجز
پڑھتا ہوا ظاہر ہوا اور وہ یہ کہتا تھا اہل خیبر جانتے ہیں کہ
میں مرحب ہوں ہتہیاروں سے مسلح اور لڑائی کے واقعات میں نہایت
آزمودہ کار جب شیر لڑائی کی آگ روشن کرنے آتے ہیں تو
میں کبہی نیزہ کا گہاؤ لگاتا ہوں اور کبہی تلوار سے
مارتا ہوں۔
حضرت علی نے اوسکے جواب میں فرمایا۔ میں وہ ہوں
کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے۔

کلیث غابات کریه المنظر
عبل الذراعین شدید القصورۃ
اضرب بالسیف وجوہ الکفرۃ ثم ضرب
بالسیف راس مرحب فقلقه ثم قال
علی وجئت براس مرحب الی بین یدی
رسول الله صلی الله علیه وسلم فسر
بذلك ودعا لی رواه احمد وذکر احمد
فی الفضائل ایضا انهم سمعوا تکبیرا
من السماء فی ذلك الیوم وقائلا یقول
لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی
فاستاذن حسان بن ثابت رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان ینشد شعرا
فاذن له فقال جبریل نادی
معلنا والنقع لیس بمنجل والمسلمون قد احدقوا
حول النبی المرسل لا سیف الا ذو
الفقار ولا فتی الا علی عن ابی
مریم عن علی رضی الله عنه قال
انطلقت انا والنبی صلی الله
علیه وسلم حتی اتینا الکعبة فقال لی
رسول الله صلی الله علیه وسلم اجلس
فجلست فصعد علی کتفی فذهبت
لانهض به فلم اطق فرای منی ضعفا
فنزل وجلس لی رسول الله صلی الله

میں صحرائی شیر خوفناک صورت کے مانند ہوں میرے بازو
مضبوط اور کلائیاں سخت ہیں میں تلوار سے کافروں کے مونہہ کاٹا
کرتا ۔ یعنے اونکے موہنوں پر تلواریں مارتا ہوں۔
پھر علی رض نے مرحب کے سر پر ایسی تلوار ماری کہ
اوسکا سر الگ کر دیا علی رض فرماتے ہیں کہ میں نے مرحب
کے سر کو لاکر رسول خدا کے آگے رکھدیا آپ اس سے
بہت خوش ہوئے اور میرے لئے دعاء خیر فرمائی امام احمد نے
فضائل میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اوسدن لوگو
نے آسمان سے تکبیر کی آواز سنی کسیکو یہ کہتے سنا
کہ ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے
برابر کوئی جوان نہیں سو حسان بن ثابت نے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے شعر پڑھنے کی اجازت
مانگی آپنے اونہیں پروانگی دی اونہوں نے اوسوقت
فرمایا۔ جبرئیل نے ظاہر ہوکر پکارا بلند آواز
سے جو پوشیدہ نہ تھی اور مسلمان نبی مرسل کے گرد
کھڑے دیکھ رہے تھے کہ ذوالفقار کے برابر کوئی تلوار
نہیں اور علی کے مقابل اور کوئی جوان نہیں۔
امام احمد ابو مریم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ میں اور رسول خدا صلعم چلے یہانتک کہ کعبہ میں
آئے پھر رسول خدا نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا
سو آپ میرے مونڈھوں پر چڑھ گئے میں آپکو لیکر کھڑا ہونیلگا
مگر اوٹھنے کی طاقت نہ تھی آنحضرت صلعم مجھ میں
کمزوری کے آثار دیکھکر نیچے اوتر آئے اور بیٹھکر فرمانے لگے

عليه وسلم وقال لي اصعد على منكبي فصعدت على منكبيه فنهض بي وانه يخيل الي اني لو شئت ان انال افق السماء لنلته حتى صعدت وعليه تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاوله عن يمينه وشماله وبين يديه ومن خلفه حتى اذا استمكنت منه قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اقذف به فقذفت به فتكسر كما تكسر القوارير ثم نزلت فانطلقنا نستبق حتى توارينا بالبيوت خشية ان يلقانا احد من الناس رواه احمد عن المطلب بن عبد الله بن حنطب عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في خطبته ايها الناس احب ذي اقربائي وابن عمي علي بن ابي طالب فانه لا يحبه الا مؤمن ولا يبغضه الا منافق وفي رواية فمن احبه فقد احبني ومن ابغضه فقد ابغضني ومن احبني ادخله الله الجنة ومن ابغضني ادخله الله النار رواه احمد عن عمرو بن ميمون قال اني لجالس الى ابن عباس اذ اتاه رهط يقعون في علي بن ابي طالب فرد عليهم ابن عباس وقال انا اشهد

آپ میرے کندھوں پر چڑھ سو میں آپکے کندھوں پر چڑھ گیا آپ مجھے لے اوٹھے اور میں خیال کرتا تھا کہ اگر میں آسمان کے کنارے پر پہنچنا چاہتا تو وہاں تک پہونچ سکتا ہوں۔ غرضکہ میں کعبہ پر چڑھا اور اوسپر پیتل اور تانبے کے بت رکھے تھے میں اونکو اپنے دائیں بائیں آگے پیچھے سے ہلانے لگا جب میں اونپر قادر ہو گیا تو مجھسے رسول خدا نے فرمایا نیچے ڈالدے میں نے اونہیں نیچے پھینکدیا سو وہ شیشہ کی طرح ٹوٹ گئے پھر میں اوتر آیا اور رسول خدا اور میں آگے پیچھے دوڑتے ہوئے چلے آئے اور اس خوف کی وجہ سے کہ ہمکو لوگوں میں سے کوئی نہ دیکھ پاوے گھروں میں چھپ گئے۔ امام احمد مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے روایت کرتے ہیں اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمایا اے لوگو میں تمہیں اپنے قرابتی اور چچا کے بیٹے علی بن ابی طالب کے ساتھ محبت کرنیکی وصیت کرتا ہوں جو لوگ اوس سے محبت رکھتے ہیں کیونکہ اوسکو کوئی دوست نہیں رکھتا مگر کامل مومن اور دشمنی نہیں رکھتا مگر منافق اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے اوسکو دوست رکھا اوسنے مجھے دوست رکھا اور جس نے اوس سے دشمنی کی اوسنے مجھ سے دشمنی کی اور جو مجھے دوست رکھیگا اوسے خدا جنت میں داخل کریگا اور جو مجھ سے عداوت رکھیگا اوسے خدا دوزخ میں داخل کریگا۔ امام احمد عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابن عباس کے پاس بیٹھا ہوا تھا تب ہی اونکے پاس ایک قوم آئی جو علی بن ابی طالب کے باب میں طعن کر رہے تھے سو ابن عباس نے اونپر رد کیا اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم لبس
علیؓ ثوبه ونام على فراشه وكان
المشركون يؤذون رسول الله صلى
الله عليه وسلم فجاء ابوبكر وهو نائم
يحسبه رسول الله صلى الله عليه وسلم
فصاح يا نبي الله فقال له علیؓ ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قد انطلق
نحو بئر ميمون فادركه فانطلق
ابوبكر رضي الله عنه حتى لحق رسول
الله صلى الله عليه وسلم وبات
الكفار يرمون عليًا بالحجارة وهو يتضور
قد لف راسه في الثوب الى الصباح رواه
احمد عن علیؓ قال امرني رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان اضحي عنه ابدا
فكان يضحي عنه الى ان استشهد
بكبشين املحين قال محمد بن شهاب
الزهري انه اختص عليًا بذلك دون
اقاربه واهله لقربه منه فكانه صلى الله
عليه وسلم فعل ذلك بنفسه رواه احمد
عن جابر بن عبد الله الانصاري
قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم
فقال يطلع عليكم رجل من اهل الجنة
او قال يدخل عليكم فدخل علی فقال

علیؓ آپ کے کپڑے پہنیں اور آپ کے بچھونے پر
سو رہے اور مشرک رسول خدا کو ایذا دیتے تھے سو
ابوبکر اس حال میں آئے کہ علی سوتے تھے انہوں
نے علی کو رسول خدا گمان کرکے ایک چیخ ماری اور
کہا ای نبی اللہ حضرت علی نے ابوبکر رضہ سے فرمایا
رسول خدا تو بیر میموں کی طرف تشریف لیگئے۔
آپ اونکے جائیے سو ابوبکر چلے یہانتک کہ رسول خدا سے
ملگئے یہاں تمام رات کفار نے حضرت علی پر پتھر کنکر
کی بوچھاڑ رکھی اور وہ کپڑے میں سر لپیٹے ہوئے صبح
تک سوتے رہے۔ مسند امام احمد میں حضرت علی سے
روایت ہے کہ مجھے رسول خدا نے حکم فرمایا ہے کہ آپکی
طرف سے ہمیشہ قربانی کیا کروں (راوی کہتے ہیں)
حضرت علی شہید ہونے کے وقت تک دو املح مینڈھے
رسول خدا کی طرف سے قربانی کرتے رہے محمد بن شہاب
زہری کہتے ہیں کہ رسول خدا نے اپنے اور اقارب
اور کنبے کو چھوڑ کر قربانی کے ساتھ حضرت علی
کو خاص کیا اسواسطے کہ علی آپ سے بہت قریب ہے
گویا کہ اوس قربانی (جسے علی کرتے تھے) کو رسول خدا
بنفسہ کرتے تھے۔ امام احمد جابر بن عبد اللہ سے
روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا کہ جنتیوں میں سے
تم پر ایک آدمی طلوع کرتا ہے یا فرمایا کہ داخل
ہوتا ہے سو علی رضہ تشریف لائے جابر کہتے ہیں

جابر فهنيناه بعد ذلك رواه احمد عن عمران بن الحصين رض قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم جيشا واستعمل عليهم على بن ابى طالب كرم الله وجهه فمضى فى السرية فاصاب جارية فانكروا عليه فتعاقد اربعة منهم اذا قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبروه فلما قدموا عليه قام الاول فقال يا رسول الله الا ترى الى على بن ابى طالب فعل كذا وكذا فاعرض عنه ثم قام الثانى فقال كذلك فاعرض عنه وقام الثالث والرابع فقالا كذلك فاعرض عنهما ثم اقبل عليهم صلى الله عليه وسلم والغضب يعرف فى وجهه وقال ما تريدون من على قالها ثلاثا ان عليا منى وانا منه ولا يؤدى عنى الا على رواه الترمذى وقال الترمذى هذا حديث حسن غريب ولاحمد لا يقضى دينى الا على عن ابى سعيد الخدرى ان عليا لما قرأ صدر براءة الايات التى اخذها من ابى بكر فى الطريق الا لا تدخل الجنة الا نفس مسلمة ولا يقرب المسجد

اسکے بعد ہم نے اونہیں مبارکی دی۔ ترمذی اور مسند امام احمد میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول خدا نے ایک لشکر کو بھیجا اور اوسپر علی بن ابی طالب کو امیر بنایا اور وہ لشکر میں گئے پھر غنیمت کے مال میں سے اونہوں نے ایک لونڈی لے لی لوگوں نے اوسے برا جانا اور چار صحابیوں نے آپس میں معاہدہ کیا کہ جب رسول خدا کے پاس جاوینگے تو اسکی خبر کرینگے پھر جب وہ آپکے پاس آئے تو ان چار شخصوں میں سے پہلے نے کہڑے ہو کر کہا اے رسول خدا دیکھیے علی بن ابیطالب نے ایسا ایسا کیا آنحضرت نے اوس سے موںھ پھیر لیا پھر دوسرے نے کہڑے ہو کر اوسیطرح کہا آپنے اوس سے بھی موںھ پھیر لیا تیسرا اور چوتھا کہڑا ہوا اور اوسیطرح کہنے لگا آپنے ان تینوں سے بھی اعراض کیا پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اونکی طرف متوجہ ہوئے اور غضب کے آثار آپکے چہرۂ مبارک میں پہچانے جاتے تھے پھر فرمانے لگے تم علی سے کیا چاہتے ہو اور یہ کلمہ تین مرتبہ فرما کر کہا علی مجھسے ہے اور میں علی سے اور علی کے سوا کوئی مجھسے ادا نکرے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن اور غریب ہے اور امام احمد کی روایت میں یوں ہے کہ میرا قرض علی کے سوا اور کوئی ادا نکرے۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ حضرت علی نے جب سورۂ براءت کے اول کی وہ آیتیں جو حضرت ابوبکر سے رستہ ہی میں لے لی تہیں حج کے دن پڑہیں تو فرمایا آگاہ ہو جاؤ جنت میں بجز مسلمان شخص کے اور کوئی نہ داخل ہوگا اور اس سال کے بعد کوئی مشرک مسجد حرام کے پاس نہ پھٹکے۔

بعد هذا العام مشرك ولا يطوف بالبيت عریان ومن کان بینه وبین رسول الله صلی الله علیه وسلم عهد فاجله مدته فقال بعض الکفار نحن نبرأ من عهدك وعهد ابن عمك فقال علی لولا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امرنی ان لا احدث امرا حتی اتیه لقتلتك قال الزهری انما امر النبی صلی الله علیه وسلم علیا ان یقرأ براءة دون غیره لان عادة العرب ان لا یتولی العهود الا سید القبیلة وزعیمها او رجل من اهل بیته یقوم مقامه کاخ او عم او ابن عم فاجری علی عادتهم عن انس قال قلنا لسلمان الفارسی سل رسول الله من وصیه فسأل سلمان رسول الله فقال من کان وصی موسی بن عمران فقال یوشع بن نون فقال ان وصیی و وارثی ومنجز وعدی علی بن ابی طالب یعنی وارث علمی رواه احمد [illegible] بن شارس قال خرجت [illegible] الی الیمن [illegible] فلما [illegible] المدینة اظهر [illegible] شکایته فی المدینة

اور خانہ کعبہ کا کوئی شخص ننگا طواف نہ کرے اور جس کافر اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مابین عہد ہے اوسکا وقت اوسکی مدت ہے (یعنے جتنی مدت کا عہد ہے اوس مدت تک ہم اوس سے متعرض نہ ہونگے) سو بعض کافر کہنے لگے ہم تیرے اور تیرے چچا کے بیٹے کے عہد سے بیزار ہیں حضرت علی نے فرمایا اگر رسول خدا صلعم مجھے اسبات کا حکم نہ کرتے کہ میں جبتک انکے پاس نہ آؤں اپنی طرف سے کوئی نیا کام نہ کروں تو تجھے ضرور قتل کی سزا کو پہونچاتا زہری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے حضرت علی کو سورہ برات پڑھنے کا حکم فرمایا اور اونکے غیر کو نہ فرمایا وجہ یہ کہ عرب کی عادت ہے کہ عہدوں اور پیمانوں کا وہی شخص مالک ہوتا ہے جو قبیلہ کا سردار اور اوسکا بزرگ ہو یا اوسکی اہلبیت میں سے کوئی ایسا شخص ہو جو اسکے قائم مقام ہو جیسے چچا یا چچا کا بیٹا سو رسول خدا نے اہل عرب کی عادت پر اسکام کو رہنے دیا۔ امام احمد انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے سلمان فارسی سے کہا کہ رسول خدا سے پوچھو کہ اونکا وصی کون شخص ہے پس سلمان نے رسول خدا سے پوچھا حضرت نے فرمایا کہ موسے بن عمران کا کون وصی تہا سلمان نے جواب دیا کہ یوشع بن نون فرمایا میرا وصی میرا وارث میرے وعدہ کا وفا کرنے والا علی بن ابی طالب ہے یعنے میرے علم کی میراث اوسے پہونچیگی امام احمد عمرو بن شارس سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علی کے ساتھ یمن کی طرف گیا انہوں نے مجھ پر زیادتی کی بات کی جب میں مدینہ میں آیا تو علی کی [illegible] سے کی۔

فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخلت يوما الى المسجد وهو جالس فى جماعة من اصحابه فجعل يحد فى النظر ثم قال يا عمرو اما والله لقد اذيتنى فقلت اعوذ بالله ان اوذيك يا رسول الله فقال ما علمت انّ من اذى عليا فقد اذانى رواه احمد

عن ابو البختري حدثنا على قال بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن وانا شاب فقلت يا رسول الله تبعثنى الى قوم لاقضى بينهم وانا شاب لا علم لى بالقضاء فقال ادن منى فدنوت منه فضرب فى صدرى وقال اللهم اهد قلبه وثبّت لسانه قال فما شككت بعدها فى قضاء اثنين وفى رواية اذا جلس بين يديك خصمان فلا تقض بينهما حتى تسمع من الآخر مثل ما سمعت منه فانك اذا فعلت ذلك تبيّن لك القضاء رواه احمد ورواه ابوداود والترمذى وابن ماجه نحوه عن على رض قال بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن فانتهينا الى قوم حفروا

اور اس شکایت کی خبر رسول اللہ کو پہونچی اسکے بعد میں ایکدن مسجد میں گیا اور رسول خدا مسجد میں اپنے یاروں کی جماعت کے ساتھ تشریف رکھتے تھے مجھے آپ گہورنے لگے اور فرمایا ای عمرو خدا کی قسم تونے مجھے ایذا دی مینے کہا اے رسول خدا میں آپکو ایذا دینے سے خدا سے پناہ مانگتا ہوں فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ جسنے علی کو ایذا دی اوسنے مجھے ایذا دی۔ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ میں ابو البختری سے روایت ہے کہ ہم سے علی رضو نے بیان کیا کہ مجھے رسول خدا نے یمن کی طرف بہیجا اور میں جوان تھا مینے عرض کیا اے رسول خدا آپ مجھے ایک قوم پر اسواسطے بہیجتے ہیں کہ میں ان میں قضا کروں۔ میں تو جوان آدمی ہوں قضا کو جانتا نہیں حضرت نے فرمایا آؤ میرے پاس آؤ میں آپ کے قریب ہوا آپنے میرے سینہ پر ہاتھ پہیر کر فرمایا۔ یا رخدایا علی کے سینہ کو ہدایت کر اور اوسکی زبان کو ثابت رکہہ علی فرماتے ہیں اسکے بعد پہر مینے دو شخصوں کے فیصلہ میں کبہی شک نکیا اور ایک روایت میں ہے کہ اے علی جب تمہارے سامنے مدعی اور مدعا علیہ بیٹھے تو جبتک مدعا علیہ سے مدعی جیسے بات نہ سن لو اونمیں فیصلہ نکرو جبتم ایسا کروگے تو تمہارے لیے قضا ظاہر ہوجاویگی امام احمد حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول خدا نے یمن کیطرف بہیجا ہم ایک قوم کے پاس آئے جنہوں نے شیر پکڑنیکے لئے گڑھے کہود رکہے تہے

زبية الى الاسد فبيناهم يتدافعون
اذ سقط رجل منهم فى الزبية فتعلق
بآخر ثم تعلق آخر بآخر حتى صاروا
فيه اربعة وكان فيها اسد فجرح
الكل فابتدر اليه رجل بحربة
فقتله ومات الاربعة من جراحته
فقام اولياء الاول الى اولياء الثانى
بالسلاح ليقتتلوا مع اولياء الثانى
فقال علىؑ علىّ باولياء الاول فجاءو
فقال اتريدون ان تقتتلوا ورسول
الله صلى الله عليه وسلم بين اظهركم
انى اقضى بينكم بقضاء فان رضيتموه
والا فتحاجزوا حتى تذهبوا الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقضى
بينكم فقالوا نعم فقال اجمعوا من
قبائل حافر البير ربع الدية وثلث
الدية ونصف الدية فلاولياء الاول
الربع لانه اهلك من فوقه ولاولياء
الثانى الثلث ولاولياء الثالث النصف
ولاولياء الرابع الدية الكاملة فلم
يرضوا بذلك فاتوا رسول الله صلى
الله عليه وسلم واخبروه بالقصة و
قال سأقضى بينكم فقال رجل منهم

ایک وقت وہ آپس میں مدافعت کر رہے تھے کہ یکایک ایک
آدمی اون میں کا اوس گڑہے میں جا پڑا اور اوسکے ساتھ دوسرا
اور دوسرے کے ساتھ تیسرا لپٹا ہوا گڑہے میں جا پڑا یہانتک
کہ چار آدمی اوس گڑہے میں گر پڑے اور اوسمیں شیر موجود
تہا اوسنے سبکو زخمی کر ڈالا۔ سو ایک مرد برچھا لیکر
اوسپر دوڑا اور شیر کو مار ڈالا اور وہ چاروں کے چاروں
اوسکے زخم سے مر گئے۔ سو جو شخص سب سے پہلے اوس
گڑھے میں گرا تھا اوسکے ولی وارث دوسرے شخص کے
وارثوں کے سامنے ہتیار لیکر کہڑے ہوئے تاکہ اونسے لڑائی
کریں پس حضرت علی نے فرمایا پہلے شخص کے وارثوں کو میرے پاس
لاؤ اور جب وہ آئے تو آپنے فرمایا کیا تم آپس میں لڑا چاہتے ہو۔
حالانکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تم میں موجود ہیں میں
تمہارے لئے اسباب میں فیصلہ کرتا ہوں اگر تم اوسے پسند کرو
فہو المراد ورنہ تم رکے رہو تاکہ رسول خدا کے پاس جا کر داد چاہو وہ تم میں
صاف فیصلہ کر دینگے اُنہوں نے کہا ہاں پہلے آپ فرمائیے علی
نے فرمایا جسنے وہ کنواں کہودا ہے اوسکے قبائل سے دیت کا
چوتھا اور تیسرا اور نصف حصہ جمع کرو اور پہلے شخص کے وارثوں
کو چوتھا حصہ دو کیونکہ اوسنے اپنے اوپر والے کو ہلاک کیا ہے
اور دوسرے شخص کے وارثوں کو تیسرا حصہ اور تیسرے شخص کے ولیوں کو
نصف دیت اور چوتھے شخص کے وارثوں کو پوری دیت دو مگر
وہ اس فیصلہ سے راضی نہوئے اور رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس آکر اس قصہ کی خبر دی آپنے فرمایا میں
قریب تم میں فیصلہ کرونگا پھر ایک مرد نے اون میں سے کہا

يا رسول الله ان علی بن ابی طالب
قضی بکذا و کذا فاجاز قضاءہ علی رواہ
احمد عن انس قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لعلی تؤتی یوم
القیمة بناقة من نوق الجنة فترکبها
و رکبتك مع رکبتی حتی ندخل الجنة
جمیعا رواہ احمد فی کتاب الفضائل
عن علی قال کنت امشی مع رسول
الله صلی الله علیه وسلم فی بعض
طرق المدینة فمررنا علی حدیقة
فقلت یا رسول الله ما احسن هذه
فقال لك مثلها فی الجنة حتی اتینا علی سبع
حدائق رواہ احمد فی الفضائل عن
زید بن ارقم قال سمعت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول من احب
ان یتمسك بالقضیب الاحمر الذی
غرسه الله بیمینه فی جنة عدن فلیتمسك
بحب علی بن ابی طالب رواہ احمد
فی کتاب الفضائل عن عبد الله بن
عباس قال بعثنی رسول الله صلی الله
علیه وسلم الی علی بن ابی طالب فقال
قل له انت سید فی الدنیا سید فی
الاخرة من احبك فقد احبنی ومن

اسے رسول خدا علی بن ابی طالب نے اس مقدمہ
میں ایسا ایسا فیصلہ کیا ہے سو رسول خدا نے علی رضہ کا
فیصلہ جائز رکھا۔ امام احمد فضائل میں انس سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا
کہ قیامت کے دن جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر
تم سوار ہو کر لائے جاؤ گے اور ہم تم اکٹھے ملکر جنت
میں داخل ہونگے۔ امام احمد میں حضرت علی فرماتے ہیں
کہ میں رسول خدا صلعم کے ساتھ مدینہ کے بعض
راہوں میں چلا جاتا تھا سو ہم ایک باغ پر گذرے
مینے کہا اے رسول خدا یہ کیا اچھا باغ ہے۔
فرمایا تمہارے لئے اس جیسا جنت میں ہے۔
(علی فرماتے ہیں) کہ ہم اسیطرح سات باغوں پر
گذرے اور آپنے وہی فرمایا۔ زید بن ارقم
کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم سے مینے سنا فرماتے تھے
جو شخص اوس سرخ شاخ کو جسے اللہ نے اپنے
ہاتھ سے جنت عدن میں بویا ہے لینا محبوب رکھے
اوسے چاہیئے کہ علی بن ابی طالب کی محبت
میں قیام کرے۔ عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں کہ
مجھے رسول خدا صلعم نے علی بن ابی طالب
کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ اوس سے جا کر
کہو تو دنیا اور آخرت میں سردار ہے۔ جسنے
تجھے دوست رکھا اوس نے مجھے دوست
رکھا اور

ابغضك فقد ابغضني عن ... ١٩٧
قال قال رسول الله صلى الله عليه و
سلم يا علي اني احب لك ما أحب
لنفسي واكره لك ما اكره لنفسي لا
تقع بين السجدتين رواه الترمذي
عن علي رضي الله عنه قال لما كانت
ليلة بدر قال رسول الله صلعم
من يستقي لنا من الماء فاحجم الناس
قال فقمت فاحتضنت قربة ثم اتيت
قليبا بعيد القعر مظلما فانحدرت
فيه فاوحى الله الى جبرئيل وميكائيل
تاهبوا لنصرة محمد صلى الله
عليه وسلم وحزبه فهبطوا من السماء
لهم دوي يذهل من سمعه فلما
حاذوا القليب وقفوا وسلموا على
من عند اخرهم اكراما وتبجيلا
وتعظيما رواهما احمد في الفضائل
عن عبد الله بن عمر بن
الخطاب رض قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم
يا علي انت معي في الجنة قالها
ثلاثا رواهما ابو احمد محمد بن
احمد الغطريف الجرجاني

جس نے تجھے دشمن جانا اوس نے مجھ سے دشمنی کی ترمذی
میں حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا
اے علی جو چیز میں اپنے لئے دوست رکھتا ہوں
وہی تمہارے لئے چاہتا ہوں اور جو چیز میں اپنے لیے
بری جانتا ہوں وہی تمہارے واسطے بھی ناپسند
رکھتا ہوں۔ تم دونوں سجدوں کے درمیان اقعا
نکرو۔ امام احمد حضرت علی سے روایت کرتے ہیں
اونہوں نے فرمایا جب بدر کی رات ہوئی تو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لیئے پانی کون شخص
لاتا ہے یہ سنکر لوگ حیران کہڑے رہگئے میں اوٹھا
اور مشک بغل میں دبا کر ایک بہت گہری اور تاریک
کنوئیں پر آیا اوس میں اوترا اوسوقت اللہ تعالے
نے جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام کو حکم فرمایا
کہ تم محمد صلعم اور اونکی گروہ کی مدد کے لیئے آمادہ اور
تیار ہو چلو سو وہ آسمان سے اوترے اونکی ایسی
بہن بہنی آواز تہی کہ جو سنتا تہا بے ہوش ہو جاتا تہا
پس جب وہ کنوئیں کے مقابل ہوئے تو وہاں ٹہر کر
بزرگی اور تعظیم کے لئے سب نے مجھے سلام کیا۔
ابو محمد بن الغطریف الجرجانی الصوفی عبد اللہ بن
عمر بن الخطاب رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ اے علی
تم جنت میں میرے ساتھ ہوگے۔
امام احمد ابو ظبیان سے روایت کرتے ہیں

الصدوق عن ابی ظبیان ان عمر رضی الله عنه اُتِیَ بامراءة قد زنت فامر برجمها فذهبوا الیرجموها فراٰهم علی فی الطریق فقال ما شان هذه فاخبروه فخلا سبیلها ثم جاء الی عمر فقال له لم رددتها فقال لانها معتوهة وقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رُفِعَ القلم عن ثلاثة عن النائم حتی یستیقظ والصبی حتی یحتلم والمجنون حتی یفیق فقال عمر لولا علی لهلك عمر رواه احمد فی الفضائل

کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت جسنے زنا کیا تہا لائی گئی آپنے اوسے رجم کرنیکا حکم فرمایا لوگ اوسے رجم کرنیکے واسطے لیئے جاتے تہے کہ علی رضی نے اونہیں رستہ میں دیکھکر فرمایا اس عورت کی کیا کیفیت ہے لوگوں نے اسکا حال سب آنکو خبر دی آپنے اوسے چہوڑ دیا پہر حضرت عمر کے پاس آئے اونہوں نے فرمایا ای علی تم نے اوس عورت کو کیوں چہوڑ دیا کہا وہ دیوانی تہی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرما گئے ہیں کہ تین شخصوں سے قلم مرفوع ہے (یعنے وہ محل تکلیف نہیں) (۱) سویا ہوا جبتک کہ جاگے۔ (۲) بچہ یہانتک کہ بالغ ہو جاوے (۳) مجنون حتی کہ ہوش میں آئے تب حضرت عمر نے فرمایا اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو لیا تہا۔

عن علی رضی الله عنه قال یایها الناس اقیموا علی ارقائکم الحد من احصن منهم ومن لم یحصن فان امة لرسول الله صلی الله علیه وسلم زنت فامرنی ان اجلدها فاذا هی حدیث عهد بنفاس فخشیت ان انا جلدتها ان اقتلها فذکرت ذلك للنبی صلی الله علیه وسلم فقال احسنت رواه مسلم وفی روایة ابی داود قال دعها حتی ینقطع دمها ثم اقم علیها الحد واقیموا الحدود علی ما ملکت ایمانکم

مسلم میں حضرت علی سے روایت ہے کہ اونہوں نے فرمایا اے لوگو اپنے غلام لونڈیوں پر حد قائم کرو خواہ بیاہی ہوں یا کنوارے کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا تھا سو آپ نے مجہے حکم فرمایا کہ میں اوسے حد لگاؤں اتفاق سے وہ بچہ جننے کے قریب ہی تہی پس میں ڈرا کہ مبادا اگر میں اوسے حد لگاؤں تو میرے ہاتہ سے مرجاوے چنانچہ میں نے اوسے حد نہ ماری اور رسول خدا صلعم سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم نے خوب کیا اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اوسے چہوڑ دو یہانتک کہ اوسکا خون تہم جاوے پہر حد قائم کرو اور اپنی لونڈی غلاموں پر حد لگایا کرو۔

فصل في سيرة امير المؤمنين امام المتقين علي بن ابي طالب ابي الحسن كرم الله وجهه عليه الصلوة والسلام

عن ابن شهاب قال كان عمر بن عبد العزيز يقول ما علمنا ان احدًا من هذه الامة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ازهد من علي بن ابي طالب ما وضع لبنة على لبنة ولا قصبة على قصبة رواه احمد عن علي بن ربيعة الوالبي قال جاء ابن التياح الى امير المؤمنين كرم الله وجهه فقال يا امير المؤمنين امتلاء بيت المال من صفراء وبيضاء فقال علي الله اكبر ثم قام متوكئًا على يد ابن التياح فدخل بيت المال ثم قال علي يا شياع الكوفة فنودي في الناس فاعطى جميع ما في بيت المال وهو يقول يا بيضاء يا صفراء غري غيري حتى لم يبق فيه درهم ولا دينار ثم امر بنضحه فصلى فيه ركعتين رواه احمد عن

حضرت امیر المومنین امام المتقین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی سیرت وخصلت میں

امام احمد ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز کہا کرتے تھے ہم نے اس امت میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد علی بن ابی طالب سے زائد کسی اور کو زاہد نہیں جانا اونہوں نے کبھی ایک اینٹ پر دوسری اینٹ نہ رکھی چھپر کے ایک سرکنڈے پر دوسرا سرکنڈہ نہ رکھا

امام احمد علی بن ربیعہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن التیاح امیر المومنین حضرت علی کے پاس آکر کہنے لگا اے امیر المومنین بیت المال سونے چاندی سے بھر گیا ہے حضرت علی نے (تعجب کی رو سے) اللہ اکبر کا نعرہ مارا پھر ابن التیاح کے ہاتھ پر سہارا لگا کر کھڑے ہوئے اور بیت المال میں تشریف لائے پھر فرمایا کوفہ کے شیعوں (دوستوں قبیلے کے لوگوں) کو میرے پاس لاؤ۔ لوگوں میں ندا کی گئی (جب سب جمع ہوگئے) تو آپ نے سارا بیت المال کا مال اونہیں دے دیا۔ اور اوس وقت وہ فرماتے تھے اے چاندی اے سونے تم میرے غیر کو فریب دینا میں تمہاری فریب دہی میں نہ آؤں گا۔ اور آپ نے یہاں تک تقسیم کیا کہ ایک درہم نہ ایک دینار باقی رکھا۔

پھر وہاں پانی چھڑکنے کا حکم فرمایا اور اوس جگہ دو رکعت نماز پڑھی۔

عکرمۃ قال اتی علیؓ بزنادقۃ فاحرقھم فبلغ ذلک ابن عباس فقال لو کنت انا لم احرقھم لنھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعذاب اللہ ولقتلتھم لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ رواہ البخاری عن علیؓ قال اُھدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغلۃ فرکبھا فقال علی لو حملنا الحمیر علی الخیل فکانت لنا مثل ھذہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یفعل ذلک الذین لا یعلمون رواہ ابوداود والنسائی عن علیؓ قال اھدیت لرسول اللہ صلعم حُلّۃ سیراء فبعث بھا الیّ فلبستھا فعرفت الغضب فی وجھہ فقال انی لم ابعث بھا الیک لتلبسھا انما بعثت بھا الیک لتشققھا خمرا بین النساء رواہ البخاری ومسلم عن عبد اللہ بن زرین قال دخلت علی علیؓ یوم الضحی فقرب الی خزیرۃ فقلت یا امیر المومنین قد اکثر اللہ الخیر فقال یا ابن زرین سمعت رسول اللہ

تاکہ وہ زمین قیامت کے دن گواہی دی کہ حضرت علی نے مسلمانوں سے ایک سہم تک نے روکا) امام بخاری عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کے پاس ایک بیدین قوم لائی گئی آپنے اونہیں آگ سے جلادیا۔ ابن عباس کو جب یہ خبر پہونچی تو انہوں نے کہا اگر میں ہوتا تو اونہیں کبھی جلاتا کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے کہ لوگوں کو عذاب الٰہی کے ساتھ تکلیف نہ دو البتہ میں اونکو قتل کر ڈالتا کیونکہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جو اپنا دین بدل دے اوسے قتل کر ڈالو۔ ابوداؤد اور نسائی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خچر تحفۃً بھیجا گیا آپ اوس پر سوار ہوئے علی رضؓ نے کہا اگر ہم بھی گدہوں کو گھوڑیوں پر چھوڑیں تو اس جیسے خچر پیدا ہوں۔ رسول خدا صلعم نے فرمایا یہ کام جاہلوں کا ہے بخاری اور مسلم میں علی رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیواسطے ایک ریشمی خط دار جوڑا بھیجا گیا آپنے اوسے میرے پاس بھیجدیا میں نے اوسے پہن لیا اوسکے پہننے سے آپکے چہرۂ مبارک میں غصہ کے آثار مجھے معلوم ہوئے پھر فرمانے لگے۔ مینے اوسے تمہارے پہننے کے لئے نہیں بھیجا۔ بھیجا تو اسواسطے تہا کہ اوسکی اوڑھنیاں بنا کر عورتوں کو تقسیم کردو۔ عبداللہ بن زرین کہتے ہیں میں حضرت علی کے پاس عید الضحیٰ کے دن حاضر ہوا آپنے میرے طرف گوشت کا حلیم نزدیک کیا مینے کہا اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے بہت سا مال متاع آپکو عنایت فرمایا ہے علی رضؓ نے فرمایا اے ابا زرین مینے رسول خدا سے سنا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل للخلیفۃ من مال اللہ الا قصعتان قصعۃ یاکلہا ھو واھلہ وعیالہ وقصعۃ یضعہا بین یدی الناس عن سوید بن غفلۃ قال دخلت علی علی فی ھذا القصر یعنی قصر الامارۃ وبین یدیہ رغیف من شعیر وقدح من لبن والرغیف یابس تارۃ یکسرہ بیدیہ وتارۃ برکبتیہ فشق علی ذلک فقلت لجاریۃ لہ یقال لھا فضۃ الا ترحمین ھذا الشیخ وتنخلین لہ ھذا الشعیر اما ترین نشارتہ علی وجہہ وما یعانی منہ فقالت لای شیء یوجر ھو وناثم نحن وانہ عہد الینا ان لا ننخل لہ طعاما قط فالتفت الی وقال ما تقول لھا یا ابن غفلۃ فاخبرتہ وقلت یا امیر المومنین ارفق بنفسک فقال لی ویحک یا سوید ما شبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واھلہ من خبز بر ثلاثا حتی لقی اللہ تعالی ولا نخل لہ طعام قط ولقد جعت مرۃ بالمدینۃ جوعا شدیدا فخرجت اطلب العمل فاذا بامراۃ قد جمعت مدرا یرید ان تبلہ

فرماتے تھے اللہ کے مال میں سے خلیفہ کے لیئے دو پیالوں کے سوا کہ ایک تو وہ اور اسکے اہل وعیال کھائے اور دوسرا پیالہ مہمانوں کے آگے رکھے اور کچھ حلال نہیں۔

مسند امام احمد میں سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں حضرت علی کے پاس اس محل یعنے دار الامارۃ میں آیا اور سوقت آپکے پاس ایک جو کی روٹی اور ایک دودھ کا پیالہ رکھا تھا روٹی ایسی خشک تھی کہ کبھی تو اسے آپ ہاتہوں سے توڑتے اور کبھی گھٹنوں پر مار کر توڑتے تھے اونکی یہ حالت مجھپر بہت گراں گذری آپکی ایک لونڈی تہی جسکا فضہ نام تھا میں نے اوس سے کہا کیا تو اس شیخ پر رحم نہیں کرتی اور انکے لئے چھانکر روٹی نہیں پکاتی کیا تو اونکی مشقت اور جس چیز سے اونہیں رنج ہوتا ہے اونکو دیکھتی نہیں وہ کہتی لونڈی نے جواب دیا کہ علی رضی اللہ عنہ کو اسمیں اجر ملتا ہے اور ہم گنہگار رہتے ہیں کیونکہ اونہوں نے ہم سے عہد لیا ہے کہ اونکا کہانا چھانکر کبھی نہ پکاویں اتنے میں حضرت علی نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اے ابن غفلہ تو اس لونڈی سے کیا کہہ رہا ہے میں نے اپنی گفتگو کی خبر دیکر عرض کیا کہ اے امیر المومنین اپنے نفس پر رحم فرمایئے اور اوسکو اتنی مشقت میں نہ ڈالئے آپنے فرمایا اے سوید تجھے خرابی ہو رسول خدا صلعم اور اونکے اہل نے تین دن تک برابر گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہانتک کہ اللہ سے ملاقات کی اور کبھی آپکے واسطے کہانا چھانکر نہ پکایا گیا ایک دفعہ مدینہ میں مجھے سخت بھوک لگی میں مزدوری ڈھونڈھنے نکلا ناگاہ ایک عورت مٹی کے ڈھیلے جمع کرکے اونہیں بھگونا چاہتی تھی

فقاطعته على دلو بتمرة فمد دث
ستة عشر دلوا حتى مجلت يداى ثم
رواية فمحت ثم اخذت التمر واتيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته
فاكل منه رواه احمد فى الفضائل
عن هرون بن عنترة عن ابيه
قال دخلت على على وهو بالخورنق
وهو يرعد فى يوم بارد وعليه شملة
فقلت يا امير المومنين ان الله قد
جعل لك ولاهلك نصيبا فى هذا المال
وانت تصنع بنفسك ما تصنع فقال والله
ما ارزؤكم من اموالكم شيئا والله
انها القطيفة التى خرجت بها من المدينة
عن ابى المطرف قال رايت على بن ابى
طالب كرم الله وجهه مؤتزرا بازار
مترديا برداء ومعه درة كانه اعرابى
يدور الاسواق حتى بلغ سوق الكرابيس
فوقف على شيخ فقال يا شيخ
احسن بيعى فى قميص بثلاثة
دراهم فعرفه الشيخ فقال نعم فلما
انه قد عرفه فترك ومضى ولم
يشتر منه شيئا فاتى غلاما حدثا
فاشترى منه قميصا بثلاثة دراهم ثم جاء

بھینچا اور میں ایک ڈول پر ایک کھجور ٹھہرائی اور سولہ ڈول
کھینچا اوس مٹی کو تر کر دیا یہاں تک کہ میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے
پھر میں نے کھجوریں لیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
آکر اس امر کی خبر دی آنحضرت نے بھی اوس میں سے تناول
فرمائی ہرون بن عنترہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں
کہ میں علیؓ کے پاس گیا اور وہ خورنق (ایک معروف
محل کا نام ہے) جاڑے کے موسم میں کانپ رہے تھے اور اون پر ایک
پرانی چادر پڑی تھی میں نے کہا اے امیر المومنین آپکے اور آپکی اہل
کے واسطے اس بیت المال سے ایک حصہ اللہ نے مقرر فرمایا ہے اور آپ
اپنے ذات کے لئے کرتے ہیں جو کرتے ہیں۔ علیؓ نے
فرمایا خدا کی قسم میں تمہارے مالوں سے کچھ نہیں لیتا اپنے لئے کچھ بھی مقرر
نہیں کیا واللہ یہ میری وہی چادر ہے جسے میں مدینے سے لیکر اپنے
ساتھ نکلا تھا۔ امام احمد ابو المطرف سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ ایک لنگی کا تہبند
اور ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے اور ایک درہ ہاتھ میں تھا ایسا تھا گویا بدوی
اور اعرابی کی طرح بازاروں میں پھرتے تھے اور ٹہلتے ٹہلتے
بزازی کے بازار میں پہنچے پھر ایک بوڑھے شخص کے پاس کھڑے
ہو کر فرمایا اے شیخ تو تین درہم کی عوض اس کرتے میں مجھسے
بیع کرنا چاہتا ہے۔ اوسنے آپکو پہچان کر کہا جی ہاں آپ نے
مجھے پہچانا منظور ہے حضرت علی کو معلوم ہو گیا کہ اوسنے مجھے
پہچان لیا ہے آپ اوسے چھوڑ کر آگے تشریف لے گئے
اور اوس سے کچھ نہ خریدا پھر ایک نوجوان لڑکے کے پاس آکر تین
درہم کا اوس سے ایک کرتا خریدا۔

ابو الغلام فاخبره وقال اشترے
مني رجل قميصا بثلاثة دراهم من
صفقته كذا وكذا فاخذ درهما وجاء
اليه فقال يا امير المومنين هذا الدرهم
فاضل عن ثمن القميص فخذه فان
ابني غلط انما ثمنه درهمان فقال
يا شيخ اذهب بدرهمك فانه باعني
على رضائي واخذ رضاه رواه احمد
عن عمرو بن قيس الملائي قال
رئي على علي كرم الله وجهه ازار
مرقوع فعوتب في ذلك فقال يخشع
له القلب ويقتدي به المؤمن رواه
سفيان الثوري قال سفيان وكان
يقطع الثوب الى اطراف اصابعه
يعني الكم عن ابي مطر انه راى
على علي قميصا بثلاثة دراهم وفي
رواية انه اشترى قميصا ولبسه
ففضل عن الرسغين والكعبين
فقطعه وقال الحمد لله الذي رزقني
من الرياش ما اتجمل به بين الناس
واواري به عورتي فقيل له اهذا
شيء ترويه عن نفسك او عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال بل

اوس لڑکے کا باپ آیا تو اوسنے اوسکی خبر دی کہ ایک شخص نے
مجھسے تین درہم کا ایک کرتا خرید ہے اور اوسکی ایسی ایسی
صورت ہے وہ شخص ایک درہم لیکر حضرت علی کے پاس آکر کہنے لگا
اے امیر المومنین یہ درہم اوس کرتے کی قیمت سے زائد ہے آپ
اسے لے لیجیے کیونکہ میرے لڑکے نے قیمت میں غلطی کی اوسکی قیمت
تو دو ہی درہم تھے آپنے فرمایا اے شیخ اس درہم کو تو ہی لیجا کیونکہ
اوسنے میری خوشی ہی سے مجھسے بیع کی ہے اور میںنے اوسکی خوشی
سے یہ کرتا لیا ہے عمرو بن قیس کہتے ہیں علی بن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ پر ایک پیوندار تہبند دیکھکر لوگوں نے اس
باب میں عتاب کیا۔ آپ نے فرمایا اس میں قلب عاجزی
سے رہتا اور اس کے ساتھ مومن اقتدا کرتا ہے۔ اسے
سفیان ثوری نے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی اوس
کپڑے کو جو انگلیوں کی طرف ہوتا ہے یعنے آستینوں کو
پھاڑ ڈالا کرتے تھے۔ امام احمد ابو مطر سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت علی پر ایک کرتا تین درہم کی قیمت کا اوس
نے دیکھا اور ایک روایت میں ہے کہ اوہوں نے
کرتا خرید کر پہنا اور پہونچوں اور ٹخنوں سے جو زائد تھا
اوسے کتر ڈالا اور فرمایا۔ سب تعریف اوس خدا کے
لئے ہے جس نے ایسا لباس زینت مجھے عطا فرمایا
جس سے لوگوں میں تجمل کرتا اور اپنی ستر گاہ کو ڈھانکتا
ہوں۔ لوگوں نے یہ بات سنکر آپ سے پوچھا
کیا تم اپنی طرف سے روایت کرتے ہو یا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا۔ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا

سمعته من رسول الله صلی الله
علیه وسلم عن علی بن الاقمر
عن ابیه قال رأیت علیا کرم الله
وجهه وهو یبیع سیفا له فی السوق
ویقول من یشتری هذا السیف
فو الذی فلق الحبة وبرأ النسمة لطالما
کشفت به الکرب عن وجه رسول
الله صلی الله علیه وسلم ولو کان
عندی ثمن ازار لما بعته رواه ابو
نعیم عن عمرو بن یحیی عن ابیه
قال اهدی لعلی کرم الله وجهه زقاق
من عسل وسمن فرآها قد نقصت
فسأل عنها فقیل له بعثت ام کلثوم
فاخذت منه فبعث الیها بعد ان قوم
العسل بخمسة دراهم فاخذها منها
وقال هذا للمسلمین عن عمرو بن یحیی
عن قنبر قال جاء الی بیت المال زقاق
من عسل فقال الحسن بن علی
یا قنبر اذهب وأتنی من الزقاق
بمقدار نصیبی من بیت المال فقد نزل
بی ضیف وما عندی ما اطعمه واذا
قسم امیر المومنین العسل فخذ بقدر
نصیبی ورده فی بیت المال فجاء قنبر

ملکہ رسول خدا صلعم سے سنا ہے علی بن الاقمر اپنے
باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی کرم اللہ وجہہ کو بازار
میں تلوار بیچتے ہوئے دیکھا آپ کہہ رہے تھے اس تلوار کو
کون خریدتا ہے اوس ذات کی قسم جس نے دانہ پھاڑ کو
اوگایا اور جان کو پیدا کیا بیشک اس تلوار سے بہت زمانہ تک
رسول خدا صلعم کے چہرہ مبارک سے رنج وفکر دور کیا ہے
اگر میرے پاس ایک ازار کی قیمت ہوتی تو میں اسے نہ بیچتا
عمرو بن یحیی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کیواسطے شہد اور روغن کی کپی مشکیں
بھیجی گئیں آپ نے دو دن کے بعد جو آپ نے انہیں
دیکھا تو اون میں سے کچھ کم ہو گیا تھا آپنے دریافت کیا
کہ یہ مشک کم کیوں ہوئی گھر والوں نے عرض کی کہ انہیں
سے کچھ لیکر ام کلثوم آپ کی صاحبزادی کو بھیجا گیا
ہے۔ آپنے شہد کی قیمت پانچ درہم لگا کر اونکے پاس
کسی کو بھیجا اور قیمت لیکر فرمایا کہ یہ تمام مسلمانوں کا
حق ہے۔ عمرو بن یحیی قنبر سے روایت کرتے ہیں کہ بیت المال
میں شہد کی مشکیں آئیں سو حسن حضرت علی کے بڑے
صاحبزادے نے فرمایا اے قنبر جا اور بیت المال کے شہد میں سے
میرے حصہ کی مقدار میرے پاس لے آ کیونکہ میرے پاس ایک
مہمان آیا ہے اور اوسکے کھلانے کو میرے پاس کچھہ بھی نہیں
ہے۔ جب امیر المومنین شہد تقسیم کرینگے تو میرے حصہ
کی مقدار میں سے لیکر بیت المال کا حق ادا کر دیجیو
قنبر اون مشکوں میں سے ایک مشک کے پاس آیا

الی زق منها فاخذ منه مقدار رطل
ثم جاء علی کرم الله وجهه الی
الزق فراه قد نقص فقال یا قنبر
ایحدث ماهذا فاخذ یتعلل علیه
فقال والله لتصدقنی الحدیث
فصدقه فغضب غضبا شدیدا
وقال علی بالحسن فجاء فوقع علی
قدمیه وقال الحق عمی جعفر وکان اذا
سئل بحق جعفر سکن غضبه فقال
له ما حملک علی ان تاخذ من عسل
المسلمین قبل القسمة فقال امالی فیه
حق فقال فکیف تنتفع به قبل المسلمین
والله لولا انی رایت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقبل ثنایاک لاوجعتک
ضربا ثم واشتر عوضه وصبه فی
الزق ففعل وقسمه بین المسلمین
وبکی ثم قال اللهم اغفر للحسن
فانه لم یعلم ولقد کنا مع رسول
الله صلعم نقتل اخواننا وابنائنا
واعمامنا واهلنا ما نرید بذلک الا وجه
الله تعالی ولقد کان الرجل منا یختار
الله ورسوله علی نفسه فلما رای صدقنا
انزل بعدونا الکبت والذل

اور اوس میں سے ایک رطل کے مقدار لے لیا اسکے بعد علی کرم الله
وجہہ بیت المال میں آئے اور اوس مشک کو گھٹی دیکھکر فرمایا اے قنبر
تجہے خرابی ہو یہ کیا ہوا وہ آپ سے حیلہ اور بہانہ کرنے لگا آپنے فرمایا
خدا کی قسم سچ بات کہو کہ کیا ہے اوسنے سچ سچ آپکو بتا دیا آپکو
سخت غصہ آیا اور فرمایا میرے پاس حسن کو لاؤ وہ آئے اور آتے
ہی آپکے قدموں میں گر پڑے اور فرمانے لگے بطفیل میرے چچا
جعفر کے آپ مجہے معاف کیجیے اور حضرت علی کا قاعدہ تہا کہ
جب جعفر کا واسطہ دیجاتے تو آپکا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا تہا آپنے
فرمایا مسلمانوں کے شہد لینے پر تجہے کس چیز نے برانگیختہ
کیا حالانکہ وہ ابہی تقسیم نہ ہوا تہا حسن نے عرض کیا کیا
اوسمیں کوئی حق نہ تہا فرمایا سب مسلمانوں سے پہلے ہی تو اوس سے کیوں
نفع حاصل کرنے لگا خدا کی قسم اگر میں رسول خدا صلی الله
علیہ وسلم کو تیرے دانتوں کا بوسہ لیتے نہ دیکہتا تو تجہے
ضرور دردناک مار مارتا۔ جا کہڑا ہو اور اسکے عوض
شہد خرید کر مشک میں ڈال۔ حسن نے ایسا ہی کیا۔
علی مرتضی نے اوسے مسلمانوں کو بانٹا اور رو دیکر
فرمایا خداوند حسن کو بخشدے کیونکہ وہ اسے نہ جانتا
تہا بیشک ہم رسول خدا کے ساتھ ہو کر اپنے بہائیوں
اپنے بیٹوں ۔ اپنے چچاؤں اپنے اہل کو قتل
کرتے تہے اور اس سے صرف خدا کی رضامندی چاہتے
تہے اور ہم میں ایک ہوتا تہا کہ وہ خدا اور رسول کو
اپنی جان پر اختیار کرتا تہا سو جب خدا تعالی نے ہمارا
سچا اعتقاد دیکہا تو ہمارے دشمنوں پہ ہلاکت اور ذلت اتاری

وانزل علینا النصر حتی استقر الاسلام ملقیا جرانه متبوء اوطانه والله لو اتینا الیوم ما اتیتم ما قام للدین عمود ولا اخضر للایمان عود رواه القرشی عن سوید بن غفلة قال دخلت علی علی کرم الله وجهه یوما ولیس فی داره سوی حصیر رث وهو جالس علیه فقلت یا امیر المومنین انت ملک المسلمین والحاکم علیهم وعلی بیت المال وتاتیک الوفود ولیس فی بیتک سوی هذا الحصیر فقال یا سوید ان اللبیب لا یتاثث فی دار النقلة وامامنا دار المقامة قد نقلنا الیها متاعنا ونحن منقلبون الیها عن قریب قال فابکانی والله کلامه رواه القرشی عن ابی خیر عن شیخ لهم قال رایت علیا کرم الله وجهه وعلیه ازار غلیظ فقلت ما هذا قال اشتریته بخمسة دراهم فمن اربحنی فیه درهما بعته ایاه قال وکان یاتزر بعباءة ویشد وسطه بعقال ویهنأ بعیره وهو یومئذ خلیفة رواه احمد فی الفضائل عن عبد الله بن عباس قال دخلت علیه

اور ہم پر مدد و نصرت یہاں تک کہ اسلام نے راحت پائی اور اپنے مواضع میں ساکن ہوا۔ خدا کی قسم اگر ہم وہ کام کرتے جو تم آج کر رہے ہو تو دین کا ستون کبھی قائم نہوتا اور ایمان کی شاخ کبھی سبز نہ ہوتی۔

امام قرشی سوید بن غفلہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایکدن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس گیا اور اونکے گھر میں ایک پرانے بوریئے کے سوا جسپر وہ لیٹے تھے اور کچھ نہ تھا میں نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ مسلمانوں کے سردار ہیں اونپر حکومت کرتے ہیں بیت المال کے مختار ہیں آپکے پاس بادشاہوں اور قبائل کے ایلچی اور تحفے آتے ہیں اور آپکے گھر میں پرانے بوریئے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے فرمایا اے سوید عقلمند دار نقل میں اقامت پسند نہیں کرتا ہے اور ہمارے سامنے دار مقامہ ہمیشگی کا گھر ہے ہم اپنے سرمایہ اور پونجی اوس گھر کیطرف نقل کر چکے ہیں اور اب ہم بھی اوسکی طرف عنقریب پہرنیوالے ہیں سوید کہتے ہیں خدا کی قسم اونکے اس کلام نے مجھے رولا دیا امام احمد ابوالخیر سے روایت کرتے ہیں کہ اونکے شیخ نے اونسے کہا کہ میں نے علی کرم اللہ وجہہ کو ایک موٹا گاڑھا تہ بند دیکھا سو میں نے عرض کیا یہ کیا ہے فرمایا پانچ درہم کو اسے خریدا ہے اب جو کوئی ایک درہم نفع دیکر مجھسے خریدنے لے تو اوسے بیچتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی ایک چادر کا تہ بند باندھتے اور اوسکے بیچ میں ایک رسی سے سخت اوسے مضبوط کر کے کستے اور اپنے اونٹ کو آپ کھڑے ہو کر ملتے اور اوس زمانہ میں خلیفہ تھے۔ امام احمد عبد اللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایکدن حضرت علی کرم اللہ کے پاس گیا

بذی قار وهو يخصف نعله فقلت له ما قيمة
هذا النعل التي تخصف فقال هي والله
احب الي من دنياكم او امرتكم هذه
الا ان اقيم حقا وادفع باطلا ثم قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يخصف نعله ويرقع ثوبه ويركب
الحمار ويردف خلفه قال ابن عباس
وما كان ياكل الا من شيء ياتيه من
المدينة قال وقدم اليه فالوذ فلم
ياكل فقلت احرام هو قال لا ولكني
اكره ان اعود نفسي ما لم نعود
ما اكل منه رسول الله صلى الله عليه
وسلم رواه احمد عن ابي النوار
بياع الكرابيس قال اشترى علي كرم
الله وجهه تمرا بدرهم فحمله في ملحفة
فقال له رجل انا احمل عنك فقال
لا ابو العيال احق ان يحمل حاجته
قال وهو يومئذ خليفة وكان يلبس
الكرابيس السنبلانية وهي ثياب
غلاظ يساوي الثوب درهمين او ثلاثة
دراهم ويقول الحمد لله الذي كساني
ما اواري به واتجمل به بين خلقه
عن الحسن بن حرموز المرادي

اور وہ جوتیاں سی رہے تھے میں نے کہا اس جوتی کی کیا قیمت ہے
کہ آپ اوسی رہے ہیں فرمایا خدا کی قسم یہ جوتیاں مجھے تمہاری دنیا
سے مجھے بہت محبوب ہیں یا یوں فرمایا کہ تمہاری اس خلافت سے زیادہ
محبوب ہے مگر میں اس سے حق ادا کرتا اور باطل کو دفع کرتا ہوں پھر فرمایا
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیاں سیتے اور اپنے کپڑوں کو پیوند لگاتے
اور گدھے پر سوار ہوتے اپنے پیچھے اور شخص کو بٹھا لیتے تھے۔ ابن عباس
کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کوئی چیز نہ کھاتے تھے مگر وہ چیز جو آپکے
پاس مدینہ سے آتی تھی ایکدن آپکے آگے فالودہ رکھا گیا سو آپنے نہ کھایا
میں نے عرض کیا کیا وہ حرام ہے فرمایا حرام تو نہیں مگر میں اپنے نفس کو
ایسی چیز کے ساتھ خوگر کرنا مکروہ جانتا ہوں جسکا معتاد نہیں رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو کھایا یا ابو النوار بزاز (یا گدڑیئے) سے روایت
ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ نے ایکدرہم کی کھجوریں خریدیں اور اپنی
چادر میں انہیں اوٹھائے ہوئے چلے جاتے تھے ایک شخص نے عرض
کیا میں آپ سے اوٹھا کر پہونچا دوں فرمایا کچھ ضرور نہیں۔ ابو العیال
(حضرت علی کی ذات مراد ہے) اپنی حاجت کا بوجھہ اوٹھانے کا
زائد مستحق ہے راوی کہتا ہے اور اوس زمانہ میں حضرت علی
خلیفہ تھے آپ سنبلانیہ کپڑے پہنا کرتے تھے اور وہ
ایک قسم کے موٹے اور سخت کپڑے ہوتے تھے جو آپ دو درہم
یا تین درہموں کو خرید کر کے پہنتے اور فرماتے تھے
سب تعریفیں اوس خدا کو ہے جسنے مجھے ایسا کپڑا پہنایا
کہ جس سے میں شرم گاہ ڈھانکتا اور اوسکی
مخلوق کے آگے اوس سے زینت کرتا ہوں۔
حسن بن حرموز المرادی کہتے ہیں کہ

عن ابيه قال رايت عليا كرم الله وجهه
يخرج من هذا القصر يعني قصر الكوفة
وعليه ازار الى انصاف ساقيه ورداء
مشمرا قريبا منه ومعه الدرة يمشي
بها في الاسواق ويقول يا قوم اتقوا الله
وفي رواية يامرهم بحسن البيع و
يقولوا وفوا الكيل والميزان ولا
تنفخوا اللحم وفي رواية ويرشد
الضالة ويعين الحمال على الحمولة
ويقرأ تلك الدار الآخرة نجعلها للذين
لا يريدون علوا في الارض الآية و
يقول هذه الآيات نزلت في الولاة
وذوي القدرة من الناس عن ابي
النوار قال رايت عليا كرم الله وجهه
وقف على خياط فقال له يا خياط
صلب الخيط ودقق الدرز وقارب
الغرز فاني سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول يؤتى يوم القيامة
بالخياط الخائن وعليه قميص ورداء
مما خاطه وخان فيه فيفتضح على رؤس
الاشهاد ثم قال يا خياط اياك والفضلات
والسقطات فان صاحب الثوب احق
بها فمن نجد عنده الطلب بها المجازات

کہ مینے علی کرم اللہ وجہہ کو اس محل یعنے کوفہ کے محل سے نکلتے
دیکھا کہ وہ ایک تہبند آدھی پنڈلیوں تک باندھے ہوئے اور ایک
چادر اسکے قریب قریب اوڑھے ہوئے تھے اور آپکے پاس ایک
درہ تھا جسے بازاروں میں لیکر پھرتے چلتے تھے اور فرماتے تھے اے میری
قوم اللہ سے ڈرو اور ایک روایت میں ہے کہ اونہیں حسن بیع کے
ساتھ حکم فرماتے اور کہتے میان اور تول کو پورا کرو گوشت کو
پھلا کر نہ رکھو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی گم ہوئی چیز کو
پا کر اوسکے مالک کو راہ پر لگا دیتے تھے اور مزدوروں کی بوجھ
اوٹھانے میں مدد کرتے اور یہ آیت تلک الدار الآخرۃ نجعلہا
للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا پڑھکر فرماتے
یہ آیت سرداروں اور قدرت والوں کے حق میں اوتری
ہے۔ ابو النوار کہتے ہیں کہ مینے علی کرم اللہ وجہہ کو ایک
درزی کے پاس کھڑا دیکھا آپنے اوس سے فرمایا اے درزی
تاگا مضبوط بٹ اور درز باریک کر سوئی قریب قریب
نکال کیونکہ مینے رسول خدا کو فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے
دن خیانت کرنے والا درزی اس حال میں لایا جاویگا
کہ جو کرتا اور چادر اوسنے سیا ہے اوس میں خیانت
کی ہے وہ اوسپر پڑا ہوگا ۔ پھر تمام مخلوق کے سامنے
رسوا ہوگا اسکے بعد علی رض نے فرمایا اے درزی بچے
ہوئے کپڑوں اور گری ہوئی کترنوں سے اپنے لئے
کچھہ مت بچا کیونکہ کپڑے کا مالک اوسکا بہت حق دار ہے
اوس شخص سے کہ اوسے قیمت سے لیتا ہے جسکے
ساتھ دنیا میں مکافات طلب کی جاتی ہے

ابی الدنیا رواه احمد بن عبد الرزاق
عن ابی اراکة قال جاء سائل
الی علی فقال لبعض ولده اذهب
الی امك وقل لها هات ذاك الدرهم
الذی عندك فمضی ثم عاد وقال قد
قالت خبأناه للدقیق فقال اذهب
وأتنی به فذهب وعاد وهو معه
فاخذه ورفعه الی السائل وقال
لا یصدق ایمان عبد حتی یکون بما فی ید
الله اوثق منه بما فی یدیه فبینا هو
یتحدث اذ مر به رجل یبیع جملا
اشتراه منه بمائة درهم ثم باعه
بمائتین فدفع المائة الی ولده وقال
اذهب بها الی امك وقل لها هذا ما
وعدنا علی لسان نبیه صلی الله علیه
وسلم اخبارا عن ربه سبحانه
وتعالی من جاء بالحسنة فله عشر
امثالها قال ابو اراکة وکان علی
یمشی یوم العید الی المصلی ولا یرکب
عن حصین بن المنذر بن الحارث
بن وعلة قال لما قال علی للحسن قم
فاجلد قال فیم انت وذاك فقال علی
بل عجزت ووهنت قم یا عبد الله

اس اثر کو احمد بن عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔
ابو اراکہ کہتے ہیں کہ حضرت علی کے پاس ایک سائل آیا آپ نے
کسی صاحبزادے کو فرمایا کہ اپنی ماں کے پاس جا کر کہو کہ وہ درہم جو تمہارے
پاس ہے دیدو وہ لڑکا گیا اور اوسیوقت واپس آکر کہنے لگا
وہ فرماتی ہیں کہ ہم نے اوسے آٹے کے لیئے اٹھا رکہا ہے فرمایا
نہیں جا اور وہ درہم لے آ پہر گیا اور واپس درہم لیکر آیا
آپنے اوس سے وہ درہم لیکر فقیر کو دیدیا اور فرمایا بندہ
کا کبہی سچا اعتقاد نہیں ہوتا تاوقتیکہ جو چیز اللہ کے پاس
ہے وہ اوس چیز سے جو اوسکے پاس ہے زائد بہروسہ کی
نہو۔ راوی کہتا ہے کہ اسی اثنا میں کہ حضرت علی
یہ باتیں کر رہے تہے آپکے پاس ایک شخص گذرا جو اونٹ
بیچتا تہا علی رض نے سو درہم کو ایک اونٹ اوس سے خرید کر دو سو کو
بیچڈالا اور سو درہم اپنے فرزند کو دیکر فرمایا لو یہ اپنی والدہ
کے پاس لیجاؤ اور اون سے کہو یہ وہ چیز ہے جسکا وعدہ اپنے
رسول خدا کی معرفت ہم دئے گئے ہیں۔ چنانچہ
آنحضرت اپنے پاک اور بزرگ پروردگار کی طرف سے
خبر دیتے ہیں۔ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها۔
ابو اراکہ کہتے ہیں کہ حضرت علی عید کے دن عیدگاہ پیدل
جاتے تہے اور کسی سواری پر سوار نہ ہوتے تہے۔ امام احمد
اپنی مسند میں حصین بن منذر بن حارث سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت علی رض نے فرمایا اے حسن کہڑے ہو اور ولید
کو حد مارو اونہوں نے کہا آپکو اوس سے کیا علاقہ ہے علی رض نے
فرمایا بلکہ تم عاجز اور کاہل ہو گئے۔ اے عبد اللہ بن جعفر

بن جعفر فاجلده فقام فجلده ويعد على حتى
بلغ اربعين قال امسك ثم قال جلد رسول الله
صلعم اربعين جلد ابو بكر رضه اربعين وجلده عمر رضي
الله عنه اربعين صدرا من خلافته
ثم اتمها ثمانين وكل سنة رواه احمد
في المسند عن ابي حازم قال جاء
رجل الى سهل بن سعد فقال هذا
فلان يذكر عليا بن ابي طالب عند المنبر
فقال ما يقول قال يقول ابو تراب
او يلعن ابا تراب فغضب سهل وقال
والله ما كناه الا رسول الله صلى الله
عليه وسلم وما كان اسم احب اليه
منه دخل علي رضي الله عنه على فاطمة
رضي الله عنها فاغضبته فخرج الى المسجد
فاضطجع على التراب وفي لفظ فسقط
رداءه على التراب وخلص التراب
على ظهره فجاء رسول الله صلى الله عليه
وسلم فمسح التراب عن ظهره وقال
اجلس ابا تراب اجلس ابا تراب و
قال الزهري والذي سب عليا في تلك
الحالة مروان بن الحكم لانه كان حاكما
على المدينة من قبل معوية رواه احمد
في المسند عن علي رضي الله عنه

ثم اوسکو اسے حد لگا تو وہ اوٹھی اور اوسپر حد لگائی حضرت
علی شمار کرتے چلے جاتے تھے عبداللہ بن جعفر جب چالیس تک
پہونچے تو آپنے فرمایا بس کر پھر کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے چالیس ہی کوڑے اسکے حد لگائی ہے اسیطرح چالیس
ہی درے حضرت ابوبکر نے معین رکھے اور حضرت عمر نے ابتدا
خلافت میں تو چالیس کوڑے لگائے مگر پھر اونہیں پورا اسّی کر دیا
اور سبکی سب سنت برحق ہے امام احمد ابو حازم سے روایت
کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سہل بن ساعد کے پاس آکر کہا کہ
فلان شخص (اس سے مروان مراد ہے) منبر پر بیٹھکر علی بن ابیطالب
کو برائی سے یاد کرتا ہے کہا وہ کیا کہتا ہے کہا ابو تراب [illegible]
سے کہتا ہے. یا (راوی نے کہا) کہ ابو تراب پر لعن وطعن کرتا
ہے یہ سنکر سہل غصہ میں بھر آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم یہ
کنیت خاص رسول خدا صلعم نے رکھی ہے اور اس نام سے زیادہ
پیارا انکو کوئی نام نہ تھا (اس کنیت کی وجہ یہ ہوئی) کہ
ایکدن حضرت علی رض حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے حضرت فاطمہ
رض سے کسی قسم کا انکو رنج ہوگیا سو آپ مسجد میں آکر خاک پر لیٹ گئے
اور ایک روایت میں ہے کہ علی رض کی چادر زمین میں گر پڑی تھی
جسپر بھی کچھ مٹی آپکی پیٹھ مبارک کو لگ گئی تھی اتنے میں رسول
خدا صلعم تشریف لائے اور انکی پیٹھ سے مٹی پونچھ کر فرمایا آ ابو تراب
اوٹھو ابو تراب اٹھو. زہری کہتے ہیں جس شخص نے حضرت علی کی اس
حالت میں عیب لگایا وہ مروان بن حکم ہی تھا. کیونکہ
وہ معاویہ رض کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا. مسند
امام احمد اور نسائی میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

قال قال لی رسول الله صلی الله علیه
وسلم ان لك فی جنة قصرا وانك
ذو قرنیها رواه احمد فی المسند وروا
[illegible] عن ابی حازم ان
رجلا جاء الی سهل بن سعد فقال
هذا فلان لامیر المدینة یدعو علیا
عند المنبر قال فیقول ماذا قال قال
یقول له ابو تراب فضحك فقال والله
ما سماه الا النبی صلی الله علیه وسلم
وما كان له اسم احب الیه منه
فاستطعمت الحدیث سهلا فقلت یا ابا
عباس كیف ذلك قال دخل

علی علی فاطمة

ثم خرج فاضطجع فی المسجد [illegible]
النبی [illegible] این ابن عمك
قالت فی المسجد فخرج الیه فوجد رداءه
قد سقط عن ظهره وخلص التراب
الی ظهره فجعل یمسح التراب عن
ظهره ویقول اجلس یا ابا تراب مرتین
رواه البخاری عن الضحاك بن مزاحم
عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله
علیه وسلم یا علی اتدری من اشقی
الاولین قلت الله ورسوله اعلم

فرماتے ہیں مجھسے رسول خدا صلعم نے فرمایا اے علی بیشک جنت
میں ایک بڑا محل ہے اور تو اسکا مالک اور حاکم ہے
صحیح بخاری میں ابو حازم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے
سہل بن ساعدہ سے آکر کہا۔ اس مدینہ کے امیر کو کیا
ہوا ہے کہ وہ منبر پر چڑھ چڑھ کر حضرت علی پر لعن طعن کرتا ہے
سہل نے پوچھا کہ وہ کیا کہتا ہے کہا ابو تراب کہتا
ہے یہ سنکر سہل ہنسے پھر کہا بخدا یہ اون کا نام
تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے اور آنحضرت کو
اس سے زیادہ اور کوئی نام محبوب نہیں تھا (ابو حازم
کہتے ہیں) کہ میں نے سہل سے اس حدیث کی تفسیر طلب
کی اور کہا اے ابو العباس یہ کیونکر ہے جواب دیا کہ آنحضرت
حضرت علی حضرت فاطمہ کے پاس آئے پھر وہاں سے خفا ہوکر
مسجد میں آکر لیٹ رہے اتنے میں رسول خدا صلعم تشریف
لائے اور حضرت فاطمہ سے فرمایا تمہارے چچا کا بیٹا کہاں
ہے حضرت فاطمہ بولیں کہ مسجد میں ہیں آنحضرت اونکے
پاس آکر کیا دیکھتے ہیں کہ پیٹھ پر سے چادر گری پڑی ہے
اور پیٹھ کو مٹی لگی ہوئی ہے۔ آنحضرت اونکی پیٹھ سے
مٹی پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے ابو تراب
اٹھو دو مرتبہ یہی فرمایا ضحاک بن مزاحم کہتے ہیں کہ حضرت
علی رض نے فرمایا کہ مجھسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ اے علی تم جانتے ہو پہلے لوگوں
میں سب سے زائد بدبخت کون تھا۔ میں نے
کہا خدا اور خدا کا رسول خوب جانتے ہیں

قال عاقر الناقة ثم قال اتدري من
اشقى الآخرين قلت الله ورسوله
اعلم فقال من يخضب هذه من هذه
يعني لحيته من هامته عن زيد بن
وهب قال قدم على علي وفد من الخوارج
من اهل البصرة فيهم رجل يقال له
الجعد بن نعجة فقال له يا علي اتق الله
فانك ميت فقال بل انا مقتول ربة
على هذا تخضب هذه يعني لحيته من
راسه عهد معهود وقضاء مقضي و
قد خاب من افترى وعاتبه ابو نعجة
في لباسه فقال هو ابعد من الكبر واجدر
ان يقتدي به المسلم رواه احمد عن
فضالة بن ابي فضالة الانصاري وكان
ابو فضالة من اهل بدر قال خرجت
مع ابي عائدا لعلي بن ابي طالب من
مرض اصابه ثقل منه فقال له ابي
ما يقيمك هاهنا بين اعراب جهينة تحمل الى
المدينة فان اصابك اجلك وليك
اصحابك وصلوا عليك فقال علي ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد
الي ان لا اموت حتى تخضب هذه من
هذه اي لحيته من دم هامته قتل

فرمایا وہ صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کوچیں کاٹنے والا ہے (جسکا
نام قدار بن سالف تھا) پھر فرمایا تم جانتے ہو کہ پچھلوں میں سب سے زائد بدبخت
کون ہے میں نے کہا خدا اور خدا کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا وہ وہ شخص ہے
جو اس داڑھی کو اس سر کے خون سے رنگین کریگا (یعنے ابن ملجم قاتل
علی رض) امام احمد زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رض
کے پاس بصرہ میں سے خوارج کا ایک قافلہ آیا ان میں سے ایک شخص نے
جسکا نام جعد بن نعجہ تھا حضرت علی سے کہا اے علی اللہ سے ڈرو کیونکہ
تم مرنیوالے ہو آپنے فرمایا بلکہ میں اللہ کی راہ میں شہید ہونگا اس داڑھی
کے سر کے خون سے رنگین ہونے پر مقرر عہد اور جاری کی ہوئی قضا
معین ہے اور مفتری ٹوٹے اور نقصان میں ہے اور ابو نعجہ نے
جب آپکے لباس میں طعنہ مارا تو آپنے جواب دیا یہ لباس تکبر
سے دور اور اس امر کے بہت لائق ہے کہ اسکی مسلمان
اقتدا کریں۔ فضالہ بن ابی فضالہ انصاری سے روایت ہے
اور ابو فضالہ بدریوں میں سے ہے کہ میں اپنے باپ کے
ہمراہ علی [illegible]
سے پہلے [illegible]
میرے باپ نے [illegible]
آپ [illegible]
کی آتا ہو [illegible]
آپکے یار آپ [illegible]
پڑھیں حضرت علی نے فرمایا [illegible]
اسپر عہد لیا ہے [illegible]
خون سے رنگین نہ ہو [illegible] موت نہ آئیگی

ابو فضالۃ معہ علی علیہ السلام عن ابی مجلزٍ قال جاء رجل من مراد الی علی وھو یصلی فی المسجد فقال لہ احترس فان ناساً من مراد یریدون قتلک فقال ان مع کل رجلٍ ملکین یحفظانہ مما لم یقدر فاذا جاء القدر خلیا بینہ وبینہ وان الاجل جُنّۃٌ حصینۃٌ عن ابی الطُّفیلِ عامر بن واثلۃ بن الاسقع قال دعا امیر المومنین الناس الی البیعۃ فجاءہ عبد الرحمٰن بن ملجم المرادی فردہ مرتین ثم اتاہ فقال ما یحبس اشقاھا لیخضبن او لیصبغنّ ھذہ من ھذہ رواہ ابو الفرج بن الجوزی۔

ابو فضالہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے ابو مجلز کہتے ہیں کہ ایک آدمی مراد (ایک شہر کا نام ہے) حضرت علی کے پاس آکر کہنے لگا حالانکہ وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے اے امیر المومنین اپنی حفاظت کیجئے کیونکہ مراد کے بہت سے لوگ آپکو قتل کرنا چاہتے ہیں فرمایا ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہیں وہ دونوں اوسکی ہر بلا سے اوسکی حفاظت کرتے ہیں جو تقدیر الٰہی میں مقدر نہیں ہوئی اور جب اسکی تقدیر سامنے آتی ہے تو وہ دونوں فرشتے اوس سے اور قدر الٰہی سے علیحدہ ہو جاتے ہیں اور بلا شبہہ اجل ایک مضبوط ڈھال ہے ابو الفرج بن جوزی ابی الطفیل عامر بن واثلہ بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین نے لوگوں کو بیعت کیلئے بلایا پس آپکے پاس عبد الرحمٰن بن ملجم مراد کا رہنے والا آیا آپنے اوسے دو دفعہ پھیر دیا پھر وہ آپکے پاس آیا آپنے فرمایا اس امت کے بدبخت آدمی کو کس لئے روک رکھا ہے ضرور یہ اس ڈاڑھی کو اس سر کے خون سے یہ شخص رنگین کریگا۔

عن امِّ جعفر سریّۃ علی قالت انی لاصبُّ الماء علی یدیہ اذ رفع راسہ فاخذ بلحیتہ ورفعھا الی انفہ وقال واھا لکِ لتخضبن بدمٍ قالت فاصیب یوم الجمعۃ عن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حُبُّ علی عبادۃ

ام جعفر حضرت علی کی لونڈی سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت علی کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہی تھی کہ یکایک آپنے اپنا سر اوٹھایا اور اپنی ڈاڑھی پکڑ کر ناک کی طرف اوٹھا کر فرمایا تجھے خوشی ہو کہ میرے خون سے رنگین ہوگی۔ ام جعفر کہتی ہیں حضرت علی جمعے کے دن شہید ہوئے۔ ذکی ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا علی کی محبت ایک قسم کی عبادت ہے۔

رواه الدیلمی وروی الشعبی وابن المسیّب قال جاء حبر من احبار الیهود الی علیؓ فناظره فقطع۔ فقال له انتم مادفنتم نبیکم حتی اختلفتم فیہ۔ فقال له علیؓ کذبت ویلک نحن مااختلفنا فیہ وانما اختلفنا عنه وانّما انتم ماجفّت ارجلکم من ماء البحر حتی قلتم یاموسی اجعل لنا الٰہا کما لهم اٰلهة فاسلم روی عکرمة عن ابن عباس والشعبی عن ابی اراکة قال لما انصرف امیر المومنین من الانبار اومن الکوفة لقتال الخوارج بالنهروان کان معه مسافر ابن عوف بن الاحمر وکان ینظر فی النجوم فقال له یاامیر المومنین لا تسر فی هذه الساعة وسر فی ثلاث ساعات من النهار قال ولِمَ قال لانک ان سرت الساعة اصابک ومن معک بلاء وشدة وان سرت فی الساعة الثالثة ظفرت فقال الله لا اله الا هو وعلی الله فلیتوکل المومنون قال الله تعالیٰ لنبیه صلی الله علیه وسلم قل لا املک لنفسی نفعًا ولا ضرًّا الا ماشاء الله ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السّوء

امام شعبی اور ابن مسیب کہتے ہیں کہ یہود کے عالموں میں سے ایک حضرت علی کے پاس آکر مناظرہ کرنے لگا سو انہے اسکو بند کر دیا اور علی رض سے کہا تم وہ ہو کہ اپنے پیغمبر کے دفن کرنے میں بھی اختلاف کیا حضرت علی نے اوسکے جواب میں فرمایا تو جہوٹا ہے تجھے خرابی ہو ہم آنحضرت کے دفن کرنے میں مختلف نہ ہوئے ہاں موضع دفن میں کچھ اختلاف کیا اور تم تو وہ قوم ہو کہ ابھی دریائے قلزم کے پانی سے پاؤں تمہارے بھی خشک نہ ہوئے تہے جو کہنے لگے اے موسےٰ جیسے ان لوگوں کے لئے پتہر کے معبود ہیں تو بھی ہمارے لئے کئی معبود بنا دے یہودی یہ سنکر مسلمان ہو گیا۔ عکرمہ ابن عباس سے اور شعبی ابو اراکہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب امیر المومنین حضرت علی شہر انبار یا کوفہ سے خوارج سے جہاد کرنے کے لئے شہر نہروان میں رجوع کرنے لگے تو اون کے ساتھ ابن عوف بن احمر نے بھی سفر کیا اور یہ شخص تاروں میں خوب غور کرتا تھا یعنے علم نجوم میں کامل استعداد رکہتا تہا حضرت علی سے کہنے لگا اے امیر المومنین آپ اسوقت سفر نہ کریں جب تین ساعتیں دن میں باقی رہیں تب تشریف لے چلیں حضرت علی نے فرمایا کیوں۔ کہا اگر آپ اس ساعت میں سفر کرینگے تو آپکو اور آپکے ساتہیوں کو بلا اور سختی پہنچیگی اور اگر تیسری ساعت میں سفر کرینگے تو فتحیاب ہونگے حضرت علی نے فرمایا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی پر مسلمانوں کو بہروسا کرنا چاہئے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ اے محمد تو کہہ میں اپنی جان کے نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔

وسمعت رسول الله صلى الله عليه و
سلم يقول من صدق منجما او كاهنا
فانما كذب بما انزل على محمد وفي رواية
فقد كفر وسمعته يقول انما اخاف
على امتي اثنتين التصديق بالنجوم
والتكذيب بالقدر ثم قال ما كان لمحمد
صلى الله عليه وسلم منجم ولا للخلفاء
بعده ثم قال هل تعلم ما في بطن فرسي
هذه فقال ان حسبت علمت فقال من
صدقك لهذا القول كذب بالقرآن
قال الله تعالى ان الله عنده علم الساعة
الآية وما كان محمد صلى الله عليه وسلم
يدعي ما ادعيت علمه فمن صدقك
في قولك كمن كان اتخذ من دون الله
اندادا اللهم لا طائر الا طائرك ولا خير الا من
عندك ولا اله غيرك ثم قال يا ابن الاحمر
نكذبك ونخالفك ونسير في الساعة
التي نهيت عنها ثم اقبل على الناس
وقال اياكم وتعلم النجوم الا ما تهتدون
به في ظلمات البر والبحر المنجم كافر والكافر
في النار يا ابن الاحمر لقد بلغني انك بعدها
تنظر في النجوم وتعمل بها لاجلدنك
جلد المفتري ولاخلدنك في الحبس

مگر جو خدا چاہے اور اگر میں غیب کی بات جانتا تو بہت سی بھلائیاں
جمع کر لیتا اور مجھے کبھی برائی نہ پہونچتی اور مینے خود رسول خدا صلعم سے
سنا فرماتے تھے جو منجم یا کاہن کی تصدیق کرے تو جو محمد پر اوتارا گیا
ہے اوسنے اوسے جھٹلایا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ کافر ہو گیا
نیز رسول خدا کو مینے یہ فرماتے سنا کہ میں اپنی امت پر دو چیز سے خوف
کرتا ہوں ایک نجوم کی تصدیق اور دوسرے قدر کی تکذیب سے
پھر فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور نہ اونکے پیچھے خلفا کے لئے کوئی
نجومی تھا پھر اوس نجومی سے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ میرے اس گھوڑی کے پیٹ میں
کیا ہے اوسنے کہا اگر میں حساب لگاؤں تو معلوم کر لوں فرمایا جو شخص تیرے
اس قول کو سچا جانے اوسنے قرآن کو جھٹلایا حق تعالی تو یوں فرماتا ہے
کہ اسی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا اور جو دونوں کے رحم میں
ہے اوسے وہی جانتا ہے جس چیز کے علم کا تونے دعوی کیا ہے اوسکا دعوی
کبھی محمد صلعم نے بھی نہیں کیا سو جو شخص تیرے قول کی تصدیق کریگا
گویا اوسنے خدا کے سوا اور شریک ٹھہرا لیے اے اللہ تیرے فال کے سوا کوئی اور
فال نہیں اور تیرے ہی پاس بھلائی ہے اور تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں
پھر فرمایا اے ابن احمر ہم تیری تکذیب کرتے اور تیری مخالفت کرکے جس ساعت سے
تونے منع کیا ہے اوسی میں سفر کرتے ہیں پھر لوگوں پر متوجہ ہو کر
فرمایا اے لوگو نجوم کے سیکھنے سے بچو ہاں اوسقدر جس سے دریا اور جنگل کی
راہ معلوم کر سکو کیونکہ معاذ اللہ نجومی کا مآل کفر ہے اور کافر کا
ٹھکانہ دوزخ ہے اے ابن الاحمر اسکے بعد اگر مجھے خبر ہوئی کہ
تو نجوم میں غور و فکر کرتا اور اوسپر عمل کرتا ہے تو تجھے مفتری
جیسے ضرور درے لگاؤں گا اور جب تک میں اور تو زندہ اور باقی رہینگے
ہمیشہ قید میں رکھوں گا۔

مابقيت وبقيت ولا حرمتك العطاء ما
عشت وكان لي سلطان ثم سار
امير المومنين في الساعة التي نهاه عن
السير فيها فظفر بالخوارج واباد هم
ثم قال فتحنا بلاد كسرى وقيصر وتبع
وحمير وجميع البلدان بغير قول منجم
ايها الناس توكلوا على الله واتقوه و
اعتمدوا عليه لو انا سرنا في الساعة التي
اشار اليها المنجم لقال الناس انما ظفرنا
بقول المنجم فثقوا بالله واعلموا ان
هذه النجوم مصابيح جعلت زينة ورجوما
للشياطين ويهتدى بها في ظلمات البر
والبحر والمنجمون اضداد الرسل يكذبون
بما جاءوا به من عند الله تعالى لا يرجعون
الى قرآن ولا شرع انما يستترون بالاسلام
ظاهرا ويستهزؤن بالنبيين باطنا فهم
الذين قال الله تعالى فيهم وما يؤمن
اكثرهم بالله الا وهم مشركون وفي
رواية ان ابن الاحمر قال له يا امير المومنين
لا تسر في هذه الساعة قال ولم قال
لان القمر في العقرب فقال قمرنا او قمرهم
وهذا من احسن الاجوبة عن شريح
بن عبيد قال ذكر اهل الشام عند علي

اور جبتک میں زندہ رہونگا اور میری حکومت رہیگی تو تجھے
اپنے عطیے اور صلے حرام رکھونگا اسکے بعد حضرت علی امیر المومنین
اوسی ساعت میں جسمیں اوسنے چلنے سے منع کیا تھا نکل کھڑے ہوئے اور خارجیوں
اور انکے مارنے پر فتحیابی ہوئی پھر علی رض نے فرمایا ہم کسری قیصر
تبع حمیر کے شہر اور انکے علاوہ اور بہت سے ملک بدون قول نجم
کے فتح کئے اے لوگو اللہ پر توکل کرو اور اوسی سے ڈرو اور اوسی
پر بھروسہ کرو اگر ہم اوس ساعت میں نکلتے جسکی طرف نجومی اشارہ کیا تھا
تو لوگ کہنے لگتے ہمیں نجومی کے قول سے فتح ہوئی سو اللہ پر بھروسہ
کرو اور جانو کہ یہ تارے آسمان کے چراغ ہیں جو آسمان کی زینت اور
شیطانوں کی رجم کیلئے بنائی گئی ہیں اور انکی سبب سے دریا اور جنگل
کے اندھیروں میں لوگ رستہ پاتے ہیں اور نجومی پیغمبروں کے مخالف ہیں
ہیں جو کچھ خدا تعالی کے پاس سے وہ لائے ہیں یہ اوسکی تکذیب کرتے
اور قرآن و شرع کی طرف رجوع نہیں کرتے ہیں۔ بظاہر اسلام
کا اظہار کرتے اور در پردہ پیغمبروں سے تمسخر اور ٹھٹھا کرتے
ہیں او نہیں لوگوں کے حق میں اللہ تعالے نے فرمایا
ہے کہ اون میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں لاتے مگر شرک
پر مٹھ مرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ ابن احمر نے
حضرت علی رض سے کہا اے امیر المومنین اس ساعت میں سفر
نکیجے فرمایا کیوں کہا اسوقت قمر برج عقرب میں ہے فرمایا ہمارا
قمر یا اون کا اور یہ بہت عمدہ جواب ہے۔
امام احمد شریح بن عبید سے روایت کرتے ہیں کہ
حضرت علی رض کے پاس جب وہ عراق میں تھے۔
شامیونکا ذکر ہوا۔

وهو بالعراق فقيل الا نلعنهم فقال لا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الابدال بالشام وهم اربعون رجلاً كلما مات منهم رجل بدّل الله مكانه رجلاً يُسقى بهم الغيث وينتصر بهم على الاعداء ويُصرف عن اهل الشام بهم العذاب رواه احمد في المسند عن قتادة رضي الله عنه قال كنا مع امير المومنين في قتال اهل النهروان وكنا ستين او سبعين من الانصار وكنتُ على الرجّالة فلما رجعنا المدينة دخلنا على عائشة فسألتنا عن مقدمنا فاخبرناها بقتل الخوارج فقالت ما كانوا يقولون قلنا يسبّون امير المومنين عليًّا وعثمان بن عفّان وانتِ ويكفّرونكم فلم نزل نقاتلهم وعليٌّ بين ايدينا ونحن بغلة رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ وقفتُ على بعض القتلى فقال على اقلبوهم فقلبناهم فاذا رجل اسودُ على كتفه مثل حلمة الثدي فقال على الله اكبر والله ما كذبت وما كذّبت كنتُ مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقسم غنائم حنين فجاء هذا فقال

اون سی کہا گیا کیا ہم اونپر لعنت نکریں فرمایا نہیں میں نے رسول خدا صلعم کو فرماتے سنا ہے کہ ابدال شام میں ہیں اور وہ چالیس شخص ہیں جب اونمیں کا ایک آدمی مرجاتا ہے تو اوسکی جگہ ایک اور شخص معین ہوتا ہے اونکے طفیل سے مینہ برسایا جاتا ہے اور دشمنوں پر مدد و نصرت کیجاتی ہے اور اونہیں کی وجہ سے اہل شام سے عذاب دفع کیا جاتا ہے مسند بزار میں ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ہم اہل نہروان کی لڑائی میں حضرت علی امیر المومنین کے ساتھ تھے ہم انصاری ساٹھ یا ستر آدمی تھے اور میں پیادوں پر سردار تھا جب ہم مدینہ میں واپس آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اونہوں نے ہمارے آنے سے سوال کیا۔ ہم نے اونہیں خوارج کے قتل کی خبر دی حضرت عائشہ نے فرمایا وہ لوگ کیا کہتے تھے جو تم اونسے لڑے ہم نے کہا امیر المومنین حضرت علی و عثمان بن عفان اور آپکو برا کہتے اور کافر بتاتے تھے سو ہم اون سے لڑتے رہے اور حضرت علی ہمارے آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خچر پر سوار تھے اتفاق سے میں خارجیوں کے بعض مقتولوں پر کھڑا تھا کہ حضرت علی نے فرمایا ان لوگوں کو پلٹو ہم نے اونہیں اوندھا ڈال دیا اون میں ایک کالا آدمی تھا جسکے ایک مونڈھے پر چھاتی کی گھنڈی جیسی ایک گوشت کی بوٹی تھی اوسے دیکھکر حضرت علی نے فرمایا اللہ اکبر خدا کی قسم میں کبھی جھوٹ نہیں بولا اور نہ مجھے کسی نے جھٹلایا میں ایکدن رسول خدا صلعم کے ساتھ تھا اور آپ حنین کی غنیمتیں تقسیم کر رہے تھے یہ کالا آدمی جو مرا پڑا ہے آکر کہنے لگا۔

يا محمد اعدل فو الله ما عدلت
منذ اليوم فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ثكلتك امك
ومن يعدل اذا لم اعدل فقال عمر
بن الخطاب دعني اضرب عنق هذا
المنافق فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم دعه فان له من يقتله
سيخرج من ضيضئه اقوام يقرءون
القران لا يجاوز تراقيهم يمرقون
من الدين كما يمرق السهم من الرمية
فقالت عائشة انت رايت هذا قال
نعم قالت ما منعني ما كان بيني
وبين علي بن ابي طالب ان اقول
الحق سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول ستفترق امتي
فرقتين يمرق بينهما فرقة محلقة
رؤسهم محفوفة شواربهم ازرهم
الى انصاف سوقهم يقرءون القران
لا يجاوز تراقيهم يقتلهم احب الخلق
الى الله ورسوله قال ابو قتادة قلت فقلت
علمت هذا فلم كان منك الذي كان
فقالت وكان امر الله قدرا مقدورا
رواه ابو محمد البزار وقد ذكره ابو

اے محمد انصاف کرو خدا کی قسم آج آپ نے انصاف
نہیں کیا رسول خدا صلعم نے فرمایا تیری ما تجھے
روئے اگر میں انصاف نکروں گا تو اور کون کریگا۔
ابن الخطاب نے فرمایا آپ مجھے چھوڑ دیجیے کہ اس منافق
کی گردن ماروں رسول خدا نے فرمایا جانے دو اسکا
قاتل ایک مخصوص شخص ہے۔ اسکی نسل سے عنقریب
ایسے لوگ پیدا ہونگے جو قرآن پڑھینگے اور اون کی
ہنسلیوں سے نیچے نہ اوتریگا جیسا تیر شکار سے پار ہوجاتا ہے اور سے
صوبتا اور نکلجاتا ہے پھر اوسمیں کچھ باقی نہیں رہتا اسیطرح وہ لوگ
بھی دین سے نکل جاوینگے۔ عائشہ نے فرمایا
تو نے اپنی آنکھ سے اوس شخص کو دیکھا ہے مینے کہا
ہاں فرمایا مجھ میں اور علی ابن جو رنجیدگی تھی وہ
حق کہنے سے مانع نہیں ہے۔ مینے خود رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے میری امت
میں قریب دو فرقے مختلف ہونگے اون میں ایک
فرقہ نکلیگا جنکے سر منڈے ہوئے ہونگے اور اونکی
مونچھیں بالکل صاف ہونگی اونکی ازاریں نصف
پنڈلیوں تک ہونگی قرآن پڑھیں گے مگر اون کی
ہنسلیوں سے نیچے نہ اوترے گا۔ تمام خلق میں سے
زائد خدا و رسول کے نزدیک جو شخص محبوب ہے وہ
اونہیں قتل کریگا۔ ابو قتادہ کہتے ہیں مینے عائشہ
سے کہا جب آپ اسکو جانتی ہیں تو جو کچھ اونکی نسبت ایسے
صادر ہوا کیوں ہوا۔ فرمایا وہ اللہ کا ایک حکم مقدر تھا

الفرج الاصبهانی فی کتاب مرج البحرین
وقال فیہ بعد قولها وکان امر الله
قدرًا مقدورًا یا ابا قتادة وللقدر
سبب وهو ان الناس خاضوا فی
حدیث الافک وکان عامة المهاجرین
یقولون لرسول الله صلی الله علیہ
وسلم امسک علیک زوجک حتی
یاتی امر ربک وکان علی رضی الله
عنہ یقول النساء کثیر وما ضیق الله
علیک وفی نساء قریش من هی اجل
نسبًا منها وابهی وما الومہ فانہ کان
لما رای قلق رسول الله صلی الله
علیہ وسلم وحزنہ وما یحصل لہ
من کلام المنافقین یقول لہ ذلک
فوجدت علیہ وکان لی من رسول الله
صلی الله علیہ وسلم حظ فخفت
علیہ فکان منی ما کان وانا الآن
فاستغفر الله مما فعلت عن ابی
سعید الخدری رض قال بینما نحن
عند رسول الله صلی الله علیہ وسلم
وهو یقسم قسمًا اتاه ذو الخویصرة
وهو رجل من بنی تمیم فقال یا رسول
الله اعدل فقال ویلک فمن یعدل

ابو الفرج اصفہانی کتاب مرج البحرین میں اسکے بعد یہ
مضمون بھی زائد کرتے ہیں کہ ای ابو قتادہ اور قدر
الٰہی کے لئے ظاہر میں ایک سبب بھی ہوتا ہے وہ سبب یہ تھا
کہ جب لوگوں نے تہمت کے باب میں بحثیں کیں تو اوس وقت
عام مہاجرین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے
تھے کہ جب تک وحی الٰہی نہ آئے آپ اپنی بی بی کو ٹہرائے
رکھیے اور اوس وقت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے آ رسول
خدا عورتیں بکثرت ہیں اللہ تعالیٰ کبھی آپ پر تنگی نکرے گا
قریش کی عورتوں میں اور بہت سی ایسی عورتیں ہیں جو
عائشہ سے نسب میں زیادہ بزرگ اور خوبصورت ہیں (عائشہ
فرماتی ہیں) میں اس سے علی کو کوئی ملامت نہیں
کر سکتی کیونکہ جب اونہوں نے رسول خدا کے
اضطراب و قلق رنج والم کو اور منافقوں کی
باتوں سے جو اونہیں صدمہ حاصل ہوا تہا دیکھا
تو یہ لفظ فرمائے اسلیے مجکو اونپر غصہ آیا کیونکہ میرے لئے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک مخصوص حصہ تہا سو میں اوسکے فوت ہونے
پر خوف کیا پہر جو کچھ مجھ سے ہوا یہ تہا اور اب میں اپنی کرتوت سے
اللہ سے بخشش مانگتی ہوں بخاری مسلم میں ابو سعید خدری
سے روایت ہے کہ ہم ایکوقت رسول خدا کے پاس بیٹھے تہے
اور آپ غنیمت کا مال تقسیم کر رہے تہے اتنے میں ذو الخویصرہ
(حرقوص بن حرب تمیمی خارجی کا نام ہے) آیا اور وہ بنی تمیم
سے ایک شخص تہا کہنے لگا ای رسول خدا آپ انصاف کیجے فرمایا
تجھے خرابی ہو اگر میں عدل نکروں گا تو اور کون کریگا

اذالم اعدل قد خبت وخسرت
ان لم اكن اعدل فقال عمر أيذن لي
اضرب عنقه فقال دعه فان له اصحابا
يحقر احدكم صلاته مع صلاتهم و
صيامه مع صيامهم يقرؤن القرآن لا يجاوز
تراقيهم يمرقون من الاسلام كما
يمرق السهم من الرمية ينظر الى
نصله فلا يوجد فيه شئ ثم ينظر الى
رصافه فلا يوجد فيه شئ ثم ينظر
الى نضيه فلا يوجد فيه شئ ثم ينظر
الى قذذه فلا يوجد فيه
شئ قد سبق الفرث والدم آيتهم
رجل اسود احدى عضديه مثل
ثدي المرأة او مثل البضعة تدردر
يخرجون على خير فرقة من الناس
قال ابو سعيد اشهد اني سمعت
هذا من رسول الله صلى الله عليه
وسلم واشهد ان علي بن ابي
طالب قاتلهم وانا معه فامر بذلك
الرجل فالتمس فاتي به حتى نظرت
اليه على نعت النبي صلى الله عليه وسلم
الذي نعته رواه البخاري ومسلم
عن علي رض قال بعث رسول الله صلى

اگر میں انصاف نکروں تو ٹوٹے اور نقصان میں پڑجاوے
یہ سنکر حضرت عمر رض نے فرمایا آپ مجھے حکم فرماویں کہ
اسکی گردن ماروں آنحضرت نے فرمایا جانے دو اسکا
قاتل اور شخص ہے اسکے چند ساتھی ہونگے کہ تم میں سے
ہرایک شخص اپنی نماز کو اوسکی نماز کے سامنے اور
اپنی روزہ کو اوسکی روزی کے سامنے حقیر جانیگا وہ قرآن
پڑہیں گے اور اونکے گلے کی ہنسلیوں سے نیچے نہ اوتریگا
(یعنے دلمیں کچھ قرآن کا اثر نہ ہوگا) وہ لوگ اسلام سے
ایسا نکل بہاگیں جیسے جانور کے تیر پار ہوجاتا ہے اوسکے
پیکان کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پہر اوسکے بارڈہ کو دیکھے
تو کچھ اثر نپاوے پہر اوس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو بہی کچھ اثر نپاوے
تیر پار ہوگیا ہے گوبر اور خون سے (مطلب یہ ہے کہ
جیسے تیر میں جانور کا کچھہ اثر نہیں رہتا اسیطرح اوس قوم
میں اسلام کا کچھہ اثر نہیں رہیگا) اوس گروہ کی پہچان یہ ہے
انمیں ایک کالا مرد ہوگا اوسکے ایک بازو پر عورت کی چہاتی
جیسا گوشت یا لوتہڑا ہوگا جو ہر وقت جنبش کیا کریگا وہ
آدمیونکے بہتر فرقے پر خروج کرینگے (یعنے علی مرتضی پر باغی ہونگے
ابو سعید کہتے ہیں اسبات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث میں نے
رسول خدا سے سنی ہے اور اسکی بہی گواہی دیتا ہوں کہ علی بن
ابیطالب نے اونسے جہاد کیا اور میں اونکے ساتھ تہا حضرت علی
نے اوس مرد کی تلاش کرنیکا حکم دیا سو وہ لایا گیا حتی کہ میں نے اوسکو
صفت رسول خدا نے بیان فرمائی تہی وہ ویسے اوسمیں دیکہی
حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول خدا پیر کو مبعوث ہوئے

يوم الاثنين واسلمت يوم الثلثاء
وكان عمره حين اسلم عشر سنين وقيل
تسع وقيل ثمان وقيل دون ذلك قال
الحسن بن زيد بن الحسن ولم يعبد
الاصنام قط لصغره واخرج ابن سعد
ولما هاجر رسول الله ص الى المدينة امره
ان يقيم بعده بمكة اياما حتى يؤدي عنه
امانته والودايع والوصايا التي كانت
عند النبي ص ثم يلحق باهله ففعل ذلك وشهد
مع رسول الله ص بدرا واحدا وسائر
المشاهد الا تبوك فان النبي ص استخلفه
على المدينة وله في جميع المشاهد آثار
مشهورة واعطاه النبي ص اللواء في مواطن
كثيرة وقال سعيد بن المسيب اصاب
عليا يوم احد ست عشرة ضربة وثبت
في الصحيحين انه ص اعطاه الراية يوم
خيبر واخبر ان الفتح يكون على يديه
واحواله في الشجاعة وآثاره في الحروب
مشهورة وكان علي شيخا اصلع كثير
الشعر ربعة الى القصر اقرب عظيم
البطن عظيم اللحية جدا قد ملأت ما بين
منكبيه بيضاء كانها قطن ادم شديد
الادمة قال جابر بن عبد الله حمل

اور مع کل کو اسلام لایا اسلام لانے کے وقت اونکی دس برس
یا نو یا آٹھ برس کی عمر تھی اور بعض اسکے علاوہ بھی کہتے ہیں -
حسن بن زید بن حسن کہتے ہیں کہ علی نے کبھی بتوں کی پرستش
نہ کی کیونکہ چھوٹے بچے ہی میں اسلام لائے تھے۔
ابن سعد کہتے ہیں کہ جب رسول خدا نے مدینہ میں ہجرت کی
تو علی کو حکم فرمایا کہ آپکے پیچھے چند روز مکہ میں مقیم رہیں تاکہ
کہ جب آپ کی طرف سے امانتیں اور ودائع اور وصیتیں جو
رسول خدا کے پاس تہیں ادا کریں تو پھر اپنے لوگوں میں آملیں
علی رض نے ایسا ہی کیا اور وہ رسول خدا کے ساتھ بدر اور
احد اور کل مشاہد میں حاضر ہوئے مگر تبوک میں اسوجہ سے غیر حاضر
رہے کہ نبی صلعم نے مدینہ میں اونہیں اپنے پیچھے چھوڑا تھا اور سب
اون کے لئے تمام مشاہد میں آثار جمیلہ تھے اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اونہیں بہت جگہ نشان دیا سعید بن المسیب
کہتے ہیں کہ احد کے دن حضرت علی کے سولہ زخم لگے اور صحیحین
میں ثابت ہوچکا ہے کہ آنحضرت نے اونہیں خیبر کے دن
نشان دیا اور اونکے ہاتھ پر فتح کی خبر دی آپکی شجاعت
کے احوال اور جنگوں میں آثار مشہور ہیں حضرت علی ایک
شیخ اصلع تھے سر کے بال بکثرت رکھتے تھے میانہ قد مگر
کوتاہی کی طرف زائد مائل تھی پیٹ ذرا بڑا تھا داڑھی
بہت بڑی تھی اوسنے دونوں کندھوں کے مابین کو پُر کر لیا
تھا اور بہت سفید روئی کے مانند تھی آپ سخت گندم
گوں تھے - جابر کہتے ہیں کہ حضرت علی نے خیبر کے دن قلعہ
کے دروازے کو اپنے پیٹ پر لے لیا۔

على الباب على ظهره يوم خيبر حتى
صعد المسلمون عليه ففتحوها وانهم
جرّوه بعد ذلك فلم يحمله الا اربعون
رجلا اخرجه ابن عساكر واخرج ابن اسحاق
فى المغازى عن ابى رافع ان عليا تناول
بابا عند الحصن حصن خيبر فترس به عن
نفسه فلم يزل فى يده وهو قاتل حتى فتح الله
ثم القاه فلقد رايتنا ثمانية نفر نجهد
ان تنقلب ذلك الباب فما استطعنا ان
نقلب فصل فى الاحاديث الواردة فى فضله قال
احمد بن حنبل ما ورد لاحد من اصحاب
رسول الله ص من الفضائل ما ورد لعلى
رضى الله عنه اخرجه الحاكم عن ابى
الطفيل قال جمع على الناس فى الرحبة
فقال انشد بالله كل امرء مسلم سمع
رسول الله ص يقول يوم غدير خم ما قال
لما قام فقام اليه ثلثون من الناس
فشهدوا ان رسول الله ص قال من كنت
مولاه فعلى مولاه اللهم وال من والاه
وعاد من عاداه رواه احمد عن زيد بن
ارقم عن النبى ص قال من كنت مولاه فعلى
مولاه رواه الترمذى عن حبشى بن جنادة
قال قال رسول الله ص على منى وانا من على

حتی کہ مسلمانوں نے اوس سپر سے چڑھکر خیبر فتح کر لیا اور اسکے بعد صحابہ
نے اوس دروازہ کو کھینچا تو چالیس آدمیوں سے کم اوس سے نہ اوٹھ سکے۔
ابن عساکر اور ابن اسحق رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ
حضرت علی نے خیبر کے قلعہ کا ایک کواڑ اوکھیڑ کر اوسے بجائے ڈھال
رکھا تاکہ اپنے نفس سے لوگوں کو دفع کریں پس وہ کواڑ اونکے ہاتھ
میں رہا اور لڑائی میں مقاتلہ کرتے رہے یہانتک کہ اللہ تعالی نے خیبر کو فتح کر دیا پھر
اوسے ڈالدیا ہم آٹھ آدمی ملکر اوس دروازہ کو پلٹ رہے
تھے لیکن پلٹ نہ سکے۔ یہ **فصل اُن احادیث میں ہے**
جو حضرت علی کی فضیلت میں آئی ہیں۔
امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم میں سے کسی کے اسقدر فضائل نہیں جس قدر علی
رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ ابو الطفیل سے روایت ہے کہ
حضرت علی نے لوگوں کو کوفہ کے رحبہ میں جمع کر کے فرمایا میں
ہر ایک مسلمان مرد کو خدا کی قسم دلاتا ہوں کہ رسول خدا صلعم
نے جو کچھ غدیر خم کے دن کھڑے ہو کر فرمایا تھا بیان
کرے سو لوگوں میں سے تیس آدمی کھڑے ہوئے اور گواہی
دی کہ ہم نے رسول خدا سے سنا فرماتے تھے جسکا میں دوست
ہوں اوسکا علی دوست ہے۔ خداوندا جو علی کو دوست رکھے تو
اوسے دوست رکھ اور جو اوس سے دشمنی کرے تو اوسکا دشمن
ہو ترمذی میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول خدا نے
فرمایا جسکا میں دوست ہوں اوسکا علی دوست ہے ترمذی اور
نسائی اور ابن ماجہ میں حبشی بن جنادہ سے روایت
ہے کہ رسول خدا نے فرمایا علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں

رواہ وق الترمذی والنسائی وابن

عن ابی سعید الخدری قال کنا نعرف المنافقین ببغضہم علیا رواہ الترمذی واخرج البزار والطبرانی فی الاوسط عن جابر عن علی قال قال رسول اللہ صلعم انا مدینۃ العلم وعلی بابہا ھذا حدیث حسن علی الصواب لا صحیح کما قال الحاکم ولا موضوع کما قال جماعۃ منہم ابن الجوزی والنووی اخرج ابن سعد عن علی انہ قیل مالک انت اکثر اصحاب رسول اللہ صلعم حدیثا قال انی کنت اذا سالتہ نبّانی واذا سکتّ ابتدانی واخرج عن ابی ھریرۃ قال قال عمر بن الخطاب علی اقضانا واخرج ابن مسعود قال اقضی اہل المدینۃ علی واخرج عن ابن عباس قال اذا حدثنا ثقۃ عن علی فکنا لا نعدوہا واخرج عن سعید بن المسیب قال کان عمر بن الخطاب یتعوذ من معضلۃ لیس لہا ابو الحسن واخرج عن سعید بن المسیب قال لم یکن من الصحابۃ احد یقول سلونی الا علی اخرج عن ابن عساکر عن ابن مسعود قال افرض اہل المدینۃ واقضاہا علی بن ابی طالب واخرج عن عائشۃ

ترمذی میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ہم منافقوں کو حضرت علی کی دشمنی سے پہچانتے تھے (یعنے نفاق کی علامت علی کی عداوت تھی) بزار اور طبرانی اوسط میں جابر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علی اوسکا دروازہ ہے۔ یہ حدیث بقول صواب حسن ہے نہ تو صحیح ہے جیسا کہ حسن کہتے ہیں اور نہ موضوع ہے جیسا کہ ایک جماعت نے کہا ہے اون میں سے ابن جوزی اور نووی بھی ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت علی سے کہا آپ کو کیا ہوا کہ رسول خدا صلعم کے سب یاروں میں آپ حدیث بیان کرنے میں بہت زائد ہیں جواب دیا کہ جب میں رسول خدا سے پوچھتا تہا تو وہی مجھے خبر دیتے تھے اور جب خاموش رہتا تہا تو بھی مجھ سے ابتدا کرتے تھے۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب فرمایا کرتے تھے کہ علی رض ہم سب میں بہت قاضی ہیں۔ ابن مسعود کہتے ہیں کہ تمام مدینہ والوں سے زائد قاضی حضرت علی تھے۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ جب ہمیں کوئی ثقہ حضرت علی رض سے حدیث کرتا تو ہم اوس سے تجاوز نکرتے تھے۔ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب اوس مشکل قضیہ میں جس میں ابو الحسن (حضرت علی) کی رائے نہ ہوتی اللہ سے پناہ مانگتے تھے۔ سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ حضرت علی کے سوا صحابہ میں اور کوئی ایسا نہ تہا جو سلونی (مجھسے پوچھو) کہتا ہو۔ ابن عساکر ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ مدینہ والوں میں سب سے زیادہ علم فرائض میں دانا تر اور قاضی زیادہ علی بن ابی طالب تھے۔ حضرت عائشہ کے پاس

۳۵۱

ان علیا ذکر عندها فقالت اما انه اعلم
من بقی بالسنة وقال مسروق انتهی
علم اصحاب رسول الله ص الی عمر وعلی
وعبد الله وقال عبد الله بن عیاش بن
ابی ربیعة کان لعلی ما شئت من ضرس
قاطع فی العلم وکان له البسطة فی
العشیرة والقدم فی الاسلام والصهر
من رسول الله ص والفقه فی السنة فی
النجدة فی الحرب والجود فی المال عن ابن
عباس قال ما انزل الله یایها الذین امنوا
الا وعلی امیرها وشریفها ولقد عاتب الله
اصحاب محمد فی غیر موضع وما ذکر علیا
الا بخیر رواه الطبرانی وابن ابی حاتم
عن ابن عباس قال ما نزل فی احد
من کتاب الله تعالی ما نزل فی علی عن
ابن عباس قال نزل علی علی بن ابی
طالب ثلاثمائة آیة عن سعد قال قال
رسول الله لعلی لا یحل لاحد ان یجنب
فی هذا المسجد غیری وغیرک رواه البزار
عن ام سلمة قالت کان رسول الله ص
اذا غضب لم یجترئ احد یکلمه
الا علی رواه الطبرانی والحاکم وصححه عن
ابن عباس قال کانت لعلی ثمانیة عشر

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ
وہ سنت کو خوب جانتے ہیں اون لوگوں سے جو اب
باقی ہیں۔ مسروق کہتے ہیں رسول خدا صلعم کے
تمام صحابیوں کا علم حضرت عمر و علی و عبد اللہ کی طرف
منتہی ہوا عبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ کہتے ہیں کہ علی
رضی اللہ عنہ میں خصلتیں تہیں جو تم چاہو علم میں مضبوطی
اور اقارب اسا رہے کنبے میں فضیلت اسلام میں قدامت
رسول خدا کی دامادی۔ سنت میں فقاہت اور
لڑائی میں دلیری مال میں سخاوت حاصل تہی۔ ابن عباس سے
مروی ہے کہ اللہ تعالی نے جو آیہ یا ایہا الذین آمنوا نازل کی
حضرت علی اوسکے امیر اور شریف ہیں اللہ تعالی نے رسول خدا
صلعم کے یاروں کو کئی جگہ عتاب فرمایا اور علی رضی اللہ عنہ کو
بہلائی کے سوا اور کسی چیز سے یاد نہیں فرمایا۔ ابن عباس سے
روایت ہے کہ جسقدر علی رض کی حق میں کتاب اللہ اوتری ہے
اوتنی کسیکے باب میں نہیں اوتری۔ ابن عباس کہتے ہیں
کہ علی رض کے باب میں تین سو آیتیں اوتری ہیں۔
بزار سعد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے علی سے
فرمایا کہ میرے اور تیرے سوا کسیکو حلال نہیں کہ اس مسجد میں
جنبی ہووے طبرانی اور حاکم ام سلمہ سے روایت کرتے
ہیں کہ جب رسول خدا کسی پر غصہ ہوتے تو علی کے سوا
کسی اور کو یہ جرأت نہوتی کہ آپ سے کلام کرے۔ طبرانی
اوسط میں ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ
حضرت علی میں اٹھارہ ایسی خصلتیں تہیں

منقبة ما كانت لاحد من هذه الامة رواه
الطبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة قال
قال عمر بن الخطاب لقد اعطی علی ثلاث
خصال لان یکون لی خصلة منها احب
الی من ان اعطی حمر النعم قیل وما هی
قال تزوجه ابنته وسکناه المسجد لا یحل
لی فیه ما یحل له والرایة یوم خیبر رواه
ابو یعلی عن علی قال ما رمدت و لا
صدعت منذ مسح رسول الله ص وجهی
وتفل فی عینی یوم خیبر اعطانی الرایة
رواه احمد وابو یعلی بسند صحیح عن سعد بن
ابی وقاص قال قال رسول الله ص من
اذی علیا فقد اذانی رواه ابو یعلی والبزار
عن ام سلمة عن رسول الله ص من احب
علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب
الله ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن
ابغضنی فقد ابغض الله رواه الطبرانی
بسند صحیح عن ام سلمة سمعت رسول
الله ص یقول من سب علیا فقد سبنی
رواه احمد والحاکم وصححه عن ابی سعید
الخدری ان رسول الله ص قال لعلی انک
تقاتل علی تاویل القران کما قاتلت علی
تنزیله رواه احمد والحاکم بسند صحیح

جو اس امت میں اور کسیکے لئے نہیں۔ ابو یعلی ابو ہریرہ سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا علی تین ایسی
خصلتیں دئیے گئے ہیں کہ انہیں سے میرے لیئے ایک خصلت
کا ہونا سرخ اونٹوں کے دئے جانے سے بہت محبوب ہے
لوگوں نے پوچھا وہ کیا خصلتیں ہیں فرمایا رسول خدا کا اپنی
بیٹی فاطمہ کا اون سے نکاح کرنا اور مسجد میں اونہیں بسانا
اونکے لئے وہ چیز حلال تھی جو کسیکے لئے حلال نہیں ہے
اور خیبر کے دن اونہیں جھنڈا دینا ابو یعلی صحیح سند سے
علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ خیبر کے دن
جب مجھے رسول خدا نے نشان دیا اور میرے موںھ کو چھوا اور
میری دونوں آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اوسوقت
سے نہ تو میری آنکھیں کبھی دکھیں نہ درد ہوا نہ سر میں چپک ہوئی۔
ابو یعلی اور بزار سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جس نے علی کو ایذا دی اوسنے مجھے ایذا
پہونچائی طبرانی صحیح سند کے ساتھ ام سلمہ سے روایت کرتی ہیں
کہ رسول خدا نے فرمایا جسنے علی کو دوست رکھا اوسنے مجھے دوست رکھا اور
جسنے مجھے دوست رکھا اوسنے خدا کو دوست رکھا اور جسنے علی کو دشمن
جانا اوسنے مجھسے دشمنی کی اور میری دشمنی خدا کی دشمنی ہے
امام احمد اور حاکم ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے
رسول خدا سے سنا کہ جسنے علی کو برا کہا اوسنے مجھے برا کہا
امام احمد اور حاکم ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول خدا نے علی سے فرمایا تو قرآن کی تاویل پر لوگوں سے
مقاتلہ کرے گا جیسا کہ اوسکی تنزیل میں مقاتلہ کر چکا ہے

عن ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلعم يقول
علي مع القرآن والقرآن مع علي لن يفترقا حتى
يردا على الحوض رواه الطبراني في الاوسط
عن عمار بن ياسر ان النبي صلعم قال لعلي
اشقى الناس رجلان احمر ثمود الذي
عقر الناقة والذي يضربك يا علي على
هذه يعني قرنه حتى يبتل منه هذه يعني
لحيته رواه احمد والحاكم بسند صحيح
عن ابي سعيد الخدري قال
اشتكى الناس عليا فقال رسول الله صلعم
فينا خطيبا فقال لا تشكوا عليا فوالله انه
لاخيشن في ذات الله او في سبيل الله
قال ابن سعد بويع علي بالخلافة للغد
من قتل عثمان بالمدينة فبايعه جميع
من كان بها من الصحابة ويقال ان طلحة
والزبير عليهما السلام بايعا كارهين غير
طائعين ثم خرجا الى مكة وعائشة بها
فاخذاها وخرجا البصرة يطلبون بدم
عثمان فبلغ ذلك عليا فخرج الى العراق
فلقي بالبصرة طلحة والزبير وعائشة
ومن معهم وهي وقعة الجمل وكانت في
جمادى الآخرة سنة ست وثلاثين
وقتل بها طلحة والزبير وغيرهم و

طبرانی اوسط میں ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علی قرآن کے ساتھ ہے اور
قرآن علی کے ہمراہ یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے سے
جدا نہونگے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آویں حاکم
عمار بن یاسر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے علی رض سے فرمایا کہ تمام لوگوں سے زیادہ بدبخت دو
آدمی ہیں قوم ثمود میں سرخ مرد جسکا نام قدار تھا اور
جسنے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں اور اس قوم میں وہ
شخص جو تمہارے کلیجے مقام پر مار یگا یہاں تک کہ خون سے داڑھی
تر ہوجائے گی حاکم ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں
کہ لوگوں نے علی رض کی شکایت کی سو رسول خدا صلعم نے
ہم میں کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو علی کی
شکایت نکرو خدا کی قسم وہ اللہ کی راہ میں یا اوسکی ذات
میں بہت سختی کرنیوالا ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ عثمان کے
قتل کے دوسرے دن مدینہ میں خلافت علی پر لوگوں نے بیعت
کی جتنے صحابہ اوسجگہ موجود تھے سب نے بیعت کی طلحہ
اور زبیر کی بیعت ناخوشی سے ہوئی اسکے بعد یہ دونوں مکہ
پہونچے اور مکہ سے عائشہ کو لیکر عثمان کا خون طلب کرنیکو
بصرہ میں ہو پہنچے علی رض کو جب یہ خبر پہونچی تو عراق
کی طرف سفر کیا اور بصرہ جا کر طلحہ اور زبیر اور عائشہ اور انکے
ساتھیوں سے ملاقات کی یہ واقعہ جمل ہے جو جمادی
الاخری ۳۶ھ میں ہوا۔ اس لڑائی میں طلحہ اور
زبیر وغیرہ مارے گئے

بلغت القتلى ثلاث عشر الفا واقام
على البصرة عشر ليلة ثم انصرف الى
الكوفة ثم خرج عليه معاوية بن ابى
سفيان ومن معه بالشام فبلغ عليا
فصار اليه فالتقوا بصفين فى صفر سنة
سبع وثلاثين ودام القتل بها اياما
فرفع اهل الشام المصاحف يدعون
الى ما فيها مكيدة من عمرو بن العاص
فكره الناس الحرب وتداعوا الى الصلح
وحكموا الحكمين فحكم على ابا موسى
الاشعرى وحكم معوية عمرو بن العاص
وكتب بينهم كتابا على ان يوافوا راس
الحول باذرح فينظروا فى امر الامة
فافترق الناس ورجع معوية الى
الشام وعلى الى الكوفة فخرجت عليه
الخوارج من اصحابه ومن كان معه
وقالوا لا حكم الا لله وعسكروا بحروراء
فبعث اليهم ابن عباس فخاصمهم و
حجهم فرجع منهم كثير وثبت قوم
وساروا الى النهروان فتعرضوا للسبيل
فسار اليهم على فقتلهم بالنهروان وقتل
منهم ذا الثدية وذلك سنة ثمان وثلثين
واجتمع الناس باذرح فى شعبان من

اور مقتولوں کی تعداد تیرہ ہزار تک پہونچی علی رضی اللہ عنہ دس
شب بصرہ میں مقیم رہکر کوفہ میں آئے پھر معاویہ بن ابی سفیان اور
اونکے ساتھیوں نے جو شام میں تھے حضرت علی رض پر خروج کیا
جب علی کو یہ خبر پہونچی تو وہ بھی اوس طرف چل نکلے اور صفر کے مہینے
سنہ ۳۷ھ میں آمنا سامنا ہوا اور اوسجگہ مدت تک لڑائی رہی آخر
شامیوں نے قرآنوں کو نیزہ پر اوٹھایا اور قرآن کے حکموں کی طرف
اونہیں بلایا اور یہ در حقیقت عمرو بن العاص کی طرف سے ایک
مکر تھا اسوقت لوگوں نے لڑائی کو برا جانا اور صلح کے خواہاں
ہوئے اور آپس میں دو حکم مقرر ہوئے علی رض نے ابو موسیٰ
اشعری کو اپنا حکم بنایا اور معاویہ نے عمرو بن العاص کو اور
اس بات پر تحریر لکھی کہ شروع سال میں موضع اذرح
میں سب لوگ جمع ہوکر امر امت میں نظر کریں اسکے بعد لوگ
متفرق ہوگئے اور معاویہ شام میں اور علی رض کوفے میں چلے
آئے یہاں اصحاب میں سے خارجیوں اور اونکے ساتھیوں نے علی رض
پر خروج کیا اور کہا بجز خدا کے کسیکا حکم ماننے کے قابل نہیں
اور حروراء میں اونہوں نے لشکر جمع کیا حضرت علی نے اونکے
پاس ابن عباس کو بھیجا اونہوں نے اونسے مخاصمت اور
حجت کی ایک بہت سی قوم نے تو رجوع کر لیا مگر کچھ لوگ اپنے
قول پر جمے رہے اور موضع نہروان میں چلے گئے اور رستہ کے لوگوں سے
تعرض ہوئے یعنے اونہیں ایذا پہنچائی حضرت علی نے اونکی طرف
روانہ ہوکر نہروان میں تہ تیغ کیا اور ذو الثدیہ (جسکے قتل کی
خبر رسول خدا نے دی تھی) مار ڈالا یہ واقعہ ۳۸ھ کو ہوا اوسی سال
میں شعبان کے مہینے میں لوگ مقام اذرح میں جمع ہوئے

هذه السنة وحضرها سعد بن ابي وقاص وابن عمر وغيرهما من الصحابة فقدم عمرو ابا موسى الاشعري مكيدة منه فتكلم فخلع عليا وتكلم عمرو فاقر معاوية وبايع له وتفرق الناس على هذا وصار علي في خلاف من اصحابه حتى صار يعض على اصبعه ويقول أعصى ويطاع معوية وانتدب ثلاثة نفر من الخوارج عبد الرحمن بن ملجم المرادي والبرك بن عبد الله وعمرو بن بكير التميمي فاجتمعوا بمكة وتعاهدوا وتعاقدوا ليقتلن هؤلاء الثلاثة علي بن ابي طالب ومعوية بن ابي سفيان وعمرو بن العاص ويريحوا العباد منهم فقال ابن ملجم انا لكم بعلي وقال البرك انا لكم بمعوية وقال عمرو بن بكير انا اكفيكم عمرو بن العاص فتعاهدوا على ذلك ونفروا ليلة سبع عشرة من رمضان ثم توجه كل منهم الى المصر الذي فيه صاحبه فقدم ابن ملجم الكوفة فلقي اصحابه من الخوارج فكاتمهم ما يريدون الى ليلة الجمعة سابع عشر رمضان سنة اربعين فاستيقظ علي سحرا وقال لابنه الحسن رايت رسول الله صلعم فقلت يا رسول

اور سعد بن ابي وقاص اور ابن عمر وغیرہ صحابی بھی اس مجلس میں حاضر تھے عمرو بن العاص نے براہ فریب ابوموسی اشعری کو مقدم کیا ابوموسی نے رفرد بیٹ فلیا۔ گویا کے علی رض کو خلافت سے معطل کیا اور عمرو بن العاص نے چپٹ کلامی کی وجہ سے معاویہ کو مقرر کیا اور اون سے بیعت کی اسپر لوگ متفرق ہوگئے اور علی رضی اللہ عنہ اپنے اصحاب سے ورطۂ خلافت میں پڑ گئے حتے کہ اونگلی دانتوں میں لیکر فرمایا افسوس کی بات ہے کہ لوگ میری نافرمانی کریں اور معاویہ کی اطاعت پھر خوارج میں سے تین آدمی عبد الرحمن بن ملجم مرادی اور برک بن عبد اللہ اور عمرو بن بکیر تمیمی اسکے کفیل ہوئے اور مکہ میں جمع ہوکر باہم عہد و پیمان کیا اور علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان اور عمرو بن العاص کے قتل کے لیئے بیڑا اوٹھایا کہ انہیں قتل کرنا چاہیئے تا کہ لوگ انسے راحت پائیں ابن ملجم بولا میں علی سے سمجھ لوں گا اور برک بولا میں معاویہ کو کافی ہولس ابن بکیر نے کہا میں عمرو بن عاص کو لے ڈالوں گا۔ رمضان کی سترہویں شب ہیں یہ عہد قائم ہوکر اونمیں سے ہر ایک شخص اوس شہر کی طرف چل نکلا جس میں اوسکا صاحب تھا ابن ملجم کوفہ میں آیا اور اپنے اصحاب خوارج سے ملا رمضان کی سترہ تاریخ شب جمعہ ۴۰ھ میں اون خارجیوں سے اس امر میں مشورہ کیا اسی رات کو صبح کیوقت حضرت علی جاگے اور اپنے بڑے صاحبزادے حسن سے فرمایا۔ میں نے آج کی رات رسول خدا کو خواب میں دیکھا ہے میں نے کہا اے رسول خدا میں آپکی

الله ما لقيت من امتك من الاود والكد
فقال ادع الله عليهم فقلت اللهم ابدلني
بهم خيرا لي منهم وابدلهم بي شرا لهم
مني ودخل ابن النباح المؤذن على ذلك
فقال الصلوة فخرج من الباب ينادي
الصلوة فاعترضه ابن ملجم فضربه
بالسيف فاصاب جبهته الى قرنه ووصل
الى دماغه فشد الناس عليه من كل جانب و
اوثق واقام على الجمعة والسبت وتوفي
ليلة الاحد وغسله الحسن والحسين
وعبدالله بن جعفر وصلى عليه الحسن
ودفن بدار الامارة بالكوفة ليلا ثم
قطعت اطراف ابن ملجم وجعل في قوصرة
واحرقوه بالنار هذا كله كلام ابن سعد
وقد احسن في تلخيصه هذه الوقايع
ولم يوسع فيها الكلام كما صنع غيره لان
هذا هو اللائق بهذا المقام وفي المستدرك
عن السدي قال كان عبد الرحمن بن
ملجم المرادي عشق امرأة من الخوارج
يقال لها قطام فنكحها واصدقها
ثلاثة آلاف درهم وقتل علي وفي ذلك
يقول الفرزدق شعر فلم ار مهرا ساقه
ذو سماحة كمهر قطام بين عرب وعجم

امت سے سخت جھگڑے اور کجی میں پہونچا فرمایا اونپر
اسد سے بددعا کر بیٹے کہا خداوندا مجھ کو لوگ اون سے بہتر
میں اونہیں میرے بدلے دے اور اونکے لئے مجھ سے
بدتر جو لوگ ہیں اونہیں بدل دے اتنے میں ابن
النباح موذن نے آکر کہا نماز طیار ہے پس حضرت علی
دروازہ سے نکلے اور الصلوٰۃ الصلوٰۃ کی ندا کرتے
تھے۔ ابن ملجم نے اونکے پاس آکر تلوار ماری سو پیشانی
سے کر گیسو تک پہونچے اور دماغ تک کھل گیا لوگ اوسپر
ہر طرف سے دوڑ پڑے اور پکڑ کر مشکیں باندہیں حضرت
علی جمعہ اور ہفتہ تک زندہ رہے اور اتوار کی رات کو
انتقال فرمایا حسن و حسین اور عبداللہ بن جعفر نے
آپکو غسل دیا اور حسن نے نماز پڑہی دار الامارہ کوفہ میں آپکو دفن
کر دیا پھر ابن ملجم کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر ایک بڑی ٹوکری
میں رکھدیا اور آگ سے جلا کر خاکستر کر دیا یہ سارا کلام
ابن سعد کا ہے اور اونہوں نے اس واقع کی اختصار میں اچھا طریقہ برتا ہے
اور جیسے کہ اوسکے غیر نے لمبی چوڑی تقریر لکھی ہے اونہوں نے
اسمیں فراخی نہیں کی کیونکہ اس مقام میں اسیقدر لائق اور کافی
ہے مستدرک میں سدی سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن ملجم ایک
خوارج کی عورتوں میں سے ایک عورت قطام نام پر عاشق
تھا پھر اوس سے نکاح کیا اور تین ہزار درہم اور علی رضی اللہ
عنہ کے قتل کو مہر مقرر کیا چنانچہ فرزدق شاعر نے اسکو
یوں لکھا ہے۔ بیت کسی مہر کو قطام کی مہر جیسا عرب و عجم میں نہیں دیکھا
کہ کسی صاحب سخاوت جوان مرد نے اوسے مقرر کیا ہو

ثلاثة آلاف وعبد وقينة وضرب علي
بالحسام المصمم فلا مهر أغلى من علي
وإن غلا ولا قتل إلا دون قتل ابن ملجم
قال أبو بكر بن عياش عُمّي قبر علي لئلا ينبشه
الخوارج وقال شريك نقله الحسن ابنه
إلى المدينة وقال المبرد عن محمد بن حبيب
أول من حُوّل من قبر إلى قبر علي رضي
الله عنه وأخرج ابن عساكر عن ابن
عبد العزيز قال لما قتل علي بن أبي طالب
حملوه ليدفنوه مع رسول الله صلعم فبينما هم
في مسيرهم ليلا إذ ند الجمل الذي هو
عليه فلم يدر أين ذهب ولم يقدر
عليه قال فلذلك يقول أهل العراق
هو في السحاب وقال غيره إن البعير
وقع في بلاد طي فأخذوه ودفنوه و
قيل في النجف وكان لعلي حين قتل ثلاث
وستون سنة وكان له تسع عشرة سرية
ذكره مولانا جلال الدين السيوطي في
تاريخ الخلفاء في مناقب أمير المؤمنين
علي عليه السلام فصل من نبذ من
أخباره وقضاياه وكلماته عن حجاج
عن شيخ من فزارة قال سمعت عليا
يقول الحمد لله الذي جعل عدونا يسألنا

وہ مہر تین ہزار درہم اور ایک غلام اور ایک گانیوالی
لونڈی اور حضرت علی کا قتل براں شمشیر سے سو علی کے قتل
سے کوئی مہر گراں زائد نہیں اگرچہ گراں ہی ہو اور کوئی
قتل ابن ملجم کے قتل سے سوا ناگہانی کا قتل نہیں ابو بکر
ابن عیاش کہتے ہیں کہ حضرت علی کے قبر ناپدید ہو گئی تا کہ خارجی
اوسے نہ اکھیڑیں۔ شریک کہتے ہیں کہ امام حسن ابن علی اپنے
والد کی لاش کو مدینے لے گئے۔ مبرد محمد بن حبیب سے روایت کرتے ہیں
سب سے پہلے ایک قبر سے دوسری قبر کی طرف جو شخص منتقل ہو
وہ علی ہیں ابن عساکر ابن عبد العزیز سے روایت کرتے ہیں جب علی کرم اللہ
وجہہ شہید ہوئے تو اونکے جنازہ کو اونٹ پر لاد کر لیچلے تاکہ
اونہیں حضرت کے پاس دفن کریں پس وہ رات کو جا
ہی رہے تھے کہ جس اونٹ پر اون کا جنازہ تھا وہ
بھاگا اور ایسا بھاگا کہ کسیکو معلوم نہوا کہ کدہر گیا اور کوئی شخص
اوسکے پکڑنے پر قادر نہیں ہوا اسیوجہ سے عراقی کہتے ہیں کہ
حضرت علی ابر میں ہیں بعضے کہتے ہیں کہ وہ اونٹ طی کے
شہروں میں جا پڑا اسلوگوں نے اوسے پکڑ کر علی رض کو دفن
کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ نجف میں مدفون ہوئے حضرت علی
کی عمر قتل کے وقت تریسٹھ برس کی تھی اور اونکی انیس
لونڈیاں تہیں **فصل حضرت علی کے اخبار اور بعض
قضایا اور کلمات میں**۔ حجاج ایک شیخ سے روایت
کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا سب تعریف اوس
خدا کو جسنے ہمارے دشمن کو اس لائق کیا کہ وہ ہم سے
اوس قضیہ کو پوچھتا ہے

عما نزل به من امر دينه ان معاوية كتب
الى يسألني عن الخنثى المشكل فكتبت
ان يورثه من قبل مباله عن الحسين
رض قال لما قدم علي البصرة قام اليه
ابن الكوا وقيس بن عبادة فقالا له
الا تخبرنا عن مسيرك هذا الذي سرت
فيه تتولى على الامة تضرب بعضهم
ببعض عهد من رسول الله صلعم عهده
اليك فحدثنا فانت الموثوق المامون
ما سمعت فقال اما ان يكون عندي عهد
من النبي صلعم فلا والله ان كنت اول
من صدق به فلا اكون اول من
كذب عليه ولو كان عندي من النبي
صلعم عهد في ذلك ما تركت اخا تيم بن مرة
وعمر بن الخطاب يقومان على منبره
ولقاتلتهما بيدي ولكن رسول الله صلعم
لم يقتل قتلا ولم يمت فجاءة في مرضه
اياما وليالي ياتيه المؤذن فيوذنه
بالصلوة فيامر ابا بكر فيصلي بالناس و
يرى مكاني ولقد ارادت امراءة من
نسائه ان يصرفه عن ابي بكر فابى
وغضب وقال انتن صواحب يوسف
مروا ابا بكر يصلي بالناس فلما قبض

جوامر دینی اوسپر اوترا مجھے معاویہ نے لکھا ہے اور وہ ایک ایسے خنثے
کا جو مشتبہ ہو حال دریافت کرتا ہے یعنے اوسے لکھ بھیجا کہ وہ اپنے پیشاب گاہ
کی طرف سے اوسکا وارث ہوگا یعنے اگر اوسکی پیشاب گاہ مرد کی مانند ہے
تو مرد کی میراث لیگا ورنہ عورت جیسی - ابن عساکر حسن سے روایت
کرتے ہیں کہ جب علی رض بصرہ میں تشریف لائے تو ابن کوا اور قیس بن
عبادہ انکے پاس کھڑے ہو کر فرمایا آپ ہمیں اس راہ سے جسپر چلتے ہو
(یعنی خلافت) کی خبر کیوں نہیں دیتے آپ ایسے امت پر والی ہیں
کہ اونمیں کا ایک دوسرے کو مارتا ہے عہد دیا یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کوئی عہد ہو کہ آپ سے اسخلافت میں کیا ہو آپ ہم سے بیان کیجیے کیونکہ تم نے جو
کچھ سنا ہے اوسپر معتمد علیہ اور امانت دار ہو علی رضنے فرمایا اگر میرے پاس
اسباب میں کوئی عہد ہوتا تو خدا کی قسم میں اول اون لوگوں کا
سے ہوں جنہوں نے حضرت کی تصدیق کی ہے تو ابکبھی اول اون لوگوں کا
نہ ہوں گا جو حضرت پر جھوٹ بولیں اگر میرے پاس رسول خدا صلعم کا
خلافت میں کوئی عہد ہوتا تو میں بنی تیم بن مرہ کے قبیلہ اور عمر بن
الخطاب کو کبھی نہ چھوڑتا کہ آنحضرت کے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھیں میں
اون دونوں سے بنفس نفیس لڑتا مگر رسول خدا نہ تو ناگہاں قتل
کیے گئے اور نہ یکایک ہی موت آئی جس مرض میں آپنے وفات پائی تو
چند راتدن بستر علالت پر پڑے رہے موذن آپکے پاس آتا اور نماز کی
اطلاع دیتا سو آپ ابوبکر رض کو نماز پڑھانے کا حکم فرماتے اور میرا مرتبہ
آپ پر پوشیدہ نہ تھا ہرچند کہ حضرت کی بیبیوں میں سے ایک بی بی (عائشہ)
نے ابوبکر رض سے امامت پھیرنی چاہی مگر رسول خدا نے انکار کیا اور غصہ
ہو کر فرمایا تم یوسف علیہ السلام کی مصاحبہ ہو ابوبکر کو ہی نماز پڑھانیکا
حکم کرو پھر جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے اوٹھا لیا

اللہ شیئا ص نظرنا فی امورنا فاخترنا للدنیا
من رضیہ لنبی لدیننا وکانت الصلوٰۃ اصل
الاسلام وھی مبلا الدین وقوام الدین فبایعنا
ابابکر وکان لذلک اھلا لم یختلف علیہ
منا اثنان ولم یشھد بعضنا علی بعض ولم نقطع
منہ البراءۃ فادّیت الی ابی بکر حقہ و
عرفت طاعتہ وغزوت معہ فی جیوشہ
وکنت اخذ اذا اعطانی واغزو اذا اغزانی و
اضرب بین یدیہ الحد وبسوطی فلما
قبض ولاھا عمر فاخذ بسنۃ صاحبہ
وما یعرف من امرہ فبایعنا عمر ولم
یختلف علیہ منا اثنان ولم یشھد
بعضنا علی بعض ولم نقطع منہ البراءۃ
فادّیت الی عمر حقہ وعرفت طاعتہ و
غزوت معہ فی جیوشہ وکنت اخذ
اذا اعطانی واغزو اذا اغزانی واضرب
بین یدیہ الحد وبسوطی فلما قبض
تذکرت فی نفسی قرابتی وسابقتی و
فضلی وانا اظن ان لا یعدل بی ولکن
خشی ان لا یعمل الخلیفۃ بعدہ ذنبا
الا لحقہ فی قبرہ فاخرج منہا نفسہ
وولدہ ولو کانت محاباۃ منہ لاثرھا
ولدہ فبرئ منہا الی رھط من قریش

توہم نے اپنے کاموں میں غور کیا سوجسکو رسول خدا صلعم نے ہمارے دین پر پسند کیا
ہم نے اوسے اپنی دنیا پر اختیار کرلیا اور ظاہر ہے کہ نماز اسلام کی جڑ ہے
اس اعتبار سے ابوبکرؓ دین کے سردار اور اصل ہیں سو ہم نے ابوبکر سے
بیعت کرلی اور وہ اوسکے اہل بھی تھے ہم میں سے دو شخصوں نے کبھی اونپر
اختلاف نہیں کیا اور نہ ہم میں سے کسی نے کسیکے ضرر پر گواہی دی اور
یقین نہیں کیا گیا کہ کسی نے اونسے بیزاری چاہی ہو سو میں نے ابوبکر کا حق
اونکی طرف ادا کردیا اور اونکی فرمانبرداری پہچان کر اونکے ساتھ
اونکے لشکر میں ہو کر جہاد کیا سو جب وہ مجھے کچھ دیتے تھے تو
میں لیتا تھا اور جب جہاد کا حکم فرماتے تھے تو جہاد کرتا تھا اور اونکے
آگے اپنے کوڑے سے حد قائم کرتا تھا پس جب ابوبکر کا انتقال ہو گیا
تو خلافت کا والی حضرت عمر کو بنایا اونہوں نے اپنے یار کے طریق پر عمل کیا اور
جو اونکا علم پہچانا گیا اوس پر عمل کیا سو ہم نے عمرؓ سے بیعت کی اور ہم میں سے
دو آدمیوں نے بھی اونپر کبھی اختلاف نکیا اور ہماری ایک نے دوسرے کی
ضرر پر کبھی گواہی ندی اور یقین نہیں کیا گیا کہ کسی نے عمرؓ سے بیزاری چاہی ہو
اور میں نے عمرؓ کا حق اونہیں ادا کردیا اور اونکی فرمانبرداری پہچان کر اونکے
لشکر میں ہو کر اونکے ساتھ جہاد کیا وہ مجھے جب دیتے تھے تو میں لیتا تھا اور
جب جہاد کا حکم کیا تو جہاد کرتا تھا اور اونکے سامنے اپنے کوڑے سے لوگوں پر
حدیں قائم کرتا رہا اور جب وہ فوت ہو گئے تو میں نے اپنے جی میں اپنی قرابت اور
بزرگی اور اعمال اور اسلام میں پیش قدمی اور اپنا قدیم الاسلام ہونا یاد کیا اور میں
گمان کرتا تھا کہ حضرت عمر خلیفہ کرنے میں مجھ سے تجاوز نکرینگے مگر اونہوں نے
اسبات کا خوف کیا کہ خلیفہ اونکے بعد کوئی گناہ عمل میں نہیں لاتا مگر وہ اوسکی قبر میں
لاحق ہوتا ہے سو اونہوں نے خلافت سے اپنے آپکو اور اپنے فرزند کو نکال کیا اگر
حضرت عمر کی طرف سے بخشش و عطا ہوتی تو وہ اپنے فرزند کو خلافت کے ساتھ

سنة انا احلهو فلما اجتمع الرهط
تذكرت في نفسي قرابتي وسابقتي
وفضلي وانا اظن ان لا يعدلوا بي فاخذ
عبد الرحمن مواثيقنا على ان نسمع ونطيع
لمن ولاه الله امرنا ثم اخذ بيد ابن
عفان فضرب بيده على يده فنظرت
في امري فاذا طاعتي قد سبقت بيعتي
واذا ميثاقي قد اخذ لغيري فبايعنا عثمان
فاديت له حقه وعرفت له طاعته و
غزوت معه في جيوشه وكنت اخذ
اذا اعطاني واغزو اذا اغزاني واضرب
بين يديه الحدود بسوطي فلما اصيب
نظرت في امري فاذا الخليفتان اللذان
اخذاها بعهد رسول الله صلعم اليهما
بالصلوة قد مضيا وهذا الذي قد اخذ له
الميثاق قد اصيب فبايعني اهل الحرمين
واهل هذين المصرين فوثب فيها من
ليس مثلي ولا قرابته كقرابتي ولا علمه
كعلمي ولا سابقته كسابقتي وكنت
احق بها منه رواه ابن عساكر بسند
صحيح حسن عن جعفر بن محمد عن ابيه
قال عرض لعلي رجلان في خصومة
فجلس في اصل جدار فقال له رجل

اون کے دفن کے بعد جب وہ جماعت اکٹھی ہوئی تو میں نے
گمان کیا کہ یہ لوگ مجھ سے تجاوز نکرینگے (یعنے مجھے ہی
خلیفہ بنا دینگے) عبد الرحمن بن عوف نے ہم سے اسبات کا
عہد لیا کہ جسکو خدا تعالی خلیفہ بنا دیوے ہم اوسکی اطاعت
کریں اور سنیں پہر اونہوں نے عثمان بن عفان کا ہاتہ
پکڑ کر اپنا ہاتہ اونکے ہاتہ پر مارا پہر جو میں نے اپنے کام میں غور
کیا تو ناگہاں میری فرمانبرداری میری بیعت پر سبقت
لیگئی تھی اور میرا عہد وپیمان میرے غیر کیلئے لیا گیا تہا او سوقت
ہم نے عثمان سے بیعت کی اور اونکا حق اطاعت ادا
کر دیا اور اونکی فرمانبرداری پہچانکر اون کے ساتھ لشکروں
میں ہو کر جہاد کیا وہ جب مجھے دیتے لے لیتا اور جب جہاد
کو فرماتے کرتا اور اپنے کوڑے سے اونکے سامنے لوگونکو حد
مارتا حضرت عثمان کے شہید ہونے کے پیچہے جو میں نے غور کیا تو
معلوم ہوا وہ دونوں خلیفہ جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے عہد سے خلافت کو لیا تہا گذر گئے اور یہ خلیفہ جسکے
لئے پیمان ہوا تہا شہید ہو گئے اوسوقت حرمین اور ان دونوں
شہروں کے لوگوں نے میرے ہاتہ پر بیعت کی پہر اس
خلافت میں ایک ایسا شخص بیچ میں آکودا جو میری مانند
نہ تہا اور اوسکی قرابت مجھ جیسے قرابت اور اوسکا علم میرا سا
علم اور اوسکا قدیم الاسلام ہونا مجھ جیسا نہ تہا اور اوس سے
ہر طرح خلافت کا میں مستحق تہا۔ ابو نعیم جعفر بن محمد اور وہ اپنے
باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کے ساتھ دو شخص کسی
جہگڑے میں آئے آپ دیوار کے جڑ میں بیٹھ گئے ایک آدمی نے عرض کیا

الجدار يقع فقال على امض كفى بالله

حارسا فقضى بهما فقام ثم سقط الجدار رواہ

ابو نعيم فى الدلائل عن محمد بن

المدارى قال قال على بن ابى طالب

كيف بك اذا امرت ان تلعن قلت او كائن ذلك

قال نعم قلت كيف اصنع قال العن ولا

تبرأ منى فامرنى محمد بن يوسف اخو

الحجاج وكان اميرا على اليمن ان العن

عليا فقلت امرنى محمد بن يوسف ان

العن عليا فالعنوه لعنه الله فما فطن

لها الا رجل رواہ عبد الرزاق فى مصنفه

عن عطاء قال اتى على برجل شهد عليه

رجلان انه سرق فاخذ فى شئ من امور

الناس وهدد شهود الزور وقال لا اوتى

بشاهد زور الا فعلت به كذا وكذا ثم

طلب الشاهدين فلم يجدهما فخلى سبيله

رواہ ابن ابى شيبة فى المصنف عن

جعفر بن محمد عن ابيه ان خاتم على بن

ابى طالب نعم القادر الله رواہ ابن

عساكر عن عمرو بن عثمان قال كان

نقش خاتم على الملك لله رواہ ابن

عساكر عن زر بن حبيش قال جلس

رجلان يتغديان مع احدهما

اسی خلیفہ دیوار گرتی ہے فرمایا تو اپنا کام کر اسد حفاظت کیلئے کافی ہے پہر وہیں بیٹہے بیٹہے آپنے اون دونوں میں فیصلہ کیا اور جب کہڑے ہوئی تو وہ دیوار آپڑی عبد الرزاق محمد المدری سے روایت کرتے ہیں کہ مجہہ سے علی بن ابی طالب نے فرمایا تو کیا کریگا جب مجہہ پر لعنت کرنے کا حکم کیا جاویگا - میں نے کہا اور کیا ایسا زمانہ آئیگا فرمایا ہاں بیٹے عرض کیا پہر میں کیا کروں فرمایا مجہہ پر تبرا مت کیجیو اور جان بچانے کے واسطے لعن بیشک لعنت کیجیو چنانچہ مجہے محمد بن یوسف حجاج کے بہائی نے جو یمن کا حاکم تہا حضرت علی پر لعنت کا حکم کیا میں نے لوگوں سے کہا امیر نے مجہے علی کرم اسد وجہہ پر لعنت کرنیکا حکم کیا ہے سو تم اوسپر (یعنی امیر یمن پر) لعنت کرو خدا اوسپر لعنت کرے گا سو اس امر کو بجز ایک شخص کے اور کوئی نہ سمجہا - ابن ابی شیبہ عطا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کے پاس ایسا آدمی جسپر دو شخصوں نے چوری کی گواہی دی تہی لایا گیا آپنے لوگوں کے عیوب اور اونکے احوال میں توجہ کی اور جہوٹے گواہوں کے باب میں بہت کچہہ تہدید بیان کی اور فرمایا جب جہوٹے گواہ میرے پاس لائے گئے تو پہر اونہیں ایسی ایسی سزا دی پہر آپنے اون دونوں گواہوں کو بلایا اور اونہوں نے شہادت نہ دی - سو آپنے اوس شخص کو چہوڑ دیا - ابن عساکر جعفر بن محمد اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب کی انگوٹھی کا نقش نعم القادر اسد تہا زر بن حبیش کہتے ہیں کہ دو شخص صبح کا کہانا کہانے بیٹہے - اون دونوں میں سے ایک کے پاس پانچ

خمسة ارغفة مع احدهما ثلاثة ارغفة
فلما وضع الغداء بين ايديهما مر بهما
رجل فسلم فقالا اجلس للغداء
فجلس واكل معهما واستوفى اكلهم
الارغفة الثمانية فقام الرجل وطرح
اليهما ثمانية دراهم وقال خذا هذا عوضا
عما اكلته ونلته من طعامكما فتنازعا
فقال صاحب خمسة الارغفة لي
خمسة دراهم ولك ثلاثة وقال
صاحب الارغفة الثلاثة لا ارضى
الا ان تكون الدراهم بيننا نصفين
فارتفعا الى امير المومنين علي فقصا
عليه قصتهما فقال لصاحب الثلاثة
قد عرض عليك صاحبك ما عرض
وخبزه اكثر من خبزك فارض بالثلاثة
فقال لا والله لا رضيت عنه الا بامر الحق
فقال علي ليس لك في امر الحق الا درهم
واحد وله سبع دراهم فقال رجل
سبحان الله قال هو ذلك قال فعرفني
الوجه فيما هو الحق حتى اقبله فقال
علي اليس الثمانية ارغفة اربعة و
عشرون ثلثا اكلتموها وانتم ثلاثة
انفس ولا يعلم الاكثر منكم اكلا ولا

دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں اون دونوں کے پاس
ایک اور شخص نے آکر سلام کیا وہ بولے آ بیٹھ جا
کہانا کھالے - وہ بیٹھکر کہانے لگا اور آٹھوں
روٹیوں میں سب نے برابر کہایا جب کہا چکے تیسرا آدمی کہڑا ہو گیا
اور آٹھ درہم ڈالکر کہنے لگا لو جو میں نے تمہارا کہانا کہایا ہے اوسکے
عوض یہ درہم لے لو سو وہ آپس میں جھگڑنے لگے پانچ
روٹیوں والے نے کہا میں پانچ درہم لوں گا اور تو تین درہم
کا مالک ہے - تین روٹیوں والے نے کہا میں کبھی راضی نہوں گا
تاوقتیکہ آدہی آدہی درہم تقسیم نہوں پس اون دونوں
نے امیر المومنین حضرت علی کے پاس مرافعہ کرکے اون سے
اپنا قصہ بیان کیا علی رض نے تین روٹیوں والے سے
فرمایا تیرے یار نے جو کچھ تجھپر پیش کیا وہ تیرے حق
میں بہتر ہے کیونکہ اوسکی روٹیاں تیری روٹیوں سے
زائد تہیں تو تین درہموں پر راضی ہوجا اوسنے کہا
بخدا میں اس سے کبھی راضی نہوں گا تاوقتیکہ حق فیصلہ
نہو علی رض نے فرمایا حق کی رو سے تو تجھے ایک ہی درہم
ملنا چاہیئے اور دوسرے کو سات دینے چاہیئں اوسنے
تعجب کی راہ سے کہا سبحان اللہ یہ عجیب بات
ہے) فرمایا جلیا میں نے کہا ایسا ہی ہے اوس شخص نے
کہا آپ مجھے حق بات سمجھایئے کہ میں اوسے قبول کرلوں
فرمایا کیا آٹھ روٹیوں کے چوبیس ثلث (تیسرے حصے)
نہیں ہوتے تم تینوں نے اونہیں برابر برابر کہایا کہا تھیں یا
کسیکی زیادتی اور کمی معلوم نہیں ہوئی اور تینوں برابر کہا گئے

اقل فتحلون فی اکلکم علی السواء قال
فاکلت انت ثمانیة اثلاث واما لک تسعة اثلاث واکل
صاحبک منها ثمانیة وبقی له سبعة واکل لك
واحدا من تسعة فلك واحد بواحد لك
وله سبعة فقال الرجل رضیت الآن
رواه الطبرانی عن ابی الاسود الدئلی قال
دخلت علی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب
فرایته مطرقا مفکرا فقلت فیم تتفکر یا
امیر المؤمنین فقال انی سمعت ببلدکم
هذا لحنا فاردت ان اضع کتابا فی اصول
العربیه فقلت ان فعلت هذا احییتنا
وبقیت فینا هذه اللغة ثم اتیته بعد
ثلاث فالقی الی صحیفة فیها بسم الله
الرحمن الرحیم الکلام کله اسم وفعل
وحرف فالاسم ما انبأ عن المسمی والفعل
ما انبأ عن حرکة المسمی والحرف
ما انبأ عن معنی لیس باسم ولا
فعل ثم قال لی تتبعه وزد فیه
ما وقع لك واعلم یا ابا الاسود
ان الاشیاء ثلاثة ظاهر و
مضمر وشیء لیس بظاهر
ولا مضمر قال ابو الاسود فجمعت
منها اشیاء وعرضتها علیه

سو تونے آٹھ ثلث کھائی اور تیری تین روٹیوں کی نو ثلث ہوئے ہیں
تیرے یار نے بھی آٹھ ثلث کھائی اور اوسکا پندرہ ثلث کا حصہ تھا
جس میں اوسنے آٹھ کھائے اور سات باقی رہے جیسے درہم والی
نے کھالیا اور تیرے نو حصوں میں سے ایک ہی حصہ اوسنے کھایا
سو تیرے ایک حصہ کے عوض ایک درہم ہوسکتا ہے اور اوسکے
لئے سات حصوں کے عوض سات درہم ہونے چاہئیں وہ بولا
بیشک اب میں راضی ہوگیا ابوالاسود دیلی کہتے ہیں
کہ میں امیر المؤمنین حضرت علی کے پاس گیا جاکر کیا دیکھتا
ہوں کہ آپ سر جھکائے فکرمندوں کی طرح بیٹھے ہیں
مینے عرض کیا آپ کس فکر میں ہیں فرمایا مینے تمہارے
اس شہر میں تغیر لغات سنا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ
اصول عربیہ میں ایک کتاب بناجاؤں مینے عرض کیا
اگر آپنے ایسا کیا تو ہمیں زندہ کردیا اور ان لغات کی
بقا ہم میں رہے گی پھر میں تین دن کے بعد اونکے پاس حاضر
ہوا آپنے میری طرف ایک کتاب ڈالدی جس میں لکھا تھا
بسم اللہ الرحمن الرحیم کلام کل کا کل اسم ہے یا فعل ہے یا حرف
اسم اوسے کہتے ہیں جو اپنے مسمی سے خبر دی اور فعل وہ ہے
جو مسمی کی حرکت سے آگاہی بخشے اور حرف اوسے کہتے ہیں جسمیں
نہ تو فعل کے معنے ہوں نہ اسم کے پھر مجھے ارشاد کیا تو جستجو کر اور جو تم
معلوم ہوتا جائے اسمیں زیادہ کردے اے ابوالاسود معلوم کر کہ
جتنی چیزیں ہیں تین حال سے خالی نہیں ایک ظاہر دوسرے مضمر
تیسرے جو نہ ظاہر ہو نہ مضمر ابوالاسود کہتے ہیں پھر میں نے اوس
سے بہت سی چیزیں جمع کیں اور اونکو حضرت علی پر پیش کیا

فكان من ذلك حروف النصب فذكرت منها
ان وان وليت ولعل وكان ولم اذكر لكن فقال
لم تركتها فقلت لم احسبها منها فقال بل هي منها
فزدها اليها رواه ابو القاسم الزجاجي في اماليه
عن الحارث قال جاء رجل الى علي فقال اخبرني عن القدر
قال طريق مظلم لا تسلكه قال اخبرني عن القدر قال
بحر عميق لا تلجه قال فاخبرني عن القدر قال سر
الله قد خفي عليك فلا تفتشه قال فاخبرني عن
القدر قال يا ايها السائل ان الله خلقك لما يشاء
او لما شئت قال بل لما شاء قال فيستعملك فيما شاء
رواه ابن عساكر وقد اخرج ابن سعد وغيره عن الطفيل
عن علي قال والله ما نزلت لآية
الا وقد علمت فيما نزلت واين نزلت
وعلى من نزلت ان ربي وهب لي قلبا
عقولا ولسانا ناطقا واخرج ابن
سعد وغيره عن ابي الطفيل عن علي
قال سلوني عن كتاب الله فانه ليس من
اية الا وقد عرفت بليل نزلت ام نهار ام
في سهل ام في جبل واخرج ابن ابي
داود عن محمد بن سيرين قال لما توفي
رسول الله صلعم ابطا علي عن بيعة ابي
بكر فلقيه ابو بكر فقال اكرهت امارتي
فقال لا ولكن آليت لا ارتدي بردائي

لیکن ہم کو بعض حروف نصب یاد تھے اور ان ناصبہ جو ہمیں یاد تھے
اِنّ اور اَنّ اور لیت اور لعل اور کانّ کو ذکر کیا اور لفظ لکن کو ذکر
نہ کیا آپنے فرمایا تو لکن کو کیوں نہیں ذکر کیا اوسے کیوں چھوڑ دیا میں نے
عرض کیا لکن کو حروف ناصبہ میں میں نے شمار نہیں کیا فرمایا نہیں وہ تو اونہی
میں سے ہے او بھی انمیں زیادہ کر۔ حارث کہتے ہیں کہ ایک شخص علی
رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگا مجھے قدر سے خبر دیجیے فرمایا وہ
ایک تاریک رستہ ہے تو اوس میں چل پھر او نے کہا مجھے تقدیر الٰہی سے خبر
دیجیے فرمایا یہ ایک گہرا دریا ہے اوس میں مت داخل ہو کہا نہیں مجھے قدر سے
خبر دیجیے فرمایا وہ اللہ کا ایک سر ہے جو تجھپر پوشیدہ ہوا ہے سو تو
اس میں جستجو نکر پھر فرمایا اے سائل بتا تجھے اللہ نے اوس چیز کیلیے
پیدا کیا ہے جو وہ چاہتا ہے یا اوس شے کے لئے جو تو چاہتا ہے کہا نہیں بلکہ
جس چیز کیلیے خدا نے چاہا فرمایا تو جسطرح تمہیں چاہے وہ تصرف کرے
ابن سعد کہتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا بخدا جو آیت قرآن مجید میں
اوتری ہیں اوسے جانتا ہوں کہ کس باب میں اوتری اور کہاں
اوتری اور کس شخص پر اوتری مجھے میرے رب نے قلب سلیم اور
زبان گویا عطا فرمائی ہے ابن سعد ابو الطفیل سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا مجھ سے کتاب اللہ کی تفسیر پوچھو کیونکہ کوئی
آیت ایسی نہیں جسے میں نہ پہچانتا ہوں خواہ وہ دن میں اوتری
یا رات میں نرم زمین پر اوتری ہو یا پہاڑ میں محمد بن سیرین کہتے
ہیں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو علی رضی اللہ عنہ نے
ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کرنے میں تاخیر کی پس ابو بکر نے اون سے ملاقات کر کے کہا
کیا تم میری حکومت کو مکروہ جانتے ہو فرمایا نہیں اصل بات یہ ہے
میں قسم کھا چکا ہوں کہ بجز نماز کے اپنی چادر نہ اوڑھوں

الا الی الصلوة حتی اجمع القرآن فزعموا
انه کتبه علی تنزیله وقال یاتی علی الناس
زمان المومن فیه اذل من الامة اخرجه
سعید بن منصور ولابی الاسود الدئلی
یرثی علیا رضی الله عنه الا یا عین
ویحک اسعدینا ✿ الا تبکی امیر المومنینا ✿
وتبکی ام کلثوم علیه ✿ بعبرتها وقد رات
الیقینا ✿ الا قل للخوارج حیث کانوا ✿ فلا
قرت عیون الحاسدینا ✿ افی الشهر
الصیام فجعتمونا ✿ بخیر الناس طرا
اجمعینا ✿ قتلتم خیر من رکب المطایا ✿
وذللها ومن رکب السفینا ✿ ولبس
النعال ومن حذاها ✿ ومن قرأ المثانی
والمبینا ✿ وکل مناقب الخیرات فیه ✿
وحب رسول رب العالمینا ✿ لقد علمت
قریش حیث کانوا ✿ بانک خیرهم حسبا ودینا
اذا استقبلت وجه ابی حسین ✿ رایت
البدر فوق الناظرینا ✿ وکنا قبل مقتله
بخیر ✿ یری مولی رسول الله فینا ✿
یقیم الحق لا یرتاب فیه ✿ ویعدل فی
العدی والاقربینا ✿ ولیس بکاتم علما
لدیه ✿ ولم یخلق من المتجبرینا ✿ وکان
الناس اذ فقدوا علیا ✿ نعام حار فی بلد سنینا

تا وقتیکہ قرآن جمع نکرلوں سو لوگونکا اعتقاد تہا کہ علی رض
نے قرآن اوسکے نزول کی موافق لکھا علی فرماتے ہیں کہ لوگوں پر
ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں مومن مرد لونڈی سے زیادہ ذلیل
وخوار ہوگا۔ ابو الاسود دیلی نے حضرت علی کا مرثیہ اس طرح لکھا ہے
اے آنکھ تجھے خرابی ہو ہمیں سعادت کا حصہ دے تو امیر المومنین پر
کیوں نہیں روتی حضرت ام کلثوم اون پر اپنے آنسوؤں کی ندی بہا کر
روتی ہیں کیونکہ اونہوں نے یقینی بات کو دیکھا۔ خارجی جہاں کہیں ہیں اون سے
حاسدوں کی آنکھیں کبھی ٹھنڈی نہوں کیا تم نے رمضان جیسے
مہینے میں ہمیں مصیبت پہونچائی کہ سب لوگوں سے بہتر شخص کو ہم سے
جدا کر دیا تم نے ایسے آدمی کو جو اونٹنیوں پر سوار ہوتا اور انہیں
مسخر کرتا اور کشتیوں پر بیٹھتا تہا قتل کیا اور جو جوتیاں پہنتا اور اونہیں
سیتا تہا اور جو مثانی اور مبین پڑہتا اوسے مار ڈالا تمام بھلائی کی
صفتیں اسمیں موجود تہیں اور وہ رسول رب العالمین کا محبوب تہا قریش اسبا
کو خوب جانتے ہیں کہ وہ اونمیں حسب اور دین کی رو سے بہتر تہا۔ اگر
ابو الحسین کے چہرہ کے مقابل تم آئے تو اوسکے چہرہ کو چودہویں رات کا
چاند دیکھنے والوں کے اوپر دیکھے اونکی شہید ہونے سے پہلے ہم بڑی
بھلائی اور بہبودی میں تھے ہم اپنے درمیان رسول خدا کا دوست
دیکھتے تھے وہ ایسی حق بات قائم کرتا تہا جس میں کسیکو شک نہوتا تھا اور
وہ دشمنوں اور اپنے عزیزوں میں انصاف کرتا تہا جو علم اوسکے
پاس تہا اوسے کبھی چھپایا نہیں اور وہ متکبر مغروروں
میں سے نہ تہا یعنے اوسکی عادت متکبروں جیسی نہتی جب لوگوں
نے حضرت علی کو گم کیا تو گویا وہ ایسے شتر مرغ کے مانند ہو گئے جو
قحط زدہ شہر میں حیران و پریشان پھرتا ہو

٣٦٥

سیدنا: فلا تشتمت معوية بن
صخر: فان بقية الخلفاء فينا:
عن ابراهيم بن حسن بن حسن بن
علي بن ابي طالب عن ابيه عن جده
قال قال علي بن ابي طالب قال رسول
الله صلعم يظهر في اخر الزمان
قوم يسمون الرافضة يرفضون
الاسلام رواه احمد عن زاذان ان عليا
قيل له ان قاتل الزبير على الباب فقال
علي ليدخل قاتل ابن صفيه النار
سمعت رسول الله صلعم يقول لكل نبي
حواري وان حواري الزبير بن العوام
رواه احمد في مسنده عن ابن عمر قال
وضع عمر بن الخطاب بين المنبر والقبر
فجاء علي حتى قام بين يدي الصفوف
فقال هو هذا ثلاث مرات ثم قال رحمة
الله عليك ما من خلق الله تعالى احد احب
الي من ان القاه بعد صحيفة النبي صلعم من
هذا المسجى عليه ثوبه عن ابي جحيفة
قال كنت عند عمر وهو مسجى ثوبه قد قضى
نحبه فجاء علي فكشف الثوب عن وجهه
ثم قال رحمة الله عليك ابا حفص فو
الله ما بقي بعد رسول الله احد احب

اب ابومعاویہ بن صخر کو برا نہ کہو کیونکہ بقیہ خلفا ہم میں موجود ہے
امام احمد اپنی مسند میں ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن
ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا
کہ رسول خدا نے ارشاد کیا ہے کہ آخر زمانہ میں ایک قوم
جسے رافضے کہتے ہیں پیدا ہوگی اور وہ اسلام کو چھوڑ بیٹھے
اور ترک کردینگی۔ زاذان کہتے ہیں کہ حضرت علی سے کسی نے
کہا کہ زبیر کا قاتل دروازہ پر ہے۔ فرمایا صفیہ کے بیٹے کا
قاتل دوزخ میں داخل ہوگا۔ میں نے اپنے کانوں
سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہر پیغمبر کے
لئے ایک حواری ہوا کرتا ہے اور میرا حواری زبیر
بن العوام ہے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر
بن الخطاب کا جنازہ منبر اور قبر کے مابین رکھا گیا تو حضرت
علی آئے اور سب صفوں کے آگے کھڑے ہوکر فرمانے
لگے۔ یہ وہی شخص ہے تین مرتبہ کہکر فرمایا تم پر اللہ
رحم کرے اللہ تعالے کی مخلوق میں سے کوئی ایسا
شخص نہیں کہ رسول خدا صلعم کے اعمالنامہ کے علاوہ
میں اوسکے صحیفہ اعمال کے ساتھ خدا سے ملاقات
کروں بجز اس شخص کے جسپر کپڑا اوڑھا ہوا ہے۔
پھر فرمایا۔ اے ابوحفص اللہ تم پر رحم کرے
خدا کی قسم رسول خدا صلعم کے بعد کوئی ایسا
نہیں جو مجھے تم سے زائد محبوب ہو اس امر میں
کہ میں اوسکے صحیفہ اعمال کے ساتھ اللہ سے
ملاقات کروں۔

الی ان القاہ تعالی بصحیفۃ منک رواہ

احمد عن ریاح بن الحارث قال جاء رھط

الی امیر المومنین علی فقالوا السلام

علیک یا مولانا وکان بالرحبۃ فقال کیف

اکون مولاکم وانتم قوم عرب قالوا

سمعنا رسول اللہ صلعم یقول یوم غدیر خم

من کنت مولاہ فعلی مولاہ قال ریاح فقلت من

ھولاء فقیل نفر من الانصار فیھم

ابوایوب الانصاری صاحب رسول

اللہ صلعم رواہ احمد فی الفضائل قال

ھشام بن محمد ولما دخل علی الکوفۃ

انعزلت عنہ الخوارج وکانوا اثنی عشر

الفا وانوحروراء ونزلوا بھا وھی قریۃ

بالعراق بارض النھروان تمد وتقصر

ونادی منادیھم ان امیر القتال شبیث

بن ربعی التمیمی وامیر الصلوۃ عبداللہ

الکوا الیشکری ونادوا لاحکم الا للہ

فقال علی کلمۃ حق ارید بھا باطل فقال لعلی

عبداللہ بن عباس لا تعجل الی قتالھم

حتی اخرج الیھم واعود فمضی الیھم

فقالوا ما الذی جاء بک یا ابن عباس

قال جئتکم من عند المھاجرین والانصار

وابن عم رسول اللہ صلعم وصھرہ والقران

امام احمد فضائل میں ریاح بن حارث سے نقل کرتے ہیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس ایک جماعت نے اکر السلام

علیک یا مولانا کہا اور آپ حجرے میں تھے فرمایا میں تمہارا

مولی کیونکر ہوں تم تو عرب کی قوم ہو اونہوں نے عرض کیا

کہ ہم نے رسول خدا کو غدیر خم کے دن فرماتے سنا کہ جسکا میں مولی

ہوں اوسکا علی مولی ہے۔ ریاح کہتے ہیں کہ مینے کہا

وہ کون لوگ تھے تو کسینے مجھے جواب دیا کہ وہ انصار کی

ایک جماعت تھی جس میں ابوایوب انصاری رسول

خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یار بھی تھے۔ ہشام بن محمد

کہتے ہیں کہ جب علی کوفہ میں آئے تو خوارج اون سے

علیحدہ ہوگئے اور وہ بارہ ہزار آدمی تھے جنہوں نے حرورا

(عراق کی سرحد اور زمین نہروان میں ایک بستی

کا نام ہے اسے بالمد اور بالقصر دونوں طرح کہا ہے)

میں اوترکر قیام کیا اور اونمیں سے ایک منادی نے ندا کی کہ جہاد

وقتال کا سردار شبیث بن ربعی تمیمی اور نماز پڑھانیکا امام عبداللہ

بن کوا یشکری ہے اور اسبات کا بھی اشتہار دیدیا کہ اللہ کے سوا

کسیکی حکومت نہیں یہ سنکر حضرت علی نے فرمایا یہ تو حق بات ہے

جسکے ساتھ باطل کا ارادہ کیا گیا اوسوقت عبداللہ بن عباس نے

آپسے کہا تم اون سے لڑنے میں جلدی نکرو جبتک میں اونکے پاس

جاؤں اور پہر آؤں تم توقف کرو پس ابن عباس خوارج کے

پاس گئے وہ بولے ای ابن عباس یہاں تمہارے آنیکا کیا باعث فرمایا میں تمہارے

پاس مہاجرین اور انصار اور رسول خدا کے داماد اور اونکے ابن عم کے

پاس سے آیا ہوں تم جانتے ہو کہ اون لوگوں پر قران اوترا ہے

عليهم نزل وهم اعلم منكم بتاويله فما
الذي نقمتم علينا قالوا ثلاث خصال
احدها انكم حكمتم الرجال في دين وقد
قال الله ان الحكم الا لله والثانية قاتل
ولم يسب ولم يغنم فما الذي اباح
دماءهم وحرم اموالهم والثالثة
انه محى اسمه في امرة المومنين فهو
امير الكافرين فقال ابن عباس اما
انقض قولكم بالقران العظيم اما قولكم
فانه حكم في دين الله الستم تعلمون
ان الله حكم الرجال في قيمة ارنب
اربعة دراهم فقال يحكم به ذوا عدل
منكم وقال في المرأة وزوجها فابعثوا
حكما من اهله وحكما من اهلها ان يريدا
اصلاحا يوفق الله بينهما واما قولكم لم
يسب ولم يغنم فان قلتم ان عائشة
ليست بامكم خرجتم من الاسلام و
ان قلتم هي امكم فكيف تسبون امكم
وكذا الجواب في اهل صفين فانما قوتلوا
ليرجعوا الى الحق لا لنحل اموالهم قالوا
صدقت واما قولكم محى نفسه في امرة
فقد فعل رسول الله صلعم في غزاة
الحديبية فهل خرج بذلك من النبوة

اور وہ اوسکی تفسیر تم سے اچھے جانتے ہیں تم نے ہم لوگوں میں کیا عیب
پایا جسکا ہیں خوارج بولے تین خصلتیں تم میں معیوب ہیں (۱) یہ کہ تم نے
اللہ کے دین میں آدمیوں کو حاکم ٹھہرایا حالانکہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ
اللہ کے سوا کسیکا حکم نہیں (۲) یہ کہ علی رض نے مقاتلہ کیا اور انکی
عورتوں کو نہ تو لونڈی بنایا نہ غنیمت لوٹی پس انکے خون مباح ہونے کی
کیا وجہ اور انکے مال حرام رہنے کا کیا باعث (۳) یہ کہ علی
نے اپنے نفس کو مومنوں کی حکومت سے علیحدہ کرلیا وہ کافروں کا
سردار ہو گیا - ابن عباس رض نے جواب دیا کہ یہ تمہارے تینوں قول
قرآن مجید سے لوٹ جاتے ہیں تمہارا کہنا کہ وہ اللہ کے دین میں حاکم
بن بیٹھا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جو شخص حرم میں خرگوش کا شکار کرے تو اوسکی
قیمت چار درہم کی مقرر کرنے میں خدا تعالی نے مردوں کو حاکم بنا دیا کہ فرمایا
یحکم بہ ذوا عدل منکم اور جب بی بی خاوند میں نا اتفاقی کی صورت
پیدا ہو تو انکے باب میں فرمایا فابعثوا حکما من اہلہ وحکما
من اہلہا ان یریدا اصلاحا یوفق اللہ بینہما اور تمہارا یہ کہنا کہ
اوسنے غنیمت کا مال نہ لوٹا عورتوں کو لونڈی نہ بنایا اوسکا جواب یہ ہے کہ اگر تم
کہتے ہو کہ حضرت عائشہ ہماری ماں نہیں ہے تو تم اسلام سے خارج ہوئے اور
اگر کہتے ہو کہ وہ ہماری ماں ہیں تو تم اپنی ماں کو کسطرح لونڈی بنا سکتے
ہو اور یہی جواب اہل صفین کیطرف سے ہے کہ اون سے ہو سکے
مقاتلہ کیا گیا کہ وہ حق کیطرف رجوع کریں کوئی اونکے مال
حلال کرنیکو جہاد نہ ہوا تھا خوارج بولے یہ تو تم سچ کہتے ہو پھر ابن
عباس نے فرمایا اور تمہارا یہ کہنا کہ اوسنے اپنے نفس کو حکومت سے
علیحدہ کرلیا اسکا کیا مضائقہ ہے ہمارا رسول خدا صلعم نے تو یہی جنگ
حدیبیہ میں ایسا ہی کیا تھا سو کیا وہ اوسوجہ سے نبوت سے نکل گئے

قالوا صدقت فرجع منهم الفان وخرج
الباقون فقتلوا بالنهروان قال علماء
اهل السير لما انتهى الاجل اجتمع عمرو بن
العاص وابوموسى الاشعري بدومة
الجندل وبعث علي شريح بن هاني في
اربعمائة ومعهم ابن عباس وكان
مع عمرو بن العاص اربعمائة من وجوه
الشام وذلك بدومة الجندل وقيل
باذرح وحضر ذلك الجمع سعد بن ابي
وقاص وعبدالله بن عمرو بن العاص
وعبدالله بن الزبير وعبدالرحمن بن
الحارث بن هشام المخزومي والمغيرة
بن شعبة وقيل ان سعدا لم يشهدهم
وفي عبدالله بن عمر خلاف قال الواقدي
فلما اجتمعوا قال عمرو لابي موسى
الست تعلم ان عثمان قتل مظلوما قال
بلى قال الست تعلم ان معوية ولي ثاره
والله تعالى يقول ومن قتل مظلوما فقد
جعلنا لوليه سلطانا فما يمنعك من
معاوية ونسبه في قريش كما علمت وهو
كاتب رسول الله صلعم واخو ام حبيبة
زوج رسول الله صلعم فان اخترته
اكرمك بما لم يكرمك غيره فقال

اونہوں نے کہا یہ بات ہم نے سمجھی سو ان میں دو ہزار آدمی حضرت علی کے پاس
پھر آئے اور باقی دین سے نکل بھاگے چنانچہ وہ نہروان میں قتل
کیے گئے ۔ علماء اہل تواریخ کہتے ہیں کہ جب مدت گذر چکی تو عمرو
بن العاص اور ابو موسی اشعری دومۃ الجندل ایک ضلع کا نام ہے
اوس میں جمع ہوئے اودھر سے علی نے چارسو آدمیوں کے
ساتھ شریح بن ہانی کو بھیجا اور ابن عباس کو بھی اونکے
ساتھ کر دیا عمرو بن العاص کے ساتھ چارسو شام کے ذی عزت
آدمی ساتھ تھے اور اجتماع دومۃ الجندل یا اذرح میں ہوا
اس مجمع میں سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن عمرو
بن العاص اور عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمن بن الحارث
بن ہشام المخزومی اور مغیرہ بن شعبہ وغیرہ موجود
تھے ۔ بعضے کہتے ہیں کہ سعد وہاں موجود ہی نہ تھے اور
اور عبداللہ بن عمر میں لوگوں کا اختلاف ہے ۔
واقدی کہتے ہیں جب سب لوگ جمع ہوئے تو عمرو بن العاص نے
ابو موسی اشعری سے کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ عثمان مظلوم
شہید ہوئے ابو موسی نے کہا ہاں معلوم ہے کہا کیا تم نہیں
جانتے کہ معاویہ اونکے بھتیجے اون کے وارث ہیں اور خدا
تعالی فرماتا ہے کہ جو شخص مظلوم قتل کیا جاتا ہے اوسکے
وارثوں کو ہم غلبہ دیتے ہیں سو تم کو کسنے معاویہ کی بیعت کرنے
سے منع کیا اون کا نسب قریش سے ملتا ہے چنانچہ تم
جانتے ہو اور وہ رسول خدا کا منشی اور ام حبیبہ رسول خدا کی
بی بی کا بھائی ہے اگر تم اوسے خلیفہ کر دو گے تو وہ تمہاری ایسی عزت کریگا
کہ ویسی عزت کہیں اور غیر نہ کریگا ابو موسی نے اوسے جواب دیا

ابوموسی اتق الله یا عمرو فان هذا
الامر انما هو بالدین ولو کان
الشرف لکان علی اولی به وکیف
اولی معوية وادع المهاجرین والانصار
واما تعریضك باکرامك ایای فوالله
لو خرج من سلطانه ودفعه الیّ
ما ولیته وما کنت لارتشی فی دین الله
وحکمه ولکن ان شئت احیینا اسم عمر بن الخطاب
وکان فی عزم ابی موسی تولیة عبد الله بن عمر وان کنت
یرید الفضل والصلاح فما یمنعك من ابنه وقد عرفت
فضله وصلاحه فقال ابنك رجل صدق ولکنك
غمسته فی هذه الفتنة فقال عمرو وقد
اردتك ان نبایع معاوية فابیت فهلمّ
بنا فنخلع علیا ومعوية ونجعل الامر
شوری یختار المسلمون من یشاء و قیل
ان الذی ابتدا بذلك ابوموسی فقال
عمرو نعم ما رأیت فاخبر الناس انا
اتفقنا علی امر فیه صلاح هذه الامة
فقال عمرو صدق ثم قال یا ابا موسی
قم فتکلم فقال ابوموسیٰ قم انت
فقال انت صاحب رسول الله صلعم
ولا یسعنی الکلام قبلك فقال ابن عباس
ویلك یا عبد الله بن قیس والله انی

ابوموسیٰ نے کہا اے عمرو بن العاص خدا سے ڈرو یہ امر خلافت دین کی تعلق سے ہے اگر شرف و بزرگی کی رو سے ہوتا تو بھی یہ سکو نہ علی رضی اللہ عنہ سزاوار ہیں اور میں مہاجرین و انصار کو چھوڑ کر معاویہ کو کیونکر خلیفہ بناؤں اور تمہارا میری تعظیم و توقیر کے لئے اشارہ کرنا ایک بات ہے بخدا اگر وہ اپنی حکومت سے دست بردار ہو کر ساری حکومت مجھے دیدیں تو بھی میں اوسے اپنا خلیفہ نہ بناؤں اور میں اللہ کے دین اور اوسکے حکم میں رشوت خور نہیں ہوں ہاں اگر تم چاہتے ہو تو ہم عمر بن الخطاب کا نام زندہ کر دیں (گویا ابوموسیٰ کا ارادہ میں عبد اللہ بن عمر کو خلافت کے لئے تجویز کرنا تھا) اور اگر تم فضل و صلاح کا ارادہ رکھتے ہو تو میرے بیٹے کی بیعت کر لو اسکی بیعت سے تم کو کون مانع ہے تم کو اوسکا فضل و صلاح معلوم ہے تو عمرو بن العاص نے کہا بیشک تیرا بیٹا سچا آدمی ہے لیکن تو نے اوسے اپنے ساتھ اس فتنہ میں متہم کر دیا ہے تو یہ چاہتا تھا کہ تو معاویہ سے بیعت کرے سو تو نے انکار کیا تو اب آؤ ہم علی اور معاویہ دونوں سے بیعت کا خلع کر لیں (یعنے بیعت توڑ دیں) اور خلافت کو مشورہ سے طے کر لیں مسلمان جسے چاہیں اختیار کر لیں بعضے لوگ کہتے ہیں اس خلع کی ابتدا ابوموسیٰ نے کی تھی اوس پر عمرو بن العاص نے کہا جو تم نے اپنی رائے بیان کی ہے وہ بہت ہی اچھی ہے اب تم لوگوں کو خبر کر دو کہ ہم ایک ایسے امر پر اتفاق کر لیا ہے جس میں اس امت کی خاطر خواہ صلاح و بہتری مقصود ہے عمرو بن العاص نے کہا بہت ٹھیک ہے پھر کہا ابوموسیٰ تم کھڑے ہو کر لوگوں میں کلام کرو ابوموسیٰ نے جواب دیا تم ہی کھڑے ہو کیونکہ تم رسول خدا صلعم کے صحبت یافتہ ہو مجھے تم سے پہلے بولنے کی مجال نہیں ابن عباس نے یہ گفتگو سنکر کہا اے عبد اللہ بن قیس (ابوموسیٰ کا نام ہے) تجھے خرابی ہو بخدا میں گمان کرتا ہوں

اظن ابن النابغة قد خدعك وكان ابو
موسى رجلا مغفلا فقال انا قد اتفقنا
فقال يا ايها الناس انا نظرنا في هذا
الامر فلم نر اصلح للامة الا ان يخلع علي و
معوية وتستقبل الامة بهذا الامر فيولوا
عليهم من احبوا واني قد خلعتهما ثم تنحى
فقام عمرو فقال ان هذا خلع صاحبه
وقد خلعته ايضا واثبت صاحبي معوية
فقال له ابو موسى ما لك لا وفقك الله
اولعنك الله غدرت وفجرت انما مثلك
كمثل الحمار يحمل اسفارا وحمل شريح
بن هانی علی عمرو فقنعه بالسوط وكان
شريح يقول ما ندمت على شئ كندمي
على اني لم اضرب عمرا بالسيف
وتفرق الناس وركب ابو موسى
راحلته ومضى الى مكة فقال ابن عباس
قبحك الله يا ابن قيس لقد حذرتك
غدرة الفاسق الخبيث فقال ابو موسى
ظننت انه ينصح الامة وما ظننت انه
يبيع الاخرة بالدنيا ثم عاد عمرو الى دمشق
وسلم على معوية بالخلافة وهو اول
يوم سلم عليه فيه بها ورجع ابن عباس
وشريح بن هانی الی علی فاخبراه بما جرى

کہ مجھے ابن النابغہ نے فریب کی چال میں پھنسا لیا اور ابو موسی ایسے
شخص تھے کہ فریب میں آجاتے تھے وہ ایسے محتاط اور زیرک نہ تھے ابو موسی
نے جواب دیا کہ اب تو ہم اتفاق کر چکے اور کھڑے ہو کر کہا اے لوگو ہم نے امر خلافت
میں غور سے دیکھا تو امت کی اصلاح صرف اسی میں سمجھی کہ علی اور معاویہ کو خلع بیعت
کر دیں تاکہ امت امر خلافت کو ان کے بعد خود مستقل ہوگی اور جسے
چاہیں گے والی بنائیں گے اور میں نے ان دونوں سے خلع بیعت کر لی یہ کہکر الگ
کھڑے ہو گئے اسکے بعد عمرو بن العاص نے کھڑے ہو کر کہا اس شخص نے اپنے صاحب
(علی) سے خلع بیعت کی ہے اور میں نے بھی اوس سے خلع کیا اور اپنے دوست
معاویہ سے خلع بیعت نہیں کرتا بلکہ اوسے ثابت اور برقرار رکھتا ہوں
اسکو سنکر ابو موسی نے کہا ہوا اللہ تعالی تجھے نیکی کی توفیق نہ دے یا یہ کہا خدا تجھ پر
لعنت کرے تو نے بے ایمانی اور گناہ کیا تیری مثال اوس گدھے کی
مانند ہے جو کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہو (یعنی عمل اور تعمیل حکم الہی تجھ میں
نہیں ہے) اتنے میں شریح نے جسے علی نے بھیجا تھا عمرو بن العاص پر حملہ
کیا اور زور سے کوڑا مارا اس واقعہ کے بعد شریح کہتے ہیں مجھے جسقدر
اسبات پر ندامت ہوئی کہ میں نے عمرو بن العاص کو تلوار سے کیوں نہ مارا اور کسی
چیز پر شرمندگی نہ ہوئی پس لوگ وہاں سے متفرق ہوگئے اور ابو موسی اپنی اونٹنی
پر سوار ہو کر مکہ چلے آئے ابن عباس نے کہا اے ابن قیس تیرے حال پر خدا لعنت
کرے میں نے تجھے پیدا نکری پر متنبہ کیا تھا اوس فاسق خبیث کے فریب سے ڈرایا تھا تو اوسکے
مکر پر فریفتہ ہو گیا ابو موسی نے جواب دیا میں نے گمان کیا تھا کہ وہ امت
کی خیر خواہی کرتا ہے یہ خبر نہ تھی کہ وہ آخرت کو دنیا کے بدلے بیچتا ہے
اسکے بعد عمرو بن العاص دمشق میں پہنچا اور معاویہ کو خلافت تسلیم کی اور
یہ پہلا دن ہے کہ جس میں معاویہ پر تسلیم خلافت ہوئی اور ابن عباس اور شریح
ابن ہانی علی کے پاس آئے اور سارے ماجرے کی خبر دی۔

فكان اذا صلى الغداة قنت ودعا على
معوية وعمرو ابا الاعور السلمى
وعبد الرحمن بن خالد والضحاك بن
قيس والوليد بن عقبة فبلغ ذلك
معوية فكان اذا قنت دعا على على والاشتر
وابن عباس وشريح بن هانی والحسن
والحسين ومحمد بن الحنفية عن عامر
بن سعد بن ابی وقاص قال امر
معوية بن ابی سفیان سعدا وقال له
ما منعك ان تسب ابا تراب فقال سعد
اما اذكرت ثلاثا سمعت رسول الله صلعم
قالهن له فلن اسبه ابدا لان يكون
لی واحدة منهن احب الی من حمر النعم
وذكر منها حديث الراية الثانية لما نزلت
قوله تعالی قل تعالوا ندع ابناءنا و
ابناءكم الاية دعا رسول الله ص عليا
وفاطمة والحسن والحسين وقال
اللهم هولاء اهل بیتی الثالثة سمعت
رسول الله ص وقد خلفه فی بعض مغازيه
فقال يا رسول الله تركتني مع النساء
والصبيان فقال الا ترضى ان تكون
بمنزلة هارون من موسى غير ان
لا نبي بعدي رواه المسلم ثم قال معوية

اوسوقت سے جب علی رض صبح کی نماز پڑھتے تو قنوت کرتے
اور معاویہ عمرو بن العاص ابوالاعور سلمی عبد الرحمن بن
خالد ضحاک بن قیس ولید بن عقبہ کے حق میں بددعا کرتے تھے جب
اسکی خبر معاویہ کو پہونچی تو وہ بھی قنوت کرنے لگا اور حضرت علی
اور اشتر اور ابن عباس اور شریح بن ہانی اور حسن و حسین اور
محمد بن الحنفیہ پر بددعا کرتا تھا عامر بن سعد بن ابی وقاص
کہتے ہیں کہ معاویہ نے سعد کو حکم کیا اور کہا تجھے ابو تراب کو برا
کہنے سے کسنے منع کیا سعد نے اوسکے جواب میں کہا اونہیں
برائی سے یاد نکرنیکی تین وجہ ہیں کہ اون تینوں کو رسول
خدا صلعم سے حضرت علی کے حق میں فرماتے سنا ہے سو
میں اونہیں کبھی برا نہ کہوں گا۔ اگر اون تین خصلتوں
میں سے مجھ میں ایک بھی ہوتی۔ تو عرب کے سرخ اونٹوں
سے بھی مجھے زائد محبوب ہوتی۔ اسکے بعد سعد نے
اون تینوں باتوں کا ذکر کیا (۱) رسول خدا کا اونکو خیبر میں نشان
دیکر فتح کا طالب ہونا (۲) جب آیہ قل تعالوا ندع ابناءنا
وابناءکم نازل ہوئی تو رسول خدا صلعم نے حضرت علی اور
فاطمہ اور حسن و حسین کو بلاکر فرمایا یا بخدایا یہ میری اہلبیت
ہیں (۳) جب رسول خدا نے بعض جہادوں میں حضرت
علی کو اپنے پیچھے چھوڑا تو اونہوں نے کہا اے رسول خدا
آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جاتے ہیں تب
رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم اس بات سے راضی نہیں
ہو کہ جو مرتبہ ہارون کو موسی سے تھا وہی مرتبہ تمہارا مجھ سے
نسبت ہو ہاں اتنا فرق ہے کہ میرے پیچھے کوئی نبی نہیں ہے اسکے بعد معاویہ نے

اما انی سمعت من رسول الله صلعم ما سمعت
فی علی بن ابی طالب لکنت له خادما
ما عشت عن السلولی قد کان شهد
حجة الوداع قال سمعت رسول الله صلعم
یقول فی ذلک الیوم علی منی وانا منه
ولا یقضی دینی سواه رواه احمد فی
الفضائل عن المقدام بن شریح قال
سألت عائشة فقلت اخبرینی برجل
من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم
اسأله المسح علی الخفین فقالت ایت علیا
فسله فانه کان یلزم النبی صلی الله
علیه وسلم قال فاتیت علیا فسألته
فقال امرنا رسول الله صلعم بالمسح علی
خفافنا اذا سافرنا رواه احمد عن علی
رضی الله عنه قال اخذ رسول الله صلعم
بید الحسن والحسین فقال من احبنی
واحب هذین واباهما وامهما کان
معی فی درجتی یوم القیمة رواه احمد
فی مسنده عن انس قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم ان الجنة
تشتاق الی ثلثة علی وعمار وسلمان رواه
الترمذی عن علی رضی الله عنه قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

کہ اگر میں نے رسول خدا سے علی بن ابی طالب کے
حق میں وہ حدیث سنتا جو تو نے سنی ہے تو جبتک زندہ
رہتا اون کی خدمت کرتا - امام احمد فضائل میں
سلولی سے روایت کرتے ہیں کہ میں حجة الوداع کے دن حاضر
تھا میں نے اپنے کانوں سے اوس دن رسول خدا کو فرماتے سنا
کہ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے اور اونکے سوا اور کوئی
میرا قرض ادا نکرے امام احمد مقدام بن شریح سے روایت
کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ مجھے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم میں سے کسی ایسے شخص کو بتلائیے
جس سے موزوں کے مسح کو دریافت کروں فرمایا تو علی
کے پاس جا کر پوچھ کیونکہ نبی صلعم کو ہر وقت چمٹے رہتے
تھے پس میں نے علی کے پاس آکر اس مسئلہ کو دریافت کیا
آپ نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اپنے موزوں
پر مسح کرنے کا ارشاد کیا جب ہم سفر کریں - امام احمد
مسند میں حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن وحسین کا ہاتھ پکڑ کر
فرمایا جو شخص مجھے اور ان دونوں کو اور ان کے
ماں باپ کو دوست رکھے گا وہ قیامت کے دن میرے درجہ
میں میرے ساتھ ہوگا - ترمذی میں حضرت انس
سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جنت تین شخصوں کی مشتاق ہے علی
اور عمار اور سلمان کی - ترمذی میں حضرت
علی سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا

ان لكل نبي سبعة نجباء ونقباء و
اعطيت انا اربعة عشر قالوا قلنا منهم
قال انا وابناي وجعفر وحمزة وابو بكر وعمر
ومصعب بن عمير وبلال وسلمان وعمار
وعبد الله بن مسعود وابو ذر والمقداد وعلي
رواه الترمذي فصل في هؤلاء الاربعة عن
انس بن مالك ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال اربعة لا يجتمع حبهم في
قلب منافق ولا يحبهم الا مومن ابو بكر
وعمر وعثمان وعلي رواه ابن عساكر
باسناد حسن صحيح عن القاسم بن محمد بن ابي
بكر الصديق قال كان ابو بكر وعمر وعثمان وعلي
يفتون على عهد رسول الله صلعم رواه السعيد في
كتابه وروى الشافعي باسناد صحيح انه قال كنت انا و
ابو بكر وعمر وعثمان وعلي انوار على يمين
العرش قبل ان يخلق آدم بالف عام
فلما خلق اسكنا ظهره ولم نزل ننقل
في الاصلاب الطاهرة حتى نقلني الله
تعالى الى صلب عبد الله ونقل ابا بكر
الى صلب ابي قحافة ونقل عمر الى صلب
خطاب ونقل عثمان الى صلب عفان
ونقل عليا الى صلب ابي طالب ثم اختارهم
لي اصحابا فجعل ابا بكر صديقا وعمر فاروقا

کہ ہر نبی کو سات نقیب یعنی حفاظت کرنیوالے دیئے گئے تھے اور مجھے چودہ نقیب دیئے گئے
ہیں۔ لوگوں نے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا میں اور دونوں بیٹے جعفر حمزہ ابوبکر عمر مصعب

ان چاروں حضرات کے فضائل

ابن عساکر حسن سند کے ساتھ انس بن مالک سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
چار شخص ایسے ہیں جنکی محبت منافق کے دلمیں جمع نہیں
ہوتی اور اونہیں بجز مومن کے اور کوئی دوست نہیں
رکھتا وہ ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم
ہیں۔ سعید اپنی کتاب میں قاسم بن محمد بن ابی بکر
سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر و عمر و عثمان و علی حضرت
کے زمانہ میں فتوی دیتے تھے۔ امام شافعی صحیح سند
کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا۔
میں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان و علی آدم علیہ السلام
کے پیدا ہونے سے ایک ہزار برس پہلے عرش کے
دائیں طرف نور تھے پس جب آدم پیدا ہوئے تو ہم
اونکی پیٹھ میں آبسے اور اوسوقت ہمیشہ پاک
پیٹھوں میں منتقل ہوتے رہے یہانتک کہ خدا تعالی
نے مجھے عبد اللہ کی پیٹھ میں منتقل کردیا اور ابوبکر کو
ابو قحافہ کی پیٹھ میں اور عمر کو خطاب کی پشت میں
اور عثمان کو عفان کی پیٹھ میں اور علی کو ابو طالب
کی پشت میں نقل کیا پھر اللہ تعالی نے اونہیں میرے
لیئے یار اور دوست بنادیا۔ پھر ابوبکر کو صدیق
اور عمر کو فاروق

وعثمان ذا النورين وعليا وصيا فمن سب اصحابي فقد سبني ومن سبني فقد سب الله ومن سب الله اكبه الله تعالى في النار على منخريه وروى الطبراني في كتابيه رياضه وعمدته انه صلى الله عليه وسلم قال اخبرني جبرئيل ان الله لما خلق آدم وادخل الروح في جسده امرني ان آخذ تفاحة من الجنة فاعصرها في حلقه فعصرتها في فيه فخلق الله تعالى من الاولى انت ومن الثانية ابا بكر ومن الثالثة عمر ومن الرابعة عثمان ومن الخامسة عليا فقال آدم يا رب من هولاء الذين اكرمتهم فقال الله تعالى هولاء خمسة اشباح من ذاتك وهم اكرم عندي من جميع خلقي انت اكرم الانبياء والرسل وهم اكرم اتباع الرسل فلما عصى آدم ربه قال يا رب بحرمة اولئك الاشباح الخمسة التي اكرمتهم وفضلتهم تب علي فصح في الخلفاء عن سفينة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما بنى رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد وضع في البناء حجرا وقال لابي بكر ضع حجرك الى جنب حجري ثم قال لعمر ضع حجرك

اور عثمان کو ذی النورین اور علی کو وصی بنایا سو جسنے میرے یاروں کو برا کہا اوسنے مجھے برا کہا اور جس نے مجھے برا کہا اوسنے خدا کو برا کہا اور جسنے خدا کو برا کہا اوسے خدا تعالی دونوں نتھنوں کے بل اوندھا آگ میں ڈالیگا۔ طبرانی اپنی دونوں کتابوں ریاض اور عمدہ میں کہتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے خبر دی کہ جب اللہ تعالی نے آدم کو پیدا کیا اور انکے جسم میں انکی روح داخل کی تو مجھے حکم ہوا کہ جنت کا ایک سیب لیکر اونکے حلق میں نچوڑو چنانچہ حسب الارشاد ایزدی میں نے ایک سیب لیکر اونکی حلق میں نچوڑا پس خدا تعالی نے اوس پہلے سیب سے آپکو اور دوسرے سے ابوبکر کو اور تیسرے سے عمر کو اور چوتھے سے عثمان کو اور پانچویں سے علی کو پیدا کیا اوسوقت آدم نے فرمایا اے میرے رب جن لوگوں پر تو نے اتنی ایسی بزرگی کی ہے یہ کون ہیں حق سبحانہ نے جواب دیا کہ یہ تیری نسل میں پانچ شیخ ہونگے اور وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زائد بزرگ ہیں پھر جبرئیل نے کہا اے محمد صلعم آپ تمام پیغمبروں اور نبیوں سے افضل و اکرم ہیں اور یہ چاروں صحابہ تمام پیغمبروں کے تابعداروں سے زائد بزرگ ہیں پھر جب آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی تو کہا اے میرے رب ان پانچوں شیخوں کے طفیل سے جنکو تو نے بزرگی اور فضیلت دی ہے میری توبہ قبول کر

خلفاء کی باب میں جو خبریں آئی ہیں اونکا بیان سفینہ رسول خدا کے مولی سے روایت ہے کہ جب رسول خدا نے مسجد بنائی تو نیو میں آپنے ایک پتھر رکھا اور ابوبکر سے فرمایا تم میرے پتھر کے پہلو میں ایک پتھر رکھو پھر عمر سے فرمایا کہ ابوبکر کے پتھر کے پہلو میں تم اپنا پتھر رکھو۔

الى جنب حجر ابى بكر ثم قال لعثمان
ضع حجرك الى جنب حجر عمر ثم قال
هؤلاء الخلفاء بعدى رواه ابن حبان
باسناد صحيح جيد عن محمد الفريابى
قال سمعت سفيان يقول من زعم انّ
عليًا كان احق بالولاية منهما فقد خطأ
ابابكر وعمر والمهاجرين والانصار وما
اراه يرتفع له مع هذا عمل الى السماء
رواه ابو داود عن عباد بن السماك قال
سمعت سفيان يقول الخلفاء خمسة
ابوبكر وعمر وعثمان وعلى وعمر بن
عبد العزيز رواه ابو داود عن عبد
الله بن عباس قال كان ابو هريرة
يحدث انّ رجلا اتى الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال انّى ارى الليلة
ظلة ينطف منها السمن والعسل فارى
الناس يتكففون بايديهم فالمستكثر
والمستقل وارى سببًا واصلًا من
السماء الى الارض فاراك يا رسول الله
اخذت به فعلوت ثم اخذ به رجل
اخر فعلا به ثم اخذ به رجل اخر فعلا به
ثم اخذ به رجل اخر فانقطع ثم وصل
فعلا به قال ابو بكر بابى وامى لتدعنى

اسیطرح عثمان سے فرمایا کہ عمر کے پتھر کے پہلو میں اپنا پتھر رکھو
پہر فرمایا یہ لوگ میرے پیچھے خلیفہ ہونگے اس حدیث کو ابن حبان نے صحیح
اور جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے ابو داؤد میں محمد فریابی سے
روایت ہے کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا کہ جو شخص یہ گمان کرے
کہ علیؓ ابوبکر و عمر سے خلافت کے زیادہ حقدار تھے تو اوسنے ابوبکر
و عمر اور مہاجرین و انصار کی خطا کی اور میں ایسے شخصکو گمان نہیں
کرتا کہ باوجود اس اعتقاد کے اوسکا عمل آسمان کی طرف چڑہے
ابو داؤد میں عباد بن سماک سے روایت ہے کہ میں نے سفیان
کو کہتے سنا خلفا پانچ شخص ہیں ابوبکر و عمر و عثمان و علی اور عمر بن
عبد العزیز ابو داؤد میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے آکر بیان کیا کہ میں نے آجکی رات خواب میں ایک
ایسا سایہ دیکہا کہ جس سے گھی اور شہد ٹپکتا ہے اور
میں نے لوگوں کو دیکہا کہ وہ اپنے ہاتہوں میں لے لیکر اوسمیں
سے پیتے ہیں پہر اونمیں بہت پینے والے بہی ہیں اور
تہوڑے بہی اور میں نے ایک رسی آسمان سے زمین تک لٹکتے
ہوئے دیکہی سو میں نے اے رسول خدا آپکو دیکہا کہ اوس
رسی کو پکڑکر چڑہ گئے پہر آپکے بعد ایک اور آدمی نے اوسے
پکڑا اور وہ بہی چڑہ گیا پہر اوسکے بعد اوس رسی کو ایک اور
شخص نے پکڑا اور وہ بہی چڑہ گیا۔
اوسکے بعد ایک اور شخص نے پکڑا اور وہ رسی ٹوٹ گئی پہر جوڑ دی گئی
اور وہ شخص بہی اوسپر چڑہ گیا ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ اے رسول
خدا میرے ماں باپ آپ پر سے قربان ہوں مجہے چہوڑ دیجئے

فلاعبرنها فقال اعبرها فقال ما الظلة
فظلة الاسلام واما ما ينطف من السمن
والعسل فهو القرآن لينه وحلاوته و
اما المستكثر والمستقل فهو المستكثر من
القرآن والمستقل منه واما السبب الواصل
من السماء الى الارض فهو الحق الذي انت
عليه تاخذ به فيعليك الله ثم ياخذ به
بعدك رجل فيعلوا به ثم ياخذ به رجل
آخر فيعلوا به ثم ياخذ به رجل آخر فينقطع
ثم يوصل له فيعلوا به اي رسول الله
لتحدثني اصبت ام اخطأت فقال اصبت
بعضا واخطأت بعضا قال اقسمت يا رسول
الله لتخبرني ما الذي اخطأت فقال النبي
صلى الله عليه وسلم لا تقسم رواه ابو داود
و نحوه للبخاري **عن** ابي بكرة ان
النبي صلى الله عليه وسلم قال ذات يوم
من رأى منكم رؤيا قال رجل انا رأيت
كان ميزانا نزل من السماء فوزنت انت
وابو بكر فرجحت انت بابي بكر ووزن
عمر وابو بكر فرجح ابو بكر ووزن عمر وعثمان فرجح
عمر ثم رفع الميزان قال فاستألها رسول
الله صلى الله عليه وسلم يعني ساءه ذلك
فقال خلافة نبوة ثم يؤتي الله الملك من يشاء

کہ اس خواب کی تعبیر بیان کروں حضرت نے فرمایا اچھا تم ہی تعبیر کرو
ابو بکرؓ بولے وہ سائبان اور چھتہ تو اسلام ہے اور وہ جو گھی اور شہد ٹپکتا
ہے وہ قرآن ہے کہ اوسکی نرمی اور شیرینی گھی اور شہد سے مشابہت
رکھتی ہے اور بہت سے پینے والے اور تھوڑے پینے والے سے مراد قرآن
بہت سیکھنے والے اور تھوڑے سیکھنے والے ہیں اور جو رسی آسمان سے
زمین تک لٹک رہی ہے وہ حق ہے جسپر آپ ہیں اور جس حق کو آپنے
پکڑا ہے اور آپکو حق تعالی چڑہاویگا یعنے آپ مقبوض ہونگے
پھر آپکے بعد اوس رسی کو ایک اور شخص لیگا (یعنے آپکا خلیفہ
ہوگا) اور وہ بھی اوسپر چڑہ جاویگا یعنے فوت ہوگا پھر اوس
اوس حق کو ایک اور دوسرا آدمی لیگا اور وہ بھی چڑہ جائیگا پھر
اوسکے بعد ایک اور تیسرا شخص آ لیگا اور وہ ٹوٹ جائیگا یعنے
اوسکی خلافت میں کچھ رخنہ پیدا ہوگا پھر وہ اوسکے لئے جوڑ
دیا جائیگا یعنے رخنہ کی مکافات ہوگی پھر وہ شخص بھی اوسپر چڑہ جاویگا
اسکے بعد حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا اے رسول خدا فرمائیے کہ اس خواب کی
تعبیر میں ٹھیک کہی یا خطا کی فرمایا تمنے کچھہ ٹھیک کہا اور کچھہ خطا ابو بکرؓ
نے عرض کیا ای رسول خدا میں آپکو قسم دیتا ہوں فرمائیے میں نے کیا خطا کی
فرمایا تم قسم نکھاؤ ابو داؤد میں ابو بکرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا
نے ایکدن فرمایا کہ تم میں سے کوئی خواب دیکھا ہے ایک مرد بولا کہ میں نے
خواب دیکھا ہے کہ گویا آسمان سے ایک ترازو اتری ہے اور آپ اور ابو بکر تولے
گئے اور آپ بھاری اوترے پھر ابو بکر و عمر تولے گئے تو حضرت ابو بکر اونپر بھاری
اوترے پھر عمر و عثمان تولے گئے تو عمر اونپر بھاری اوترے اتنے میں
ترازو اوٹھالی گئی راوی کہتا ہے کہ رسول خدا صلعم کو یہ خواب برا معلوم ہوا یعنے
آپکے چہرۂ مبارک پر ملال ظاہر ہوا پھر آپنے فرمایا یہ خلافت نبوت ہے اسکے بعد اللہ جسے چاہیگا اپنا ملک دیگا

رواه ابوداود عن جابر بن عبد الله الانصاری
انه کان یحدث ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال اری اللیلة رجل صالح
ان ابا بکر نیط برسول الله صلی الله علیه
وسلم ونیط عمر بابی بکر ونیط عثمان
بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول
الله صلی الله علیه وسلم قلنا اما الرجل
الصالح فرسول الله صلی الله علیه وسلم
اما نوط بعضهم ببعض فهم ولاة هذا الامر
الذی بعث الله به نبیه صلی الله علیه
وسلم رواه ابوداود عن سمرة بن
جندب ان رجلا قال یا رسول الله
رایت کان دلوا دلی من السماء فجاء
ابوبکر فاخذ بعراقیها فشرب
شربا ضعیفا ثم جاء عمر فاخذ بعراقیها
فشرب حتی تضلع ثم جاء عثمان فاخذ
بعراقیها فشرب حتی تضلع ثم جاء علی
فاخذ بعراقیها فانتشطت وانتضح علیه
منها شیء رواه ابوداود عن سعید عن سفینة
مولی ام سلمة رضی الله عنها قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم خلافة
النبوة ثلثون سنة ثم یوتی الله ملکه
من یشاء وقال سعید قال لی سفینة

ابوداود میں جابر سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ آج کی رات ایک صالح مرد خواب میں دکھایا گیا کہ گویا ابوبکر رسول
خدا صلعم کے ساتھ لٹکائے گئے اور عمر ابوبکر کے ساتھ لٹکائے گئے اور
لٹکائے گئے اور عثمان عمر کے ساتھ لٹکائے گئے - جابر کہتے ہیں جب ہم رسول
خدا کے پاس سے اوٹھے تو اپنے اجتہاد یا ظن غالب میں ہم نے
کہا کہ رجل صالح سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
اور آپس میں ایک دوسرے کا تعلق و اتصال یہ ہے کہ یہ لوگ اوس
کام کے والی ہوں گے جسکے ساتھ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کو بھیجا ہے - ابوداود میں سمرہ بن جندب سے روایت ہے
کہ ایک مرد نے کہا اے رسول خدا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ
گویا ایک ڈول پانی کا بھرا ہوا آسمان سے نیچے اوترا - تب
ابوبکر رض آئے اور اوسکے دونوں کنڈے پکڑ کے پانی پیا
مگر جیسے ضعیف لوگ پیتے ہیں - پھر عمر رض آئے اور اونہوں نے
بھی اوس میں سے پانی پیا یہاں تک کہ خوب سیراب
ہو گئے - پھر عثمان رض نے آکر اوسکے دونوں کنڈے پکڑے اور
اچھی طرح سیراب ہو کر پیا پھر علی آئے اور اونہوں نے
اوسکے دونوں کنڈے پکڑے ہی تھے کہ وہ ڈول ہلنے
لگا اور علی رض پر اوس میں سے کچھ پانی بکھر گیا -
ابوداود میں سعید سفینہ حضرت ام سلمہ کے غلام سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ خلافت نبوت یعنی سنت کے موافق کامل
تیس برس تک رہے گی پھر اللہ تعالی اپنا ملک جسے
چاہیگا دیدیگا - سعید کہتے ہیں مجھ سے سفینہ نے کہا

امسك علیك ابا بكر سنتین وعمر عشرا وعثمان اثنتی عشر وعلی كذا قال سعید فقلت لسفینة ان هؤلاء یزعمون ان علیا علیه السلام لم یكن بخلیفة قال كذب استاه بنی الزرقاء یعنی بنی مروان رواه ابوداود عن ابی عبیدة ومعاذ بن جبل عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان هذا الامر بدأ نبوة ورحمة ثم یكون خلافة ورحمة ثم ملكا عضوضا ثم كائن جبریة وعتوا وفسادا فی الارض یستحلون الحریر والفروج والخمور یرزقون علی ذلك وینصرون حتی یلقوا الله رواه البیهقی فی شعب الایمان عن النعمان بن بشیر عن حذیفة بن الیمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تكون النبوة فیكم ماشاء الله ان تكون ثم یرفعها الله تعالی ثم تكون خلافة علی منهاج النبوة ماشاء الله ان تكون ثم یرفعها الله تعالی ثم

تكون ملكا عاضا فیكون ماشاء الله ان تكون ثم یرفعها الله تعالی ثم تكون

کو حساب کر اور یاد رکھ کہ ابوبکرؓ کی خلافت دو برس رہی اور عمرؓ کی دس برس اور عثمانؓ کی بارہ برس اور علیؓ کی چھ برس سعید کہتے ہیں میں نے سفینہ سے کہا یہ لوگ گمان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہ تھے کہا بنی زرقاء یعنے بنی مروان کے سرین سے جھوٹ بات نکلتی ہے

بیہقی شعب الایمان میں ابوعبیدہ اور معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امر دین نے نبوۃ اور رحمت کے ساتہ ابتدا کی ہے اسکے بعد خلافت حق اور رحمت برحق ہوگی پہر ظالم اور ناحق ایذا دینے والے بادشاہ پیدا ہونگے پہر اون میں سے قہر و غلبہ اور سرکشی و فساد پیدا ہوں گے لوگ ریشمی کپڑے اور شراب کو حلال کر لینگے اور وہ اسپر رزق اوٹہاوینگے اور مدد دئیے جاوینگے حتے کہ اللہ تعالی سے ملاقات کریں۔ امام احمد اور بیہقی نعمان بن بشیر سے بواسطہ حذیفہ بن یمان کے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبتک خدا چاہیگا تم میں نبوت رہیگی پہر خدا تعالی اوسے اپنی طرف اوٹہا لیگا پہر اسکے بعد نبوت کے طریقہ پر جبتک اللہ چاہیگا خلافت رہیگی اور اوسے بہی اللہ تعالی اپنی طرف اوٹہالیگا پہر اسکے بعد موذی بادشاہ ہونگے اور جبتک خدا چاہیگا تم میں رہینگے پہر اونکو بہی خدا تعالی اوٹہالیگا پہر غالب و قاہر بادشاہ ہونگے اور جبتک اللہ اونکو تم میں رکہنا چاہیگا رہینگے اور تہوڑی مدت بعد اونکو بہی خدا تعالی اوٹہا لیگا پہر ایک زمانہ آئیگا جس میں سنت کے موافق اور نبوت کے طریقہ پر خلافت ہو جاویگی۔

ملکا جبریۃ فیکون ماشاء اللہ ان
تکون ثم یرفعہا اللہ تعالی ثم تکون
خلافۃ علی منہاج النبوۃ ثم سکت قال
حبیب فلما قام عمر بن عبد العزیز
کتبت الیہ بہذا الحدیث اذکرہ ایاہ و
قلت ارجو ان تکون امیر المومنین
بعد الملک العاض والجبریۃ فسر بہ
واعجبہ یعنی عمر بن عبد العزیز رواہ
احمد والبیہقی فی دلائل النبوۃ وفی
روایۃ الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ
ثم یصیر بعدہا ملک عضوضا وفی
روایۃ ثم ملک وامارۃ عن علی
بن ابی طالب رض قال قیل یا رسول
اللہ من تؤمر بعدک قال ان تؤمروا
ابا بکر تجدوہ امینا زاھدا فی الدنیا
راغبا فی الاخرۃ وان تؤمروا عمر تجدوہ
قویا امینا لا یخاف فی اللہ لومۃ لائم
وان تؤمروا علیا ولا اراکم فاعلین
تجدوہ ھادیا مھدیا یاخذ بکم الطریق
المستقیم رواہ احمد عن ابن ابی
ملیکۃ قال سمعت عائشۃ وسئلت
من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مستخلفا لو استخلفہ قالت ابو بکر

اسکے بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے
حبیب کہتے ہیں کہ جب عمر بن عبد العزیز قائم
بالخلافت ہوتے تو میں نے یہ حدیث اونہیں یاد
دلانے کے لیئے لکھی اور بیٹے کہا مجھے امید ہے
کہ موذی بادشاہ اور قاہر حاکم کے بعد تم امیر المومنین
ہو۔ عمر بن عبد العزیز اس سے بہت خوش ہوئے
اور یہ کہنا اونہیں بہت بھلا معلوم ہوا۔ اور ایک روایت
میں یوں ہے کہ میرے پیچھے خلافت کا زمانہ کل تیس
برس رہے گا پھر اسکے بعد ایذا دینے والے کاٹ کھانے
سوجاویگی۔ امام احمد حضرت علی سے روایت کرتے
ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا اے رسول خدا ہم آپکے بعد
کسے امیر بناویں فرمایا اگر تم ابو بکر کو خلیفہ بناؤگے تو اوسے
امانت دار پاؤگے وہ دنیا کی لذات سے بے رغبت اور
آخرت کی نعماء میں رغبت کرنیوالا ہے اور اگر تم عمر کو امیر
بناؤگے تو اوسے زبردست امانت دار پاؤگے وہ اللہ
دین جاری کرنے میں کسی ملامت کرنیوالی کی ملامت سے
خوف نکرے گا۔ اور اگر تم علی کو امیر بناؤگے۔ مگر میں گمان
ہنیں کرتا کہ تم اوسے خلیفہ بناؤگے تو اوسے سیدھی
راہ دکہانیوالا پاؤگے۔ تم کو وہ سیدہے رستہ پر
لیجاویگا۔ مسلم میں ابن ابی ملیکہ سے روایت
ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے سنا اور دریافت
کیا اگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسیکو اپنے سامنے
خلیفہ بناتے تو کس شخصکو بناتے فرمایا۔ ابو بکر۔

فقيل ثم من بعد ابي بكر قال عمر قيل من بعد عمر قال ابو عبيدة بن الجراح رواه مسلم

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اطاعني فقد اطاع الله ومن عصاني فقد عصى الله ومن يطع الامير فقد اطاعني ومن يعص الامير فقد عصاني وانما الامام جنة يقاتل من ورائه ويتقى به فان امر بتقوى الله وعدل فان له بذلك اجرا وان قال بغيره فان عليه منه وزرا رواه البخاري ومسلم

عن العرباض بن سارية قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم ثم اقبل علينا بوجهه فوعظنا موعظة بليغة ذرفت منها العيون ووجلت منها القلوب فقال رجل يا رسول الله كان هذه موعظة مودع فاوصنا فقال اوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وان كان عبدا حبشيا فانه من يعش منكم بعدي فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ واياكم ومحدثات الامور

کو کہا گیا ابو بکر کے بعد کسے خلیفہ بناتے فرمایا عمر کو کہا عمر کے بعد فرمایا ابو عبیدہ بن جراح کو۔ بخاری مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے میری اطاعت کی اوسنے خدا کی اطاعت کی اور جسنے میری نافرمانی کی اوسنے خدا کی نافرمانی کی اور جو شخص امیر کی اطاعت کریگا وہ میری اطاعت کریگا اور جو امیر کی نافرمانی کریگا وہ میری نافرمانی کریگا اور امام بمنزلہ ڈھال کے ہے اوسکے پیچھے سے مقاتلہ کیا جاتا ہے اور اوسکی وجہ سے بچاؤ ہوتا ہے پھر اگر وہ امیر اللہ سے ڈرنے اور انصاف کرنے کا حکم کرے تو اوسکے لئے اوسکے سبب سے ثواب ہوگا اور اگر اوسکے مخالف حکم کرے تو اس وجہ سے اوسپر گناہ ہوگا۔ امام احمد اور ابوداود عرباض بن ساریہ سے روایت کرتے ہیں ایکدن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھکر ہمارے سامنے موںھ کرکے کھڑے ہوئے پھر ہمیں ایسی موثر نصیحتیں کیں جنسے ہماری آنکھیں بہ نکلیں اور دل ڈر گئے سو ایک شخص نے کہا اے رسول خدا گویا یہ آپکی نصیحت آخری ہے سو ہم کو کچھ وصیت کیجیے فرمایا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور امیر کی اطاعت اور سننے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ امیر حبشی غلام ہو کیونکہ تم میں سے جو شخص میرے پیچھے زندہ رہیگا وہ عنقریب بڑے بڑے اختلاف دیکھیگا سو تم میرے طریقہ اور میرے خلفاء راشدین راہ یافتہ کے طریقہ کو لازم پکڑو اونکے ساتھ تمسک کرو اور کچلیوں سے خوب مضبوط پکڑ لو۔ اور اپنے آپ کو نئے نئے کاموں سے بچاؤ۔

كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة
رواه احمد وابو داود. فضيلة ابی محمد طلحة
بن عبيد الله القرشی رضی الله عنه
عن قیس بن ابی حازم قال رايت
يد طلحة شلاء وقی بها النبی صلی الله
علیه وسلم يوم احد رواه البخاری عن
ابی عبد الله الزبير بن العوام رضی الله
عنه قال كان على النبی صلی الله علیه
وسلم يوم احد درعان فنهض الى
الصخرة فلم يستطع فقعد طلحة تحته حتى استوى
على الصخرة فسمعت رسول
صلی الله علیه وسلم يقول اوجب
طلحة رواه الترمذی عن موسی بن
طلحة قال بينا عائشة بنت طلحة تقول
لامها ام كلثوم بنت ابی بكر ان ابی خير
من ابيك فقالت عائشة ام المومنين لا
اقضی بينكما ان ابا بكر دخل النبی صلعم
فقال يا ابا بكر انت عتيق الله من النار
قالت فيومئذ سمی عتيقا ودخل طلحة على
النبی صلعم فقال انت يا طلحة ممن
قضى نحبه عن جابر بن عبد الله الانصاری
قال نظر رسول الله صلی الله علیه
وسلم الى طلحة بن عبيد الله قال

کیونکہ ہر نئے کام بدعت ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے

ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ قرشی رضی اللہ عنہ کے مناقب

بخاری میں قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ میں نے طلحہ کا
ہاتھ شل دیکھا کہ انہوں نے اوس ہاتھ سے احد کے دن
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا۔ ترمذی میں ابو عبد اللہ
زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد
کے دن نبی صلی اللہ پر دو زرہیں تھیں اور آپنے پتھر پر
چڑھنے کا ارادہ کیا مگر زرہوں کے بوجھ سے چڑھ نہ سکے
یہ دیکھکر حضرت طلحہ آپ کے نیچے بیٹھ گئے یہاں تک
کہ آپ اوس پتھر پر چڑھ گئے اوسوقت میں نے رسول خدا
صلعم کو فرماتے سنا کہ طلحہ نے جنت واجب کر لی۔
حاکم موسی بن طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک
وقت عائشہ بنت طلحہ اپنی ما ام کلثوم بنت ابی بکر
رضی اللہ عنہ سے کہتی تھیں کہ میرا باپ تمہارے
باپ سے بہتر ہے حضرت عائشہ رض ام المومنین نے
فرمایا۔ میں کبھی تم میں فیصلہ نکرونگی ایکدن ابو بکر
حضرت کے پاس آئے آپنے فرمایا اے ابو بکر تم
دوزخ سے آزاد کیئے گئے ہو۔ اوسروز سے اونکا
لقب عتیق ہوگیا۔ اور طلحہ بھی ایکدن نبی صلعم
کے پاس آئے۔ حضرت نے فرمایا۔ اے طلحہ تم
اون لوگوں میں سے ہو جو اپنی نذر کر چکے ہیں
ترمذی میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت

من احب ان ينظر الى رجل يمشي على وجه الارض وقد قضى نحبه فلينظر الى هذا وفي رواية من سرّه ان ينظر الى شهيد يمشي على وجه الارض فلينظر الى طلحة بن عبيد الله رواه الترمذي

فضيلة ابي عبد الله الزبير بن العوّام بن خويلد بن عمّة رسول الله صلى الله وسلم

عن جابر بن عبد الله الانصاري رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من يأتيني بخبر القوم يوم الاحزاب قال الزبير انا فقال النبي صلى الله عليه وسلم انّ لكل نبيٍّ حواريا وحواريّ الزبير رواه البخاري ومسلم عن الزبير بن العوّام رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من يأتي بني قُرَيظة فيأتيني بخبرهم فانطلقتُ فلما رجعتُ جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ابويه فقال فداك ابي وامّي رواه البخاري ومسلم عن عبد الله الزبير قال كنت يوم الاحزاب جعلتُ انا وعمرو بن ابي سلمة في النساء فنظرت

طلحہ بن عبید اللہ کیطرف دیکھکر فرمایا کہ جو شخص ایسے مرد کو دیکھنا محبوب رکھے کہ وہ روئے زمین پر اس حال میں ہو کہ مردہ ہے یا منتظر مرنے کے ہے اوسے چاہیئے کہ اس کو دیکھے اور ایک روایت میں ہے کہ جس شخص کو اچھا معلوم ہو شہید جو روئے زمین پر چلتا ہو دیکھنا بھلا معلوم ہو وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے۔

ابو عبد اللہ زبیر بن عوام بن خویلد ابن عمہ رسول خدا صلعم کے مناقب

بخاری میں جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے روز فرمایا کہ کفار کی خبر میری پاس کون شخص لاسکتا ہے زبیر بولے اور مجھے تئیں۔ پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کے لیئے حواری ہوتے ہیں اور میرا حواری زبیر ہے۔ بخاری مسلم میں زبیر بن العوام سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بنی قریظہ (یہود کا مشہور قبیلہ جو مدینہ کے گرد رہا کرتا تھا) کے پاس کون جاتا ہے کہ انکی خبر میرے پاس لاوے زبیر کہتے ہیں۔ میں گیا اور جب خبر لیکر واپس آیا تو رسول خدا نے میرے لیئے اپنے ماں باپ جمع کرکے فرمایا۔ میرے ماں باپ تجھپر فدا ہوں۔ عبد اللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ احزاب کی لڑائی میں میں اور عمرو بن ابی سلمہ عورتوں کی حفاظت میں مقرر ہوئے

فاذا انا بالزبیر علی فرسه یختلف الی بنی قریظة مرتین او ثلثا فلما رجعت قلت یا ابت رایتك تختلف قال وهل رایتنی یا بنی قلت نعم قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من یاتی بنی قریظة فیاتینی بخبرهم فانطلقت فلما رجعت جمع لی رسول الله صلی الله علیه وسلم ابویه فقال فداك ابی وامی عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قرأت الذین استجابوا لله والرسول من بعد ما اصابهم القرح للذین احسنوا منهم واتقوا اجر عظیم قالت لعروة یا ابن اختی کان ابواك منهم الزبیر وابو بکر لما اصاب رسول الله صلعم ما اصاب یوم احد فانصرف عنه المشرکون خاف ان یرجعوا فقال من یذهب فی اثرهم فانتدب منهم سبعون رجلا کان فیهم ابو بکر والزبیر رضی الله عنهما رواه البخاری فی ذکر عبد الرحمن بن عوف رضی الله عنه عن ام المومنین عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لنسائه ان امرکن مما

بیٹے لڑکی تاگہاں حضرت زبیر اپنے گھوڑے پر سوار رہتے بنی قریظہ کی طرف دو مرتبہ یا تین مرتبہ آتے گئے سو جب میں وہاں سے واپس آیا تو عرض کیا اے میرے باپ میں تم کو بنی قریظہ کی طرف آتے جاتے دیکھا۔ زبیر نے فرمایا اے میرے بیٹے کیا تو نے مجھے واقع میں دیکھا تھا میں نے کہا جی ہاں فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی قریظہ کی خبر کون شخص میرے پاس لاوے سو میں گیا جب واپس آیا تو میرے لیے رسول خدا نے اپنے والدین کو جمع کر کے کہا۔ تجھ پر سے میرے ماں باپ فدا ہوں بخاری میں ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیہ الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابہم القرح للذین احسنوا منہم واتقوا اجر عظیم پڑھکر عروہ سے فرمایا کہ اے میرے بھانجے تیرے والد زبیر اور نانا ابو بکر رضی اللہ عنہ انہیں سے ہیں جب رسول خدا صلعم کو احد کے دن تھوڑی سی شکست پہونچی اور مشرکین آپ سے پھر کر چلے گئے اور ان کے پھر واپس آنے کا خوف ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ انکے پیچھے کون جاتا ہے یہ سنکر ستر آدمیوں نے آپکے فرمان کی تعمیل کی ان آدمیوں میں سے ابو بکر و زبیر بھی ہیں

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے مناقب میں

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے فرمایا کہ تمہارا حال مجھے فکر میں ڈالتا ہے

يهمنى من بعدى ولن يصبر عليكن الا الصابرون الصديقون قالت عائشة يعنى المتصدقين ثم قالت عائشة لابى سلمة بن عبد الرحمن سقى الله اباك من سلسبيل الجنة وكان ابن عوف قد تصدق على امهات المومنين بحديقة بيعت باربعين الفا رواه الترمذى عن ام سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لازواجه ان الذى يحنو عليكن بعدى هو الصادق البار اللهم اسق عبد الرحمن بن عوف من سلسبيل الجنة رواه احمد ابى اسحق وسعد بن مالك ابن ابى وقاص القرشى رضى الله عنه عن امير المومنين على بن ابى طالب رضى الله عنه قال ما سمعت النبى صلى الله عليه وسلم جمع ابويه لاحد الا لسعد بن مالك فانى سمعته يقول يوم احد يا سعد ارم فداك ابى وامى رواه البخارى ومسلم عن سعد بن ابى وقاص رضى الله عنه قال انى لاول العرب رمى بسهم فى سبيل الله رواه البخارى ومسلم عن عائشة زوج

میرے پیچھے نہیں معلوم تمہارا کیا حال ہوتا ہے اور تمہارے تفقد احوال پر بجز صبر کرنے والے اور سچ بولنے والوں کے اور کوئی صبر نہ کریگے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اون صابروں اور صدیقوں سے حضرت کی مراد صدقہ دینے والے ۔ اور خیرات کرنیوالے تھے پھر عائشہ نے ابوسلمہ عبد الرحمن کی بیٹی سے کہا خدا تعالی تیرے باپ کو نہر سلسبیل سے پانی پلاوے اور عبد الرحمن بن عوف نے ایک باغ جو چالیس ہزار درہم کو بیچا گیا تھا حضرت کی بی بیبیوں پر تصدق کیا تھا ۔ امام احمد مسند میں حضرت ام سلمہ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلعم کو اپنی بی بیبیوں سے فرماتے سنا کہ جو شخص میرے پیچھے تم کو نیکی پر مستعد رکھے وہ صادق الایمان صاحب احسان ہے خداوندا عبد الرحمن کو جنت کے چشمے سے جسکا سلسبیل نام ہے سیراب کر ۔

ابو اسحق سعد بن مالک یعنے ابن ابی وقاص قرشی کے مناقب

بخاری مسلم میں حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپنے اپنے والدین کو سعد بن مالک کے علاوہ کسی اور کے لیئے جمع کیا ہو میں نے حضرت سے جنگ احد کے دن سنا فرماتے تھے اے سعد تیر پھینک میرے ماں باپ تجھ سے فدا ہوں ۔ بخاری مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ جہاد میں تمام عربوں سے پہلے میں تیر انداز ہی کی ہے بخاری مسلم میں حضرت عائشہ زوجہ

النبی صلی الله علیه وسلم قال سهر
رسول الله صلی الله علیه وسلم مقدمه
المدینة لیلة فقال لیت رجلا صالحا
یحرسنی اذ سمعنا صوت سلاح فقال
من هذا قال انا سعد قال ما جاء
بك قال وقع فی نفسی خوف علی رسول
الله صلی الله علیه وسلم فجئت احرسه
فدعا له رسول الله صلی الله علیه وسلم
ثم نام رواه البخاری ومسلم عن
سعد بن ابی وقاص ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال یومئذ
یعنی یوم احد اللهم اشدد رمیته
واجب دعوته رواه فی شرح السنة
عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه
قال ما جمع رسول الله صلی الله علیه
وسلم اباه وامه الا لسعد قال له
یوم احد ارم فداك ابی وامی وقال له
ارم ایها الغلام الحزور رواه الترمذی
عن سعد بن ابی وقاص ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال اللهم
استجب لسعد اذا دعاك رواه الترمذی
عن جابر بن عبد الله الانصاری قال
اقبل سعد فقال النبی صلی الله علیه

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ایک رات
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آتے وقت جاگتے
رہے اور فرمایا کاش کوئی نیکبخت آدمی دشمنوں سے
میری حفاظت کرتا یکایک ہم نے ہتیاروں کے کھٹکھٹا
بولنے کی آواز سنی حضرت نے فرمایا یہ کون شخص کھڑا ہے
سعد ہوں فرمایا تیرے یہاں آنے کا کیا باعث عرض
کیا میرے دل میں دشمنوں کی طرف سے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت خوف واقع ہوا سو میں
انکی حفاظت کے لیئے آیا ہوں پس حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے انکے واسطے دعا کی پہر سو رہے۔
امام بغوی شرح سنہ میں سعد بن ابی وقاص سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے احد کے دن فرمایا
اے اللہ اوسکی تیر اندازی قوی کر اور اوسکی دعا
مقبول فرما ترمذی میں علی بن ابی طالب سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماباپ کو
بجز سعد کے اور کسیکے لیئے جمع نہ کیا آپ نے
احد کے دن اون کے لیئے فرمایا تجہپر میرے ماں باپ فدا
ہوں اور اون کے لیئے آپنے فرمایا اے زبردست
نوجوان تیر پہینک ۔ ترمذی میں سعد بن ابی وقاص
سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا یار خدایا
سعد جب تجہسے دعا کرے تو اوسکی دعا قبول
فرما ترمذی میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت
ہے کہ سعد آنحضرت کے پاس آئے آپ نے اونہیں دیکہکر فرمایا

وسلم هذا خالی فلیرنی امرؤ خاله رواه الترمذی وقال کان سعد من بنی زهرة وکانت ام النبی صلی الله علیه وسلم من بنی زهرة فلذلك قال النبی صلی الله علیه وسلم هذا خالی وفی المصابیح فلیکرمن بدل فلیرنی عن سعدٍ یقول انی لاول العرب رمی بسهم فی سبیل الله وکنا نغزو مع النبی صلی الله علیه وسلم وما لنا طعام الا ورق الشجر حتی ان احدنا لیضع کما یضع البعیر او الشاة ما له خلط ثم اصبحت بنو اسد تعزرنی علی الاسلام لقد خبت اذا وضل عملی وکانوا وشوا به الی عمر قالوا انه لا یحسن یصلی رواه مسلم عن سعید بن المسیب قال سمعت سعداً یقول جمع لی النبی صلی الله علیه وسلم ابویه یوم احدٍ رواه البخاری عن سعدٍ قال رایتنی وانا ثالث الاسلام وما اسلم احد الا فی الیوم الذی اسلمت فیه ولقد مکثت سبعة ایام وانی لثالث الاسلام رواه البخاری

سعید بن زید القرشی رضی الله عنه

عن عبد الرحمن بن عوفٍ رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال

یہ میری ماموں ہیں سو چاہیے کہ ان جیسا بزرگ کوئی شخص اپنا ماموں مجھے دکھائے سعد بنی زہرہ میں سے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ بھی بنی زہرہ میں سے تھیں اسی واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد میری ماموں ہیں اور مصابیح میں فلیرنی کی جگہ فلیکرمن واقع ہے بخاری مسلم میں سعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں اول عرب ہوں جس نے راہ خدا میں تیر بازی کی ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے تھے اور ہمارا کھانا بجز درخت کے پتوں کے اور کچھ نہ تھا یہانتک کہ ہم لوگ پاخانہ کرتے تھے جیسے اونٹ یا بکری مینگنی کرتے ہیں اور ہمیں کوئی بھی کھانا نہ ملتا پھر اب بنو اسد ایسے ہو گئے کہ مجھے اسلام پر ادب سکھاتے ہیں بیشک میں نا امید ہوا اور ٹوٹے میں پڑ گیا جبکہ نماز اچھی طرح نہ پڑھی ہو اور میرے عمل بالکل ضائع ہو جاویں اور بنو اسد نے حضرت عمر کی طرف سعد کی چغلی کھائی تھی جب حضرت عمر نے سعد کو کوفہ کا عامل بنایا تھا اور شکایت کا مضمون یہ تھا کہ یہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے بخاری میں سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ میں نے سعد کو کہتے سنا کہ میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے والدین احد کے دن جمع کیا۔ بخاری میں سعد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے آپکو دیکھا کہ میں تیسرا مسلمان تھا اور جس دن میں اسلام لایا اوس دن اور بھی اسلام لائے مجھ سے پہلے کوئی شخص مسلمان نہیں ہوا بلاشبہ میں سات دن ٹھہرا رہا اور میں تیسرا اسلام کا ہوں

سعید بن زید قرشی رضی اللہ عنہ کے مناقب

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سعيد بن زيد في الجنة وفي رواية
عن محمد بن سعد قال لو بويع علي بالخلافة
من يوم بالمدينة في الغد قتل عثمان
رضي الله عنه فبايعه طلحة والزبير وسعيد بن
زيد من العشرة المبشرين بالجنة

عامر ابي عبيدة بن الجراح

عن انس بن مالك رضي الله عنه ان النبي صلى
الله عليه وسلم قال ان لكل امة امينا
وامين هذه الامة ابو عبيدة بن الجراح عن
حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال
قال جاء اهل نجران الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله ابعث
الينا رجلا امينا فقال لابعثن اليكم رجلا
امينا حق امين فاستشرف لها الناس قال
فبعث ابا عبيدة بن الجراح رواهما البخاري
ومسلم عن جابر بن عبد الله انه قال
بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم
بعثا قبل الساحل فامر عليهم ابا عبيدة
بن الجراح وهم ثلثمائة قال وانا فيهم
قال فخرجنا حتى اذا كنا ببعض الطريق
فني الزاد فامر ابو عبيدة بن الجراح
بازواد ذلك الجيش فجمع ذلك كله فكان
مزودي تمر فكان يقوتنا كل يوم قليلا

کہ سعید بن زید جنت میں ہے اور ایک روایت میں محمد بن سعد سے
یوں آیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان کے شہید ہونے کے بعد دوسرے
صبح کو مدینہ میں خلافت پر بیعت ہوئے سو اپنے طلحہ اور زبیر اور سعید
بن زید نے بیعت کی اور یہ اون دس شخصوں میں سے ہیں
جو جنت کے ساتھ بشارت دیے گئے ہیں

عامر ابو عبیدہ بن جراح کے مناقب

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ہر امت کے لیے ایک امین ہے اور اس امت کا امین
ابو عبیدہ بن جراح ہے۔ بخاری مسلم میں حذیفہ بن یمان رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ نجران والوں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا کہ ہماری طرف کوئی امانتدار
شخص بھیجیے جسے ہم قاضی یا امیر بناویں حضرت نے فرمایا
میں تمہارے پاس ایک ایسے شخص کو بھیجونگا جو امانت کے
لائق ہے پس لوگ اوس خلافت کے منتظر رہے کہ دیکھیے
رسول خدا کسے بھیجتے ہیں) حذیفہ کہتے ہیں پس حضرت نے
ابو عبیدہ بن جراح کو بھیجا۔ امام مسلم جابر بن عبد اللہ
سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک لشکر دریا کی طرف بھیجا اور امیر ابو عبیدہ بن جراح کو
حاکم بنایا اور اوس لشکر میں کل تین سو آدمی تھے جابر کہتے
ہیں میں بھی اوسمیں شریک تھا جب ہم تھوڑی سی راہ چلے تو
کھانا تمام ہوگیا ابو عبیدہ نے اوس لشکر کے تمام کھانوں کے
جمع کرنیکا حکم فرمایا سو تمام کھانا جمع کیا گیا کل دو توکری
کھجوروں کی جمع ہوئی اور اوسمیں سے تھوڑا تھوڑا

قليلا حتى فنى ولم تصبنا الا تمرة تمرة فقلت وما تغني تمرة فقال لقد وجدنا فقدها حيث فنيت ثم انتهينا الى البحر فاذا حوت مثل الظرب فاكل منه ذلك الجيش ثمان عشرة ليلة ثم امر ابو عبيدة بضلعين من اضلاعه فنصبا ثم امر براحلة فرحلت فمرت تحتهما ولم تصبهما رواه مالك في الموطا

فصل في فضائل العشرة المبشرة عليهم الصلوة والسلام وعليهم الرضوان

عن عبد الرحمن بن عوف ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ابو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وطلحة في الجنة والزبير في الجنة وعبد الرحمن بن عوف في الجنة وسعد بن ابي وقاص في الجنة وسعيد بن زيد في الجنة وابو عبيدة بن الجراح في الجنة رواه الترمذي عن سعيد بن زيد وعبد الرحمن بن الاخنس انه كان في المسجد فذكر رجل عليا فقام سعيد بن زيد فقال اشهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم اني سمعته وهو يقول عشرة في الجنة النبي في الجنة وابو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وطلحة في الجنة وعبد الرحمن

روز مرہ ہمیں دیتے تھے یہاں تک جب وہ بھی تمام ہو گئے تو ہمارے حصہ میں کل ایک ایک کھجور آنے لگی وہب بن کیسان کہتے ہیں میں نے جابر سے کہا ایک ایک کھجور میں تمہارا کیا بھلا ہوتا تھا انہوں نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو قدر معلوم ہوئی جب ہم دریا کے کنارے پہونچے تو ایک مچھلی چھوٹی پہاڑ کے برابر پائی جس میں سے سارا لشکر اٹھارہ دن تک کہاتا رہا پھر ابو عبیدہ نے اوسکی ہڈیوں میں سے دو ہڈیوں کے کھڑا کرنیکا حکم کیا تو اوسکی ہڈی میں سے اونٹ چلا گیا اور اون دونوں کو نہ لگا۔

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے مناقب

ترمذی میں عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر جنت میں ہیں اور عمر جنت میں اور عثمان جنت میں اور علی جنت میں اور طلحہ جنت میں اور زبیر جنت میں۔ اور عبد الرحمن بن عوف جنت میں اور سعد بن ابی وقاص جنت میں اور سعید بن زید اور ابو عبیدہ بن جراح جنت میں ہیں۔ ابو داؤد اور ابن ماجہ میں عبد الرحمن بن اخنس سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے حضرت علی کو برائی سے یاد کیا سو سعید بن زید کھڑے ہو کر کہنے لگے میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اپنے کانوں سے اونسے سنا فرماتے تھے دس شخص جنت میں ہیں نبی جنت میں ہیں ابو بکر جنت میں ہیں عمر جنت میں ہیں عثمان جنت میں ہیں علی جنت میں طلحہ جنت میں ہیں

العوام في الجنة وسعد بن مالك في الجنة
وعبد الرحمن بن عوف في الجنة وابو
عبيدة بن الجراح في الجنة ولو شئت
لسميت العاشر قال فقال من هو فسكت
قال فقالوا من هو قال سعيد بن زيد
رواه ابوداود وابن ماجة عن عمرو بن
ميمون قال قال عمر بن الخطاب ما احد
احق بهذا الامر من هؤلاء النفر الذين
توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو عنهم راض فسمى عليا وعثمان و
الزبير وطلحة وسعدا وعبد الرحمن رواه
البخاري عن علي بن ابي طالب رضي
الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم رحم الله ابابكر زوجني ابنته و
حملني الى دار الهجرة وصحبني في الغار و
اعتق بلالا من ماله رحم الله عمر يقول
الحق وان كان مرا تركه الحق وماله من
صديق رحم الله عثمان تستحيه منه الملائكة
رحم الله عليا اللهم ادر الحق معه
حيث دار رواه الترمذي وقال هذا حديث
غريب عن ابي هريرة رضي الله عنه
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
على حراء هو وابو بكر وعمر وعثمان وعلي

زبیر بن عوام جنت میں سعد بن مالک جنت میں عبد الرحمن
بن عوف جنت میں ابو عبیدہ بن جراح جنت میں اور اگر تو
چاہے تو میں دسویں کا نام لوں عبد الرحمن نے کہا وہ کون ہے
تو سعید بن زید خاموش ہو رہے پھر جب مکرر حاضرین نے پوچھا
تو جواب دیا وہ سعید بن زید ہے بخاری میں ہے عمر بن الخطاب
نے اپنی وفات کے وقت فرمایا اس خلافت کا زیادہ حقدار ان
لوگوں سے جن سے رسول خدا مرتے تک راضی رہے اور کوئی نہیں ہے
پھر آپ نے حضرت علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبد الرحمن
بن عوف کا نام لیا۔ ترمذی میں حضرت علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اللہ
ابوبکر پر رحم کرے اونہوں نے مجھے اپنی بیٹی بیاہ دی
اور مجھے اپنی اونٹنی پر سوار کر کے ہجرت کے گھر میں
یعنے مدینہ لیگئے اور غار میں میرے ساتھ رہے بلال
کو اپنے مال میں سے خرید کر آزاد کر دیا اللہ عمر پر رحم
کرے وہ حق بات کہتے ہیں اگرچہ تلخ ہو اور نہیں
حق گوئی نے چھوڑ دیا اس حال میں کہ اون کے
لیے کوئی دوست نہ تھا۔ اللہ عثمان کو رحم کرے
کہ اون سے فرشتے شرماتے ہیں۔ اللہ علی پر رحم کرے
خداوندا علی کے ساتھ حق وائر کر جہاں کہیں وہ
ہوں۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔
مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر
کوہ حرا پر تشریف رکھتے تھے۔ آ پنے میں

وطلحة والزبير فتحركت الصخرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهدأ فما عليك الا نبي او صديق او شهيد وزاد بعضهم وسعد بن ابي وقاص ولم يذكر عليا رواه مسلم عن انس بن مالك رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ارحم امتي بامتي ابو بكر واشدهم في امر الله عمر واصدقهم حياء عثمان وافرضهم زيد بن ثابت واقرأهم ابي بن كعب واعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبل ولكل امة امين وامين هذه الامة ابو عبيدة الجراح رواه احمد والترمذي وقال هذا حسن صحيح وروى غير معمر عن قتادة مرسلا وفيه واقضاهم علي عن سعد بن عبيدة قال جاء رجل الى ابن عمر فسأله عن عثمان فذكر محاسن عمله فقال لعل ذاك يسوءك قال نعم قال فارغم الله بانفك ثم سأله عن علي فذكر محاسن عمله قال هو ذاك بيته اوسط بيوت النبي صلعم ثم قال لعل ذاك يسوءك قال اجل قال فارغم الله بانفك انطلق فاجهد على جهدك رواه البخاري عن سهل بن سعد الساعدي رضي الله

اوس پہاڑ کا پتھر ہلنے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے پہاڑ دم لے ٹھہر جا تجھ پر اور تو کوئی نہیں پیغمبر یا صدیق یا شہید ہی ہیں بعض راوی نے یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص بھی حضرت کے ہمراہ تھے اور اوس بعض نے علی کو ذکر نہیں کیا امام احمد اور ترمذی انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر سب سے زیادہ رحم اور شفقت کرنیوالا ابو بکر ہے اور ساری امت میں سب سے زیادہ سخت اللہ کے دین میں عمر ہے اور سب سے زیادہ حیا کے سچے عثمان ہیں اور علم فرائض کو سب سے زائد جاننے والے زید بن ثابت ہیں اور سب میں قاری زائد ابی بن کعب ہیں اور حلال و حرام کو سب سے زائد جاننے والے معاذ بن جبل ہیں اور ہر امت کے لئے ایک امین ہوا ہے اس امت کے امانت دار عبیدہ بن جراح ہیں ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور معمر کے علاوہ اور شخص نے قتادہ سے مرسلاً روایت کی ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ سب سے زائد قاضی علی ہیں بخاری میں سعد بن عبادہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر کے پاس آکر حضرت عثمان کے احوال سے دریافت کیا ابن عمر نے حضرت عثمان کے نیک عمل ذکر کیے پھر فرمایا اے شخص شاید یہ تجھے برے معلوم ہوتے ہیں اوسنے کہا جی ہاں فرمایا خدا تیری ناک خاک آلود کرے پھر اوسنے حضرت علی کا حال پوچھا۔ ابن عمر نے اون کے بھی نیک کام یاد کیے اور فرمایا شاید یہ تجھے برے لگتے ہیں اوس نے کہا جی ہاں۔ فرمایا خدا تیری ناک خاک آلودہ کرے جا تو نے مجھے مشقت میں ڈالا۔

عنه قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم من حجة الوداع صعد المنبر واثنى عليه ثم قال ايها الناس ان ابا بكر لم يسؤني قط فاعرفوا له ذلك ايها الناس اني راض عن ابي بكر وعمر وعثمان وطلحة والزبير وسعد وعبد الرحمن والمهاجرين الاولين فاعرفوا ذلك لهم رواه الطبراني في الاوسط باسناد حسن صحيح.

فصل في مقتل الشهيد طلحة بن عبيد الله وابي عبد الله الزبير بن العوام رضي الله عنهما

في رواية ان مروان بن الحكم هو الذي قتل لانه راه قائما وقد امكنت الفرصة فقال لا اطلب بثاري بعد اليوم وثارات عثمان ثم رماه بسهم فاصاب ركبته فحمل الى البصرة فدخل عليه بعض اصحاب علي عليه السلام وهو يجود بنفسه فقال اشهد على اني قد بايعت امير المؤمنين علي عليه السلام ثم مات فاخبر ذلك الرجل عليا عليه السلام فقال رحمه الله وتاسف عليه ثم قال الحمد لله الذي لم يخرجه من الدنيا الا وبيعتي في عنقه وعن ابن سعد مر الزبير على الاحنف بن قيس وهو معتزل الناس

طبرانی حسن اور صحیح سند کے ساتھ سہل بن سعد ساعدی سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے فارغ ہوکر مدینہ تشریف لائے تو منبر پر چڑھ کر خدا کی تعریف کی پھر فرمایا اے لوگو بلاشبہ ابوبکر نے میرے ساتھ کبھی کوئی برائی نہیں کی سو اوسکے لیئے یہ حق پہچانو۔ اے لوگو میں ابوبکر وعمر اور عثمان وطلحہ اور زبیر اور سعد اور عبد الرحمن اور مہاجرین اولین سے راضی ہوں سو تم بھی اونکے لیئے یہ حق پہچانو

ابو محمد طلحہ بن عبد اللہ اور ابو عبد اللہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کی شہادت کا ذکر

ایک روایت میں آیا ہے کہ مروان بن حکم نے طلحہ کو شہید کیا کیونکہ جب اوسنے اونکو کھڑا ہوا دیکھا اور فرصت کا موقع پایا تو اپنے دل میں کہا آج کے بعد قاتلین عثمان سے میں اپنا قصاص طلب نہیں کرسکتا یہ کہکر اونکے ایک تیر مارا اور وہ طلحہ کے گھٹنے میں لگا پھر اونہیں بصرہ میں لوگ اوٹھا لیگئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعضے دوست اونکے پاس ایسے وقت آئے کہ وہ قریب المرگ تھے طلحہ رضہ نے فرمایا کہ میں اپنے اوپر گواہی دیتا ہوں کہ بیشک امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیعت کرلی یہ کہکر انتقال کرگئے اس واقعہ کی ایک شخص نے حضرت علی کو اطلاع دی آپنے سنکر فرمایا خدا اوسپر رحم کرے اور طلحہ پر سخت افسوس کرکے کہا اوس خدا کا شکر ہے جسنے طلحہ کو دنیا سے نہ نکالا مگر میری بیعت کا رشتہ اونکی گردن میں رہا۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا گذر احنف بن قیس پر ہوا۔

فقال الاحنف هذا الذی یفسد بین
الناس واتبعه رجلین فحمل علیه احدهما
فطعنه وضربه الاخر فقتله ثم جاء
براسه الی باب علیؓ فقال ائذنوا القاتل
الزبیر فسمعه علیؓ فقال بشر قاتل
ابن صفیة بالنار وبکی علی وترحم
علیه عن امیر المومنین علی بن ابی
طالب رضی الله عنه قال سمعت اذنی
من فی رسول الله صلعم یقول طلحة والزبیر
جاری فی الجنة رواه الترمذی وقال
هذا الحدیث غریب عن ابی عثمان
النهدی قال لم یبق مع نبی الله صلی الله
علیه وسلم فی بعض تلک الایام التی
قاتل فیهن رسول الله صلی الله علیه
وسلم غیر طلحة وسعد

باب مناقب امیر المومنین ابی محمد الحسن وامیر المومنین ابی عبد الله الحسین رضی الله عنهما

عن ابی بکرة رضی الله عنه قالت رایت رسول
الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر و
الحسن بن علی الی جنبه وهو یقبل علی
الناس مرة وعلیه اخری ویقول
ان ابنی هذا سید ولعل الله ان یصلح

اور وہ لوگوں سے کنارہ کش تھے احنف بولا یہی شخص ہے
جسنے لوگوں میں فساد برپا کیا اور اوسکے پیچھے دو آدمی لگ لئے
سو ان دونوں میں سے ایکنے زبیر پر حملہ کرکے نیزہ کا کچوکا مارا
اور دوسرے نے تلوار مارکر شہید کر ڈالا پھر وہ شخص حضرت علیؓ
کے دروازہ پر انکا سر لاکر کہنے لگا ای لوگو زبیر کے قاتل کیلئے
اندر جانے کی اجازت مانگو حضرت علی نے سنکر فرمایا ابن صفیہ کے
قاتل کو دوزخکی بشارت دو آپ اوپر بہت روئے اور رحم کیا
کہا ترمذی میں امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ
مبارک سے سنا فرماتے تھے طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہونگے
ابو عثمان نہدی کہتے ہیں کہ بعض اون ایام میں جنمیں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مقاتلہ کیا تو آپکے ساتھ بجز طلحہ اور زبیر
کے کوئی دوسرا نہ رہا۔

امیر المومنین ابو محمد حسن رضی اللہ عنہ اور امیر المومنین ابو عبد اللہ حسین رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

بخاری میں ابو بکرہ رضؓ سے روایت ہے کہ میںنے رسول خدا صلعم
کو منبر پر دیکھا اور حسن بن علی آپ کے پہلو میں بیٹھے
تھے آپ کبھی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور
کبھی حسن کی طرف التفات فرماتے تھے اور کہتے تھے
یہ میرا بیٹا سردار ہے شاید خدا تعالی اس کی
وجہ سے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح
کرائے ۔

به بين فئتين عظيمتين من المسلمين رواه البخاري عن عقبة بن الحارث رضي الله عنه قال صلى ابو بكر العصر ثم خرج يمشي ومعه علي فرأى الحسن يلعب مع الصبيان فحمله على عاتقه و قال بأبي شبيه بالنبي ليس شبيها بعلي وعلي يضحك رواه البخاري عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم والحسن بن علي على عاتقه يقول اللهم اني احبه فاحبه رواه البخاري ومسلم عن ابي هريرة قال خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في طائفة من النهار حتى اتى خباء فاطمة فقال اثم لكع اثم لكع يعني حسنا فلبثت ان جاء يسعى حتى اعتنق كل واحد منهما صاحبه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اني احبه فاحبه واحبب من يحبه رواه البخاري ومسلم عن انس قال لم يكن احد اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم الا الحسن بن علي رواه البخاري وعنه قال كان الحسن بن علي اشبههم وجها برسول الله صلى الله عليه وسلم رواه احمد في مسنده

بخاری میں عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ ابوبکر رضہ عصر کی نماز پڑھکر نکلے اور حضرت علی آپکے ساتھ چلے جاتے تھے سو ابوبکر رضہ نے حسن کو بچوں کے ساتھ کہیلتا پاکر اپنے کندہے پر بٹہا لیا اور فرمایا میرا باپ قربان ہو یہہ تو رسول خدا سے مشابہ ہیں علی کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتے اور حضرت علی یہ سنکر خوشی کے ہنستے تھے۔ بخاری مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپکے کندہے مبارک پر حسن سوار تھے اور آپ ارشاد فرماتے تھے خداوندا میں اسے دوست رکھتا ہوں سو تو بھی اسے دوست رکھہ بخاری مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ دن کے کچھ حصہ میں باہر نکلا حتی کہ رسول خدا فاطمہ رض کے گھر تشریف لائے اور فرمانے لگے کیا یہاں لڑکا ہے کیا یہاں لڑکا ہے اس سے آپکی مراد حسن تہی پس تہوڑی ہی دیر آپ ٹہرے ہونگے کہ اتنے میں حسن دوڑتے ہوئے آئے اور دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے صاحب کا معانقہ کیا یعنے حضرت حسن رض رسول خدا سے اور آپ حسن سے چمٹ گئے پھر حضرت نے فرمایا خداوندا میں اسے دوست رکھتا ہوں سو تو بھی اسے دوست رکھہ اور جو اسے دوست رکھے اوسے بھی دوست رکھہ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ سوائے حسن بن علی کے اور کوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مشابہت نرکہتا تہا۔ امام احمد مسند میں حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک میں سب سے زیادہ مشابہت رکہتے تھے

عن عبد الله بن الزبير قال رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يجئ
الحسن يركب على ظهره وما ينزله حتى
يكون هو الذى ينزل ولقد رأيته
يجيئه وهو راكع فيفرج له بين رجليه
حتى يخرج من الجانب الآخر رواه
ابن سعد عن ابى هريرة قال خرج
النبى صلى الله عليه وسلم فى طائفة
من النهار لا يكلمنى ولا اكلمه حتى اتى
سوق بنى قينقاع فجلس بفناء بيت على
فقال ثم لكع فحبسته شيئا فظننت
انها تلبسه سخابا او تغسله فجاء
الحسن يشتد حتى عانقه وقبله فقال
اللهم احببه واحب من يحبه رواه البخارى
ومسلم واحمد عن ابى هريرة قال
كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
فى سوق من اسواق المدينة فانصرف
وانصرفت فقال اى لكع ثلاثا ادع
لى الحسن بن على فقام الحسن يمشى وفى
عنقه السخاب فالتزمه النبى صلى الله
عليه وسلم بيده وقال اللهم انى احبه
فاحبه واحب من يحبه رواه البخارى
ومسلم وقال ابو هريرة فما كان احد

ابن سعد عبد اللہ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسن آتے تھے اور آپکی پشت مبارک پر چڑھ
جاتے تھے اور جب تک خود نہ اوترتے حضرت اونہیں نہ اوتارتے تھے اور میں نے
آنحضرت کو اس حال میں بھی دیکھا کہ آپ رکوع میں ہوتے اور حسن آپکے
پاس آتے تو آپ اونکی واسطے اپنے دونوں پیروں میں کشادگی
کرتے یہانتک کہ وہ ایک جانب سے نکلکر دوسری طرف جا نکلتے۔ بخاری اور
مسلم اور احمد ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
دن کے ایک حصہ میں باہر تشریف لے گئے میں بھی آپکے ساتھ
تھا۔ مگر نہ تو آپنے مجھسے بات کی اور نہ میں آپسے بول سکا یہانتک کہ
آپ بنی قینقاع کے بازار میں تشریف لائے اور حضرت علی کے گھر کے
صحن میں بیٹھکر فرمانے لگے کیا یہاں لڑکا ہے حضرت فاطمہ نے آپکو
ٹہرا لیا میں گمان کرتا تھا کہ شاید حضرت فاطمہ حسن کو گلوبند پہنا رہی ہونگی
یا اونہیں نہلا رہی ہونگی اتنے میں حسن دوڑتے ہوئے آئے حضرت نے اونہیں گلے
سے لگا لیا اور بوسہ لیا اور فرمایا خداوندا میں اسے دوست رکھتا ہوں
اور جو اسے دوست رکھتا ہے تو بھی دوست رکھ۔ بخاری مسلم میں ابوہریرہ
سے روایت ہے کہ میں مدینہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپ وہاں سے پلٹا تو میں بھی پلٹا رسول خدا نے
تین دفعہ فرمایا اے لڑکے میرے لیے حسن بن علی کو بلا میں نے
اونہیں بلایا حسن آئے اور اونکی گردن میں گلوبند تھا سو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہیں چمٹا لیا اور فرمایا بار خدایا میں
اسے دوست رکھتا ہوں پس تو بھی اسے دوست رکھ اور جو اوسے دوست
رکھے اوسے بھی دوست رکھ۔ ابوہریرہ کہتے ہیں میرے نزدیک
حسن بن علی سے اور کوئی زیادہ محبوب نہ تھا۔

عندی احب الی من الحسن بن علی بعد ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابو ھریرۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلہ رواہ البخاری

عن محمد بن علی قال حج الحسن بن علی من المدینۃ الی مکۃ عشرین حجۃ علی قدمیہ والنجائب تقاد معہ وکان یقول انی استحیی من اللہ ان القاہ ولم امش الی بیتہ رواہ ابو نعیم الاصفہانی فی الحلیۃ

عن ابی ھریرۃ قال قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن بن علی وعندہ الاقرع بن حابس فقال ان لی عشرۃ من الولد ما قبلت منہم احدا فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال من لا یرحم لا یرحم رواہ البخاری ومسلم

عن عبد اللہ بن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حامل الحسن بن علی علی عاتقہ فقال رجل نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونعم الراکب ھو رواہ الترمذی

عن ام الفضل بنت الحارث زوج العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما

وسکے بعد کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے حق میں یہ جملہ فرمایا۔ اور ابوہریرہ یوں ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حسن کا بوسہ لیتے تھے۔

ابونعیم اصفہانی حلیہ میں محمد بن علی سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علی نے مدینہ سے مکہ تک پاپیادہ چلکر بیس حج کیے اور اونکی سواریاں اونکے ساتھہ کوتل چلتی تہیں آپ فرمایا کرتے تہے مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ ایسے حال میں اوس سے ملاقات کروں کہ اوسکے گہر تک پیادہ رستہ نہ چلا ہوں۔ بخاری مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کو پیار کیا بوسہ لیا اوسوقت اقرع بن حابس آپکے پاس بیٹہے تہے کہنے لگے بلا شبہ میرے دس فرزند ہیں میں نے کسیکا آجتک بہی بوسہ نہیں لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی طرف دیکہکر فرمایا جو کسی پر رحم نہیں کرتا اوسپر خدا کی طرف سے بہی رحمت نہیں ہوتی۔ ترمذی میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کو اپنے کندہے مبارک پر چڑہائے ہوئے تشریف لیے جاتے تہے ایک شخص نے کہا اے لڑکے تو اچہی سواری پر سوار ہوا حضرت نے فرمایا سوار بہی اچہا ہے۔

بیہقی دلائل النبوۃ میں ام الفضل حارث کی بیٹی عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی بی بی سے روایت ہے۔

انها دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله انى رأيت حلما منكرا الليلة قال وما هو قالت انه شديد قال وما هو قالت رأيت كأن قطعة من جسدك قطعت ووضعت فى حجرى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت خيرا تلد فاطمة ان شاء الله غلاما يكون فى حجرك فولدت فاطمة الحسين فكان فى حجرى كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخلت يوما على رسول الله صلى الله عليه وسلم فوضعته فى حجره ثم كانت منى التفاتة فاذا عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم تهريقان الدموع قالت فقلت يا نبى الله بابى انت وامى مالك قال اتانى جبرئيل عليه السلام فاخبرنى ان امتى ستقتل ابنى هذا فقلت هذا قال نعم واتانى بتربة من تربته حمراء رواه البيهقى فى دلائل النبوة عن عبد الرحمن بن نعم قال سمعت عبد الله بن عمر رضى الله عنه وسأله رجل عن المحرم قال شعبة حسبه يقتل الذباب قال اهل العراق يسألونى عن الذباب وقد قتلوا ابن

کہ وہ رسول خدا کے پاس جاکر کہنے لگیں اے رسول خدا مینے آج رات ایک برا خواب دیکھا ہے فرمایا وہ کیا ہے کہا اوسکا بیان سخت ہے یعنے اوسکا بیان ناگوار طبیعت ہے حضرت نے فرمایا وہ کیا ہے کہا میں خواب میں دیکھتی ہوں کہ آپکے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھدیا گیا ہے آنحضرت نے فرمایا تونے تو عمدہ خواب دیکھا ہے انشاء اللہ فاطمہ کے یہاں لڑکا پیدا ہوگا اور وہ تیرے کنار عاطفت میں ہونگے چنانچہ حضرت فاطمہ کے ہاں حسین پیدا ہوئے اور میری گود میں آئے جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ام الفضل کہتی ہیں اسکے بعد میں ایکدن رسول خدا صلعم کے پاس حاضر ہوئی اور اپنی گود میں سے حضرت کی گودی میں دیدیا پھر میں اور طرف دیکھنے لگی ناگہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھیں آنسو بہارہی تھیں میں نے کہا اے رسول خدا میرے والدین آپ پر قربان ہوں آپکو کیا ہوا آپ کیوں رونے لگے۔ فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے مجھے آکر خبر دی ہے کہ میری امت عنقریب اس لڑکے کو قتل کریگی مینے عرض کیا کیا اسکو قتل کریگی فرمایا ہاں اور اونکے مقتل کی سرخ مٹی مجھے لاکر دی ہے۔ بخاری میں عبد الرحمن بن نعم سے روایت ہے کہ مینے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ اونسے ایک شخص نے محرم کی بابت سوال کیا تھا۔ شعبہ (راوی حدیث) کہتے ہیں میں اوس سائل کو گمان کرتا ہوں کہ اونے مکھی کے مارنے سے پوچھا (یعنے اگر محرم حالت احرام میں مکھی مار ڈالے تو اوسپر کیا بدلہ ہے) عبد اللہ بن عمر نے جواب دیا کہ اہل عراق یعنے کوفی مکھی کی بابت مجھسے سوال کرتے ہیں۔

سنت رسول الله صلعم و قال رسول الله صلعم هما ريحاني من الدنيا رواه البخاري و في رواية الترمذي عنه ان رجل من اهل العراق سال ابن عمر رض عن دم البعوض يصيب الثوب فقال ابن عمر رض انظروا الى هذا السائل عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الحسن و الحسين هما ريحانتاي من الدنيا عن عبد الله بن عباس قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم فيما يرى النائم ذات يوم بنصف النهار اشعث اغبر بيده قارورة فيها دم فقلت بابي انت وامي ما هذا قال هذا دم الحسين واصحابه لم ازل التقطه منذ اليوم فاحصى ذلك الوقت فاجد قتل ذلك الوقت رواه احمد و البيهقي في دلائل النبوة عن سلمى قالت دخلت على ام سلمة وهي تبكي فقلت ما يبكيك قالت رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم تعني في المنام وعلى راسه ولحيته التراب فقلت مالك يا رسول الله قال شهدت قتل الحسين انفا رواه الترمذي وقال هذا

حالانکہ اونہوں نے رسول خدا کے نواسہ کو ناحق قتل کر ڈالا جبکی شان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں حسنین دنیا میں میرے دو پھول ہیں ترمذی کی ایک روایت میں عبد الرحمن سے یوں آیا ہے کہ عراقیوں میں سے ایک شخص نے ابن عمر سے مچھر کے خون کی بابت جو کپڑے کو پہونچے سوال کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سائل کو دیکھو کہ مچھر کے خون سے پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند کو قتل کر ڈالا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ حسن و حسین دنیا کے میرے دو پھول ہیں امام احمد اور بیہقی عبد اللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو او حال میں دیکھا کہ سونے والا دیکھتا ہے ایکدن دوپہر کو رسول خدا کو خواب میں دیکھا پراگندہ بال اور گرد آلودہ آپ کے ہاتھ میں ایک شیشہ تھا جس میں خون بھرا ہوا تھا میں نے کہا میری ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا حال ہے اور یہ خون کیسا ہے فرمایا یہ حسین اور اونکے یاروں کا خون ہے میں اس وقت تک صبح سے اوس خون کو جمع کرتا رہا ہوں ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت کا حساب کیا تو یہی وقت حسین کے قتل کا وقت تھا۔ ترمذی میں سلمی سے روایت ہے کہ میں ام سلمہ کے پاس آئی وہ بیٹھی رو رہی تھیں میں نے کہا آپکے رونیکا کیا باعث ہے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اونکے سر اور داڑھی مبارک پر خاک تھی جب میں نے اسکا سبب پوچھا تو فرمایا میں قتل حسین میں ابھی حاضر ہوا تھا۔

حديث غريب عن انس قال اتى عبيد الله بن
زياد براس الحسين فجعل فى طست فجعل ينكت
وقال فى حسنه شيئا فقلت والله انه كان اشبههم
برسول الله صلعم وكان مخضوبا بالوسمة رواه
البخارى عن الاعمش عن عمارة بن عمير قال لما جيئ
براس عبيد الله بن زياد واصحابه نضدت فى المسجد
فى الرحبة فانتهيت اليهم وهم يقولون قد جاءت قد جاءت
فاذا حية قد جاءت تخلل الرؤس حتى دخلت فى منخرى
عبيد الله بن زياد فمكثت هنيهة ثم خرجت فذهبت حتى
تغيبت ثم قالوا قد جاءت قد جاءت ففعلت ذلك مرتين
او ثلاثا رواه الترمذى وقال هذا حديث حسن صحيح
عن لبابة بنت الحارث ام الفضل قالت كان الحسين
بن على فى حجر رسول الله صلعم فبال عليه فقالت
فقلت البس ثوبا واعطنى ازارك حتى اغسله قال انما
يغسل من بول الانثى وينضح من بول الذكر رواه
ابو داود وفى رواية يا ام الفضل لقد اوجع قلبى
ما فعلت به ثم قال ينضح او يرش بول الغلام ويغسل
بول الجارية عن انس بن مالك رضى الله عنه قال
كنت عند ابن زياد فجيئ براس الحسين فجعل
يضرب بقضيب فى انفه ويقول ما رايت مثل
هذا حسنا فقلت اما انه كان من اشبههم برسول
الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذى
وقال هذا حديث حسن صحيح غريب

امام بخاری انس سے روایت کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس امام
کا سر لایا گیا پھر وہ ایک طشت میں کہا گیا عبید اللہ بن زیاد آپ کی ناک
مبارک کو لکڑی سے کریدتا تھا اور آپ کے حسن میں کوئی عیب لگاتا تھا میں نے کہا
بخدا امام اہلبیت میں سب سے زائد مشابہ رسول خدا کے تھے یہی ہیں انس کہتے
ہیں کہ امام حسین کا سر مبارک وسمہ سے رنگا ہوا تھا ترمذی میں اعمش عمارہ بن
عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ جب عبید اللہ بن زیاد اور اوسکے ساتھیوں
کے سر مسجد رحبہ میں ڈالے گئے تو میں بھی وہاں گیا لوگ کہہ رہے تھے
دیکھو آیا وہ آیا تو ناگاہ ایک سانپ تھا جو لوگوں کے بیچ میں اور اوسنے سروں میں سے
ہو کر عبید اللہ بن زیاد کے نتھنوں میں گھس گیا
اور تھوڑی دیر ٹھہر کر نکل آیا پھر چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا
پھر لوگ کہنے لگے دیکھو وہ آیا وہ آیا پس اوسنے دو تین مرتبہ ایسا ہی کیا
ابو داؤد میں لبابہ حارث کی بیٹی ام الفضل سے روایت کرتے ہیں کہ حسین
بن علی رسول خدا کی گود میں تھے اور آپ پر اونہوں نے پیشاب کر دیا ام الفضل
کہتی ہیں میں نے عرض کیا آپ کپڑا اوڑھ لیجئے اور مجھے اپنی ازار دید یجئے
تاکہ میں دھو ڈالوں فرمایا لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب
پر صرف پانی چھڑکنا کافی ہو سکتا ہے اور ایک روایت میں ہے ام الفضل
تو نے جو حسین کے ساتھ کیا اسنے میرے دل کو صدمہ پہنچایا پھر فرمایا لڑکے
کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاوے اور لڑکی کا پیشاب دھویا جاوے
ترمذی میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں ابن زیاد نابکار کے
پاس تھا کہ حسین کا سر کربلا سے لایا گیا سو وہ اونکی ناک میں
چھڑی مارتا اور کہتا تھا میں نے اس جیسا حسن نہیں دیکھا۔
انس کہتے ہیں میں نے کہا یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ سب سے زائد مشابہ تھے۔

قال ابن سعد ولما ولد يعني الحسين اذن رسول الله صلى الله عليه وسلم في اذنه وقال ابن عباس كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحبه ويحمله على عاتقه ويقبل شفتيه وثناياه قال ودخل عليه يوماً جبرئيل عليه السلام وهو يقبله فقال اتحبه قال نعم قال ان امتك ستقتله روى ابن سعد في الطبقات عن يعلى بن عبيد عن عبيد الله بن الوليد عن عبد الله بن عبيد بن عمير قال حج الحسين خمساً وعشرين حجة ماشياً ونجائبه تقاد معه وذكر ابن سعد ايضاً ان الحسين جاء يوماً الى عمر عليه السلام وهو يخطب على منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له انزل عن منبر ابي فاخذه فاقعده الى جنبه وقال هل انبت الشعر على رؤسنا الا ابوك عن محمد بن علي عن ابيه علي عليه السلام قال لما ولد الحسن سميته باسم عمي حمزة ولما ولد الحسين سميته باسم اخي جعفر فدعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا ابا تراب ان الله تعالى قد امرني

ابن سعد کہتے ہیں جب حسین رض پیدا ہوئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکے کانوں میں اذان دی ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اونہیں دوست رکھتے تھے اور اپنے کندھے مبارک پر چڑھائے پھرتے تھے اور اونکے دونوں لبوں اور آگے کے دانتوں کو بوسہ دیتے تھے او ایکدن آپکے پاس جبرئیل آئے اور آپ حسین کو پیار کر رہے تھے کہا کیا آپ انہیں محبوب رکھتے ہیں فرمایا بیشک کہا آپکی امت انہیں عنقریب قتل کریگی۔ ابن سعد طبقات میں یعلے بن عبید اور وہ عبید اللہ بن ولید اور وہ عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ امام حسین نے ۲۵ حج پاپیادہ کیئے اور آپ کی سواریاں آگے آگے چلتی تھیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ ایکدن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ پڑہ رہے تھے آکر کہنے لگے آپ میرے باپ کے منبر سے اوتریئے۔ حضرت عمر نے اونکو پکڑ کے اپنے پہلو میں بٹھا لیا اور فرمایا ہمارے سر کے بال بھی آپکے والد کے طفیل سے اوگے ہیں۔ امام احمد کی مسند میں محمد بن علی اپنے والد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے اونکا نام اپنے چچا کے نام پر حمزہ رکھا اور جب حسین پیدا ہوئے تو بھی اونکا نام اپنے بھائی کے نام پر جعفر رکھا ہم مجھے رسول خدا نے بلاکر فرمایا اے ابو تراب اللہ تعالے نے مجھے حکم فرمایا ہے۔ کہ میں ان دونوں

ان اغير باسم هذين الغلامين فسمتهما
حسنا وحسينا رواه احمد في المسند
عن انس بن مالك قال لم يكن احد
اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم من
الحسن بن علي وقال في الحسين ايضا
كان اشبههم برسول الله صلى الله
عليه وسلم رواه البخاري عن ابي
سعيد الخدري قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين
سيدا شباب اهل الجنة رواه الترمذي
عن عبد الله بن عمر ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ان الحسن
والحسين هما ريحاناي من الدنيا رواه
الترمذي عن اسامة بن زيد قال
طرقت النبي صلى الله عليه وسلم
ذات ليلة في بعض الحاجة فخرج النبي
صلى الله عليه وسلم وهو مشتمل على
شيء لا ادري ما هو فلما فرغت من
حاجتي قلت ما هذا الذي انت مشتمل
عليه فكشفه فاذا الحسن والحسين
على وركيه فقال هذان ابناي وابنا
ابنتي اللهم اني احبهما فاحبهما واحب
من يحبهما رواه الترمذي عن انس

لڑکوں کا نام پلیٹ دوں —
سو آپنے اون دونوں کا حسن وحسین نام رکہا۔ بخاری میں
انس بن مالک سے روایت ہے کہ حسن بن علی سے زائد اور
کوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نہ تہا
اور حسین کے حق میں بہی انس نے کہا کہ وہ
بہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوروں کی
نسبت زائد مشابہ تہے ترمذی میں ابو سعید خدری
سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ امام حسن وحسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں
ترمذی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن وحسین دنیا کے میرے
دو پہول ہیں۔ ترمذی میں اسامہ بن زید سے
روایت ہے کہ میں رسول خدا صلعم کے پاس آئی
کسی حاجت کے واسطے رات کو گیا سو نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نکلے اس حال میں کہ اپنی پیٹہ پر کچہہ
لپیٹے ہوئے تہے مجہے معلوم نہ تہا کہ وہ کیا چیز
ہے جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض
کرنے لگا یہ کیا چیز ہے جسے آپ لپیٹے ہوئے ہیں
پس آپ نے اوسے کہولکر دکہایا یکایک حسن وحسین
دونوں آپکے کولوں پر تہے پہر آپنے فرمایا یہ دونوں
میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ یا اللہ میں انہیں
دوست رکہتا ہوں تو بہی اونہیں دوست رکہہ اور اونکے
دوستوں کو بہی دوست رکہہ ترمذی میں انس سے روایت ہے کہ

قال سئل رسول الله صلى الله عليه
وسلم اى اهل بيتك احب اليك قال
الحسن والحسين وكان يقول لفاطمة
ادعى لى ابنى فيشمهما ويضمهما اليه
رواه الترمذى وقال هذا حديث
حسن غريب عن حذيفة بن
اليمان قال سألتنى امى متى عهدك
تعنى بالنبى صلى الله عليه وسلم
فقلت مالى به عهد منذ كذا وكذا
فنالت منى فقلت لها قلت لامى
دعينى اتى النبى صلى الله عليه وسلم
فأصلى معه المغرب فاسأله ان
يستغفر لى ولك فاتيت النبى صلى
الله عليه وسلم فصليت معه المغرب
فصلى حتى صلى العشاء ثم انفتل
فتبعته فسمع صوتى فقال من هذا
حذيفة قلت نعم قال ما حاجتك
غفر الله لك ولامك ان هذا ملك
لم ينزل الارض قط قبل هذه الليلة
استاذن ربه ان يسلم علی ويبشرنى
بان فاطمة سيدة نساء اهل الجنة
وان الحسن والحسين سيدا شباب
اهل الجنة رواه الترمذى وقال هذا

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا آپکو
اہلبیت میں سے کون شخص زیادہ محبوب ہے فرمایا حسن و
حسین اور آنحضرت فاطمہؓ سے فرماتے تھے کہ میرے لیئے اپنے
دونوں بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ اونہیں سونگتے اور اپنی
طرف چمٹاتے تھے۔ ترمذی میں حذیفہ رضؓ سے روایت
ہے کہ مجھ سے میری ماں نے پوچھا تو حضرت کی خدمت
میں کسوقت جایا کرتا ہے میں نے کہا کہ اتنی مدت سے
میرا حاضری کا وقت مقرر نہیں یعنے اکثر غیر حاضر
رہتا ہوں یہ سنکر وہ مجھپر بہت خفا ہوئیں میں نے
کہا اب تو جو کچھ ہوا سو ہوا۔ آج حضرت کے
ساتھ مغرب کی نماز جا پڑھتا ہوں اور حضرت سے
سوال کرتا ہوں کہ وہ میری اور تمہارے لیئے
بخشش کی دعا مانگیں۔ پھر میں آپکے پاس
حاضر ہوا اور مغرب اون کے ساتھ پڑھی آپ
نوافل پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ عشا پڑھکر
لوٹے۔ میں آپ کے پیچھے ہولیا میری آواز
سنکر فرمایا۔ کون کیا حذیفہ ہے۔ میں نے کہا جی
ہاں فرمایا تمہارا کیا مطلب ہے اللہ تمہیں اور
تمہاری والدہ کو بخشے پھر فرمایا یہ ایک فرشتہ تھا جو اس
رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ آیا تھا اوسنے اپنے رب سے
اجازت مانگی کہ مجھے آکر سلام کرے اور اس امر کی
بشارت دے کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار
اور حسن و حسین جوانان جنت کے سردار ہیں

حدیث حسن غریب عن علی
بن ابی طالب رضی الله عنه قال
الحسن اشبه برسول الله صلی
الله علیه وسلم ما بین الصدر الی
الراس والحسین اشبه النبی صلی
الله علیه وسلم ما کان اسفل من
ذلک رواه الترمذی عن یعلی بن
مرة قال قال رسول الله صلی الله [علیه وسلم]
حسین منی وانا من حسین احب
الله من احب حسینا حسین سبط من الاسباط
رواه الترمذی عن بریدة قال
خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم
فاقبل الحسن والحسین وعلیهما
قمیصان احمران یمشیان ویعثران
فنزل رسول الله صلی الله علیه وسلم
فحملهما ووضعهما بین یدیه ثم قال
صدق الله انما اموالکم واولادکم
فتنة نظرت الی هذین الصبیین
یمشیان ویعثران فلم اصبر حتی
قطعت حدیثی ورفعتهما رواه الترمذی
وابو داود والنسائی عن هانی
بن هانی عن علی علیه السلام
قال لما ولد الحسن سمیته حربا

ترمذی میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن وحسین کو دیکھ کر فرمایا اے اللہ میں انہیں
دوست رکھتا ہوں تو بھی ان دونوں کو دوست رکھ۔
ترمذی میں حضرت علی سے روایت ہے کہ امام حسن سینہ
سے سر تک رسول خدا صلعم سے زائد مشابہت رکھتے
تھے اور امام حسین سینہ سے نیچے تک۔
ترمذی میں یعلی بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں
حسین سے۔ جس نے حسین کو دوست رکھا اس نے
خدا کو دوست رکھا۔ حسین اسباط میں سے ایک سبط
ہے۔ ترمذی اور ابو داود اور نسائی میں بریدہ
سے روایت ہے کہ رسول خدا نے ہمیں خطبہ سنایا
اتنے میں حسن وحسین آئے اور وہ سرخ کرتے پہنے
ہوئے تھے (ضعف یا صغر سنی کی وجہ سے) چلتے
اور گر پڑتے تھے۔ رسول خدا دیکھ کر منبر سے
اترے۔ اور انہیں گودی میں لے لیا۔
اور اپنے آگے بٹھا کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ
نے سچ فرمایا ہے انما اموالکم واولادکم فتنۃ میں نے
ان دونوں بچوں کو دیکھا وہ چلتے تھے اور گر گر پڑتے
تھے سو مجھے صبر نہ ہو سکا حتی کہ میں نے اپنا
کلام قطع کیا اور ان دونوں کو گودی میں اٹھا لیا
امام احمد ہانی بن ہانی سے اور وہ حضرت علی سے روایت کرتے
ہیں کہ جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھا

فقال رسول الله صلعم اروني ابني ما سميتموه فقلت حربا فقال لا بل هو حسن فلما ولد حسين سميته حربا فقال لا بل هو حسين باسماء ولد هارون عليه السلام شبر و شبير و فی روایة لما ولد الثالث سمیته حربا فقال رسول الله صلی الله علیه و سلم بل هو محسن مثل مشبر رواه احمد عن سفینة مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان رسول الله صلی الله علیه وسلم الخلافة بعدی ثلثون سنة ثم تصیر ملکا فقال سفینة و اسمه مهران نظرت فاذا خلافة ابی بکر سنتان وخلافة عمر عشر سنین وخلافة عثمان اثنتی عشر سنة و خلافة علی خمس سنین و باقی الشهور تمام الثلاثین فکان فعل الحسن نظر اللامة رواه احمد فی الفضائل قال ابن سعد فی الطبقات رای الحسن فی المنام مکتوبا بین عینیه قل هو الله احد فاستبشر اهل بیته بذلک فبلغ سعید بن المسیب فقال ان صدقت رویاه فما بقی من اجله

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے میرے بیٹے کو دکہاؤ تم نے اوسکا کیا نام رکہا ہے میں نے عرض کیا حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ حسن ہے - پہر جب حسین پیدا ہوئے تو بہی میں نے اون کا نام حرب ہی رکہا پہر آپ نے فرمایا حسین نام رکہو - ہارون علیہ السلام کے فرزندونکے نام کے موافق کہ شبر اور شبیر تہا اور ایک روایت میں ہے - جب تیسرا لڑکا پیدا ہوا تو بہی میں نے اوسکا نام حرب رکہا رسول خدا نے فرمایا نہیں بلکہ محسن نام رکہو جیسے مشبر امام احمد فضائل میں سفینہ رسول خدا کے غلام آزاد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا فرماتے تہے میرے پیچہے تیس برس تک خلافت رہے گی پہر بادشاہت ہو جاوے گی سفینہ کہتے ہیں (جنکا نام مہران ہی ہے) میں نے غور کیا تو ابوبکر کی خلافت پورے دو برس رہی اور عمر رض کی خلافت دس برس اور عثمان رض کی خلافت بارہ برس اور حضرت علی کی خلافت پانچ برس اور کچہہ مہینے جو تیس برس کو پورے کرنیوالی تہی - لیس امام حسن کا فعل امت کی مہلت اور شفقت کی نظر سے تہا - ابن سعد طبقات میں کہتے ہیں کہ امام حسن نے خواب میں دیکہا کہ اون کی دونوں آنکہوں کے درمیان قل ہو اللہ احد لکہی ہوئی ہے - اہل بیت نے اس خواب کو سنکر خوشیاں منائیں - مگر جب سعید بن المسیب کو خبر پہونچی تو اونہوں نے فرمایا اگر حسن کا خواب سچا ہے تو اونکی وفات میں تہوڑی ہی مدت باقی رہی ہے

الا القليل فمات بعد ايام۔ عن محمد بن علي بن حسين عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال عق رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحسين بشاة وقال يا فاطمة احلقي راسه وتصدقي بزنة شعره فضة فوزناه فكان وزنه درهما او بعض درهم رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب واسناده ليس بمتصل لان محمد بن علي بن حسين لم يدرك علي بن ابي طالب۔ عن عبد الله بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عق عن الحسن والحسين كبشا كبشا رواه ابو داود وعند النسائي كبشين كبشين۔ عن ابي رافع قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذن في اذن الحسن بن علي حين ولدته فاطمة بالصلوة رواه الترمذي وابو داود وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح۔ عن يعلى قال ان حسنا وحسينا استبقا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فضمهما اليه وقال ان الولد مبخلة

حیا۔ چنانچہ اسکے چند روز بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔

ترمذی میں امام باقر بن امام زین العابدین بن امام شہید حسین رض سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ آنحضرت نے حسن کی طرف سے ایک بکری کا عقیقہ کیا اور فرمایا اے فاطمہ اسکا سر مونڈو اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی تولکر اللہ خیرات کردو۔ ہم نے بالوں کو تولا تو اوس کا وزن ایک درہم یا درہم سے کچھ کم اوترا۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس کی اسناد متصل نہیں ہے کیونکہ محمد بن علی بن حسین نے حضرت علی کو نہیں پایا۔

ابوداؤد میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن وحسین کی طرف سے ایک ایک دنبہ عقیقہ میں ذبح کیا اور نسائی کی روایت میں دو دو دنبے آئے ہیں۔

ترمذی میں ابورافع سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جس وقت حضرت فاطمہ کے ہاں حسن پیدا ہوئے تو آپ نے اون کے کان میں نماز جیسے اذان دی۔

امام احمد یعلی سے روایت کرتے ہیں کہ حسن وحسین دوڑتے ہوئے رسول خدا کے پاس آئے آپ نے اون دونوں کو اپنے بدن سے چمٹا لیا اور فرمایا کہ اولاد بخیلی اور نامردی کا

الجنة رواه احمد عن عكرمة
عن ابن عباس قال كان عمر بن
الخطاب رضي الله عنه يحب الحسن
والحسين ويقدمهما على ولده ولقد
قسم يوما فاعطى الحسن والحسين
كل واحد منهما عشرة آلاف درهم
واعطى ولده عبد الله الف درهم
فعاتبه ولده وقال قد علمت سابقتي
في الاسلام وهجرتي وانت تفضل
على هذين الغلامين فقال ويحك
يا عبد الله ائتني بجد مثل جدهما
واب مثل ابيهما وام مثل امهما وجدة
مثل جدتهما وخال مثل خالهما و
خالة مثل خالتهما وعم مثل عمهما
وعمة مثل عمتهما جدهما رسول
الله وابوهما علي وامهما فاطمة وجدتهما
خديجة وخالهما ابراهيم ابن
رسول الله وخالتهما زينب ورقية
وام كلثوم وعمهما جعفر ابن ابي
طالب وعمتهما ام هانئ بنت ابي طالب
وذكر ابن سعد في الطبقات وقال
كان ابن عباس يمسك بركاب الحسن
والحسين حتى يركبا ويقول هما ابنا

سبب ہے۔
عکرمہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ عمر
بن الخطاب رضی اللہ عنہ حسن وحسین کو از حد دوست
رکھتے تھے اور اپنے فرزند پر اونہیں مقدم جانتے تھے
لیکن آپنے کچھ مال تقسیم کیا اور حسن و حسین ہر ایک کو دس ہزار
درہم دیئے۔ اور اپنے بیٹے عبد اللہ کو صرف ہزار
درہم دیئے اونکے فرزند عبد اللہ اونسے بہت ناراض
ہوئے اور خفا ہوکر کہنے لگے میرے اسلام میں تقدیم
اور ہجرت میں تقدیم آپکو معلوم ہے اور آپ مجھپر
ان دونوں لڑکوں کو فضیلت دینا جائز رکھتے ہیں فرمایا
اے عبد اللہ تجھے خرابی ہو آپنا نانا اون دونوں کے
ناناؤں جیسا ثابت کر اور آپنا باپ اون دونوں کے
باپ جیسا اور آپنی ما اون کی ما جیسی اور آپنی نانی
اونکی نانی جیسی آپنا ماموں اونکے ماموں کی مانند آپنی
خالہ اونکی خالہ کیطرح اپنے چچا کو اونکے چچا جیسا اپنی
پھوپھی کو اونکی پھوپھی جیسی لے آ۔ پھر اونکی برابری
کیجیو اونکے نانا رسول خدا اونکا باپ علی اون کی ما
فاطمہ اونکی نانی خدیجہ اون کے ماموں ابراہیم رسول
خدا کے بیٹے اونکی خالہ زینب اور رقیہ اور ام کلثوم
اون کے چچا جعفر بن ابی طالب۔ اون کی پھوپھی
امہانی بنت ابی طالب ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ
ابن عباس حسن وحسین کی رکاب پکڑ لیتے تھے
یہاں تک کہ وہ سوار ہوتے اور فرماتے تھے

رسول الله صلے الله علیه وسلم و قال ابن سعد کان الحسن یخضب بالحناء والکتم

یہ دونوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادی ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ حسنؓ مہندی اور کتم کا خضاب کیا کرتے تھے۔

مناقب ام الحسن سیدۃ نساء العالمین فاطمۃ الزهراء ابنت رسول الله صلی الله علیه وسلم

جناب ام حسن۔ تمام جہان کی عورتوں کی سردار حضرت فاطمہ زہرا رسول خدا صلعم کی صاحبزادی رضی اللہ عنہا کے مناقب

و یضعته علیه الصلٰوة والسلام عن المسور بن مخرمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فاطمة بضعة منی فمن اغضبها فقد اغضبنی

مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ میرے جسم کا ایک جز ہے جس نے اوسے غصہ میں ڈالا اوسنے مجھے غصہ میں ڈالا۔ بخاری مسلم میں

عن عائشة قالت دعے النبی صلے الله علیه وسلم فاطمة ابنته فی شکواه التی قبض فیها فسارها بشیئ فبکت ثم دعاها فسارها فضحکت قالت فسألتها عن ذلک فقالت سارنی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبرنی انه یقبض فی وجعه الذی توفی فیه فبکیت ثم سارنی فاخبرنی انی اول اهل بیته اتبعه فضحکت رواه البخاری

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی فاطمہ کو اپنی اوس بیماری میں بلایا جس میں آپ کا انتقال ہوا پہر اونکے کان میں چپکے سے کوئی بات کہی اور وہ رونے لگیں پہر اونہیں بلایا اور چپکے سے ایک اور بات کہی جس سے وہ ہنسنے لگیں۔ عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ سے اس بات کو پوچھا تو اونہوں نے جواب دیا کہ پہلے مجھ سے جو رسول خدا نے سرگوشی کی تھی تو مجھے خبر دی تھی کہ جس مرض میں آپکا انتقال ہوا وہ اوسی مرض میں فوت ہونگے یہ سنکر میں روئی پہر مجھ سے سرگوشی کرکے خبر دی کہ اہلبیت میں سب سے پہلے میں ہی آپ سے ملونگی یہ سنکر میں ہنس دی۔ بخاری میں

عن المسور بن مخرمة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول وهو علی المنبر ان بنی هشام بن المغیرة استاذنوا فی ان ینکحوا ابنتهم علی بن ابی طالب فلا اذن

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا کو منبر پر یہ فرماتے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اس میں اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابیطالب کے ساتھ کریں سو میں تو کبھی اجازت نہ دوں گا۔

ثم لا اذن ثم لا اذن ثم لا اذن
الا ان يريد ابن ابي طالب ان يطلق
ابنتي وينكح ابنتهم فانما هي بضعة
مني يريبني ما ارابها ويؤذيني
ما اذاها رواه البخاري عن علي
رضي الله عنه ان فاطمة شكت ما
تلقى من اثر الرحى فاتى النبي صلى
الله عليه وسلم سبي فانطلقت
فلم تجده فوجدت عائشة فاخبرتها
فلما جاء النبي صلى الله عليه وسلم
اخبرته عائشة بمجيء فاطمة فجاء
النبي صلى الله عليه وسلم الينا و
قد اخذنا مضاجعنا فذهبت لاقوم
فقال على مكانكما فقعد بيننا حتى
وجدت برد قدميه على صدري
فقال الا اعلمكما خيرا مما سالتماني اذا
اخذتما مضاجعكما تكبرا اربعا وثلاثين
وتسبحا ثلاثا وثلاثين وتحمدا ثلاثا
وثلاثين فهو خير لكما من خادم رواه
البخاري عن ام سلمة ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم دعا فاطمة
عام الفتح فناجى فبكت ثم حدثها
فضحكت فلما توفي رسول الله صلى الله

کبھی اجازت نہ دوں گا پھر نہ اذن دوں گا چار مرتبہ اسی کلمہ کو
تاکیداً فرمایا ہاں اگر علی بن ابی طالب کو منظور ہو تو میری بیٹی کو
طلاق دیدے اور اونکی بیٹی سے نکاح کرلے کیونکہ فاطمہ میرے بدن کا
جزو ہے جو اوسے قلق میں ڈالتا ہے وہ مجھے قلق میں ڈالتا ہے اور جو
اوسے ایذا دیتا ہے وہ مجھے ایذا دیتا ہے۔ بخاری میں حضرت علی
سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ چکی کی مشقت سے شکایت کرتی تھیں
پس رسول خدا صلعم کے پاس کچھ بردے آئے تو حضرت فاطمہ آنحضرت
کے پاس گئیں اور آپکو نہ پایا۔ حضرت عائشہ سے ملاقات کرکے
اونہیں اس امر کی خبر دی (یعنی کہا جب حضرت تشریف
لائیں تو میری طرف سے عرض کرنا کہ وہ ایک بردہ لینے آئی
تھی) سو جب رسول خدا گھر میں تشریف لائے تو عائشہ رض نے آپکو
فاطمہ رض کے آنیکی اطلاع دی سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس
آئے اور ہم اپنے بچھونوں میں لیٹے ہوئے تھے میں حضرت کو دیکھکر
کھڑا ہونے لگا فرمایا تم دونوں اپنی جگہ بیٹھے رہو اور آپ ہمارے
بیچ میں آبیٹھے حتےکہ میں نے آپکے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں پائی
پھر حضرت نے فرمایا میں تم کو ایک شی اوس چیز سے بہتر جو تم نے
مجھ سے مانگی ہے نہ سکھا دوں۔ جب تم اپنے بچھونوں پر آ کر (لیٹو)
تو تم ۳۴ دفعہ اللہ اکبر اور ۳۳ دفعہ سبحان اللہ اور ۳۳ دفعہ
الحمد للہ کہا کرو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ ترمذی میں ام سلمہ
سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عام
فتح کے دن حضرت فاطمہ کو بلایا اور تھوڑی دیر سرگوشی کرتے
رہے پس حضرت فاطمہ رونے لگیں پھر اون سے کچھ اور بات کہی وہ ہنسنے
لگیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب رسول خدا فوت ہوگئے

سالتہا عن بکاءھا وضحکہا قالت اخبرنی رسول اللہ صلعم انہ یموت فبکیت ثم اخبرنی انی سیدۃ نساء اھل الجنۃ الا مریم بنت عمران فضحکت رواہ الترمذی

عن سفینۃ مولی ام سلمۃ ان رجلا ضاف علی بن ابی طالب فصنع لہ طعاما فقالت فاطمۃ لو دعونا رسول اللہ صلعم فاکل معنا فدعوہ فجاء فوضع یدیہ علی عضادتی الباب فرای القرام قد ضرب فی ناحیۃ البیت فرجع قالت فاطمۃ فتبعتہ فقلت یا رسول اللہ ما ردک قال انہ لیس لی اولنبی ان یدخل بیتا مزوقا رواہ احمد وابن ماجۃ

عن عائشۃ قالت ما رایت احدا کان اشبہ سمتا وھدیا ودلا وفی روایۃ حدیثا وکلاما برسول اللہ صلعم من فاطمۃ کانت اذا دخلت علیہ قام لہا فاخذ بیدھا فقبلہا واجلسہا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیہا قامت علیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسہا رواہ ابو داود

عن ام المومنین عائشۃ صدیقۃ وحبیبۃ رسول اللہ قالت اقبلت فاطمۃ تمشی کان مشیتہا مشی النبی صلعم فقال مرحبا بابنتی ثم اجلسہا عن یمینہ او شمالہ ثم اسر الیہا حدیثا فبکت فقلت لہا لم تبکین ثم اسر الیہا حدیثا فضحکت فقلت ما رایت کالیوم فرحا اقرب من حزن فسالتہا عما قال فقالت ما کنت لافشی سر رسول اللہ صلعم حتی قبض

تو حضرت فاطمہ سے رونے اور ہنسنے کو دریافت کیا اونہوں نے کہا مجہے رسول خدا نے اپنی وفات کی خبر دی تو رونے لگی پہر مجہے خبر دی کہ مریم بنت عمران کے علاوہ ساری جنت کی عورتوں کی تم سردار ہو تو یہ سنکر میں ہنس دی

اسکو ترمذی نے روایت کیا

امام احمد اور ابن ماجہ سفینہ حضرت ام سلمہ کے غلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے علی بن ابی طالب کی دعوت کی اور اونکے آگے کہانا رکہا گیا حضرت فاطمہ نے فرمایا اگر ہم رسول خدا کو بلا دیں تو وہ بہی ہمارے ساتھ کہانا کہا دیں چنانچہ لوگوں نے آپکی بہی دعوت کردی آپ آئے اور دروازہ کے دونوں بازوؤں پر ہاتھ ٹیک کر ایک پردہ جو گہر کے کونے میں لٹکا ہوا تہا دیکہا اور اسوقت واپس آئے حضرت فاطمہ کہتی ہیں میں آپکے پیچہے پیچہے آئی اور کہنے لگی اے رسول خدا آپ لوٹ کیوں گئے کیا وجہ فرمایا مجہے لائق نہیں یا یوں ارشاد کیا کہ پیغمبر کو شایاں نہیں کہ ایسے گہر میں آئے جس میں نقش ہو

ابو داؤد میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے کسیکو حضرت فاطمہ سے زیادہ مشابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں دیکہا کہ چال چلن اطوار خصلت میں حضرت کی مشابہ ہو جب رسول خدا کے پاس آتی تہیں تو آپ انکی تعظیم کیلئے کہڑے ہو جاتے اور انکا ہاتہ پکڑکر بوسہ لیتے اور اپنی جگہ بٹہاتے اور جب رسول خدا انکے پاس جاتے تو وہ بہی آپکی تعظیم کیلئے کہڑی ہو جاتیں اور حضرت کا ہاتہ پکڑ کر بوسہ لیتیں اور اپنی جگہ بٹہاتیں

بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رسول خدا کے پاس آئیں (درحقیقت وہ ایسی چال چلتی تہیں گویا انکی چال رسول خدا کی چال ہے) حضرت نے اونکو دیکہکر فرمایا میری بیٹی کو فراخی اور کشادگی ہو پہر اپنی داہنی یا بائیں طرف اونہیں بٹہایا اور چپکے سے اونکے کان میں ایک بات کہی جس سے وہ رونے لگیں میں نے فاطمہ سے کہا تم کیوں روتی ہو پہر آپنے ایک اور بات چپکے سے فرمائی جس سے وہ ہنسنے لگیں میں نے کہا آج جیسی خوشی کا دن غم سے زیادہ قریب میں نے نہیں دیکہا میں نے فاطمہ سے اوسکی بابت دریافت کیا رسول خدا نے کیا فرمایا تہا جواب دیا کہ میں رسول خدا کا بہید ظاہر کرنیوالی نہیں ہوں یہانتک کہ

النبی صلعم فسالتها عما قالت فقالت اسرّ الیّ ان
جبرئیل علیه السلام کان یعارضنی القران
کل سنة مرة وانه عارضنی العام مرتین ولا اراه
الا حضر اجلی وانک اول اهل بیتی لحاقا بی فبکیت
فقال اما ترضین ان تکونی سیدة نساء اهل
الجنة او نساء المومنین فضحکت لذلک رواه
البخاری عن انس ان النبی صلعم اتی فاطمة
بعبد قد وهبه لها وعلی فاطمة ثوب اذا قنعت به
راسها لم یبلغ رجلیها واذا غطت به رجلیها لم یبلغ
راسها فلما رای رسول الله صلعم ما تلقی قال انه لیس
علیک باس انما هو ابوک وغلامک رواه ابوداود
عن ثوبان مولی رسول الله صلعم اذا سافر کان
اخر عهده بانسان من اهله فاطمة واول من یدخل
علیها فقدم من غزاة وعلقت مسحا او سترا علی بابها
وحلت الحسن والحسین قلبین من فضة فقدم فلم
یدخل فظنت انما منعه ان یدخل ما رای
فهتکت الستر وفکت القلبین عن الصبیین و
قطعته منهما فانطلقا الی رسول الله صلعم یبکیان
فاخذه منهما فقال یا ثوبان اذهب بهذا الی آل فلان
ان هولاء اهلی اکره ان یاکلوا طیباتهم فی حیاتهم
الدنیا یا ثوبان اشتر لفاطمة قلادة من عصب
وسوارین من عاج رواه احمد وابوداود وفی ذکر اهل
بیت النبی صلعم وقرابته عن ام المومنین عائشة

جب رسول خدا فوت ہوگئے تو پھر میں نے اون سے پوچھا جواب دیا کہ پہلی دفعہ
مجھسے سرگوشی کی کہ ہمیشہ جبرئیل سال بھر میں ایک دفعہ مجھسے قرآن کا دور کرتے تھے اور اس سال دو دفعہ
دور کیا ہے اور میں نہیں گمان کرتا مگر اسبات کا کہ میری موت کا وقت قریب آگیا ہے
اور تحقیق تم سب اہلبیت سے پہلے مجھسے ملوگی میں یہ سنکر رونے لگی پھر آپنے فرمایا کیا تم
اسبات سے راضی نہیں ہو کہ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو۔ یا یوں فرمایا کہ تمام مومن عورتوں کی
سردار ہو سو میں اسوجہ سے ہنس دی۔ ابوداؤد حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے پاس ایک غلام جسے آپنے اونکو ہبہ کر دیا تھا لائے اور فاطمہ پر ایک
ایسی چادر تھی کہ جب اوس سے سر ڈھانکتیں تو پیر و نتک نہ پہونچتی اور جب اوس سے
پیر ونکو ڈھانکتیں تو سر کہلجاتا جب رسول خدا صلعم نے اونکی اس مشقت کو دیکھا
تو فرمایا کہ تمپر کوئی خوف نہیں ہے کیونکہ تو تمہارے باپ اور غلام ہی ہیں۔ امام احمد و
ابوداؤد ثوبان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول خدا
سفر کیا کرتے تھے تو اپنے سارے اہلبیت میں آخر وقت حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لیجایا کرتے
تھے اور آتے وقت سب سے پہلے اونکے پاس آتے تھے اکمرتبہ کسی جہاد سے واپس آئے اور حضرت
فاطمہ نے ایک چک یا پردہ منقش اپنے دروازہ پر ڈالدیا تھا اور حسن و حسین کو چاندی کے
دو کنگنوں سے آراستہ کیا تھا جب حضرت تشریف لائے تو حضرت فاطمہ کے گھر میں داخل
نہوئے حضرت فاطمہ پہچان گئیں کہ حضرت کو یہاں تشریف لانے سے بجز اس
پردہ اور کنگن کے دیکھنے کے اور کوئی چیز مانع نہوئی آپنے اوسیوقت
پردہ پھاڑ ڈالا اور دونوں بچوں کے کنگن اوتار کر اونہیں توڑ دیا
دونوں بچے رسول خدا کے پاس روتے ہوئے گئے حضرت نے اونسے چاندی کی ڈلی کو
دونوں صاحبزادوں سے لیکر فرمایا اے ثوبان اسکو فلاں شخص کے پاس لیجا یہ میرے
اہلبیت ہیں میں مکروہ جانتا ہوں کہ یہ اپنی دنیا کی زندگی ہی میں آرام
لذائذ اور مزے نہ اوڑائیں اے ثوبان فاطمہ کے لئے ایک گلوبند عصب کا
خرید دی اور دو ہاتھی دانت کی کنگن۔

زوجِ النبی صلعم ان فاطمة ارسلت الی ابی بکر
تسأله میراثها من النبی صلعم مما افاء الله علی
رسول الله صلعم تطلب صدقة النبی صلعم التی فی
المدینة وفدك وما بقی من خمس خیبر فقال ابوبکر
ان رسول الله صلعم قال لا نورث ما ترکنا صدقة
انما یاکل آل محمد من هذا المال یعنی مال الله
لیس لهم ان یزید واعلی الماکل فانی والله لا اغیر
شیئا من صدقات رسول الله صلعم التی کانت
علیها فی عهد النبی صلعم ولاعملن فیها بما عمل فیها
رسول الله صلعم فتشهد علی ثم قال انا قد عرفنا
یا ابابکر فضیلتك وذکر قرابتهم من رسول الله صلعم
وحقهم فتکلم ابوبکر فقال والذی نفسی بیده
القرابة رسول الله صلعم احب الی ان اصل من
قرابتی عن عبدالله بن عمر عن ابی بکر الصدیق
رض قال ارقبوا محمدا فی اهل بیته رواه البخاری
عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه
الآیة ندع ابناءنا وابناءکم دعا رسول الله صلعم علیا
وفاطمة وحسنا وحسینا فقال اللهم هؤلاء اهل بیتی
رواه مسلم عن البراء بن عازب رض قال لما
توفی ابراهیم قال رسول الله صلعم ان له مرضعا
فی الجنة رواه البخاری عن عائشة قالت خرج
النبی صلعم غداة وعلیه مرط مرحل من شعر اسود
فجاء الحسن بن علی فادخله ثم جاءت فاطمة

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلبیت اور قرابت کے فضائل

بخاری میں ام المومنین حضرت عائشہ سے جو زوجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
ہے کہ فاطمہ نے ابوبکر رض کے پاس کسی شخص کو بھیجا وہ اونسے نبی صلعم کی میراث مانگتی تہیں
جو رسول خدا صلعم پر اللہ تعالی نے بدون جہاد ارزانی فرمایا تہا اور جو انکی زکوٰۃ تھی
مدینہ اور فدک اور خیبر کے خمس سے باقی رہی تھی اوس میں سے ورثہ مانگتی تہیں
حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ رسول خدا فرما گئے ہیں کہ ہمارا کوئی وارث نہ ہوگا جو ہم نے
اپنے پیچھے چھوڑا ہے صدقہ ہے ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں اس مال سے یعنی اللہ
کے مال میں سے کہا لینگی اونہیں کہانے کے سوا اور کچھ زیادہ نہ ملیگا میں تو خدا کی قسم کہا کر کہتا
ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جو آپکے زمانہ میں جس طرح تھے اون میں ذرہ بہر
بہی تغیر و تبدل نکرونگا اور اونمیں جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصرف
کرتے تھے ویسا ہی میں بہی کرونگا اسکے بعد حضرت علی نے خطبہ پڑھکر فرمایا اے ابوبکر
ہم آپکی فضیلت اچھی طرح پہچانتے ہیں پہر اسکے بعد اپنی قرابت جو رسول خدا سے
تہی اور اپنے حق کا ذکر کیا پہر ابوبکر نے کلام کیا اور فرمایا اوس ذات کی قسم جسکے
دست قدرت میں میری جان ہے مجہے اپنے قرابتیوں کے صلہ رحمی سے رسول خدا صلی اللہ
کے قرابتی بہت محبوب ہیں۔ بخاری میں عبداللہ بن عمر حضرت صدیق اکبر سے روایت کرتے
ہیں کہ اونہوں نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام اور بزرگی اونکی اہلبیت کے حق میں کرو
مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ جب آیہ ندع ابناءنا وابناءکم
اوتری تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن و حسین کو بلاکر فرمایا خداوندا
یہ میری اہلبیت ہے بخاری میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ جب ابراہیم رسول خدا کے
صاحبزادے فوت ہوگئے تو حضرت نے فرمایا اونکے لیئے دودھ پلانیوالی جنت میں
ہے مسلم میں عائشہ رض سے روایت ہے کہ ایکدن صبح کے وقت رسول
خدا باہر نکلے اور آپ پر ایک نقش دار کملی سیاہ بالوں کی تہی سو حسن
بن علی آئے آپنے اونہیں اوسکے اندر کرلیا پہر فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں

فادخلها ثم جاء علي فادخله ثم قال انما
يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت
ويطهركم تطهيرا رواه مسلم عن المسور بن
مخرمة ان رسول الله صلعم قال فاطمة بضعة مني
فمن اغضبها اغضبني وفي رواية يريبني ما ارابها
ويؤذيني ما اذاها رواه البخاري ومسلم عن زيد بن
ارقم قال قام رسول الله صلعم يوما فينا خطيبا
بماء يدعى خما بين مكة والمدينة فحمد الله واثنى
عليه ووعظ وذكر ثم قال اما بعد الا ايها الناس
انما انا بشر يوشك ان ياتيني رسول ربي فاجيب
وانا تارك فيكم الثقلين اولهما كتاب الله فيه الهدى
والنور فخذوا بكتاب الله واستمسكوا به فحث
على كتاب الله ورغب فيه ثم قال واهل بيتي اذكركم الله
في اهل بيتي وفي رواية كتاب الله هو حبل الله من
اتبعه كان على الهدى ومن تركه كان على الضلالة
رواه مسلم عن جابر قال رايت رسول الله صلعم
في حجته يوم عرفة وهو على ناقته القصواء يخطب
فسمعته يقول يا ايها الناس اني تركت فيكم ما ان
اخذتم به لن تضلوا كتاب الله وعترتي
اهل بيتي رواه الترمذي عن زيد بن ارقم
قال قال رسول الله صلعم اني تارك فيكم ما ان
تمسكتم به لن تضلوا بعدي احدهما اعظم من الآخر
كتاب الله حبل ممدود من السماء الى الارض

اور نہیں بچی کملی میں داخل کیا پھر علی آئے اونہیں بھی اوسکے اندر کرلیا۔ پھر فرمایا
اسکے سوا نہیں ہے کہ چاہتا ہے اللہ کہ تم سے ناپاکی لیجاوے اے اہل بیت اور تمہیں خوب ہی پاک کرے
بخاری و مسلم میں مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا فاطمہ میرا ایک
ٹکڑا ہے جسنے اوسے رنج و غصہ میں ڈالا اوسنے مجھے غصہ میں ڈالا اور ایک روایت
میں ہے جس چیز نے اوسے قلق میں ڈالا اوسنے مجھے قلق میں ڈالا اور جسنے اوسے ستایا اوسنے
مجھے ستایا ترمذی میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم ایک دن ہم میں
ایک پانی پر جسے خم (ایک موضع کا نام ہے جحفہ میں) کہتے ہیں مکہ اور مدینہ کے
درمیان خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے سو اسکی حمد و ثنا کی اور خوب وعظ و نصیحت فرمایا پھر ارشاد
کیا اما بعد اے لوگو خبردار ہو جاؤ میں ایک آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد
(جبرئیل) میرے پاس آئے اور اوسکی پکار قبول کرلوں (یعنے میرے انتقال کا
زمانہ قریب ہے) اور میں تم میں اپنے پیچھے دو بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اول دونوں
میں ایک اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے سو کتاب الہی کو لو اور
اوسے مضبوط پکڑو پھر آپ نے کتاب الہی کے عمل میں بہت برانگیختہ کیا اور رغبت دلائی
اور دوسری چیز میری اہلبیت ہیں میں تمہیں اپنی اہل بیت میں اللہ کو یاد
دلاتا ہوں (وعظ سے نفظ کو فرمایا) اور ایک روایت میں ہے کہ کتاب الہی خدا
کی رسی ہے جسنے اوسکا اتباع کیا وہ ہدایت پر ہوا اور جسنے اوسے چھوڑ دیا
وہ گمراہی پر ہوا۔ ترمذی میں جابر سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا کو اپنے
حج میں عرفہ کے دن دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی پر جسکا قصوا نام تھا سوار
ہوئے خطبہ فرما رہے تھے میں نے آپکو فرماتے سنا اے لوگو میں تم میں ایسی چیز
چھوڑے جاتا ہوں کہ جب تک اوسے پکڑے رہوگے ہرگز گمراہ نہ ہوگے کتاب اللہ اور میری عترت یعنے
اہلبیت ترمذی میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا میں تم میں ایسی چیز
چھوڑے جاتا ہوں کہ جب تک تم اوسے پکڑے رہو گے میرے پیچھے کبھی گمراہ نہ ہوگے ایک
اونمیں سے دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب ایک رسی لٹکی ہوئی ہے آسمان سے زمین تک ہے

وعترتي واهل بيتي ولن يتفرقا حتى يردا
على الحوض فانظروا كيف تخلفوني فيهما رواه
الترمذي عن جميع بن عمير قال دخلت مع
عمتي على عائشة فسالت اى الناس كان احب
الى رسول الله ص قالت فاطمة فقيل من الرجال قالت زوجها
رواه الترمذي والحسن والحسين انا حرب
لمن حاربهم وسلم لمن سالمهم عن عائشة قالت
ماشبع ال محمد من خبز الشعير . . . . .
. . . . . رواه البخاري و
مسلم عن اسامة قال كنت جالسا اذ جاء علي والعباس
يستاذنان فقالا لاسامة استاذن لنا على رسول الله ص
فقلت يا رسول الله ص علي والعباس يستاذنان
فقال تدري ما جاء بهما قلت لا قال لكني ادري
ائذن لهما فدخلا فقال يا رسول الله جئناك نسئلك
اي اهلك احب اليك قال فاطمة بنت محمد قالا
ما جئناك نسئلك عن اهلك قال احب اهلي الي
من قد انعم الله عليه وانعمت عليه اسامة بن زيد قالا ثم
من قال ثم علي بن ابي طالب فقال يا رسول
الله جعلت عمك اخرهم قال ان عليا سبقك
بالهجرة رواه الترمذي عن ابن عباس قال قال
رسول الله ص احبوا الله لما يغذوكم من نعمه
واحبوني بحب الله واحبوا اهل بيتي بحبي رواه
الترمذي عن ابي ذر انه قال وهو اخذ بباب

دوسری میری عترت اور اہلبیت یہ دونوں جدا نہ ہونگے یہانتک کہ میرے پاس
حوض پر آئیں پھر دیکھو میرے پیچھے ان دونوں کیساتھ کیسا برتاؤ کرتے ہو ترمذی میں
جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپی کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس گیا اونسے پوچھا
کہ تمام لوگوں میں رسول خدا کو زیادہ محبوب کون تھا فرمایا فاطمہ لوگوں نے کہا
مردوں میں سے فرمایا انکے خاوند علی رضی اللہ عنہ زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول
خدا صلعم نے علی اور فاطمہ اور حسن و حسین کے حق میں فرمایا جو تم سے لڑے میں اوس سے
لڑونگا اور جو اون سے صلح کریں میں اونسے صلح کرونگا بخاری مسلم میں حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کبھی دو روز برابر جو کی روٹی
سے سیر نہ ہوئے یہانتک کہ رسول خدا فوت ہوگئے ترمذی میں اسامہ بن زید سے
روایت ہے کہ میں بیٹھا تھا جو علی اور عباس تشریف لائے اور اجازت مانگی اور
اون دونوں نے کہا اے اسامہ ہمارے لیئے رسول خدا صلعم کے پاس جانے کی اجازت
مانگ میں نے کہا اے رسول خدا علی اور عباس آپکے پاس آنا چاہتے ہیں فرمایا
تجھے معلوم ہے کہ انکے آنیکا کیا باعث ہے میں نے عرض کیا نہیں فرمایا ہاں
مجھے معلوم ہے اون دونوں کو آنیکی پروانگی دی جب وہ دونوں آئے اور عرض
کیا اے رسول خدا ہم آپکے پاس اس واسطے آئے ہیں کہ آپ سے دریافت کریں کہ آپکی
اہل بیت میں سے آپکو کونسا شخص پیارا زیادہ ہے فرمایا فاطمہ محمد صلعم کی بیٹی اونہوں
نے عرض کیا ہمارا سوال آپکی اولاد میں نہیں ہے فرمایا گھر والوں میں مجھے
سب سے زیادہ وہ شخص پیارا ہے جسپر اللہ نے اور میں نے انعام کیا وہ اسامہ بن زید
ہے اونہوں نے کہا پھر کون فرمایا علی بن ابی طالب عباس بولے اے رسول خدا
اپنے چچا کو آپنے سب سے پیچھے کیا فرمایا علی تم سے ہجرت میں سبقت لے گئے ہیں ترمذی
میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اللہ کو دوست رکھو
کیونکہ وہ ہر صبح تمہیں اپنی نعمت دیتا ہے اور اللہ کی محبت کے سبب سے مجھے دوست رکھو
اور میری محبت کے سبب سے میرے اہلبیت کو دوست رکھو امام احمد ابو ذر سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ذر خانہ کعبہ

الكعبة سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الا ان مثل اهل
بيتي فيكم مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن
تخلف عنها هلك، رواه احمد عن حذيفة قال
قلت لامي دعيني اتي النبي صلى الله عليه وسلم فاصلي معه المغرب
فاساله ان يستغفر لي ولك فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم
فصليت معه المغرب فصلى حتى صلى العشاء
ثم انفتل فتبعته فسمع صوتي فقال من هذا
حذيفة قلت نعم قال ما حاجتك غفر الله لك
ولامك ان هذا ملك لم ينزل الارض قط قبل
هذه الليلة استاذن ربه ان يسلم علي ويبشرني
بان فاطمة سيدة نساء اهل الجنة وان الحسن
والحسين سيدا شباب اهل الجنة رواه الترمذي
وقال هذا حديث غريب عن علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اخذ بيد الحسن والحسين فقال من احبني و
احب هذين وابا هما وامهما كان معي في درجتي
يوم القيمة رواه احمد في ذكر ام المومنين ام عبد الله
عائشة الصديقة بنت امير المومنين ابو بكر الصديق
عبد الله بن ابي قحافة عثمان عليهما الصلوة و
السلام عن عائشة رضي الله عنها ان نساء رسول
الله صلى الله عليه وسلم كن حزبين فحزب فيه عائشة وحفصة
وصفية وسودة والحزب الاخر ام سلمة و
سائر نساء النبي صلى الله عليه وسلم وكان المسلمون قد علموا
حب رسول الله صلى الله عليه وسلم عائشة فاذا كانت عند احدهم هدية

دروازہ پکڑے ہوئے کہتے تھے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے
تھے اے لوگو آگاہ ہو میری اہل بیت کی مثال تم میں نوح کی کشتی
جیسی ہے جو اوس پر سوار ہوا اوس نے نجات پائی اور جو اوس سے پیچھے رہا یعنے
نہ بیٹھا ہلاک ہوا ترمذی میں حذیفہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی ماں سے
کہا مجھے اجازت دو کہ رسول خدا کے پاس جاؤں اور اونکے ساتھ مغرب
کی نماز پڑہوں اور اپنے اور تمہارے لئے اون سے بخشش کا سوال کروں سو میں نبی صلعم کے
پاس آیا اور آپکے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھی رسول خدا نے مغرب کی نماز پڑھکر ٹھہرے رہے
یہاں تک کہ عشا کی نماز پڑھی پھر گھر کیطرف واپس آئے میں آپکے پیچھے پیچھے ہولیا آپنے میری آواز
سنکر فرمایا کہ یہ شخص کون ہے کیا حذیفہ ہے میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا تیری کیا حاجت ہے اللہ
تجھے اور تیری ماں کو بخشے یہ فرشتہ اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا آج
اسنے اپنے رب سے اذن چاہا کہ مجھپر سلام پڑہے اور اس بات کی بشارت
دی کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن حسین جوان جنتیوں کے
دو سردار ہیں۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔ امام
احمد حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے حسن حسین کا
ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو مجھے دوست رکھے اور ان دونوں کو اور ان دونوں کے
ماں باپ کو محبوب رکھے وہ میرے ساتھ قیامت کے دن میرے درجہ میں ہوگا
ام المومنین ام عبد اللہ حضرت عائشہ صدیقہ بنت امیر المومنین ابوبکر
صدیق عبد اللہ بن ابی قحافہ عثمان رضی اللہ عنہما کے مناقب
بخاری مسلم میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم کی
بیبیوں کے دو گروہ تھے ایک میں تو حضرت عائشہ اور حفصہ اور صفیہ اور
سودہ تھیں دوسرے گروہ میں ام سلمہ اور باقی سب بیبیاں تھیں۔ اور
مسلمانوں کو معلوم تھا کہ رسول خدا سب سے زائد عائشہ سے محبت
رکھتے ہیں سو جب ان کے پاس کوئی ہدیہ اور تحفہ ہوتا

يريدان يهديها الى رسول الله ص اخرها حتى اذا كان
رسول الله صـ في بيت عائشة بعث صاحب الهدية بها
الى رسول الله ص في بيت عائشة فكلم حزب
ام سلمة فقلن لها كلمي رسول الله ص يكلم الناس
فيقول من اراد ان يهدي الى رسول الله صلعم هدية
فليهده اليه حيث كان من نسائه فكلمته ام سلمة
بما قلن فلم يقل لها شيئا فسألنها فقالت ما قال
لي شيئا فقلن لها كلميه قالت فكلمته حين دار
اليها ايضا فلم يقل لها شيئا فسألنها فقالت ما
قال لي شيئا فقلن لها كلميه حتى يكلمك فدار
اليها فكلمته فقال لها لا تؤذيني في عائشة فان
الوحي لم يأتني وانا في ثوب امرأة الا عائشة قالت
فقالت اتوب الى الله من اذاك يا رسول الله ثم انهن
دعون فاطمة بنت رسول الله صـ فارسلن الى رسول
صلعم تقول ان نساءك ينشدنك العدل في بنت
ابي بكر فكلمته فقال يا بنية الا تحبين ما احب
فقالت بلى فرجعت اليهن فاخبرتهن فقلن ارجعي اليه
فابت ان ترجع فارسلن زينب بنت جحش فاتته فاغلظت
وقالت ان نساءك ينشدنك الله العدل في بنت ابن ابي
قحافة فرفعت صوتها حتى تناولت عائشة وهي قاعدة
فسبتها حتى ان رسول الله ص لينظر الى عائشة هل تكلم قالت
فتكلمت عائشة ترد على زينب حتى اسكتتها قالت فنظر النبي صلعم
الى عائشة وقال انها بنت ابي بكر. رواه البخاري والمسلم

اور اوسے رسول خدا صلعم کو بھیجنا چاہیے تو اوس تحفہ کو رکھ چھوڑتے
یہاں تک کہ جب رسول خدا عائشہ کے گھر میں تشریف رکھتے تو وہ ہدیہ والے رسول
خدا کو عائشہ کے گھر میں بھیجتے ایکدن ام سلمہ کی گروہ نے اون سے کہا آپ رسول خدا
سے کلام کیجیے کہ وہ لوگوں سے کلام کریں اور فرماویں کہ جو رسول خدا صلعم کو کسی
قسم کا تحفہ اور نذرانہ بھیجنا چاہیے تو وہ جہاں کہیں اپنی بیویوں میں سے ہوں وہیں
بھیجے کسی گھر کی تخصیص نکرے چنانچہ ام سلمہ نے اون عورتوں کی گفتگو رسول خدا
سے عرض کی آپ نے ام سلمہ کو اسکا کچھ جواب نہ دیا اون عورتوں نے ام سلمہ سے
پوچھا کہ کیا جواب دیا فرمایا رسول خدا نے کچھ نہ فرمایا اونہوں نے کہا آپ پھر اس
بات کو عرض کریں عائشہ کہتی ہیں جس وقت رسول خدا ام سلمہ کے گھر آئے تو اونہوں نے پھر کہا حضرت
نے کچھ جواب نہ دیا عورتوں نے کہا حضرت سے پھر عرض کیجیے جب تک کہ وہ آپکو جواب دیں جب رسول خدا
ام سلمہ کے گھر تشریف لائے تو اونہوں نے پھر اسی امر کو دریافت کیا حضرت نے اونسے فرمایا اے
ام سلمہ عائشہ کی بابت مجھے ایذا نہ دو کیونکہ عائشہ کے سوا کسی عورت کے لحاف وغیرہ میں مجھے وحی نہیں آئی
(عائشہ کہتی ہیں کہ مجھ پر وحی آتی ہے) عائشہ فرماتی ہیں ام سلمہ نے کہا اے رسول خدا میں آپکو
ایذا دینے سے توبہ کرتی ہوں پھر اون عورتوں نے حضرت فاطمہ رسول خدا کی صاحبزادی کو بلا کر
رسول خدا کے پاس بھیجا کہ رسول خدا سے جا کر کہیں کہ آپکی بیبیاں ابوبکر کی بیٹی کی بابت انصاف
کی خواہاں ہیں حضرت فاطمہ گئیں اور رسول خدا سے کلام کیا حضرت نے فرمایا اے بیٹی کیا تجھے
وہ چیز محبوب نہیں جسے میں دوست رکھتا ہوں فاطمہ نے کہا کیوں نہیں یہ کہکر آپ
وہاں سے پھر آئیں اور اونہیں اس سے اطلاع دی اون عورتوں نے کہا آپ ایکدفعہ اور بھی حضرت
فاطمہ نے انکار کیا اور نگئیں پھر اونہوں نے زینب بنت جحش کو بھیجا وہ رسول خدا
پاس آئیں اور سختی سے کہا کہ آپکی بیبیاں ابوبکر کی بیٹی کے بابت اللہ کا واسطہ
دیکر انصاف طلب کرتی ہیں یہ کہکر زینب بہت چیخیں اور حضرت عائشہ کی جو وہیں بیٹھی تھیں برائی کی
اور بری باتیں سنائیں رسول خدا عائشہ کو دیکھ رہے تھے کہ دیکھو کیا جواب دیتی ہیں سو
عائشہ نے کلام کیا زینب کو ایسے معقول جواب دیے کہ بالکل خاموش کر دیا پھر بھی رسول خدا صلعم عائشہ کو دیکھ کے

عن ابی موسیٰ قال ما اشکل علینا اصحاب رسول الله ص
حدیث قط فسالنا عائشة الا وجدنا عندها منه علما رواه
الترمذی و قال هذا حدیث حسن صحیح غریب عن
عائشة علیها السلام قالت قال لی رسول الله ص
اُریتك فی المنام ثلث لیال یجیئ بك الملك فی سرقة
من حریر فقال هذه امرأتك فکشفت عن وجهك
الثوب فاذا انتِ هی فقلت ان یکن هذا من عند الله
یُمضه رواه البخاری و مسلم عن موسیٰ بن طلحة
قال ما رایت احدا افصح من عائشة رواه الترمذی و
قال هذا حدیث حسن صحیح غریب عن ابی سلمة ان
عائشة قالت قال رسول الله ص یوما یا عائش
هذا جبرئیل یقرئك السلام فقلت و علیه السلام
و رحمة الله و برکاته تری ما لا اری ترید رسول
الله ص رواه البخاری عن ابی موسیٰ الاشعری قال
قال رسول الله ص کمل من الرجال کثیر و لم یکمل من
النساء الا مریم بنت عمران و آسیة امراة فرعون
و فضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی
سائر الطعام رواه البخاری عن القاسم بن محمد
ان عائشة اشتکت فجاء ابن عباس فقال یا ام المومنین تقدمین
علی فرط رسول الله ص و علی ابی بکر رواه البخاری عن ابی
وائل قال لما بعث علی عمارا و الحسن الی الکوفة
یستنفرهم خطب عمار فقال انی لاعلم انها زوجته
فی الدنیا و الآخرة و لکن الله ابتلاکم لتتبعوه

اور فرمانے لگے ہے نہ ابوبکر کی بیٹی۔ ترمذی میں ابوموسیٰ سے نکلا ہے کہ جب ہم
لوگوں نے یعنے اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی مشکل آ پڑتی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
پوچھتے تو اونکے پاس اوس کا ایک علم ہوتا۔ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مجھے
رسول خدا نے فرمایا تو مجھے خواب میں تین رات برابر دیکھائی گئی مجھے یعنے تیری تصویر
کو فرشتہ ایک ریشمی حریر کے ٹکڑے میں لاتا تہا اور کہتا تھا یہ تمہاری بی بی ہیں
میں نے جو تیری مونہہ سے کپڑا کھولا تو ناگہاں تو ہی تہی پہر میں نے فرشتہ سے کہا اگر یہ
خواب خدا کی طرف سے ہے تو وہ اس کام کو ضرور سرانجام دیگا۔ ترمذی میں موسیٰ بن طلحہ سے
روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے عائشہ سے فصیح زیادہ کسیکو نہیں دیکھا ترمذی کہتی ہیں یہ
حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ بخاری میں ابوسلمہ سے روایت ہے کہ عائشہ فرماتی ہیں
مجھ سے رسول خدا نے فرمایا اے عائشہ یہ جبرئیل تمہیں سلام کہتے ہیں میں نے کہا اونپر سلام اور
اللہ کی رحمت اور اوسکی برکتیں ہوں جیسے آپ دیکھتے ہیں میں اوسے نہیں دیکھتی
اس سے عائشہ رض کی مراد رسول خدا ہیں۔ بخاری میں ابوموسیٰ اشعری سے
روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا مردوں میں بہت لوگ کامل گذرے ہیں
اور عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بی بی سوا اور کوئی
کامل نہیں گذری اور عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید
کی فضیلت تمام کہانوں پر۔ بخاری میں قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ عائشہ
رضی اللہ عنہا جب مرض کی شدت سے ضعیف ہو گئیں تو ابن عباس
آکر کہنے لگے ای ام المومنین آپ سچے میر منزل یعنے رسول خدا اور ابوبکر کے
پہر جاتے ہیں۔ بخاری میں ابووائل سے روایت ہے کہ جب علی رض نے عمار اور
حسن کو کوفہ بہیجا تا کہ کوفیوں کو لڑائی کے واسطے نکالیں تو عمار نے
خطبہ پڑھکر فرمایا میں یقینی جانتا ہوں کہ حضرت عائشہ رسول خدا
کی بی بی ہیں دنیا و آخرت میں۔ اور لیکن خدا تعالی تمہیں آزماتا ہے
کہ تم علی کی پیروی کرتے ہو۔ یا عائشہ کی۔

اوایاها عن هشام عن ابیه ان رسول الله صلعم
لما کان فی مرضه جعل یدور فی نساءه
یقول این انا غدا این انا غدا حرصا علی بیت
عائشة قالت فلما کان یومی سکن عن هشام
بن عروة عن ابیه قال کان الناس یتحرون
بهدایاهم یوم عائشة قالت عائشة فاجتمع صواحبی
الی ام سلمة فقلن یا ام سلمة والله ان الناس
یتحرون بهدایاهم یوم عائشة وانا نرید الخیر کما تریده
عائشة فمری رسول الله صلعم ان یامر الناس ان
یهدوا الیه حیثما کان او حیثما دار قالت فذکرت
ذلک ام سلمة للنبی صلعم قالت فاعرض عنی
فلما عاد الی ذکرت له فاعرض عنی فلما کان فی
الثالثة ذکرت له فقال یا ام سلمة لا تؤذینی
فی عائشة فانه والله ما نزل علی الوحی وانا
فی لحاف امرأة منکن غیرها روی البخاری
و مسلم عن عائشة ان سودة لما کبرت قالت یا رسول
الله قد وهبت یومی منک لعائشة فکان رسول الله صلعم
قبض عن تسع نسوة وکان یقسم منهن لثمان
رواه البخاری عن عائشة ان رسول الله صلعم
کان یسال فی مرضه الذی مات فیه این انا
غدا این انا غدا یرید یوم عائشة فاذن له
ازواجه یکون حیث شاء فکان فی بیت عائشة
حتی مات عندها رواه البخاری وعنها قالت کان

یا عائشہ کی بخاری میں ہشام سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول خدا اپنی بیماری کی حالت میں اپنی بیبیوں میں پھرتے اور فرماتے
تھے میں کل کہاں ہونگا میں کل کہاں رہونگا۔ (اس کہنے سے) آپکے
خواہش حضرت عائشہ کے گھر رہنے کی تھی حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب میری باری
کا دن ہوا تو میری ہی گھر میں آپکا انتقال ہوا اور آپ ان سے خاموش رہے بخاری میں ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ
اپنے تحفے اور ہدیہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن بھیجنے کا قصد کرتے تھے عائشہ
فرماتی ہیں کہ میری سوکنیں ام سلمہ کے پاس جمع ہو کر کہنے لگیں اے ام سلمہ بخدا لوگ
عائشہ کی باری کے دن تحفے اور ہدیے بھیجتے ہیں اور جیسے حضرت عائشہ بھلائی چاہتی ہیں ہم
بھی بھلائی کا ارادہ کرتی ہیں سو آپ رسول خدا سے عرض کریں کہ وہ لوگوں کو اسبات کا حکم
کریں کہ جہاں کہیں وہ (رسول خدا) ہوں وہیں تحفے بھیجیں عائشہ فرماتی ہیں یہ بات
ام سلمہ نے نبی صلعم سے ذکر کی ام سلمہ کہتی ہیں رسول خدا نے اس بات سے مجھ سے
منہ پھیر لیا پھر جب میری پاس آئے تو میں نے پھر ذکر کیا آپنے مجھ سے منہ پھیرا
پھر جب تیسری دفعہ میں نے اسکا ذکر کیا تو فرمایا اے ام سلمہ تو عائشہ کے حق میں مجھے تکلیف نہ دے
خدا کی قسم جب تم میں سے کسی عورت کے لحاف میں ہوتا ہوں تو بجز عائشہ کے اور کسی کے
پاس مجھپر وحی نازل نہیں ہوتی بخاری مسلم میں عائشہ سے روایت ہے کہ جب
سودہ بوڑھی ہو گئیں تو کہا اے رسول خدا میں نے اپنی نوبت عائشہ کو ہبہ کر دی حضرت عائشہ حضور صلعم
کی دو نوبت کرتے تھے ایک انکی اور ایک سودہ کی باری کا اور حضرت کا بخاری مسلم میں ابن
عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نو بیبیاں چھوڑ کر وفات کر گئے اور ان میں سے آٹھ کی نوبت
تقسیم کرتے تھے بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جس بیماری میں رسول خدا نے انتقال
فرمایا اس میں آپ لوگوں سے پوچھتے تھے میں کل کہاں ہونگا میں کل کہاں ہونگا اور اس سے مراد عائشہ
کی نوبت تھی پس حضور کی سب بیبیوں نے آپکو اجازت دیدی کہ جہاں چاہیں آرام فرمائیں پس آپ حضرت عائشہ
کے ہی گھر میں رہے یہاں تک کہ انکے ہی پاس آپنے وفات پائی بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلعم اذا اراد سفرا اقرع بین نسائہ فایتھن خرج سھمھا خرج بھا معہ رواہ البخاری والمسلم عن عائشۃ قالت کنت العب بالبنات عند النبی صلعم وکان لی صواحب یلعبن معی فکان رسول اللہ صلعم اذا دخل یتقمعن منہ فیسربھن الی فیلعبن معی وعنہا قالت واللہ لقد رایت النبی صلعم یقوم علی باب حجرتی والحبشۃ یلعبون بالحراب فی المسجد ورسول اللہ صلعم یسترنی بردائہ لانظر الی لعبھم بین اذنہ وعاتقہ ثم یقوم من اجلی حتی اکون انا التی انصرف فاقدروا قدر الجاریۃ الحدیثۃ السن الحریصۃ علی اللھو رواہ البخاری والمسلم عن عائشۃ قال قدم رسول اللہ صلعم من غزوۃ تبوک او حنین وفی سھوتھا ستر فھبت ریح فکشفت ناحیۃ الستر عن بنات لعائشۃ فقال ما ھذا یا عائشۃ قال بناتی ورای بینھن فرسا لہ جناحان من رقاع فقال ما ھذا الذی اری وسطھن قال فرس قال وما ھذا الذی علیہ قالت جناحان قال فرس لہ جناحان قالت ما سمعت ان لسلیمان خیلا لھا اجنحۃ قالت فضحک حتی رایت نواجذہ رواہ ابوداود عن عائشۃ ان النبی صلعم کان یمکث عند زینب بنت جحش وشرب عندھا

کہ رسولخدا صلعم جب سفر کا ارادہ کرتے تھے سو اپنی بیبیوں میں قرعہ ڈالتے سو ان میں سے جسکا نام نکلتا اوسکو اپنے ہمراہ سفر میں لیجاتے بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی ہمجولیوں کے ساتھ گڑیاں کھیلتی تھی اور میری ہمجولیاں میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں پس جب رسول خدا تشریف لاتے تو میری ہمجولیاں شرم کی وجہ سے پردہ میں چھپ جاتیں تو حضرت اونھیں میرے پاس بھیجتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتیں بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ بخدا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرہ کی دروازہ پر کھڑے ہوئے دیکھا اور حبشی لوگ مسجد میں برچھیوں سے کھیلتے تھے رسول خدا اپنی چادر سے میرا پردہ کرتے تھے تاکہ میں آپکے کانوں اور مونڈھوں کے درمیان میں اونکا کھیل دیکھوں پھر آپ میری خاطر سے کھڑے رہتے کہ میں خود وہاں سے پھرتی تم اندازہ کرلو اوس صغیر سن لڑکی کا جو کھیل پر حریص ہوتی ہے یعنے خیال کرلو کہ کمسن لڑکیاں کھیل پر کس قدر حریص ہوتی ہیں پس اوسی قدر میں کھڑی رہی اور رسول خدا کھڑے رہے۔ ابوداود میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا تبوک یا حنین غزوہ سے تشریف لائے اور حضرت عائشہ کی گھر کی کونے میں ایک پردہ پڑا ہوا تھا پس ہوا چلی اور حضرت عائشہ کی گڑیاں جو اوس پردہ سے ڈھکی تھیں تو اوسکے پردے کے کونے کو ہوا نے کھول دیا حضرت نے اوسے دیکھکر فرمایا اے عائشہ یہ کیا ہے کہا میری گڑیاں اور حضرت نے گڑیوں میں ایک گھوڑا دیکھا جسکے کاغذ کے دو پر لگے ہوئے تھے فرمایا یہ کیا ہے جسے میں گڑیوں کے بیچ میں دیکھتا ہوں عائشہ نے کہا یہ گھوڑا ہے حضرت نے فرمایا یہ اوسکے اوپر کیا ہے کہا دو پر۔ فرمایا گھوڑے کے دو پر ہوتے ہیں عائشہ نے کہا کیا آپنے نہیں سنا کہ سلیمان کے گھوڑے پردار تھے۔ عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا ہنسے حتے کہ میں نے آپکی کچلیاں تک دیکھیں بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم زینب بنت جحش کے پاس اکثر ٹھہرتے تھے اور اون کے پاس شہد پیا کرتے تھے۔

عسلا فتواصيت انا وحفصة على ايتنا دخل
عليها فلتقل اني اجد منك ريح مغافير اكلت
مغافير فدخل على احدهما فقالت له ذلك فقال
لا باس شربت عسلا عند زينب بنت جحش
فلن اعود له وقد حلفت ان لا تخبري بذلك
احدا تبتغي مرضات ازواجه فنزلت يا ايها النبي
لم تحرم ما احل الله لك تبتغي مرضات ازواجك
رواه البخاري والمسلم قال بعض العلماء روي
ان رسول الله صلعم خلا بمارية في يوم عائشة
وعلمت بذلك حفصة فقال لها اكتمي علي و
قد حرمت مارية على نفسي وابشرك ان
ابا بكر وعمر يملكان بعدي امر امتي فاخبرت به
عائشة وكانتا متصادقين وقيل خلا بها
يوم حفصة فارضاها بذلك واستكتمها
فلم تكتم فطلقها واعتزل نساءها ومكث تسعا
وعشرين ليلة في بيت مارية فنزل جبرئيل
عليه السلام وقال راجعها فانها صوامة
قوامة وانها من نساءك في الجنة عن ابن
عباس انه كان ينادي في السوق ان قوله
تعالى انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت
نزلت في نساء النبي صلعم رواه ابن ابي حاتم عن
عائشة انها قالت يا رسول الله ما الشيء الذي
لا يحل منعه قال الماء والملح والنار قالت

سو میں نے اور حفصہ نے اسبات کو ٹھیرایا اور متفق ہوئے کہ ہم میں سے
جسکے پاس رسول خدا تشریف لاویں وہ یوں کہے کہ مجھے آپکے مونہہ سے مغافیر کی بو آتی ہے
(جنگلی سرو گوند کا نام مغافیر ہے) چنانچہ اون دونوں میں سے ایک کے
پاس رسول خدا تشریف لیگئے اور اوسنے آپ سے وہی کہا حضرت نے فرمایا کچھ
مضائقہ نہیں میں نے تو زینب کے پاس شہد پیا ہے سو اب کبھی نہ پیونگا میں نے
اوسکے پینے کی قسم کہائی ہے تو اسکی کسی اور کو خبر نہ کیجو اس سے آپ بیبیوں کی
رضامندی طلب کرتے تھے اوس وقت یہ آیت نازل ہوئی - یا ایہا النبی لم تحرم
ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک بعض علما فرماتے ہیں منقول ہے کہ
رسول خدا صلعم نے حضرت عائشہ کی باری کے دن ماریہ سے خلوت کی اور حفصہ کو یہ
معلوم ہو گیا حضرت نے حفصہ سے فرمایا تم اس امر کو مخفی رکھو اور میں نے اپنے نفس پر
ماریہ کو حرام کر لیا میں تجھے خوشی سناتا ہوں کہ ابوبکر اور عمر میرے پیچھے میری امت پر
حکومت کرینگے یعنے میرے بعد خلافت انہیں کی ہوگی سو حفصہ نے اسکی عائشہ کو خبر
دی اور وہ دونوں باہم موافق تہیں بعض علما کہتے ہیں کہ حضرت نے
حفصہ کی باری کے دن ماریہ سے خلوت کی اور حفصہ کو اسکے سبب سے راضی کیا اور اس امر
کے چھپانے کے طالب ہوئے سو حفصہ نے یہ بات چھپا نہ سکی حضرت نے اپنی بیبیوں سے کنارہ کش
ہو کر انتیس راتیں ماریہ کے گھر میں رہے پھر جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمانے لگے
آپ اپنی بیبیوں سے مراجعت کیجیے کیونکہ وہ روزہ رکھنے والی اور شب کو قیام
کرنیوالی ہیں اور وہ جنت میں آپکی بیبیاں ہیں - ابن حاتم کہتے ہیں کہ ابن عباس
بازار میں پکارا کرتے تھے کہ آیہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت
حضرت کی بیبیوں کے بابت میں اوتری ہے - ابن ماجہ میں حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ اونہوں نے حضرت سے پوچھا کہ کس چیز کا منع کرنا
جائز نہیں (یعنے اگر کوئی مانگے تو اوسکا نہ دینا روا نہیں) وہ کیا ہے
فرمایا وہ تین چیزیں ہیں - پانی - نمک - آگ -

في رواية

يا رسول الله هذا الماء قد عرفناه فما بال الملح والنار قال يا حميراء من اعطى نارا فكانما تصدق بجميع ما انضجت تلك النار ومن اعطى ملحا فكانما تصدق بجميع ما طيبت تلك الملح ومن سقى مسلما شربة من ماء حيث يوجد الماء فكانما اعتق رقبة ومن سقى مسلما شربة من ماء حيث لا يوجد الماء فكانما . . . . احياها . . . .
ومن احياها فكانما احيا الناس جميعا رواه ابن ماجة القزوينی عن انس قال الی رسول الله من نسائه شهرا وكانت انفكت رجله اقام في مشربة تسعا وعشرين ليلة ثم نزل فقالوا يا رسول الله اليت شهرا فقال ان الشهر يكون تسعا وعشرين رواه البخاری عن عائشة ان النبی صلعم تزوجها وهی بنت سبع سنين وزفت اليه وهی بنت تسع سنين ولعبها معها ومات عنها وهی بنت ثمان عشرة رواه مسلم عن عائشة قالت ما نظرت او ما رايت فرج رسول الله صلعم قط رواه ابن ماجة وعنها قالت تزوجنی رسول الله صلعم فی شوال وبنی فی شوال فای نساء رسول الله صلعم كان احظى عنده منی رواه المسلم عن انس قال لما كان يوم احد انهزم الناس عن النبی صلعم قال ولقد رايت

حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا ای رسول خدا پانی تو ایک ایسی چیز ہے جسے ہم بھی پہچانتے ہیں مگر نمک اور آگ نہ دینے میں کیا خوف فرمایا اے حمیرا جسنے کسیکو آگ دی تو جو کچھ اس آگ سے پکیگا گویا سب ہی تو اوسنے خیرات کیا اور جسنے کسیکو نمک دیدیا تو جتنا کہانا اس سے سنور لگا گویا سب اوسنے خیرات کیا اور جسنے مسلمانکو ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی مل سکتا ہے تو گویا اوسنے ایک بردہ آزاد کیا اگر کسی مسلمان کو ایسی جگہ پانی پلا جہاں پانی مل نہیں سکتا تو گویا اوس جان کو زندہ کیا اور جسنے ایک نفس کو زندہ کیا گویا اوسنے تمام لوگونکو زندہ کیا۔ بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے اپنی بیبیوں سے ایک مہینے کا ایلا کیا اور آپکے پاؤں میں موچ آگئی تھی سو آپ اپنے بالاخانہ میں انتیس راتیں ٹھہر رہے پہر اوتر آئے لوگوں نے عرض کیا ای رسول خدا آپنے تو ایک مہینے کا ایلا کیا تہا فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے نکاح کیا اور وہ سات برس کی تھیں اور آپ سے ہم بستر ہوئیں اوس وقت میں کہ جب نو برس کی تہیں اور اونکے کہیلنے کے کہلونے اونکے ہمراہ تھے اور اٹھارہ برس کی عمر میں رسول خدا نے اون سے جدائی فرمائی ابن ماجہ میں عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا کی شرمگاہ کبھی نہیں دیکھی مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے مجھ سے شوال کے مہینے میں نکاح کیا اور شوال ہی میں ہم بستر ہوئے سو اس کے بعد مجھ کو گھر میں لائے سو مجھ سے زیادہ نصیبہ ور آنحضرت کے پاس اونکی عورتوں میں سے اور کون تھی بخاری میں انس سے روایت ہے کہ احد کا دن ہوا تو اکثر لوگ رسول خدا کو چھوڑ کر چلے گئے۔ میں حضرت عائشہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور اور حضرت ام سلمہ کو دیکھتا تھا کہ وہ دونوں اپنے پائچے

عائشة بنت ابی بکر و ام سلیم وانهما
لمشمرتان اری خدم سوقهما تنقزان القرب وقال
غیره تنقلان القرب علی متونهما ثم تفرغانه
فی افواه القوم ثم ترجعان فتملآنها ثم تجیئان
فتفرغانه فی افواه القوم رواه البخاری عن
عائشة قال استاذن رهط من الیهود علی النبی صلعم
فقالوا السام علیکم فقلت بل علیکم السلام
واللعنة فقال یا عائشة ان الله رفیق یحب
الرفق فی الامر کله قلت اولم تسمع ما قالوا
قال قد قلت علیکم رواه البخاری والمسلم عن
البراء قال دخلت مع ابی بکر اول ما قدم المدینة
فاذا عائشة ابنته مضطجعة قد اصابها حمی فاتاها ابوبکر
فقال کیف انت یا بنیة وقبل خدها رواه
ابوداود عن عائشة ان رسول الله صلعم قال
ان الله رفیق یحب الرفق ویعطی علی الرفق
ما لا یعطی علی العنف وما لا یعطی علی ما سواه
رواه مسلم وفی روایة له قال لعائشة
علیک بالرفق وایاک والعنف والفحش ان الرفق
لا یکون فی شیء الا زانه ولا ینزع من شیء الا شانه وعنها قالت
ما شبع آل محمد من خبز الشعیر یومین متتابعین
حتی قبض رسول الله صلعم رواه البخاری والمسلم
عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلعم فضل
عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر

چڑھائے ہوئے ہیں۔ مجھے اونکی پنڈلیوں کی چمک معلوم
معلوم ہوتی تھی وہ دونوں کی دونوں اپنی پیٹھوں پر مشکیں لادے ہوئے
لاتی تھیں اور قوم کی مونہوں میں ڈالتی ہیں پھر جاتی ہیں اور
مشکیں بھر کر لاتیں اور قوم کے مونہوں میں ڈالتی تھیں۔ بخاری کی
مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ یہود کی ایک جماعت نے رسول خدا
کے پاس آنے کی اجازت چاہی اور آنے کے بعد) کہا السام علیکم (سام کے
معنے موت کے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ تم پر موت ہو جیسے ہماری محاورہ میں
کہتے ہیں۔ تم پر خدا کی مار) عائشہ فرماتی ہیں میں نے کہا تمہیں پر
خدا کی مار اور لعنت ہو۔ حضرت نے فرمایا اے عائشہ اللہ مہربان ہے وہ
تمام کاموں میں نرمی کو دوست رکھتا ہے میں نے عرض کیا کیا آپ نے نہیں سنا
جو کچھ انہوں نے کہا فرمایا میں نے تو پہلے ہی کہدیا تھا علیکم یعنے تمہیں پر
موت ہو۔ ابوداود میں براء سے روایت ہے کہ میں سب سے پہلے مدینہ میں
ابوبکر رض کے ساتھ آیا ناگاہ حضرت عائشہ ابوبکر رض کی صاحبزادی لیٹی ہوئی
تھیں بخار آتا تھا سو ابوبکر نے اونکے پاس آکر کہا اے بیٹی کس طرح ہو
اور اونکے رخساروں کو بوسہ دیا مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے اور نرمی کرنا
چاہتا ہے مہربانی اور نرمی کرنے پر وہ چیز دیتا ہے جو سختی کرنے پر
نہیں دیتا اور اوس چیز پر جو سوا نرمی کے ہے۔ مسلم کی ایک روایت
میں یوں آیا ہے کہ حضرت نے عائشہ سے فرمایا کہ تم نرمی کو لازم پکڑو
اور سختی اور بیحیائی سے بچو کیونکہ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے تو یہ نرمی
اوسے زینت دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی دور کیجاتی ہے اوسے عیب دار کرتی ہے
بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ دو دن برابر محمد صلعم کی اہلبیت جو کی روٹی سے
نہیں کہائی یہانتک کہ رسول خدا انتقال کر گئے۔ بخاری مسلم میں انس بن مالک سے روایت ہے

الطعام رواه الترمذی والبخاری والمسلم

ایضاً عن ابی موسیٰ الاشعری عن جابر قال

دخل ابو بکر یستاذن علی رسول اللہ صلعم فوجد

الناس جلوساً ببابہ لم یوذن لاحد منہم قال

فاذن لابی بکر فدخل ثم اقبل عمر فاستاذن

فاذن لہ فوجد النبی صلعم جالساً حولہ نساؤہ

واجماً ساکتاً قال فقال لاقولن شیئاً اضحک

النبی صلعم فقال یا رسول اللہ لو رایت بنت خارجۃ

سألتنی النفقۃ فقمت الیہا فوجأت عنقہا

فضحک رسول اللہ صلعم وقال ہن حولی کما تری

یسألننی النفقۃ فقام ابو بکر الی عائشۃ

یجأ عنقہا وقام عمر الی حفصۃ یجأ عنقہا کلاہما

یقول تسألین رسول اللہ صلعم ما لیس عندہ

فقلن واللہ لا نسأل رسول اللہ صلعم شیئاً ابداً

لیس عندہ ثم اعتزلہن شہراً او تسعاً وعشرین

ثم نزلت ہذہ الآیۃ یا ایہا النبی قل لازواجک

حتی بلغ للمحسنات منکن اجراً عظیماً قال فبدأ بعائشۃ

فقال یا عائشۃ انی ارید ان اعرض علیک امراً

احب ان لا تعجلی حتی تستشیری ابویک قالت

وما ہو یا رسول اللہ فتلا علیہا الآیۃ قالت افیک

یا رسول اللہ استشیر ابوی بل اختار اللہ ورسولہ

والدار الآخرۃ واسألک ان لا تخبر امراۃ من نسائک

بالذی قلت قال لا تسألنی امراۃ منہن الا اخبرتہا

اور رسول خدا نے فرمایا عائشہ کو تمام عورتوں پر ایسی فضیلت ہے جیسی ثرید

کو تمام کھانوں پر مسلم میں ابو موسیٰ اشعری جابر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر

آئے اور رسول خدا کے پاس آنے کی اجازت چاہتے تھے حضرت کے دروازہ پر

بہت ایسے لوگوں کو بیٹھا ہوا پایا کہ ان میں کسی کو اندر جانے کا اذن نہیں ہوا جابر کہتے ہیں

حضرت ابو بکر کو اندر آنے کی اجازت ہوئی وہ اندر چلے گئے پھر حضرت عمر آئے اور اندر جانے کی اجازت مانگی

انہیں بھی حکم ہو گیا اور وہ اندر چلے گئے پس نبی صلعم کو انہوں نے اس حال میں پایا کہ ان کے

گرداگرد عورتیں بیٹھی تھیں اور حضرت غمگین خاموش بیٹھے تھے جابر کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے

اپنے دل میں کہا کہ میں کوئی ایسی بات کہوں جس سے رسول خدا ہنس پڑیں پھر کہا اے رسول خدا

اگر آپ بنت خارجہ (حضرت عمر کی بی بی) کو دیکھیں وہ مجھ سے کپڑا عادت سے زیادہ مانگے تو

میں اسکی طرف کھڑا ہوں اور گردن کچھ توڑ دوں یہ سنکر رسول خدا ہنس پڑے اور فرمایا تم

دیکھتے ہو یہ عورتیں جو میرے گرداگرد بیٹھی ہیں مجھ سے زیادہ خرچ مانگتی ہیں یہ سنکر ابو بکر عائشہ

کیطرف کھڑے ہوئے اور انکی گردن کوٹنے لگے اور ادھر حضرت عمر حفصہ کیطرف کھڑے ہوئے

اور انکی گردن کوٹنے لگے اور وہ دونوں کہتے تھے تم رسول خدا سے وہ چیز مانگتی ہو جو

انکے پاس نہیں ہے اسوقت بیبیوں نے متفق ہو کر کہا کہ اب ہم رسول خدا سے

کبھی چیز نہ مانگینگے جو انکے پاس نہیں ہے بعد رسول خدا اپنی بیبیوں سے مہینہ بھر یا

۲۹ دن علیحدہ ہو گئے پھر یہ آیت یا ایہا النبی قل لازواجک سے للمحسنات منکن اجراً عظیما تک

نازل ہوئی پس آیت کے نزول کے بعد عائشہ سے ابتدا کی اور فرمایا اے عائشہ میں تمسے ایک بات

پیش کرنا چاہتا ہوں اور میں دوست رکھتا ہوں کہ تم اوس میں جلدی نہ کرو یہاں تک کہ اپنے ماں باپ سے

اچھی طرح مشورہ کر لو عائشہ نے کہا کیا چیز ہے اے رسول خدا پس آپ نے وہ آیت پڑھی

حضرت عائشہ نے فرمایا اے رسول خدا کیا آپکے مقدمہ میں اپنے ماں باپ سے مشورہ کروں بلکہ میں تو اللہ اور

اسکے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کر لیا اور میں آپسے سوال کرتی ہوں کہ جو کچھ

میں نے عرض کیا اسکی خبر اپنی بیبیوں میں سے کسی بی بی سے نہ کیجیگا حضرت نے فرمایا

مجھ سے تو جو عورت پوچھے گی فوراً میں اس امر کی خبر دوں گا۔

ان الله لم يبعثني معنتا ولا متعنتا ولكن بعثني معلما
ميسرا رواه مسلم عن عائشة قالت سألت رسول الله صلعم عن هذه
الآية والذين يؤتون ما آتوا وقلوبهم وجلة أهم الذين
يشربون الخمر ويسرقون قال لا يا بنت الصديق ولكنهم الذين
يصومون ويصلون ويتصدقون وهم يخافون أن لا يقبل منهم
أولئك الذين يسارعون في الخيرات رواه الترمذي وابن ماجه وعن
دخل ابن عباس على عائشة في مرضها وهي خائفة من القدوم على الله
قال لا تخافي فإنك لا تقدمين إلا على مغفرة
ورزق كريم وتلا الآية أي الطيبات
للطيبين فغشي عليها فرحا بما تلي و
قالت عائشة لقد أعطيت تسعا ما أعطيتهن
امرأة نزل جبرئيل بصورتي في راحته
حين أمر عليه السلام أن يتزوجني
وتزوجني بكرا وما تزوج بكرا غيري
وتوفي ع ورأسه في حجري وقبره في بيتي
وينزل عليه الوحي وأنا في لحافه وأنا ابنة
صديقه وخليفته وصديقه ونزل
عذري من السماء وخلقت طيبة عند طيب ووعدت
مغفرة ورزقا كريما عن عائشة قالت خيرنا
رسول الله فاخترنا الله ورسوله فلم يعد ذلك علينا
رواه الحاكم وشيئا أي طلاقا عن عمر عليه السلام أنه دخل على
حفصة فقال يا بنية لا تغرنك هذه التي يعجبها حسن
حب رسول الله ص إياها يريد عائشة فقصصت على

کیونکہ خدا نے مجھے کسی کو رنج دینے والا اور تنگ اور کسی کو تکلیف دینے والا نہیں بھیجا
مجھے تو احکام دین کے سکھانے اور آسانی کیلئے بھیجا ہے۔ ترمذی اور ابن
ماجہ میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلعم سے اس آیت کی
پوچھا والذین یؤتون ما آتوا وقلوبہم وجلۃ۔ کیا وہ لوگ شراب پیتے اور چوری
کرتے ہیں حضرت نے فرمایا نہیں اے صدیق کی بیٹی بلکہ وہ روزہ رکھتے ہیں اور نماز
پڑھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور باوجود اسکے وہ اپنی بھلائیوں کے نہ قبول ہونے سے
ڈرتے ہیں یہی لوگ ہیں جو بھلائیوں کی طرف دوڑتے اور آگے بڑھنا چاہتے ہیں منقول ہے
ابن عباس حضرت عائشہ کی بیماری میں انکے پاس آئے اور وہ اسوقت خدا کے پاس جانے سے خوف کر رہی تھیں کہا
اے حضرت آپ خوف نہ کیجئے کیونکہ آپ بخشش اور رزق کریم پر جاتی ہیں اور ابن عباس نے
آیت الطیبات للطیبین الخ پڑھی حضرت ابن عباس نے جو یہ آیت پڑھی تو بمارے خوشی کے
حضرت عائشہ بیہوش ہو گئیں اور ہوش میں آنیکے بعد فرمایا میں ایسی نو چیزیں دیگئی ہوں جو
حضرت کی بیبیوں میں سے کوئی عورت نہیں دیگئی (۱) جس بات میں رسول خدا کو مجھ سے نکاح
کرنیکا حکم ہوا تو جبرئیل میری تصویر لیکر اوتری (۲) مجھ سے رسول خدا نے اس
حال میں نکاح کیا کہ میں باکرہ تھی اور میرے سوا کسی باکرہ عورت سے آپکا نکاح نہ ہوا (۳) رسول خدا
کا میری ہی گود میں انتقال ہوا (۴) حضرت کی قبر میرے گھر میں ہی (۵) رسول خدا پر وحی اوترتی
تھی حالانکہ میں آپکے لحاف میں ہوتی تھی (۶) میں رسول خدا کے دوست اور خلیفہ کی
بیٹی ہوں (۷) میرا عذر آسمان سے اوترا (۸) میں خود پاک۔ اور پاک کے پاس پیدا کی گئی
ہوئی (۹) مجھے بخشش اور رزق کریم کا وعدہ دیا گیا ہے۔ بخاری میں حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے ہمیں اختیار دیا سو ہم نے اللہ اور اوسکے رسول کو
اختیار کرلیا سو یہ تخییر ہمپر طلاق نہ شمار کی گئی بخاری میں حضرت عمر سے روایت
ہے کہ اپنی بیٹی حفصہ کے پاس گئے اور کہنے لگے اے بیٹی تو اس دھوکے میں نہ آیو
جسطرح یہ عورت کرتی ہے میں بھی کروں اسکا حسن رسول خدا کو بھلا معلوم ہوتا ہے وہ
رسول خدا کی محبوبہ ہے حضرت عمر کی اس سے مراد عائشہ تھی عائشہ فرماتی ہیں کہ قصہ میں نے

رسول الله صلعم فتبسم رواه البخاري عن عروة عن عائشة رض
قالت جلس احدى عشرة امراءة فتعاهدن وتعاقدن ان لا يكتمن
من اخبار ازواجهن شيئا قالت الاولى زوجي لحم جمل غث
على راس جبل وعر لا سهل فيرتقى ولا سمين فينتقل قالت
الثانية زوجي لا ابث خبره اني اخاف ان لا اذره ان اذكره
اذكر عجره وبجره قالت الثالثة زوجي العشنق ان انطق
اطلق وان اسكت اعلق قالت الرابعة زوجي كليل تهامة
لا حر ولا قر ولا مخافة ولا سامة قالت الخامسة
زوجي ان دخل فهد وان خرج اسد ولا يسأل عما عهد
قالت السادسة زوجي ان اكل لف وان شرب اشتف وان
اضطجع التف ولا يولج الكف ليعلم البث قالت السابعة
زوجي غياياء او عياياء طباقاء كل داء له داء شجك او
فلك او جمع كلا لك قالت الثامنة زوجي المس مس ارنب
والريح ريح زرنب قالت التاسعة زوجي رفيع العماد طويل
النجاد عظيم الرماد قريب البيت من الناد وقالت العاشرة
زوجي مالك وما مالك* المبارك قليلات
المسارح اذا سمعن صوت المزهر ايقن
انهن هوالك قالت الحادية عشرة زوجي ابو زرع فما ابو
زرع اناس من حلي اذني وملأ من شحم عضدي و
بجحني فبجحت الي نفسي وجدني في اهل غنيمة بشق
فجعلني في اهل صهيل واطيط ودائس ومنق فعنده اقول
فلا اقبح وارقد فاتصبح واشرب فاتقمح ام ابي زرع فما
ام ابي زرع عكومها رداح وبيتها فساح ابن ابي زرع فما

* مالك خير من ذلك له ابل كثيرات ١٢

رسول خدا سے بیان کیا تو آپ مسکرانے لگے بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ گیارہ عورتیں ایک جگہ بیٹھیں اور باہم اس بات کا عہد پیمان کیا کہ اپنے خاوندوں کی
خبر و حال کچھ نہ چھپاویں اونمیں سے پہلی عورت نے کہا میرا خاوند ایسا ہے جیسا دبلے اونٹ کا
گوشت اور وہ بھی ایک اونچے پہاڑ پر نہ ہموار زمین پر کہ چڑھ جاوے نہ فربہ گوشت ہے کہ اوسکو
کوئی لے آوے یعنے نالائق اور بد خلق شخص ہے دوسری عورت نے کہا میں اپنے
خاوند کی خبر ظاہر نہ کرونگی میں ڈرتی ہوں کہ خبر کی چھوٹ جاوے کیونکہ قصہ بڑا ہے مجھسے بیان
نہ ہو سکیگا اگر فرضا بیان کروں تو اوسکی ظاہری اور باطنی سب عیب بیان کر دوں تیسری
عورت نے کہا میرا خاوند لمبا ہے ڈول دبلا پتلا ہے اگر بولوں طلاق دیجاوں اور اگر چپکی
رہوں تو ادہر میں چھوڑی جاؤں یعنی نہ بیوی ہوں نہ کنواری چوتھی عورت نے کہا میرا خاوند ایسا ہے
جیسا تہامہ کی رات (تہامہ زمین عرب کے اوس حصے کا نام ہے جسمیں مکہ ہے وہاں کی رات معروف ہے)
نہیں نہ گرمی ہے نہ سردی خوف ہے نہ اداسی یعنے بہت لائق سمجھدار آدمی ہے پانچوین بولی میرا خاوند
گہر میں آتا ہے تو چیتے کیطرح سو رہتا ہے (چیتے کی نیند مشہور ہے) اور جب باہر جاتا ہے تو شیر ہو جاتا ہے اور
جو عہد پیمان لیا اوسمیں سوال نہیں کرتا یعنے حلیم اور کریم ہے عہد شکنی کا خوف نہیں کرتا
چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند اگر کہاتا ہے تو سب چٹ کر جاتا ہے اور اگر پیتا ہے تو سب پی جاتا ہے اور اگر لیٹتا ہے
تو اپنا بدن لپیٹ لیتا ہے جیسے علیحدہ اپنا بدن لپیٹ کر سوتا ہے اور میرے لحاف کے اندر ہاتھ نہیں ڈالتا کہ میرا
دکھ درد کو جانے یعنے بیل کیطرح بھر کہانے اور پینے اور سونے کے کچھ خبر نہیں رکھتا عورت کی بات
نہیں پوچھتا ساتوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند نامرد ہے یا شریر ہے نہایت احمق ہے کہ بولنا تک نہیں
جانتا جہان بھر کے عیب اوسمیں موجود ہیں ایسا ظالم ہے کہ کبھی تیرا سر پھوڑ دے یا تیرا ہاتھ
یا سر اور ہاتھ دونوں توڑ ڈالیگا آٹھوین عورت نے کہا میرا خاوند چھونے میں نرم
اور اوسمیں ایسی خوشبو آتی ہے جیسے زرنب میں (زرنب ایک خوشبودار گہاس کا
نام ہے) یعنے میرا شوہر ظاہر و باطن سب طرح اچھا ہے نوین عورت نے کہا میرا خاوند
اونچے محل والا لمبے قد والا بڑی راکھ والا یعنے باورچی خانہ ہمیشہ گرم رہتا ہے اور
اوسمیں سے راکھ بکثرت نکلتی ہے اوسکا گھر مجلس اور مسافر خانہ سے نزدیک ہے یعنے وہ سردار
اور سخی ہے اور اوسکا لنگر جاری ہے دسوین عورت نے کہا میرے شوہر کا نام مالک ہے اور کیا اچھا
مالک ہے وہ میری تعریف سے افضل ہے اور بہتر ہے اوسکے اونٹ بہت ہیں کہ گھر پر اکثر بیٹھے رہتے ہیں چراگاہ میں
کم ہیں یعنے مہمانداری میں اوسکے ہاں اونٹ بہت ذبح ہوتے ہیں اس سبب سے بیشتر خانوں آگے
جنگل میں کم چرنے جاتے ہیں جسوقت اونٹ باجے کی آواز سنتے ہیں تو وہ اپنے ذبح ہونیکا
یقین کر لیتے ہیں کیونکہ ضیافت میں راگ اور باجا کا معمول تہا اسی سبب سے باجے کی آواز سنکر
اونٹوں کو اپنے ذبح ہونیکا یقین ہو جاتا تہا) گیارہوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام
ابو زرع ہے واہ کیا خوب ابو زرع ہے اوسنے زیور سے میرے دونوں کان جہلا دئے اور چربی سے میرے
دونوں بازو بہر دئیے یعنے مجکو موٹا کیا اور مجھے خوش کیا میری جان بڑی چین میں ہے مجھے
اوسنے بہیڑ بکری والوں میں پایا جو پہاڑ کے کنارہ رہتے تھے سو اوسنے مجھے گہوڑے اور اونٹ اور
کہیتی کا مالک کر دیا یعنے میں بہت ذلیل اور محتاج تہی اوسنے مجھے باعزت اور مالدار
کر دیا پہر جب اوسسے بات کرتی ہوں تو مجھے برا نہیں کہتا اور جب سوتی ہوں تو صبح کر دیتی
ہوں یعنے مجھے کچھ بھی کام کرنا نہیں پڑتا اور جب دودہ پیتی ہوں تو پیٹ بہر پیتی
ابو زرع کی ماں سو خوب ہی ابو زرع کی ماں اوسکی بڑی بڑی گٹھریاں اور کشادہ صحن

ابن ابي زرع فما ابن ابي زرع مضجعه كمسل شطبة ويشبعه ذراع الجفرة
بنت ابي زرع فما بنت ابي زرع طوع ابيها وطوع امها وملء كسائها وغيظ
جارتها جارية ابي زرع فما جارية ابي زرع لا تبث حديثنا
تبثيثا ولا تنقث ميرتنا تنقيثا ولا تملأ بيتنا تعشيشا
قالت خرج ابو زرع والاوطاب تمخض فلقي امرأة معها
ولدان لها كالفهدين يلعبان من تحت خصرها
برمانتين فطلقني ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب
شريا واخذ خطيا واراح علي نعما ثريا واعطاني من
كل رائحة زوجا وقال كلي ام زرع وميري اهلك قالت
فلو جمعت كل شيء اعطانيه ما بلغ اصغر آنية ابي زرع
قالت عائشة رض فقال رسول الله صلعم كنت لك كابي زرع
لام زرع رواه الشيخان والترمذي وفي بعض نسخ الترمذي غير
اني لا اطلقك عن ابن شهاب قال اخبرني عروة بن الزبير
وسعيد بن المسيب وعلقمة بن وقاص وعبيد بن عبد الله
بن عتبة بن مسعود عن حديث عائشة زوج النبي صلعم
حين قال لها اهل الافك ما قالوا فبرأها الله مما قالوا و
كل حدثني طائفة من الحديث وبعض حديثهم يصدق
بعضا وان كان بعضهم اوعى له من بعض الذي حدثني
عروة عن عائشة زوج النبي صلعم قالت كان رسول
الله صلعم اذا اراد ان يخرج اقرع بين ازواجه فايتهن خرج
سهمها خرج بها رسول الله صلعم معه قالت عائشة فاقرع بيننا في
غزوة غزاها فخرج سهمي فخرجت مع رسول الله صلعم
بعد ما انزل الحجاب فانا احمل في هودجي وانزل فيه فسرنا

ابوزرع کا بیٹا سو بہت ہی خوب ہے اوسکی خوابگاہ جیسی تلوار کا میان
ہے یعنے نازک بدن ہے اوسے آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ہاتھ یعنے بکری کے بچہ کا
ابوزرع کی بیٹی وہ اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنی لباس کے بھرنے
والی یعنی جسیم ہے اور اپنی سوکن کو رشک دینے والی یعنے خاوند کی پیاری ہے
اسواسطے اوسکی سوکن اوس سے جلتی ہے۔ ابوزرع کی لونڈی بہت
اچھی لونڈی ہے ہماری بات مشہور نہیں کرتی ہے ظاہر کرکے اور ہمارا کھانا نہیں
اوڑھا کر لیجاتی ہے اور ہمارا گھر کوڑی سے بھرا نہیں رکھتی ہے۔ ابوزرع
ایکدن باہر نکلا اس حالمیں کہ گھی نکالنے کی واسطے دودھ متھا جاتا تھا
سو وہ ایک عورت سے ملا جسکے ساتھ چیتے جیسے دو بچے تھے اور وہ اسکے
پہلو میں دو اناروں سے کھیل رہے تھے پھر ابوزرع نے مجھے تو طلاق
دیدی اور اوس سے نکاح کر لیا اسکے بعد میں نے ایک سردار شخص سے نکاح
کیا جو عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز تھا اور مجھے چوپائے جانور بہت سے
دئے اور اوسنے ہر ایک مواشی میں سے مجھے جوڑا جوڑا دیا اور وہ مجھسے
کہنے لگا اے ام زرع تو بھی کھا اور اپنے لوگوں کو بھی کھلا ام زرع
کہتی ہے کہ دوسرے خاوند کے عطیہ کو اگر جمع کروں تو ابوزرع کے
چھوٹے برتن کو برابر بھی نہ پہنچے یعنے دوسرے خاوند کا احسان پہلے
خاوند کے احسان سے بہت کم ہے جب حضرت عائشہ نے ان گیارہ عورتوں کا قصہ
حضرت کو سنایا تو آپ نے فرمایا اے عائشہ میں بھی تیرے لیے ایسا احسان کرنیوالا ہوں
جیسا ابوزرع ام زرع پر احسان کرتا تھا ترمذی کی روایت میں ہے کہ میں تجھے طلاق
نہ دونگا بخاری میں ابن شہاب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مجھے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب
اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ وے حضرت عائشہ سے روایت
کرتے ہیں جبکہ بہتان باندھنے والوں نے کہا جو کچھ کہا سو اللہ نے عائشہ کو اوس بہتان
اور جھوٹھ باتوں سے بری کر دیا اور ہر ایک شخص نے مجھے حدیث کا ایک ٹکڑا [illegible]
کہا کہ باہم ایکدوسرے کی تصدیق کرتی ہیں اگرچہ بعض [illegible]
[illegible] عروہ نے حدیث کی کہ حضرت عائشہ زوجہ رسول خدا نے فرمایا کہ رسول خدا
جب سفر کا ارادہ کرتے تھے اپنی بیبیوں کے نام پر قرعہ ڈالتے تھے پھر جسکا نام قرعہ
میں نکل آتا تھا رسول خدا صلعم اسکو سفر میں ہمراہ لیجایا کرتے تھے
عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک غزوہ میں [illegible]
نکلا سو میں حضرت کے ساتھ نکلی اور یہ موقع [illegible] پردہ کی آیت
چکی تھی سو میں اپنے کجاوہ میں اٹھائی جاتی تھی اور پھر اوسمیں اتاری جاتی تھی

حتى اذا فرغ رسول الله صلعم من غزوة تبوك وقفل
ودنونا من المدينة قافلين اذن ليلة بالرحيل فقمت
حين اذنوا بالرحيل فمشيت حتى جاوزت الجيش
فلما قضيت شاني اقبلت الى رحلي فاذا عقد لي من جزع
ظفار قد انقطع فالتمست عقدي وحبسني ابتغاؤه و
اقبل الرهط الذين كانوا يرحلون بي فاحتملوا هودجي
فرحلوه على بعيري الذي كنت ركبت وهم يحسبون اني فيه
وكان النساء اذ ذاك خفافا لم يثقلهن اللحم انما تاكل العلقة من
الطعام فلم يستنكر القوم خفة الهودج حين رفعوا
وكنت جارية حديثة السن فبعثوا الجمل وساروا
فوجدت عقدي بعد ما استمر الجيش فجئت منازلهم
وليس بها داع ولا مجيب فاممت منزلي الذي كنت به
وظننت انهم سيفقدوني فيرجعون الي فبينا انا جالسة
في منزلي غلبتني عيني فنمت وكان صفوان بن المعطل السلمي
الذكواني من وراء الجيش فادلج فاصبح عند
منزلي فرأى سواد انسان نائم فاتاني فعرفني حين رآني
وكان قد رآني قبل الحجاب فاستيقظت باسترجاعه
حين عرفني فخمرت وجهي بجلبابي فوالله ما يكلمني
كلمة وما سمعت منه كلمة غير استرجاعه حتى اناخ راحلته
فوطئ على يديها فركبتها فانطلق يقود بي الراحلة
حتى اتينا الجيش بعد ما نزلوا موغرين في نحر الظهيرة
فهلك من هلك وكان الذي تولى الافك عبد الله بن
ابي بن سلول فقدمنا المدينة فاشتكيت حين

پہر ہم چلے یہاں تک کہ جب رسول خدا صلعم اس غزوہ سے فارغ ہو کر
واپس آئے اور آتے وقت ہم مدینہ کے قریب پہونچے تو رات کو کوچ کی
خبر ہوئی جسوقت لوگوں نے کوچ کی خبر دی میں اوٹھکر چلی یہاں تک
کہ لشکر سے پرے طرف نکل گئی اور جب حاجت ضروری سے فارغ ہوئی تو
اپنے کجاوے کے مکان پر آئی یہاں معلوم ہوا کہ میرا ہار جو یمانی منگوایا
کا تہا گر پڑا میں اوسی مقام پر تلاش کرنے کو گئی اور اوسکے ڈہونڈہنے
میں کچہہ دیر لگی ادہر جو لوگ میرے کجاوہ کسنے پر مقرر تہے آئے اور کجاوہ
کو اوٹہا کر میرے اوس اونٹ پر جسپر میں سوار ہوتی تہی کس دیا
کجاوہ کسنے والوں کو گمان تہا کہ میں اوسمیں ہوں کیونکہ اوسوقت
عورتیں نہایت کم خوراک اور دبلی ہوتی تہیں ایک دو لقمہ کہانے پر اکتفا
کرتی تہیں سو قوم نے کجاوہ اوٹہانے کے وقت اوسکے ہلکے ہونے کو
نہ پہچانا اور میں تو کم عمر لڑکی تہی پس میرے اونٹ کو چلا دیا اور وہ
بہی چلے گئے۔ لشکر کے چلے جانے کے بعد مجہے ہار ملا اوسوقت میں
لشکر کے مقام پر آئی اور وہاں نہ کوئی پکارنے والا اور نہ جواب دینے
والا تہا پہر میں اپنی اوسجگہ جہاں پہلے تہی آکر بیٹہ گئی اس
خیال سے کہ جب اونہیں میرا حال معلوم ہوگا تو ضرور میرے لینے کو آئینگے
بیٹہی رہی کہ نیند کے غلبہ نے آدبایا اور میں سو گئی۔
صفوان بن معطل سلمی ذکوانی لشکر کے پیچہے رہا کرتا تہا کہ گری پڑی
چیز کو ساتہ لاوے پس صبح ہوتے ہی اوسنے میرے مقام کے
پاس آکر ایک سوتے ہوئے آدمی کی سیاہی دیکہی اور میرے
قریب آکر مجہے دیکہا اور پہچان لیا کیونکہ حجاب سے پہلے اوسنے
مجہے دیکہا تہا لیں میں اوسکے انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے سے
جاگ اٹہی جسوقت اوسنے مجہے پہچان کر تعجبانہ یہ کلمہ پڑہا۔ میں نے
اپنی چادر سے مونہہ ڈہانک لیا۔ سو خدا کی قسم اوسنے بجز انا للہ
وانا الیہ راجعون کے مجہسے اور کوئی کلام نکیا اور نہ میں نے اوس سے
کوئی کلمہ سنا یہانتک کہ اوسنے اپنا اونٹ بٹہایا اور اوس کے
اگلے پاؤں پر کہڑا ہو گیا میں اوسپر سوار ہو گئی اور وہ اونٹ کی
نکیل پکڑ کر روانہ ہوا یہانتک کہ ہم لشکر میں اسکے بعد کہ وہ ٹہیک دوپہر کے
وقت اوتر چکا تہا آپہونچے تو تہمت لگانے والوں نے جو تہمت لگائی اوس
کا بانی مبانی عبد اللہ بن ابی بن سلول تہا پہر ہم مدینہ آئے میں تو مدینہ پہنچکر بیمار

۴۲۶

قد مت شهرا والناس يفيضون في قول اصحاب الافك
لا اشعر بشئ من ذلك وهو يريبني في وجعي اني لا اعرف
من رسول الله اللطف الذي كنت ارى منه حين اشتكي
انما يدخل علي رسول الله صلعم فيسلم ثم يقول كيف تيكم
ثم ينصرف فذلك الذي يريبني ولا اشعر بالشر حتى
خرجت بعد ما نقهت فخرجت مع ام مسطح قبل المناصع
وهو متبرزنا وكنا لا نخرج الا ليلا الى ليل وذلك قبل
ان نتخذ الكنف قريبا من بيوتنا وامرنا امر العرب
الاول في التبرز قبل الغائط وكنا نتاذى بالكنف ان
نتخذها عند بيوتنا فانطلقت انا وام مسطح وهي ابنة
ابي رهم بن عبد مناف وامها بنت صخر بن عامر خالة
ابي بكر الصديق وابنها مسطح بن اثاثة فاقبلت انا و
ام مسطح قبل بيتي قد فرغنا من شاننا فعثرت ام مسطح
فقالت تعس مسطح فقلت لها بئس ما قلت اتسبين رجلا
شهد بدرا قالت اي هنتاه اولم تسمعي ما قال
قلت وما قال فاخبرتني بقول اهل الافك قالت فازددت
مرضا على مرضي قالت فلما رجعت الى بيتي ودخل علي
رسول الله صلعم ثم قال كيف تيكم فقلت اتاذن لي ان اتي
ابوي قالت وانا حينئذ اريد ان استيقن الخبر من قبلهما
قالت فاذن لي رسول الله صلعم فجئت ابوي فقلت يا امتاه
ما يتحدث الناس قالت يا بنية هوني عليك فوالله لقلما
كانت امراة قط وضيئة عند رجل يحبها لها ضرائر
الا كثرن عليها قالت قلت سبحان الله ولقد تحدث

ایک مہینے تک بیمار ہو گئی اور لوگ تہمت والوں کی باتوں میں
بحث کرنے لگے اور مجھے اس تہمت کرنے کی کچھ خبر نہ تھی۔ ہاں اتنا
تردد تھا کہ جیسے میری بیماری میں حضرت مجھ پر مہربانی کیا کرتے تھے اُن
ویسی مہربانی میں آپ سے نہ پاتی تھی اتنی بات ہوتی تھی کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آکر سلام کرتے اور فرماتے تمہارا کیا حال ہے
صرف اتنا کہکر چلے جاتے پس یہ امر مجھے تردد میں ڈالتا تھا اور مجھے اون
تہمت کی مطلق خبر نہ تھی حتے کہ جب میں
مرض کی شفا سے بہت ہی ضعیف ہو گئی تو ام مسطح کے ساتھ حاجت ضروری
کی طرف نکلی اور ہم بجز رات سے رات تک کبھی نہ نکلتے تھے (یعنے
دن میں ہم پاخانے نہ جاتے تھے کیونکہ پردہ کی آیت اوتر چکی تھی) اور
ابھی تک گھروں کے قریب پاخانے نہ بنائے گئے تھے اور ہماری عادت
اسباب میں پہلے عرب جیسی تھی کہ وہ جنگلوں میں حاجت ضرور کے لئے جایا کرتے
تھے اور گھروں کے قریب پاخانہ نہ بنائے جانے سے ہمیں سخت تکلیف
ہوتی تھی سو میں اور ام مسطح جو ابو رہم بن عبد مناف کی بیٹی تھی
اور اوسکی ماں صخر بن عامر کی بیٹی ابو بکر صدیق کی خالہ تھی اور
اوسکا بیٹا مسطح تھا حاجت ضرور کے لئے گئی پس میں اور ام مسطح حاجت ضرور سے
فراغت کے بعد اپنی گھر کیطرف آئے اوسکا پیر چادر میں الجھا اور وہ گر پڑی
اور وقت سو وہ کہنے لگی مسطح کا برا ہو میں نے اوس سے کہا تو نے برا کیا تو ایسے
شخص کو جو بدر میں حاضر ہوا برا کہتی ہے اوس نے جواب دیا اے بھولی بھالی
جو کچھ اوس نے کہا ہے کیا تو نے نہیں سنا میں نے کہا او کیا کہا پس اوس نے تہمت
والوں کی بات کی مجھے خبر دی یہ سنتے ہی میری بیماری اس غم سے دونی
ہو گئی پھر جب میں گھر آئی اور رسول خدا نے میرے پاس تشریف لا کر فرمایا تم کیسی ہو
میں نے کہا کیا آپ مجھے ماں باپ کے گھر جانے کی اجازت دیتے ہیں اور وقت سو میرا ارادہ
یہ تھا کہ میں اون دونوں کے پاس جا کر اس خبر کی تحقیق کروں
پس مجھے رسول خدا نے اجازت دیدی اور اپنے والدین کے پاس آکر ماں سے کہا
اے ماں یہ کیا بات ہے جسکا لوگ چرچا کر رہے ہیں اونہوں نے کہا اے
بیٹی اپنے اوپر آسانی اختیار کر گھبرا مت خدا کی قسم ایسی عورت کم ہوتی ہے
کہ وہ اپنے خاوند کو بہت پیاری ہو اور اوسکی کئی سوتینیں ہوں مگر وہ اوسپر
الزام لگایا کرتی ہیں میں نے کہا سبحان اللہ کیا سچ مچ میری نسبت لوگ اس قسم کی باتیں کر رہے ہیں

الناس بهذا قالت فبكيت تلك الليلة حتى اصبحت لا يرقا لى دمع ولا اكتحل بنوم حتى اصبحت ابكى فدعا رسول الله صلعم على بن ابى طالب واسامة بن زيد حين استلبث الوحى يستامرهما فى فراق اهله قالت فاما اسامة فاشار على رسول الله صلعم بالذى يعلم من براءة اهله وبالذى يعلم لهم فى نفسه من الود فقال يا رسول الله اهلك وما نعلم الا خيرا واما على بن ابى طالب فقال يا رسول الله لم يضيق الله عليك والنساء سواها كثير وان تسئل الجارية تصدقك قالت فدعا رسول الله صلعم بريرة فقال اى بريرة هل رايت من شىء يريبك فقالت بريرة لا والذى بعثك بالحق ان رايت عليها امرا اغمصه عليها اكثر من انها جارية حديثة السن تنام عن عجين اهلها فتاتى الداجن فتاكله فقام رسول الله صلعم فاستعذر يومئذ من عبد الله بن ابى بن سلول قالت فقال رسول الله صلعم وهو على المنبر يا معشر المسلمين من يعذرنى من رجل قد بلغنى اذاه فى اهل بيتى فوالله ما علمت على اهلى الا خيرا ولقد ذكروا رجلا ما علمت عليه الا خيرا وما كان يدخل على اهلى الا معى فقام سعد بن معاذ الانصارى فقال يا رسول الله انا اعذرك منه ان كان من الاوس ضربت عنقه وان كان من اخواننا من الخزرج امرتنا ففعلنا امرك قالت فقام سعد بن عبادة وهو سيد الخزرج وكان قبل ذلك رجلا صالحا ولكن احتملته

پس میں اس رات کو تمام رات نہ سوئی اور روتے روتے صبح کردی نہ تو آنکھوں میں نیند آئی اور نہ آنسو تھم سکے بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو اوس وقت کہ وحی میں تاخیر ہوئی بلایا کہ اپنی بی بی کے چھوڑنے میں اون سے مشورہ کریں اسامہ چونکہ حضرت کی اہلیہ کی برئیت اور آپکی اون کے درجہ کی محبت جانتے تھے تو اسی طرف اشارہ کرکے عرض کیا کہ اے رسول خدا وہ آپکی بی بی ہیں ہم تو سوائے پاکی اور بہتری کے اور کچھ نہیں جانتے۔ علی بن ابی طالب نے کہا اے رسول خدا آپ پر اللہ نے کچھ تنگی نہیں کی اور عورتیں اونکے سوا بہت موجود ہیں مگر آپ بریرہ لونڈی سے پوچھیے وہ آپکو سچ سچ بتلا دیگی چنانچہ حضرت نے بریرہ کو بلا کر فرمایا اے بریرہ تو نے کبھی عائشہ سے ایسی بات دیکھی ہے جس سے اوسکی پاک دامنی میں تجھے شک ہو بریرہ نے کہا اے رسول خدا مجھے اوس ذات کی قسم جس نے تجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے اوس میں کوئی ایسا امر کہ اوسکا عیب عائشہ پر لگاؤں نہیں دیکھا البتہ اتنا ہے کہ عائشہ نوعمر لڑکی ہے وہ اپنے گھر کا آٹا گوندھ کر سو جاتی ہے بکری آکر کھا جاتی ہے یعنی کم عمری کی وجہ سے گھر کا بندوبست اچھی طور سے نہیں کر سکتی اسکے بعد رسول خدا کھڑے ہوگئے اور عبد اللہ بن ابی بن سلول سے بدلہ لینا چاہا آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ جس شخص سے میرے گھر کے لوگوں کو تکلیف پہونچی ہے اوس سے میرا بدلہ کون لیگا خدا کی قسم میں نے تحقیق کر لیا ہے اپنی گھر والی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہ پایا اور انہوں نے ایک ایسے مرد کو اوس کے ساتھ تہمت لگائی جس میں بجز بہتری کے اور کچھ معلوم نہیں کرتا وہ بھی میرے ساتھ ہی گھر میں جایا کرتا تھا یہ سنکر سعد بن معاذ انصاری کھڑے ہو کر کہا اے رسول خدا اوس سے آپکا بدلہ لینے کو تیار ہوں اگر وہ تہمت لگانیوالا قبیلہ اوس سے ہو تو میں اسکی گردن مار دوں اور اگر وہ ہمارے بھائی خزرج میں سے ہے تو آپ جیسا فرماویں عمل میں لاویں سعد بن عبادہ جو خزرج کا سردار تھا یہ سنکر کھڑا ہوا اور وہ اس سے پہلے نیک بخت مرد تھا مگر قوم کی پچ نے اوسے برانگیختہ کیا

الحمية فقال لسعد كذبت لعمر الله لا تقتله ولا
تقدر على قتله فقام اسيد بن حضير وهو ابن عم سعد
فقال لسعد بن عبادة كذبت لعمر الله لنقتلنه فانك منافق
تجادل عن المنافقين فتثاور الحيان الاوس والخزرج
حتى هموا ان يقتتلوا ورسول الله صلعم قائم على المنبر فلم يزل
رسول الله صلعم يخفضهم حتى سكتوا وسكت قالت فمكثت
يومي ذلك لا يرقا لي دمع ولا اكتحل بنوم قالت فاصبح
ابواي عندي وقد بكيت ليلتين ويوما لا اكتحل
بنوم ولا يرقا لي دمع يظنان ان البكاء فالق كبدي
فبينما هما جالسان عندي وانا ابكي فاستاذنت علي
امراة من الانصار فاذنت لها فجلست تبكي معي قالت
فبينا نحن على ذلك دخل علينا رسول الله صلعم فسلم
ثم جلس قالت ولم يجلس عندي منذ قيل لي ما قيل
قبلها ولقد لبث شهرا لا يوحى اليه في شاني قالت
فتشهد رسول الله صلعم حين جلس ثم قال اما بعد يا
عائشة فانه قد بلغني عنك كذا وكذا فان كنت بريئة
فسيبرئك الله وان كنت الممت بذنب فاستغفري الله
وتوبي اليه فان العبد اذا اعترف بذنبه ثم تاب الى الله
تاب الله عليه قالت فلما قضى رسول الله صلعم مقالته قلص
دمعي حتى ما احس منه قطرة فقلت لابي اجب رسول الله
فيما قال قال والله ما ادري ما اقول لرسول الله صلعم فقلت
لامي اجيبي فقالت ما اقول لرسول الله صلعم قالت فقلت
وانا جارية حديثة السن لا اقرا كثيرا من القران اني

اور پہر سعد سے کہنے لگا تو جہوٹا ہے خدا کی قسم تو اوسے قتل نہیں کر سکتا
اور نہ اوسکے قتل پر تیرا مقدور ہے۔ یہ سنکر اسید بن حضیر سعد بن معاذ
کے چچیرے بہائی نے کہڑے ہوکر کہا اے سعد بن عبادہ تو جہوٹا ہے خدا کی
قسم ہم تہمت لگانیوالے کو ضرور قتل کرینگے بیشک تو منافق ہے۔ جو
منافقوں کی طرف سے جہگڑا کرتا ہے پس دونوں قبیلے اوس و خزرج
باہم بل پڑے اور کشت و خون کا ارادہ کر لیا اور رسول خدا صلعم منبر پر
کہڑے ہوئے اونہیں چپکا کر رہے تہے حتےکہ وہ خاموش ہوگئے اور آپنے
بہی سکوت کیا عائشہ رض فرماتی ہیں کہ میں اوسدن روتی رہی نہ تو میرے
آنسو تہمتے اور نہ مجہے نیند آئی اور صبح ہوتے میرے والدین آئے اور میں
دو راتیں اور ایکدن برابر روتی رہی نہ تو مجہے نیند آئی اور نہ آنکہوں کا
آنسو تہما میرے والدین کو گمان ہوگیا کہ میرا اسقدر رونا جگر کو پہاڑ ڈالیگا
وہ دونوں میرے پاس بیٹہے ہوئے تہے اور میں برابر رو رہی تہی کہ
ایک انصاریہ عورت نے میرے پاس آنیکی اجازت مانگی سو میں نے
اوسے آنیکی اجازت دیدی وہ بہی میرے ساتہ بیٹہکر رونے لگی ہم ابہی
رو ہی رہے تہے کہ رسول خدا صلعم ہمارے پاس آئے اور سلام کرکے
بیٹہ گئے اور اس سے پہلے جب سے کہ لوگوں نے میرے حق میں تہمت لگائی تہی
حضرت میرے پاس کبہی نہ بیٹہے تہے اور آپ پر پورا مہینہ گذر گیا کہ میرے
بارے میں کوئی حکم نازل نہ ہوا عائشہ فرماتی ہیں کہ جسوقت میرے پاس رسول
خدا بیٹہے تو بیٹہتے ہی خطبہ پڑہا پہر فرمایا۔ اما بعد اے عائشہ تیرے حق میں
ایسی ایسی باتیں سنی ہیں اگر در حقیقت تو بے گناہ ہے اور اس سے بری ہے تو
عنقریب خدا تعالی تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تجہسے خطا ہوگئی
ہے تو توبہ کر اور خدا سے بخشش چاہ کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا
اقرار کرکے توبہ کی تو خدا تعالی اوسکی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ لیکن جب
رسول خدا صلعم یہ بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہوگئے یہاں تک
کہ ایک قطرہ تک محسوس اور معلوم نہ ہوا اوسوقت میں نے اپنے والد سے کہا
کہ رسول خدا کو اوسکا جواب دو جو انہوں نے فرمایا وہ
بولے بخدا مجہے خبر نہیں۔ میں رسول خدا کو کیا جواب دوں
اور کس چیز کا جواب دوں۔ پہر میں نے اپنی والدہ سے کہا تم ہی
رسول خدا صلعم کو جواب دو۔ اونہوں نے بہی وہی کہا کہ
میں رسول خدا کو کیا جواب دوں عائشہ فرماتی ہیں میں لڑکی صغیر
سن تہی قرآن مجید کا زائد حصہ پڑہا نہ تہا۔

والله لقد علمت لقد سمعتم هذا الحديث حتى استقر

في انفسكم وصدقتم به فلئن قلت لكم اني بريئة

لا تصدقوني والله يعلم اني بريئة بذلك ولئن اعترف

والله يعلم اني منه بريئة والله ما اجد لكم مثلا الا قول

ابي يوسف قال فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون

قالت ثم تحولت فاضطجعت على فراشي قالت وانا

حينئذ اعلم اني بريئة وان الله مبرئي ببراءتي ولكن

والله ما كنت اظن ان الله منزل في شأني وحيا يتلى

ولشأني في نفسي كان احقر من ان يتكلم الله فيّ بامر

يتلى ولكن كنت ارجو ان يرى رسول الله صلعم في

النوم رؤيا يبرئني الله بها قالت فوالله ما رام رسول

الله صلعم ولا خرج احد من اهل البيت حتى انزل عليه

فاخذه ما كان ياخذه من البرحاء حتى انه ليتحدر منه

مثل الجمان من العرق وهو في يوم شات من

القول الذي ينزل عليه قالت فلما سري

الله صلعم سري عنه وهو يضحك فكانت اول كلمة

تكلم بها يا عائشة اما الله فقد برأك قالت امي قومي اليه

قالت فقلت والله لا اقوم اليه ولا احمد الا الله فانزل

الله ان الذين جاءو بالافك عصبة منكم العشر الآيات

كلها قالت فلما انزل الله هذا في براءتي قال ابو بكر

الصديق وكان ينفق على مسطح بن اثاثة لقرابته

منه وفقره والله لا انفق على مسطح شيئا ابدا بعد الذي

قال لعائشة ما قال فانزل الله ولا ياتل اولو الفضل منكم

سنے اوسوقت اتنا کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ تم کو اس بات کی خبر پہونچی یہاں تک کہ وہ تمہارے دلوں میں جم گئی اور تم اوسے سچ جان چکے ہو اگر میں یہ کہتی ہوں کہ اس گناہ سے پاک ہوں تو بلاشک میری تصدیق تم نہ کروگے اور خدا جانتا ہے کہ میں اس تہمت سے پاک ہوں اور اگر میں اسکا اقرار کرلیتی ہوں تو تم اوسے سچ جانوگے اب میں اپنے اور تمہارے درمیان سوائے حضرت یعقوب کے اور کوئی مثال نہیں پاتی کہ اونہوں نے کہا فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون۔ یعنے اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی مددگار ہے عائشہ فرماتی ہیں پھر میں کہسک گئی اور اپنے بچھونے پر جا لیٹی اور مجھے اوسوقت معلوم تہا کہ میں اس گناہ سے پاک ہوں اور اللہ ضرور میری پاکی ظاہر کریگا لیکن بخدا مجھے یہ گمان بھی نہ تہا کہ خدا تعالی میری شان میں وحی اوتاریگا کہ لوگ اوسے پڑھیں گے کیونکہ میری ذات اس سے بہت حقیر تہی کہ خدا تعالی میرے بارے میں ایسے امر کے ساتھ کلام کرے کہ لوگ اوسے قرآن میں پڑھیں ہاں مجھے اس بات کی امید تھی کہ رسول خدا صلعم خواب میں کوئی ایسی چیز ضرور دیکھیں گے کہ جس سے اللہ تعالی مجھے پاک کر دیگا سو خدا کی قسم نہ تو رسول خدا اوس مجلس سے علیحدہ ہوسکے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر نکلا کہ وحی نازل ہونے کی نشانیاں حضرت پر ظاہر ہوئیں اور وحی کے نزول میں جو مشقت آپکو ہوتی تہی وہی ہونے لگی حتے کہ آپکے چہرۂ مبارک سے پسینے کی بوندیں موتی کی طرح یا پارے کی مانند ٹپکنے لگیں حالانکہ وہ سخت جاڑے کا موسم تھا (یہ پسینہ کوئی گرمی کی وجہ سے نہ تہا) بلکہ وحی کی ثقل اور بوجھ کی وجہ سے تہا پس جب وحی کے آثار منقطع ہوگئے اور رسول خدا صلعم سے وہ مشقت جاتی رہی تو آپنے ہنستے ہوئے منہ کھولا اور سب سے اول کلمہ آپکی زبان فیض بیان سے یہ نکلا اے عائشہ تجھے بشارت ہو کہ خدا نے تجھے اوس گناہ سے پاک کر دیا میری والدہ یہ سنکر بولیں عائشہ کھڑی ہو اور رسول خدا کا شکر ادا کر میں نے کہا بجز خدا کے نہیں کسیکا شکر کروں نہ رسول خدا کی تعظیم کو اوٹھوں۔ سو خدا تعالی نے ان الذین جاءو بالافک سے پوری دس آیتیں نازل فرمائیں۔ عائشہ فرماتی ہیں جب خدا تعالی نے میری پاکی میں آیات نازل کیں تو ابو بکر صدیق نے فرمایا اور وہ اس سے پہلے مسطح بن اثاثہ پر اپنی قرابت اور اوسکی مفلسی کے لحاظ سے خرچ کیا کرتے تہے کہ خدا کی قسم میں مسطح کو ہرگز اسکے بعد کہ اوسنے عائشہ کو تہمت لگائی کبہی کچھ نہ دونگا۔ اوسوقت خدا تعالی نے ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ

والسعة ان يؤتوا اولى القربى والمساكين الى قوله
والله غفور رحيم قال ابو بكر بلى والله انى لاحب ان
يغفر الله لى فرجع الى مسطح النفقة التى كانت ينفق
عليه وقال والله لا انزعها منه ابدا قالت عائشة
وكان رسول الله صلعم يسئل زينب بنت جحش
عن امرى فقال يا زينب ماذا علمت ورايت فقالت
يا رسول الله احمى سمعى وبصرى ما علمت الا خيرا
قالت وهى التى كانت تسامينى من ازواج النبى
فعصمها الله بالورع وطفقت اختها حمنة تحارب
لها فهلكت فيمن هلك من اصحاب الافك رواه
البخارى عن عمر بن سعيد بن ابى حسين قال
قال حدثنى ابن ابى مليكة قال استاذن ابن
عباس قبيل موتها على عائشة وهى مغلوبة قالت
اخشى ان يثنى على فقيل ابن عم رسول الله صلعم
ومن وجوه المسلمين فقالت ائذنوا له فقال كيف
تجدينك قالت بخير ان اتقيت قال فانت بخير
ان شاء الله زوجة رسول الله صلعم ولم ينكح بكرا غيرك
ونزل عذرك من السماء ودخل ابن الزبير خلافه
فقالت دخل ابن عباس فاثنى على ووددت
انى كنت نسيا منسيا رواه البخارى عن مسروق
قال دخل حسان بن ثابت على عائشة فشبب
وقال حصان رزان ما تزن بريبة وتصبح غرثى
من لحوم الغوافل فقالت لست كذلك قلت تدعين

ان یوتوا اولی القربی سے غفور رحیم تک نازل فرمایا ابو بکر نے یہ آیت
سنکر کہا ہاں بخدا میں دوست رکھتا ہوں کہ خدا مجھے بخشدے سو مسطح کو
جو ہمیشہ دیا کرتے تھے دینے لگے اور فرمایا بخدا میں اسے یہ دینا
کبھی کم نہ کروں گا۔ عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلعم میرے باب میں
زینب بنت جحش سے پوچھتے تھے اور فرماتے تھے اے زینب تو کیا جانتی
ہے یا فرمایا تو نے کبھی کچھ دیکھا ہے زینب جواب دیتیں میرے
کان آنکھیں نادیدہ ہوں کچھ نہیں بجز بھلائی اور کچھ نہیں جانتی عائشہ
فرماتی ہیں کہ زینب عیب رسول خدا صلعم کی بیبیوں میں مجھ سے برابری کرتی
سو خدا نے اوسے بچالیا اوسکی ورع اور پرہیزگاری کی وجہ اور انکی بہن
حمنہ اونکی مخالف تھیں سو وہ بھی تہمت لگانے والوں میں شامل
ہوئے اور جسطرح اور ہلاک ہوئے تھے وہ بھی اوس میں ہلاک
ہوئے۔ بخاری میں سعید بن عمر بن سعید بن ابی حسین سے
روایت ہے کہ مجھے ابن ابی ملیکہ نے حدیث کی کہ حضرت ابن عباس
نے عائشہ کے انتقال کے کچھ پہلے حضرت عائشہ کے پاس آنے
کی اجازت مانگی اور وہ موت کی سختی سے مغلوب تھیں فرمایا
میں اپنے اوپر تعریف کیے جانے سے خوف کرتی ہوں لوگوں
نے کہا ابن عباس رسول خدا صلعم کے ابن عم اور تمام مسلمانوں
میں ذی عزت ہیں اونہیں آنے دیجیے فرمایا اچھا اونہیں آنے
دو۔ ابن عباس نے آکر فرمایا آپکی کیا حالت ہے کہا میں بہت
اچھی طرح ہوں ابن عباس نے کہا آپ بھلائی کیساتھ رہیں گی
انشاء اللہ کیونکہ آپ رسول خدا کی بی بی ہیں اور سوائے آپکے
سوا اور کسی باکرہ سے نکاح نکیا اور آپکا عذر آسمان سے اترا
ابن عباس کے چلے جانے کے بعد ابن زبیر آئے حضرت عائشہ نے
فرمایا کہ ابن عباس میرے پاس آئے تھے اور میری تعریفیں کرنے لگے
میں دوست رکھتی ہوں کہ میں بھولی بسری ہوجاتی تو بہتر ہوتا۔
بخاری میں مسروق سے روایت ہے کہ حسان بن ثابت نے حضرت عائشہ
کے پاس آکر کچھ شعر پڑھے اور کہا حصان رزان ما تزن بریبۃ
وتصبح غرثی من لحوم الغوافل ۔ عائشہ نے فرمایا میں اس تعریف
کی مستحق نہیں ہوں۔

مثل هذا يدخل عليك وقد انزل الله والذى تولى كبره منهم له عذاب عظيم فقالت واى عذاب اشد من العمى وقالت وكان يرد عن رسول الله صلعم رواه البخارى عن عائشة انها استعارت من اسماء قلادة فهلكت فارسل رسول الله صلعم ناساً من اصحابه وطلبها فادركتهم الصلوٰة فصلوا بغير وضوء فلما اتوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم شكوا ذلك اليه فنزلت آية التيمم فقال اسيد بن حضير جزاك الله خيرا فوالله ما نزل بك امر قط الا جعل الله لك منه مخرجا وجعل للمسلمين فيه بركة رواه البخارى عن رسول الله صلعم سالت ربى ان لا ازوج الا من كان معى فى الجنة فاعطانى رواه الحاكم فى المستدرك

مسروق کہتے ہیں میں نے کہا کیا اس جیسے شخص کا آنا آپ پسند کرتے ہیں حالانکہ خدا تعالی اوسکے حق میں فرماتا ہے والذی تولی کبرہ منہم لہ عذاب الیم۔ عائشہ نے فرمایا اندھے ہونے سے زیادہ اور کونسا عذاب ہوگا۔ اور فرمایا وہ رسول خدا صلعم کی طرف سے کفار کا رد کرتی تھے۔ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے اسماء سے گلوبند مانگ کر پہن لیا تھا اور وہ اتفاق سے جاتا رہا رسول خدا صلعم نے اوسکی تلاش میں اپنے اصحاب میں سے چند آدمیوں کو بھیجا اور وہاں نماز کا وقت آگیا لوگوں نے بدون وضو نماز پڑھی کیونکہ وہاں پانی نہ تھا جب وہاں سے رسول خدا صلعم کی پاس آئے تو آپ سے اسکی شکایت کی پس آیت تیمم نازل ہوئی تب اسید بن حضیر نے کہا اے عائشہ تجھے اللہ تعالی جزائے خیر دے۔ خدا کی قسم جو امر تجھ پر نازل ہوا ہے اوس میں تمہارے لیئے اور سب مسلمانوں کے لیئے برکت۔ حاکم کی روایت میں آیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ میں نے اب سے دعا کیا کہ میں اپنے عورت سے نکاح کرونگا جو میری ساتھ جنت میں

خاتمة الطبع

الحمد لله الذى اتم ما ارتضاه دينا ... ونور بهما آرخاصة بانوار الهدى والرشاد وكمالها واظهر بالائمة المعارف والحقائق واشهر صنائع ... الخلائق والصلاة على من ارسل كافة للناس بشيرا ونذيرا وعلى آله وصحبه الذين جمعوا من الفضائل العليا والمناقب العظمى جما وكثيرا اما بعد فيقول العبد الضعيف محمد عبد الرحيم عفى عنه حفظه الله عن الشين والنقص ان الكتاب المستطاب المسمى بتفريح الاحباب فى مناقب الآل والاصحاب الذى صنفه خلاصة الافاضل الاوائل المولوى محمد عبد الله بن عبد العلى القرشى والهاشمى قد اشار الى ترجمته لتسهيل الطلبة عالى التجار المشتهر فى مدينة من البلاد الامصار المدعو بميرزا محمد عبد الغفار بيك صانه الله عن كل بايضار فبادرت الى السعى مرادا وبذلت جهد حسب طاقة الضعيفة فجاءت بفضل الرب الجليل سنة ١٣٠ على طبق ما اراده فطبع فى المطبع الاكمل المطابع الواقع فى الدهلى والحمد لله اولا واخرا ظاهرا وباطنا عاجلا واجلا وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد واله واصحابه اجمعين

تمت بالخير

قیمت فی جلد ۸

جملہ حقوق بحق مطبع جعفری محفوظ ہیں

محصول ڈاک ۴

صحت نامه کتاب تفریح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب عربی

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۴	ازت	زدت	۳۲	۱۹	یضی	رضی	۵۳	۶	صدیقة	صدیقه
۳	۱۵	صحاته	صحابته	۳۳	۵	الوتعلمو	الوتعلموا	۵۳	۹	همذه	هذه
۶	۱۳	تعلنات	تعلمات	〃	۱۸	تاثریب	تثریب	۵۳	۱۹	فتمام	وتمام
۷	۲۳	جا	جاء	〃	۲۳	تثریبه	تثریب	〃	۲۳	ابن کثیر	ابن کثیر
۹	۲۱	تبکی	یبکی	۳۵	۵	ابر	امیر	〃	۲۳	علی خلاقة	منطبقة علی خلافة
۱۰	۱۲	ابن	ان	〃	۷	عبنداة	عبیدة	۵۵	۱	عبید بن	حمید بن
۱۱	۶	ابن	بن	〃		بن الجراح	بن الجراح	۵۵	۱	عبدالرحمن	عبدالرحمن
۱۲	۲۳	العمر	لهم	〃	۸	فاسکنه	فاسکنه	〃	۷	یتبادر	یتبادران
۱۴	۱۵	تارکوا صاحبی	تارکوا لی صاحبی	۳۵	۱۹	بنایعك	نبایعك	۵۷	۶	ولم یخس	ولم یجلس
۱۴	۲۰	نوذونی	تؤذونی	۳۶	۸	السیف	السیف	۵۹	۱۸ ۱۹	المشیه ولم الجبیش	المشیة ولم الجیش
۱۶	۲۳	لیلة	لیله	۳۷	۱۲	یسبقی	بسبقی	〃	۲۳	المدهینته	المدینة
۱۶	〃	فلیلة مع	فلیلة سار مع	〃	۱۵	نطلق	انطلق	۶۱	۱۴	الطعونی	اطیعونی
۱۷	۱۶	یا بابکر	یا ابا بکر	〃	۱۸	اُقبض	اقبُض	〃	۲۲	بصیقة	بصیفته
〃	۲۳	قاوا	قالوا	۳۹	۱۰	حتی	حتی	۶۵	۱۴	سعاتما	صائما
۱۸	۶	ابی الحسن	ابو الحسن	۴۰	۲	طاق	طاقة	〃	۲۰	بیسائل	بسائل
〃	۹	مهیران	مهیرات	〃	۳	اغضنا	اغضینا	〃	۲۱	خبر	خبز
〃	۱۴	قلت	قال قلت	〃	۲۲	یوفا تاه	فاتاه	۶۷	۲	شیبیة	شیبة
۲۰	۲۰	الثوب	ثوب	۴۱	۱	روه	رواه	〃	۵	بغضه	لغضبه
۲۱	۱	البحی	الحی	〃	۱۵	عبلٍ	عمل	۶۹	۷	یقوب	یعقوب
۲۱	۸	یاکل	یا کل	۴۲	۱۴	لم تنفس	لم تنفس	۷۱	۲۳	فزلت	نزلت
〃	۱۷	روالبخاری	رواه البخاری	۴۲	۱۴	لقرابینا	لقرابتنا	۷۲	۵	امیة	امیة
۲۴	۱۲	ابن ماجه	بن ماجة	۴۳	۱۵	روالبخاری	رواه البخاری	۷۴	۱۱	فاشاورهم	وشاورهم
۲۵	۸	ساعبدالله	سألت عبدالله	۴۴	۴	بالسنح	بالسنح	۸۱	۴	بالنجم قالوا	بالنجم الناس قالوا
〃	۱۳	تحققه	تحققه	۴۷	۱۷	ففهما	ففهمها	〃	۱۱	یجباه	یجبا
〃	۱۷	عبدالرحمن	عبدالرحمن	۴۸	۲۰	اجزنك	احزنك	۱۱	〃	تبث	ثبت
۲۵	۲۱	تیقم	فتیمم	〃	۲۳	فاعطیت	فاعطیت	〃	۱۰	فدنر	قد فر
〃	۲۳	فقبلة	فقبله	۴۹	۱۶	بلی	بلی	۸۴	۱۶	بدیه	بدر
۲۷	۸	فی مسند	فی مسنده	۵۰	۳۰	ببسبله	بسبیله	۸۶	۱	سهم	منهم
۲۹	۴	ذکر	ذکره	۵۱	۳	شیئا	شیئا	〃	۱۹	اصلم	اسلم
۲۹	۵	ترجمة	ترجمته	〃	۸	عالشة	عائشة	〃	۱۰	والطابعین	والتابعین
۳۲	۱۷	شعیبٌ	شعیب	〃	۱۹	الانعری	الاشعری	۸۹	۸	الخلیفة اهل	الخلیفة هل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۸	۷	اصحت	اصبحت	۱۰۹	۱۰	الماطلمناخة	المماطلة المناخة	〃	۲۰	البزا	البزار
〃	۸	قال هل	قال بجیر قال هل	۱۰۹	۱۰	والمحاجة	والمخاصمة	۱۴۹	۱۸	حوبفرق	یفرق
۸۸	۱۷	قفة	فقه	۱۱۰	۱۹	وحذرو	واحذروا	۱۵۲	۱	مسعلاد	مسعود
〃	۱۹	العلماء	العلوم	۱۱۱	۱۳	صحابتکم	صحابیکم	۱۵۲	۱۵	نتحدت	نتحدث
〃	۱۵	کتیر	کثیر	۱۱۳	۹	ما اهله	ما هو لأهل	۱۵۳	۸	حیرا	خیرا
〃	۲۱	عائبنة	عائشة	〃	۷	ربالرهبة	بالرهبة	۱۵۴	۹	فی	فی
۹۱	۲۳	فی النار	من النار	۱۱۴	۱۷	یهما	ربما	۱۵۷	۱	فرلت اية	فنزلت آیة
۹۲	۱۱	صحة	صبحة	〃	۲۲	بالشجر	من الشجر	〃	۵	للاية	الآیة
۹۳	۱۰	صلی علی محمد الصلوة	محمد کما صلیت علی	۱۱۵	۱۹	فمالم یعلم	ممالم یعلم	〃	۹	عبدالله	عبدالله
〃	۱۳	یقو علی المنبر	یقول علی المنبر	۱۱۶	۶	ماتزی	ماتری	〃	۲۰	لجیش	بجیش
۹۵	۸	صفقة	صفقه	۱۱۷	۷	فی الناس	من الناس	۱۵۸	۸	الزئب	الذئب
〃	۱۱	حبالالا	حبالالا	〃	۲۳	کاکان	لماکان	۱۵۹	۲۳	کنامه	کتابه
۹۶	۱۷	الی السوق	السوق	۱۱۸	۲	فانقطعه	فاقطعه	۱۶۰	۱۱	اجره	اجراه
۹۷	۲۳	احمعین	اجمعین	۱۱۹	۱۹	وخلمه	وصحبه	۱۶۲	۲۲	ماالشقی	ماشقی
۹۸	۲۰	یسبق	یستبق	۱۲۴	۱۵	یاثو	یاثو	۱۶۳	۸	والمه	والله
۹۸	〃	ثم رسول الله صلعم	ثم جئ رسول الله صلعم	۱۲۵	۱۶	ابن جنان	ابن حبان	۱۶۴	۹	بن ربیعة	بن عامر بن ربیعة
〃	۱۵	فلما قبض	فلما قبض	۱۲۶	۳	النبی	ا	۱۶۵	۲	التجتی	النخعی
		واستخلف	ابوبکر واستخلف	〃	۷	الاثنین	واُخر	۱۶۶	۶	صفقة	صفقته
۱۰۰	۸	فدعو	ندعو	۱۲۷	۹	ملهه	بهم	〃	۲۰	بفوق	یفوق
〃	۱۰	ادید	ارید	۱۲۸	۶	ا	افظ	〃	۲۳	یعنی بعنل	یعنی یعمل
〃	۱۷	بسماد	مسعاد	۱۳۰	۱۷		الا			بیله یه	بیدیه
۱۰۱	۱۱	الصدر وکشف	الصلوة فکشف	〃	۱۹	فر	فذهب	۱۶۷	۱	بیض	ابیض
〃	۱۴	ذالک	ذلک	۱۳۳	۲۱	باء	یاحب	۱۶۷	۳	روا ابن	رواه ابن
۱۰۲	۹	اشمال	شمال	۱۳۴	۱۵	بنی زهره	بنی زهرة	〃	۳	صبة	صهبة
۱۰۳	۱۷	لوبلی	لم یلی	۱۳۵	۱۲	رحس	رجس	〃	۵	حانه	حنته
〃	۱۸	ابی بکر	ابوبکر	۱۳۶	۸	تسوها	تسوها	〃	۲	هسام	هشام
۱۰۴	۱۰	علانیة	علانیته	۱۳۸	۱۰	والارض	ومافی الارض	۱۶۸	۴	اناح	اناخ
〃	۱۵	اکتسب الخیر	اکتسب الخیر	۱۴۰	۲۰	فسال لاما	فسال اماما	۱۶۸	۱۹	خضور	حضور
۱۰۶	۱۱	رعلیه	رعیته	۱۴۵	۱۴	امایوما	انا یوما	۱۶۹	۵	بجنفر	بجنفر
〃	۱۵	آمنر	آمنوا	〃	۱۸	السند	انسد	۱۶۹	۱۸	صقوفکم	صفوفکم
۱۰۷	۱۳	کاز	کان	〃	۲۳	نثینا	نشبنا	۱۷۰	۱	بالداس	بالناس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۱	۱۸	معی	حی	۱۹۳	۹	مبالی	سالی	۲۸۵	۳	بنوغفارم	بنوغفار
۱۷۲	۱۱	ابن ثها	ابن شهاب					۲۸۷	۲	فلم یخر	فلم یخرج
۱۷۳	۱۰	حدشق	حدثنی					۲۸۸	۱	یتیم	تیم
۱۷۳	۲۳	عمرابن الخطاب	عمر بن الخطاب	۲۱۳	۳	ادن	ادن	۲۸۸	۸	کتیت	کتبت
۱۷۴	۴	یتقاضاه	یتقاضاه	۲۱۴	۲۲	اجزه	اخبره	۲۹۰	۸	کشقوا	کشفوا
〃	۱۱	البترضت	الیترضت	۲۱۵	۱۱	مواعظه	بمواعظ	〃	۹	یرید	نرید
۱۷۵	۱۳	لی	الی	۲۱۵	(۲)	فرببا	قریبا	۲۹۱	۱۰	انا	انتم
〃	۱۶	غانت	غابت	۲۱۷	۱۳	رکان	وکان	〃	۱۴	نبایعك	نبایعك
〃	۱۷	مجلد	یجلد	۲۱۹	۶	خط	خط	۲۹۲	〃	ثلاثا	ثلاثة
۱۷۶	۱۹	شجره	لشجرة	۲۲۴	۸	لوقدر	لوا قدر	۲۹۵	۹	الاسلام	الاسلام
۱۷۷	۱۳	الی	ابی	〃	۸	انعکفا	انفعکیا	〃	۱۷	هذا الاحاد	هذه الاحادیث
۱۷۷	۱۴	الی	ابی	۲۲۵	۱	وهلك	لوهلك	۲۹۷	۴	بعوریا	بعض
〃	۱۶	لایاکل مال	لایاکل مالا	〃	۳۰	اغط	اعط	〃	۲۳	بعضا جبرائیل	بعضنا هذا جبرئیل
〃	۳۰	الامن	الامر	۲۲۶	۲	ترفر	ترفن	۲۹۹	۱۳	فصل	فضل
〃	۳۲	اسعد	سعد	۲۲۷	۱۱	نذبی	تذیبی	〃	۲۳	لا یزمن	لا لزمن
۱۷۹	۱۱	سلیم	سلیم	۲۳۲	۷	یجر انة	یجر انه	۳۰۰	۱۱	علیه ثم	علیه فرد ثم
۱۸۰	۹	ابیه	ابیه	〃	۲۰	الرحیم	رحیم	۳۰۴	۱۰	حیی	حی
۱۸۱	۸	وابن	الدواوین	۲۴۵	〃	بعضهما	بعضهما	۳۰۵	۵	عبدالله عمر بن	عبدالله عمرو بن
〃	۱۱	عثمان	عثمان	۲۴۸	۱۷	ردوانا	اروانا			العاص	العاص
〃	۱۴	یلبس	یلتبس	۲۵۳	۱	ایدار	الدار	〃	۱۳	انا یا رسول الله	یا رسول الله انا
〃	۲۴	بنی	بنی	۲۵۴	۱۳	الندای	النسائی	۳۰۹	۱۸	یجنب	یجنب
۱۸۳	۱۱	باتبعت	انبعث	۲۶۱	۱۱	نضجة	نصیحة	۳۱۰	۱۲	نزل	لما نزل
〃	۱۷	فاجر	فاخبر	۲۶۲	۲۰	فتنة	الفتنة	۳۱۰	۱۹	اسیت	اصبیت
〃	۲۱	معد	سعد	۲۶۳	۲۳	القرشیین	القهشیین	۳۱۴	۲	بیعث	بیعث
۱۸۴	۱	حذر	حذر	۲۶۶	۵	نلونزلتمانی	فلونزکتمانی	〃	۱۵	سنن	سنن
〃	۴	انشقت	انشقت	۲۷۱	۱۰	انفرقوا	انصرفوا	۳۱۵	۸	اوالناس	والناس
〃	۱۰	روجها	زوجها	۲۷۲	۶	غزونه	غزوة	〃	۱۳	مرادا	مرارا
〃	۱۸	بیریلیه	یریه	۲۷۷	۲۳	ذوالنورین	ذی النورین	〃	۱۹	حیبر	خیبر
۱۸۵	۱۷	شباتها	شبابها	۲۸۲	۱۳	فی	من	〃	۲۱	تلهب طعن	تلهب طعن
〃	۱۹	رتث	رثت	۲۸۴	۹	خدله	خذله	〃	۲۳	سمننی	سمّنی
۱۹۰	۲۰	المغیرة	الغیرة	〃	۱۹	نتجوی	بتقوی	۳۱۶	۱۵	حوبنجل	حول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱۴	۲۲	اظق	اطق	۳۳۵	۲۳	فمن یتجل	من یتحل	۳۶۹	۱۴	قال ابوالعذ	قال الواقدی
۳۱۸	۸	بیاثر	بیئر	〃	۲۳	التجارات	التجازات	۳۶۹	۲۳	اکرمل	اکرمک
۳۲۱	۷	وقد	فقد	۳۳۶	۸	رفعہ	دفعہ	۳۷۰	۸	اجیبالسم	اجیبنا السم
۳۲۲	۲۱	بذالک	بذلک	۳۳۷	۲۳	فی المشد	فی المسند	۳۷۰	۱۸	انفقتا	اتفقتا
۳۲۴	۴	توقی	توفی	۳۳۹	۱۷	فبل	قبل	۳۷۱	۱۸	غذرة	غدرة
۳۲۷	۲	دواہا	رواہا	۳۴۱	۲۳	[illegible] تزث	لا یستکثرت	۳۷۲	۱۰	تسبت	تسبب
۳۲۸	۲۳	فدجعت	قد جعت	〃	〃	مسنی	وما مسنی	۳۷۳	۲۰	ترکمنی	ترکتنی
۳۳۰	۱۱	فعولب	فعوتب	۳۴۳	۲۰	[illegible]	قالَ	۳۷۴	۱	نبی	بنی
〃	۲۰	انخل	انجل	۳۴۴	۱۳	[illegible]	بقتل	۳۷۷	۲۳	اصحابؓ	اصحابًا
〃	۲۲	بشیٔ	شیٔ	۳۴۵	۲۰	ابوقتادةؓ	ابوقتادة	۳۷۶	۱۹	وللمستلقؒ	والمستقل
۳۳۱	۴	یبیع سیفا	یبیع سیفا	۳۴۶	۲۱	ذوالخویصرة	ذوالخویصرة	۳۸۵	۱۳	اسحق عبدالرحمن	اسحق عبدالرحمن
〃	۴	ایحک	ویحک	۳۴۹	۷	فلو یزا	فلم یزل	۳۸۶	۱۷	اخلادم فذاک	احدارم فداک
۳۳۳	۱۰	کنامع	کنا نفعل مع	۳۵۰	۱	روه الترمذی	رواه الترمذی	۳۸۶	۲۳	ففال لنبی	فقال النبی
		ما فمہ	ماقیمة	۳۵۲	۱۰	یوم حنین	یوم خیبر حنین	۳۸۹ ۳۸۹	۸ ۲۳	فضل وعبدالرحمن	فضل والزبیر
۳۳۴	۲	النعل الخفیف	النعل التی تخصف	۳۵۷	۲	اغلی	اعلی	۳۹۰	۱۸	نستقی	تستقی
〃	۸	یانیہ	یانبیہ	〃	۳	غلو	علو	۳۹۲	۱۴	ربی	ربی
〃	۱۱	اعود	اعود	〃	۲۰	من نبذ	فی نبذ	۳۹۴	۲	البخاری	البخاری والترمذی
〃	۲۲	انواری	اتواری	۳۵۸	۸	عهد		۳۹۴	۱۵	جاه	جاده
۳۳۵	۱	غلیا	علیا	〃	۱۶	بیذی		۳۹۸	۳	الخاری	البخاری
〃	۶	محسن	بحسن	۳۶۰	۴	موانیقا	بق	۳۹۸	۳	رجل	رجلاً
〃	۷	یقولو	یقول	〃	۲۳	اضل	ہل	۳۹۸	۸	واسمعت	سمعت
〃	۸	تخفوا	تنفقوا	۳۶۲	۱	ارغفة	رغفة	۳۹۸	۱۰	اریحاناتی	ریحاناتی
〃	۸	الحمد	اللحم	۳۶۲	۲	الا	الغلاء	۳۹۸	۱۳	بیدہ	ببیدہ
〃	۹	الصالة	الضالة	۳۶۲	۴	نی	فی	۳۹۸	۲۳	انفقا	انفقا
〃	۱۰	الذین	للذین	۳۶۲	۸	الی	لی	۳۹۹	۸	[illegible]	حتی تخرجے
〃	۱۷	فاتی	فاتی	۳۶۳	۱۳	بعت	بقیت	۳۹۹	۹	امثل	منثل
〃	۱۸	یونی	بوفی	۳۶۶	۱۹	ابی جحیفة	ابی جحیفة	۳۹۹	۲۰	حذیثی	حدیثی
〃	[illegible]	فیفضح	فیفتضح	۳۶۷	۱۴	الکواالیشکو	الکوا الیشکو	۴۰۳	۱	سمیتوه	سمیتموه
[illegible]	۲۳	والنسقطات	والسقطات	۳۶۸	۲۵	اباح وماهم	اباح ودماءهم	۴۰۵	۲۳	مخلة	مخلة
[illegible]	[illegible]	صاحب الثوب	صاحب الثوب	۳۶۹	۵	شرج	شریح	۴۰۸	۴	بربینی	یربینی
[illegible]	[illegible]	اسحق ایابها	احق بها	۳۶۹	۹	سعد ابن	سعد بن	۴۱۰	۲۰	قلادة	قلادة

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۱۲	۶	ویوذنتیم التانا	ویوذنتیم ماذا اذا	۴۲۵	۱۹	ابن ذرع	ابن زرع	۱۸	۴	پکرے	پکڑے
۴۱۲	۸	نخابین	فیمابین	۴۲۶	۱۲	قامت	فاقمت	۲۲	۱۹	عامہ عرب	عرب
۴۱۲	۲۲	نتک اخلابها	نعدی احلامها	۴۲۶	۱۸	بھلیالی	بجلیابی	۲۴	۲۰	الم المومنین	ام المومنین
۴۱۲	۲۳	والارض	الی الارض	۴۲۶	۲۰	عوطی	فوطی	۲۷	۱	اپڑا	آ پڑا
۴۱۳	۱۱	لامۃ	لاسامۃ	۴۲۷	۳	الف کنت	الذی کنت ادع	۳۱	۱۵	حضور نماز	حضور کو نماز
۴۱۳	۴	اتی	آتی	۴۲۷	۷	الالیلا لی	الالیلا الی	〃	۱۶	رمعہ	زمعہ
۴۱۳	۶	وصلے	فصلے	۴۲۷	۲۲	تجبها	یحبها	〃	〃	ہیں	میں
۴۱۴	۷	فتبعۃ	فتبعتہ	۴۲۸	۴	استلبت	استلبث	۳۲	۱	رمعہ	زمعہ
۴۱۵	۵	اهدیۃ	هدیۃ	۴۲۹	۴	تجاذل	تجادل	〃	۱۰	چاہیے میں	چاہیے اتنے میں
۴۱۶	۲۳	لتبغوہ	لتنتبعوہ	۴۲۹	۱۱	فجسلت	فجلست	〃	۱۳	قدری	قدمی
۴۱۷	۳	یقول	یقول	۴۲۹	۱۷	فسیلہ ئک	فسیئتہ ئک	۳۳	۱۹	بھی	سہم
۴۱۷	۸	کماثریداہ	کماتریدہ	۴۳۰	۱	بقد	لقد	۳۵	۷	[illegible]	گروہ
۴۱۷	۱۰	غثیما	حثیما	۴۳۰	۶	فرالشی	فراشی	〃	۱۱	[illegible]	عمارہ عمارہ
۴۱۷	۱۵	روی البخاری	رواہ البخاری	۴۳۰	۱۴	شاۃ	شتاء	〃	۲	کرتے ہیں	ہے۔
۴۱۸	۱۰	وعاتقۃ	وعاتقہ					۳۷	۱۰	کھرسے	کھڑے
۴۱۹	۱۴	واستکفتها	واستکتمها							فرمایا اپنے ارشاد کیا	فرمایا
۴۱۹	۱۵	نساءها	نساءہ	۴۳۱	۵	زینب بنت جحش	زینب بنت جحش	۴۳	۴	اوہنوں جو	اوہنوں نے جو
۴۱۹	۲۲	ها الشوع	ما الشوع	۴۳۲	۱	کبر منهم	کبرہ منهم	۴۴	۱۹	جس	جن
۴۲۰	۵	اعنق فیہ	اعنق فیہ فقد	صحت نامہ کتاب تفریح الاحباب				۴۵	۱۶	بچیے	دیجیے
۴۲۱	۱۰	الی	آلی	فی مناقب الآل والاصحاب اردو				۵۱	۱۶	تندرست بیما	تندرست یا بیمار
۴۲۱	۳	تتنعم ثان	لمستنعم کان	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	〃	۲۳	امام بنائیں	امام بنائی ہیں
۴۲۱	۷	علیکم السلا	علیکم السلام					۵۳	۵	ابن قتبہ	ابن قتیبہ
۴۲۱	۶	رمالا	مالا	۴	۲۰	خنکی	خنکی کی	〃	۶	ہوچکا ہوہی	ہوچکا ہے
〃	〃	[illegible]	[illegible]	۵	۵	ماچودہری	چودہری	۵۵	۱۲	ذکر کی	ذکر کرکے
		[illegible]	[illegible]	۵	۳	رہتے تھے	کرتے تھے	〃	۲۰	گوں	لوگوں
۴۲۲	۱۳	یقول	یقولون	۳	۵	سے بہتر	سے بہتر ہی	۵۶	۴	میں لے	میں نے
۴۲۳	۲۳	الاجرتها	الاخیرتها	۹	۲	الغا	الغار	۵۷	۲	لی	کی
۴۲۴	۳	یوتوا الزکوۃ ماتو	یوتون ما اتو	۹	۶	میری	تیری	〃	۱۰	ور	اور
۴۲۴	۲	ان یکتمن	ان لا یکتمن	۱۲	۲۱	سے برابر	کی برابر	۵۹	۲۱	مدینہ رجوع کی	مدینہ کی طرف رجوع کیا
۴۲۴	۵	انی خاف	انی اخاف	۱۳	۱	میں فرق	میں وہ فرق	۰۰	۰	.	رجوع کیے۔
۴۲۴	۱۸	زوجی ابو زرع	زوجی ابو زرع	۱۴	۱۶	مجھے ٹھہرانا چاہئے	میری خاطر چھوڑ دو	۶۰	۱۵	سیرہ	سیرۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۲	۱	ابوبکر لوگ	اپنے مشین	۱۲۶	۱۹	عدری	عدوی	۱۶۷	۱۴	ہوئی	ہوئیں
״	۲	کہتا ہوا ابن عساکر	کہتا ہوا کہ ابوبکر کو دیکھوں ابن عساکر	۱۳۰	۲۳	جیسے کبھی کبھی	جیسے کبھی	۱۶۸	۶	سیل	پہل سیل
״	۲۰	نجاہیں	نہ جائیں	۱۳۱	۱۲	رسول اللہ نے	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	״	۷	کرنیوا ہوں	کرنیوالا ہوں
۶۷	۱	سہ غار	یہ غار	۱۳۲	۱۶	سرلی	بہرے	״	۸	ہواتا	ہوا تھا
۶۸	۸	سندول سے	سندوں سے	۱۳۵	.		ہو	״	۲	اردی	ازدی
۷۲	۱۷	ضالح	صالح	״	۱۲		بجز	۱۷۱	۱۰	لیا	لیکر
۸۳	۱۸	کے	سے	۱۴۰	۳	پید	پیٹا	״	۲۲	بناجاون	بناجاؤں
۸۵	۵	حارت	حارث	۱۴۱	۱۶	نین	مین	۱۷۲	۲۳	باس	پاس
۸۶	۱۳	بجیر سے	بجیر	۱۴۲	۸	ہوشکی وجہ	ہونیکی کیا وجہ	۱۷۳	۲۲	لکھا گیا	لکھی گئی
״	۱۵	خدیجہ	خدیجہ	״	۱۰	بین	بین	۱۷۵	۹	دروازوں	دروازوں
۸۷	۸	صنیفہ	حنفیہ	۱۴۳	۱۷	چاہتا ہے	چاہتا تھا	״	۱۶	رجیبٹ	رجبٹ
۸۹	۱۰	عنم	عتم	״	۱۹	چاہتا ہے	چاہتا تھا	۱۷۹	۱۷	لبس	لپس
۹۰	۱	کھیتا طرت	کیا میں جا طرسے	۱۴۴	۷	عمر رضی اللہ عنہ جیسیں	عمر رضی اللہ عنہ حضرت جیسیں	۱۸۰	۱	ابوالبجری	ابوالبختری
״	۱۶	نام تھا	نام رکھا تھا	״	۱۴	ہیں	میں	۱۸۱	۹	چھہ	پچھہ
۹۴	۱۲	لے	کے	״	۲۱	نے	سے	״	۱۳	درتا ہوں	ڈرتا ہوں
۹۵	۱۰	بیٹھ	پیٹ	۱۴۵	۱۱	کاہیں	کاہن	۱۸۳	۱۰	دیتا	دیتا تھا
۹۷	۹	الی الدنیا	ابن ابی الدنیا	״	۱۶	کاہیں		۱۸۸	۶	حصرت	حضرت
۹۸	۲۳	لوگ کہتے	لوگوں نے کہا	״	۲۰	تاامیدی	یدی	۱۹۱	۱۰	ندیہ	فدیہ
۱۰۵	۶	مومن ہوجاتا	مومن اور	״	۲۸	دوا	ہوں	۱۹۴	۸	دری	ورسے
״	۱۴	کریں	کریں	״	۲۹	دیتو	نہ ٹھہرے	۱۹۶	۱۴	ہے	ملے
״	۱۷	جائیگی	جانیگی	۱۴۷	۱۷	واقہ	واقعہ	۱۹۸	۱۲	لیے	لیجئے
۱۰۷	۸	سند ابی مخلد	سند بن ابی مخلد	۱۵۵	۱	واتم	انتم	״	۱۳	رسیاں	رسیاں
۱۰۸	۱۶	کوہیں	کو نچیں	۱۵۶	۳	للمد	مد	۱۹۹	۲۱	کیا	کہا
۱۰۹	۲	سیس	ہنیں	۱۵۸	۱	ہم اپنے	ہم نے اپنے	۲۰۱	۱	میں ہیں اپنی	میں اپنی
۱۱۰	۱	اور حکم	اوس حکم	״	۶	بااوسنے	بنایا اوسنے	۲۰۴	۲۱	مازگر	مار کر
۱۱۱	۴	کہ اور ہم	کہ ہم	۱۶۰	۱۱	مارے کرنے	جاری کردے	۲۰۵	۲۳	دوبنی	ڈوبنے
״	۸	ہیلے	پہلے	״	۱۳	ابل	اہل	۲۰۸	۱۱	زیدین اسلم	زید بن اسلم
۱۱۴	۱۴	بھیجتا	بھیجیگا	۱۶۵	۹	لے	نے	۲۱۰	۹	بلالے	بلانے
۱۱۵	۵	بیرا	میرا	۱۶۶	۵	حلیمہ	حلیہ	۲۱۱	۱۷	الاخبار	الاحبار
۱۱۶	۲	سعید	سعد	״	״	ابوذر سے	ابوذر غفاری سے	۲۱۳	۱۶	ندیسر ہیں	اند ہیر ہیں
۱۱۸	۲۲	حبیب اللہ	عبید اللہ	۱۶۷	۲	نولیں	تولیں	۲۱۶	۱۲	کہیجو	کہ جو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۰	۲۰	رلونا	رلانا	۳۰۳	۱۰	آتیۃ	آیتیں	۳۵۲	۶	لبساناہاں اوگی	لبسانا اوگی
۲۲۴	[illegible]	فرمایوہ	فرمایا وہ	〃	۱۱	پاہجی	پانچیں	〃	۱۱	لالا	ڈالا
〃	۲	ابوبکروکر	ابوبکراور	۳۰۵	۳	عبداللہ عمرو	عبداللہ عمرو	۳۵۳	۹	وودرشخص	وہ شخص
〃	۲۱	پہلنے	پہلے	۳۰۷	۶	لروان	لڑوں	〃	۱۹	پہوچہے	پہونچے
۲۲۹	۴	لے	نے	۳۰۹	۳	صنانجی	صنابجی	۳۵۴	۱۱	لیں	ہیں
۲۳۰	۱۰	کشت کار	کشت کاری	۳۲۲	۱۱	لجاہتے ہو	چاہتے ہو	〃	〃	ادمح	اذرج
〃	۲۰	پڑھا	چڑھاتا	۳۲۷	۱۱	گدھوں	گدہوں	〃	۱۶	عرورا	حرورا
۲۴۱	۲۱	بچھ	پچھر	〃	۱۸	اوڑسیال	اوڑسیہاں	〃	۲۰	لوگوں سے ہوئے	لوگوں سے متعرض ہوئے
۲۴۲	۱۸	باڑول	بادوڑول	۳۲۸	۱۴	ملتاہی	ملتا ہے	۳۵۵	۳	ردویپا کلا آکرکے	فریب کرکے
۲۴۳	۸	ابوبکرعمر	ابوبکروعمر	۳۲۹	۱۴	رہے تھے	پھر رہے تھے	〃	۴	مقرررکیا	مقرر کیا
۲۵۰	۱۵	کھیل	سہیل	〃	۱۹	آپ مجھے	آپکے ہاتھ مجھے	〃	۷	باشن	پاس
۲۵۴	۲۳	یہ حدیث حسن	یہی حدیث حسن	〃	۲۰	بیجا	بیچا	۳۵۶	۸	کہیل	کہل گیا
۲۵۶	۴	لشکرسامان	لشکر کا سامان	〃	۲	مجھنے	مجھسے	۳۵۷	۱۵	اے	ایسے
〃	۱۴	فر	دو	۳۳۱	۹	مسکین	مسکنیں	۳۵۸	۸	آنلان ہے	آثار رسالت ہے
۲۶۵	۱	ابیان	ایمان	۳۳۲	۲	سکتی	کمتی	〃	۹	کرئی	کوئی
〃	۵	بازد	بازو	۳۳۳	۱۲	مقاامہ	مقامہ	〃	۲۱	امات	اماست
〃	۸	جنبکی	جسکی	۳۳۴	۲۰	ہے	ہیں	۳۵۹	۱۲	مل گیا	عمل کیا
۲۷۶	۴	ہپنی	اپنی	۳۳۶	۱۰	نہوو	نہو	〃	۲۲	نکال کیا	نکال لیا
〃	۱۰	حوو	خود	〃	۱۱	کا	گذرہوا	۳۶۰	۲۰	اوسے	اوسکا
۲۸۰	۱۹	تمہادے	تمہارے	۳۳۹	۱۷	جنگلان	جنگلیوں	۳۶۱	۷	بچالے	بچانے
۲۸۱	۱۳	کہی گئی	کہے گئے	۳۴۲	۸	سیڈ	سیٹ	۳۶۲	۲	سبب	سب نے
۲۸۲	۲۱	علاعثمان	علاوہ عثمان	〃	۱۰	بی	جانا	〃	[illegible]	لجی	نے
۲۸۵	۱۹	دلوو	دلواکو	۳۴۵	۲	تجہی سے	تجھے گم کرے	۳۶۴	۵	مق	ہیں
۲۸۸	۲۳	اورحط	اورخط	۳۴۶	۱۱	اعلی	علی	〃	۱۶	یشکری	یشکری
۲۹۰	۳	ہتیوا	ہوا	۳۴۸	۲	یانوبا اٹھہ سربکی عمر تقی	یانوبا آٹھ برس کی عمر تھی	〃	۲۱	فرمایا ہیں تہارے	فرمایا ہیں تمہارے
۲۹۱	۱۳	سونپا	سونپنا	〃	۱۷	جنگوں آثار	جنگو نہیں آثار	۳۶۸	۲۵	من اہلیا	من اہلہا
۲۹۴	۳	خش	خشن	〃	۱۸	صلع ہے سر	صلع یعنے سر	۳۶۹	۳	لئے	کیئے
۲۹۵	۳	ابوخلاہ	ابوخلدہ	۳۴۹		اوکہیرکر	اوکہڑکر	〃	۱۳	وعبداللہ	عبداللہ
۲۹۷	۱۰	خود کرکیا	خوف کیا	〃	۷	ہمنے آٹھہ آدمی ملکو	ہم آٹھ آدمی ملکر	〃	۲۲	السی	ایسی
〃	۱۲	سکیئے	سکہتے	〃	۱۸	ارسکا	اوسکا	〃	۲۳	نہیں ہے	ہے
۳۰۰	۵	مشہو	مشہور		۸	فقاہتادا ورڑا	فقاہت ڑائی	۳۷۱	۱۱	سرپرد ہرے	سرپے دہرلے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۷۱	۱۸	نوشہ	توشہ ؟	۴۱۵	۱۲	ام سلمۃ عائشہ	ام سلمہ عائشہ	۴۲۷	۱۴	پائخانہ نے نہ بنا	پائخانے نہ بنا سکے
〃	۱۶	رہی	رسی	۴۱۷	۱	یاعالت	یاعائشہ	〃	۸	شہت	[illegible]
۳۹۱	۲	ملے	نلے	〃	۵	ابن عدا	ابن غدا	〃	۱۹	بہائی	بہالے
〃	۲۳	بھلا تونے مجھے مشقت میں ڈالا	اور جو تجھے کیا جاوے گا	〃	۷	نبی بہر	آپنے پہر	۴۲۸	۱۲	دیکھتا	دیکھتی
۳۹۵	۱۰	قنیقاع	قینقاع	〃		بں	میں	〃	۱۴	گھرگا	گھرکا
۴۰۰	۹	اور ورہ	اور وہ	〃	۱	ڑ	چھوڑ کر	۴۲۹	۵	[illegible]	اوس
۴۰۳	۱۵	منیر	منبر	۴۱۸	〃	ملونکے	ہجونیونکی	〃	۹	ہاس	پاس
۴۰۴	۱۳	اوز	اور	۴۱۹	۱۵	حضرت نے	حضرت	〃	۱۰	اوسا ایکدن	اور ایکدن
۴۰۴	۱۶	لبس	لپس	۴۲۰	۱۹	تصیبہ	نصیبہ	〃	۲۳	لی تاہے	کرتا ہے۔
۴۰۹	۱۳	چال چلن	چال چلن	〃	۲۲	اور	بیٹی	۴۳۰	۳۳	ولا یاتل اوالوا الفضل	ولا یاتل اولوا الفضل
۴۱۱	۱۹	ہے	ہیں۔	۴۲۱		[illegible]	پاس	۴۳۱	۸	رہتی تھی	رکھتی تھی
۴۱۲	۳	فحدیث ماثبت	عزم سے روایت	〃		رہوا	سیر ہوکر	۴۳۱	۱۰	جمنہ	حمنہ
〃	۲۶	[illegible] ہے	رہتی ہے	۴۲۲	۱۱	رہیں	رہیں	〃	۱۲	شعد بن عمر	سعد بن عمر
〃	۲۰	ہرگز منوگے	ہرگز نہ ہوگی	۴۲۳	۱۶	المحسنات	للمحسنات	〃	۲۸	نخوم	نجوم
〃	۲۱		روایت	۴۲۴	۱۲	شیرین جاتا ہے	شیر پنجا مارے	۴۳۲		راب	رب
۴۱۴	۱		سودہ	۴۲۷	۷	نہ تھی او	نہ تھے			تمام شد	

تقریظات

فاضل متبحر عالم عدیم المثیل مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد

فانی اجلت قداح النظر فی هذا الکتاب (فوجدہ بحرا زاخرا فی مناقب الآل والاصحاب ؛ للہ در المصنف حیث افاد فاجاد واورد فی کتابہ الآثار القویۃ والاحادیث صحیحۃ الاسناد ولعمری فی هذا الزمان مثل هذا الکتاب کبریت احمر حیث شاع الفساد فی البلاد ؛ اندرس المدارس وانهدم المساجد ؛ وخربت الدیار وانتفت المآثر والمساجد ؛ وشاع الالحاد فی البلاد ؛ وغلب لتنصر علی العباد فیا اسفا علی زمان کان انوار الایمان فیہ ظاهرۃ ؛ ووجہ الاسلام علی الدوام باهرۃ ؛ واحداق الفسق والفجور ساهرۃ ؛ وایدی المسلمین علی اعداء الدین قاهرۃ ؛ هیهات هیهات لما توعدون ؛ والی اللہ المشتکی من ریب المنون اللهم اصلح شاننا واشفق بالحق بین اعدائنا وبین اخواننا ؛ فمنک الرجاء والیک ترقی ایدی الدعاء آمین آمین بحرمۃ النبی الامین

کتبہ ابو محمد عبد الحق

